

فتاویٰ توریہ

مکتبہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

مکتبہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم خفیفہ فریدیہ دیوبند

پیشکش



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وبعد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَجَعَلْنَا فِيهِمْ
 كَلِمَاتٍ

فتاویٰ نور

جلد پنجم

تصنیف

شیخ الحدیث امیر مومنان اہل حق ابو نعیم محمد نور اللہ صاحب انعمیٰ قدس سرہ ریت
 ہائی در لغو و فقہ حنفیہ فریدیہ بصیر پور

ترتیب و تدوین

استاذ الفقہ و الحدیث حضرت مولانا حاج محمد محبت اللہ صاحب نور مجلیہ
 مستر در لغو و فقہ حنفیہ فریدیہ بصیر پور

ناشر

شعبہ تصنیف و تالیف دارالعلوم حنفیہ فریدیہ

بصیر پور ضلع اوکاڑا

يَسْتَفِئُونَكَ

قُلِ اللَّهُ

يَفْتِكُمْ

ذی قعدہ

بکر ششم

جو سہ ہفت قبل طغیانی کے واقع ہونے سے پہلے تھے

حضرت صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خاں

ذی الحجہ مبارکہ ۱۳۰۱ھ جولائی ۱۹۹۰ء

جہاں خاں خاں ۱۳۰۳ھ نومبر ۱۹۹۳ء

شہر لکھنؤ ۱۳۰۳ھ جنوری ۲۰۰۳ء

شعبان المعظم ۱۳۰۸ھ ستمبر ۲۰۰۷ء

۹۷۲

چوہدری محمد رفیع الرحمن خاں

شعبان المعظم ۱۳۰۸ھ ستمبر ۲۰۰۷ء

جس پر شریف صاحب لکھنؤ

بکر ششم

بکر

فتاویٰ خیریا کے مکمل کتب

محمد حبیب الرحمن خاں شریف ضلع ۱۵۰

خیر الرحمن خاں شریف ضلع ۱۵۰

خیر الرحمن خاں شریف ضلع ۱۵۰

خیر الرحمن خاں شریف ضلع ۱۵۰



نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر فقہی کتب کے مدح و تحسین بہت ہے۔ اس کے سبب سے کئی کتب اور کتب کے تصانیف
میں اس کتاب کو یہ کی تہذیب و شاعت کا کام لیا گیا ہے۔

مختصر فقہی کتب کے مدح و تحسین بہت ہے۔ اس کے سبب سے کئی کتب اور کتب کے تصانیف
میں اس کتاب کو یہ کی تہذیب و شاعت کا کام لیا گیا ہے۔

درست و تدبیر میں اختلاف ہے۔ اس کے سبب سے کئی کتب اور کتب کے تصانیف
میں اس کتاب کو یہ کی تہذیب و شاعت کا کام لیا گیا ہے۔

[illegible]

بہارِ رحمت فی حقِ حسینؑ
سادہ محرمہ پر بادشاہِ حضرت عباسؑ علیہ الرحمہ کے سامنے تھال کے بعد جو بہت
دلکش و لذت بخش تھیں ان کا تقاضا اور حسینؑ مجتبیٰ کا اصرار تھا
کہ وہ اس حقیر کے ہاتھ نہ لیں۔ پھر وہی کھانا کھا کر
بہت بے کام و سنی بیچ پائے بڑھایا جائے مگر ایک عرصہ دراز تک جرأت و ہمت نہ ہوئی
پھر عورتوں و شکوت کے غلبہ و ایک جبری وجہِ حق کی علمی بے نیگی اور تنہی و امنی بھی تھی، اس عظیم
تحقیق کے مکمل ہونے پر ہی مدنیوں کی حضرت تھی و احقر میں ناپید نہیں لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی
نہ تھا کہ حضرت عباسؑ علیہ الرحمہ کے دشمن کو گے بڑھانا، ان کی روح کی آسودگی کا سبب اور راقمِ آثم
کی مذمت کا باعث نہ ہو۔ مگر فی الواقع فیضِ اندیزی فقیرِ اعظم کی دعاؤں سے اگست ۱۹۸۳ء میں اس
کھن پر کوئی حجاب نہ رہا۔ پھر تیسری جلد کی تدوین و تنویر مکمل ہوئی اور فروری ۱۹۸۴ء
میں اس کی شائع ہوئی مگر جو مضامین اس میں رہا، آخر اپریل ۱۹۸۳ء
میں سید کے صاحبِ پرچم کے پیش: بعد اکتوبر ۱۹۸۳ء میں یہ جلد اشاعت پذیر ہوئی
جبکہ پھر بعد اکتوبر ۱۹۸۴ء میں دوسری جلد میں چار جلدوں میں یہ ادب لکھ دیا۔

جنتِ بیدار، وقفِ تہارت، نماز، اور سہمی جلد میں، زکوٰۃ، عشر روزہ، رویت

در فتیبت وجود نور الله

بل دیں را دلیل محکم بود

زین سبب در افاضل امت

لقب او فقیه اعظم بود

(در بیان فضیلت)

فہرست

مشمولات

۷۳۵۱۷	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده پنجم
۳۸	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده ششم
۶۰۵۳۹	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده هفتم
۲۸۶۵۶۱	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده هشتم
۳۱۱۵۲۸۹	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده نهم
۶۱۶۵۳۰۳	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده دهم
۶۳۳۵۶۱۹	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده یازدهم
۶۴۵۵۶۳۳	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده دوازدهم
۶۶۰۵۶۴۶	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده سیزدهم
۶۶۷۵۶۶۱	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده چهاردهم
۶۷۰۵۶۶۸	-----	مجله کتب سراسر قلمی در پیچده پانزدهم



فہرست مسائل فتاویٰ نوویہ

عبدیٰ نجمہ

صفحہ	مضامین	صفحہ
	کتاب العقائد	
	توسیع	
۶۶ تا ۶۹	عقائد متفقہ ذات باری تعالیٰ جل و علا۔	۱
	نورانیہ مصطفیٰ علیہ التہیۃ و النبیۃ۔	
۸۵ تا ۸۳	رسالہ مسئلہ سایہ۔	۲
۷۳	بلاتک و شبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوزی نور ہیں	۳
۷۷ تا ۷۶	حضور کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک ستر نور بھی ہے۔	۴
	خدا جل جلالہ مذکور کتاب خمس میں "فوز سے محمد رسول اللہ	۵
۷۴	مرا ہیں۔	



۱۔ یہ مذکورہ دیکر اوزار سے سرت کو مٹھنے میں نہ آیا دوسم اور کتاب سے

۲۔ قرآن مجید مرد ہے

۳۔ اخص مصروف و مہلوف میں مغیرت چاہتا ہے

۴۔ بعد اشیاء سے پہلے نہ ملنے سے اپنے ذوق قدرت سے حضور کے کو

۵۔ نہ ہر شے

۶۔ یہ ایک بار میں مصروف و مہلوف

۷۔ حیات میں یہ مصروف و مہلوف

۸۔ حضور کے رفیق آدمی ہے جسے پڑھتا ہر سال ہے اپنے رب کے بارے

۹۔ میں موت و نمود و توتھے

۱۰۔ حضور کے رفیق آدمی ہے جسے پڑھتا ہر سال ہے اپنے رب کے بارے

۱۱۔ حضور کے رفیق آدمی ہے جسے پڑھتا ہر سال ہے اپنے رب کے بارے

۱۲۔ یہ مذکورہ دیکر اوزار سے سرت کو مٹھنے میں نہ آیا دوسم اور کتاب سے

۱۳۔ یہ مذکورہ دیکر اوزار سے سرت کو مٹھنے میں نہ آیا دوسم اور کتاب سے

۱۴۔ یہ مذکورہ دیکر اوزار سے سرت کو مٹھنے میں نہ آیا دوسم اور کتاب سے

۱۵۔ یہ مذکورہ دیکر اوزار سے سرت کو مٹھنے میں نہ آیا دوسم اور کتاب سے

۱۶۔ یہ مذکورہ دیکر اوزار سے سرت کو مٹھنے میں نہ آیا دوسم اور کتاب سے

۱۷۔ یہ مذکورہ دیکر اوزار سے سرت کو مٹھنے میں نہ آیا دوسم اور کتاب سے

۱۸۔ یہ مذکورہ دیکر اوزار سے سرت کو مٹھنے میں نہ آیا دوسم اور کتاب سے

۱۹۔ یہ مذکورہ دیکر اوزار سے سرت کو مٹھنے میں نہ آیا دوسم اور کتاب سے

۸۰	سازگار و غیر سازگار	۸۰
۸۱	مذہب و عقیدہ کی تاریخ	۸۱
۸۲	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۸۲
۸۳	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۸۳
۸۴	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۸۴
۸۵	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۸۵
۸۶	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۸۶
۸۷	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۸۷
۸۸	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۸۸
۸۹	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۸۹
۹۰	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۹۰
۹۱	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۹۱
۹۲	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۹۲
۹۳	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۹۳
۹۴	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۹۴
۹۵	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۹۵
۹۶	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۹۶
۹۷	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۹۷
۹۸	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۹۸
۹۹	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۹۹
۱۰۰	مذہب و عقیدہ کی تاریخ (تقریر)	۱۰۰



۱۰۰

84

14

۲۰۔ حضور کے عجیب پرستہ آنی و رفتہ

19

۱۲۰ حضورِ حبیب سے درجنِ خفہ گفتگو کی ہیں

22

۲۱۔ اب معصومہ فردوس مت کے حوالہ کا مشاہدہ فرما رہے ہیں

۴۲ عورتوں سے نرمیہ دستہ ب بھی پسے کی طرح جبات میں درآپ ہی کا حکم

A9

۱۰۰۰

7-4

۲۰۔ حضور نبی مت کے تمام حوالہ و افعال پر مطلع درگزر فرمیں۔

۲۵۔ سزاؤ میں تغیر کی زنی غلطی ہے کہ جس کے عجیب کی تغیر کی جسے

Fig. 2

۴۰۔ درخیم برس کا تقاضا ہے کہ نہ ب عزت و خیر ہو ہی جاسے۔

۲۸۲ ۲۸۳

۱۰۔ تنہا سے تشریف دار کو گفت و آہن ہو۔

२. ५

۱۰۔ حضور کے میگوں پر خدا کی نعت ہے۔

• •

۱۰. غزوہ کُستہ کا فرش.

•

۳۔ حضرت زبیر بن عوفؓ کے والد ماجد کا نام تاریخ یا آئین سب

4.

۴۰۰ برآید و فیصد سود مرکب می باشد.

1.

۳۰ چچی کوئی دینا نہ دیا کسانا جانتا ہے۔

•

۴۴۔ تیرے پر تب کے صوفیوں کی قرعہ رسیں

۴۴ محمود زید سید کے باب و اس کے پر زمانہ میں جتہ بن محمد عیسیٰ

نہ سے تھے۔



۴۰۰ "بہترین نہیں رہا، بلکہ ترین ہوتا ہے"

فہرست قرآن کریم

- ۴۶ قرآن کریم ایسی چند چیز کتاب سے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں
- ۴۷ دنیا بھوکے گناہ اپنے حاکموں سمیت قرآن پاک کی ایک سورت کو مقابہ بھی نہیں کر سکتے۔
- ۴۸ نسخ کو منسوخ کا فر ہے۔
- ۴۹ قرآن کریم کی تہذیب یا اس کے کسی تکوینی یا اخروی کسی حرف کو ٹکرا کر نہ دے۔
- ۵۰ وہ جہات کا فر ہے۔
- ۵۱ ایسے شخص کا زکاۃ ٹوٹ گیا۔
- ۵۲ قرآن کریم پر جو حیف سمانی کا حلق درست ہے۔
- ۵۳ سورہ لم یکن میں صحفہ مطہرہ سے قرآن مجید مزاج
- ۵۴ قرآن کے لئے صیفہ بنت صحفہ منہ و تکتیں
- ۵۵ قرآن کریم کو مصحف عثمانی کہنے سے احتراز پلے
- ۵۶ آیات قرآن کریم و احادیث کے بارے میں شائستہ کلمات مستعمل کرنا سند رسول کو یزاد ہے۔
- ۵۷ حضور کی تفسیر و تشریح کے بغیر قرآن سمجھا ہی نہیں جاسکتا
- ۵۸ قرآن کریم میں لہجہ قلماعے کی ذات و صفات، جبر و جہل کا روشنی میں درجہ بہرہ نورات کے ذریعہ کا ٹکڑا تفسیر ملے ہے۔
- ۵۹ محنت و محنت فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو سورۃ فاتحہ کی تفسیر سے
- ۶۰ مشرق و مغرب لادور



۵۹ حضرت بل عباس کے دروازے پر گزرتے ہوئے کسی بھائی کے ہاتھ سے تھام کر فرمایا تو

۲۳۸

سے فرار ہو کر چلا گیا

۶۰ دربار میں ہونے والے عہد میں وہ دربار میں آئے اور ان کے ساتھ

۲۳۹ ۲۴۰

مقبور ہے

۲۴۱

۶۱ فرستوں کو، تھوڑی سی

۶۲

۶۲ فرستوں کو، تھوڑی سی

۲۴۲

۶۳ جبریل بن و... کے ہاتھ سے

۲۴۳

۶۴ صاحب کتاب، تھوڑی سی

۲۴۴

۶۵ صاحب کتاب، تھوڑی سی

۲۴۵

۶۶ صاحب کتاب، تھوڑی سی

۲۴۶

۶۷ صاحب کتاب، تھوڑی سی

۲۴۷

۶۸ صاحب کتاب، تھوڑی سی

۲۴۸

۶۹ صاحب کتاب، تھوڑی سی

۲۴۹

۷۰ صاحب کتاب، تھوڑی سی

۲۵۰

۷۱ صاحب کتاب، تھوڑی سی

۲۵۱

۷۲ صاحب کتاب، تھوڑی سی

۲۵۲

۷۳ صاحب کتاب، تھوڑی سی



۸۲ مرنے کو نہ غصہ، نہ ہمت، نہ ملال، نہ غم، نہ شرم، نہ غیوریت

۹۰ ست مذہب کی تہاں تہاں فدا کی گئی

۹۰ مذہب سے نہ شاک، نہ دہش

۹۸ مذہب شریک کا قبیحہ ضد دست ہیں

۵۵ مذہب کا حقیقت وہاں نہیں ہوتا رہتا ہیں مگر وہ نہیں
کب تک ایک ہی کھڑے ہیں ایک ہی ہوتے ہیں وہ ہر جگہ

۹۸ دوسرے جہان سے

۹۷ مذہب سے مذہب کو دور رکھو، ان کے تشریحی مصلحتی

۹۷ مذہب سے غم نہیں

۹۷ مذہب سے مشتق کہنا غیر ہے کہ مذہب سے مذہب

۹۸ مشتق ہے

۹۸ مذہب کا کہہ سکتے ہیں کہ مذہب سے مذہب بنتا ہے

۹۹ مذہب کا مذہب سے مذہب وہ کہہ سکتے ہیں کہ مذہب

۹۹ مذہب کا مذہب کی مزید تشریح اور شرح

۸۰ مذہب کی فوج جائے گا اور ہر مذہب کے حامیوں میں گتے گا

۸۰ مذہب اور مذہب بات ہے

۸۱ مرنے کو نہ ہمت، نہ غم، نہ شرم، نہ غیوریت

۱۰۳۱۰۲ مذہب کا مذہب ہے

۸۲ مذہب اور مذہب حکمہ ہیں عرب و عجم نے نہ ناسان و حکمت

۹۶ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۹۷ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۹۸ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۹۹ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۰۰ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۰۱ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۰۲ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۰۳ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۰۴ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۰۵ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۰۶ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۰۷ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

موت و حیات

۱۰۸ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۰۹ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۱۰ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

قیامت و جزا و سزا

۱۱۱ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

۱۱۲ کہ جسے عذاب کہہ کر ہی مقرر ہوتا ہے وہ اپنے عذاب سے محفوظ رہتا ہے



بشر و کفار کے لئے خدا ہے۔

۳۳۔ حدیث مبارک: "مَنْ لَمْ يَجْعَلْ لِنَفْسِهِ مَالًا رَحِمَ رَسُوْلُ اللهِ لَا يَسْخَمُ" (وہ نہ اپنے لئے مال جمع کرے گا جس سے اللہ کے رسول کا رحم نہ ہوگا)۔

۳۴۔ حضور نے فرمایا: ساری نسبیں اور سب منقطع ہو جائیں گے مگر میری نسب اور سببِ قیامت میں بھی نافع رہیں گے۔

۳۵۔ خلیفہ بن ایمان کی نسب کا ان کے والدین اور بیوی بچوں کو آخرت میں نفع پہنچے گا۔

۳۶۔ "عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "الْحَدِيثُ كَالْتَوْضِغِ"۔

مسائلِ ارواح

۱۳۷۔ موت روح و جسم کی مفارقت کا نام ہے۔

۱۳۸۔ سب کی روحوں زندہ رہتی ہیں۔

۱۳۹۔ ان سترہ مقامات کی تھیں جن میں بعد زوالِ ایسا اندازوں کے

روح رہتے ہیں۔

۱۴۰۔ مقاماتِ ارواح مؤمنین کے بارے میں ائمہ کے اقوال و دلائل۔

۱۴۱۔ ارواحِ مؤمنین کے بارے میں متعبد و اقوال میں تقبیل۔

۱۴۲۔ اُن کس کس روح جہاں چاہیں آتے جلتے ہیں۔

۱۴۳۔ اہلِ ایمان ممالک کے ارواح کا جسم سے تعلق رہنا ہے جسے کہ وہ: "مَرِّينَ" کے مسلک میں تدبیر بھی دیتے ہیں۔

۱۴۴۔ اُن کے ارواح کے تعلق اقوال و ارکان میں تقبیل۔

۱۴۵ جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے ان کی رو میں برزخ میں ہیں۔ ۱۴۰

۱۴۶ چھوٹے بڑے حیوانات کی روحوں میں ذات کے لحاظ سے کوئی

فرق نہیں۔ ۱۴۱

۱۴۷ روح جو فہرہ دبسط ہے، بقیت اور مقدار کو قبول نہیں کرتا۔ ۱۴۱

۱۴۸ روح مرکب نہیں کہ اس میں جسم کی طرح طول، عرض عین ہو سکے۔ ۴۱

۱۴۹ ارواح میں تعلق اور تاثیر کے لحاظ سے فرق ہے۔ ۴۱

۱۵۰ اس مسئلہ کی تحقیق کہ مرنے کے بعد ارواح کیا کیا کام کرتے ہیں۔ ۱۴۱، ۱۴۲

۱۵۱ روح کو جسم پر قیاس کرنے والے غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ۱۴۱

۱۵۲ روح کے تصرفات عبارات علماء کی روشنی میں۔ ۱۴۲

۱۵۳ کسی روح کا باذن اللہ تعالیٰ والمددِ رب کے ساتھ

لاحق ہو جانا مستبعد نہیں۔ ۱۴۰

۱۵۴ بہائم وحشرات الارض کی رو میں کون قبض کرتا ہے۔ ۱۴۳

خلفائے راشدین، ائمہ اہل بیت کرام

۱۵۵ خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت و صحابیت کا انکار ایمان بالقرآن

سے منہ ر ہے۔ ۱۴۹

۱۵۶ ایسے شخص کو قربانی میں شریک نہ کیا جائے۔ ۱۴۹

۱۵۷ جبریل امین پر سیدنا صدیق اکبر کی فضیلت کے قائل کی تکفیر پر

”رضائے مصطفیٰ“ میں پھینے والے فتوے کے رد میں حضرت مفتی

محمد حسین صاحب کا فتوے۔ ۱۵۰

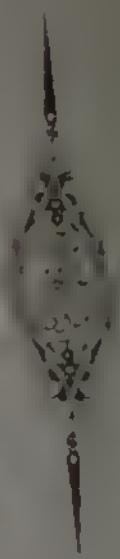
۱۵۲ حضرت مسیحی صاحب کے لئے پڑھتے تھے غفر کی توفیق سے
 ۱۶۰ ہوسکتے تھے کہ وہیں شہید نہیں ہوئے تھے۔ آپ کا سال ۱۳۰۰ھ میں
 ۱۷۰ برائے روزگار ہو گیا۔

۱۸۰ ۱۹۰ ۲۰۰ ۲۱۰ ۲۲۰ ۲۳۰ ۲۴۰ ۲۵۰ ۲۶۰ ۲۷۰ ۲۸۰ ۲۹۰ ۳۰۰ ۳۱۰ ۳۲۰ ۳۳۰ ۳۴۰ ۳۵۰ ۳۶۰ ۳۷۰ ۳۸۰ ۳۹۰ ۴۰۰ ۴۱۰ ۴۲۰ ۴۳۰ ۴۴۰ ۴۵۰ ۴۶۰ ۴۷۰ ۴۸۰ ۴۹۰ ۵۰۰ ۵۱۰ ۵۲۰ ۵۳۰ ۵۴۰ ۵۵۰ ۵۶۰ ۵۷۰ ۵۸۰ ۵۹۰ ۶۰۰ ۶۱۰ ۶۲۰ ۶۳۰ ۶۴۰ ۶۵۰ ۶۶۰ ۶۷۰ ۶۸۰ ۶۹۰ ۷۰۰ ۷۱۰ ۷۲۰ ۷۳۰ ۷۴۰ ۷۵۰ ۷۶۰ ۷۷۰ ۷۸۰ ۷۹۰ ۸۰۰ ۸۱۰ ۸۲۰ ۸۳۰ ۸۴۰ ۸۵۰ ۸۶۰ ۸۷۰ ۸۸۰ ۸۹۰ ۹۰۰ ۹۱۰ ۹۲۰ ۹۳۰ ۹۴۰ ۹۵۰ ۹۶۰ ۹۷۰ ۹۸۰ ۹۹۰ ۱۰۰۰

۱۱۰ ۱۲۰ ۱۳۰ ۱۴۰ ۱۵۰ ۱۶۰ ۱۷۰ ۱۸۰ ۱۹۰ ۲۰۰ ۲۱۰ ۲۲۰ ۲۳۰ ۲۴۰ ۲۵۰ ۲۶۰ ۲۷۰ ۲۸۰ ۲۹۰ ۳۰۰ ۳۱۰ ۳۲۰ ۳۳۰ ۳۴۰ ۳۵۰ ۳۶۰ ۳۷۰ ۳۸۰ ۳۹۰ ۴۰۰ ۴۱۰ ۴۲۰ ۴۳۰ ۴۴۰ ۴۵۰ ۴۶۰ ۴۷۰ ۴۸۰ ۴۹۰ ۵۰۰ ۵۱۰ ۵۲۰ ۵۳۰ ۵۴۰ ۵۵۰ ۵۶۰ ۵۷۰ ۵۸۰ ۵۹۰ ۶۰۰ ۶۱۰ ۶۲۰ ۶۳۰ ۶۴۰ ۶۵۰ ۶۶۰ ۶۷۰ ۶۸۰ ۶۹۰ ۷۰۰ ۷۱۰ ۷۲۰ ۷۳۰ ۷۴۰ ۷۵۰ ۷۶۰ ۷۷۰ ۷۸۰ ۷۹۰ ۸۰۰ ۸۱۰ ۸۲۰ ۸۳۰ ۸۴۰ ۸۵۰ ۸۶۰ ۸۷۰ ۸۸۰ ۸۹۰ ۹۰۰ ۹۱۰ ۹۲۰ ۹۳۰ ۹۴۰ ۹۵۰ ۹۶۰ ۹۷۰ ۹۸۰ ۹۹۰ ۱۰۰۰

۱۱۰ ۱۲۰ ۱۳۰ ۱۴۰ ۱۵۰ ۱۶۰ ۱۷۰ ۱۸۰ ۱۹۰ ۲۰۰ ۲۱۰ ۲۲۰ ۲۳۰ ۲۴۰ ۲۵۰ ۲۶۰ ۲۷۰ ۲۸۰ ۲۹۰ ۳۰۰ ۳۱۰ ۳۲۰ ۳۳۰ ۳۴۰ ۳۵۰ ۳۶۰ ۳۷۰ ۳۸۰ ۳۹۰ ۴۰۰ ۴۱۰ ۴۲۰ ۴۳۰ ۴۴۰ ۴۵۰ ۴۶۰ ۴۷۰ ۴۸۰ ۴۹۰ ۵۰۰ ۵۱۰ ۵۲۰ ۵۳۰ ۵۴۰ ۵۵۰ ۵۶۰ ۵۷۰ ۵۸۰ ۵۹۰ ۶۰۰ ۶۱۰ ۶۲۰ ۶۳۰ ۶۴۰ ۶۵۰ ۶۶۰ ۶۷۰ ۶۸۰ ۶۹۰ ۷۰۰ ۷۱۰ ۷۲۰ ۷۳۰ ۷۴۰ ۷۵۰ ۷۶۰ ۷۷۰ ۷۸۰ ۷۹۰ ۸۰۰ ۸۱۰ ۸۲۰ ۸۳۰ ۸۴۰ ۸۵۰ ۸۶۰ ۸۷۰ ۸۸۰ ۸۹۰ ۹۰۰ ۹۱۰ ۹۲۰ ۹۳۰ ۹۴۰ ۹۵۰ ۹۶۰ ۹۷۰ ۹۸۰ ۹۹۰ ۱۰۰۰

۱۱۰ ۱۲۰ ۱۳۰ ۱۴۰ ۱۵۰ ۱۶۰ ۱۷۰ ۱۸۰ ۱۹۰ ۲۰۰ ۲۱۰ ۲۲۰ ۲۳۰ ۲۴۰ ۲۵۰ ۲۶۰ ۲۷۰ ۲۸۰ ۲۹۰ ۳۰۰ ۳۱۰ ۳۲۰ ۳۳۰ ۳۴۰ ۳۵۰ ۳۶۰ ۳۷۰ ۳۸۰ ۳۹۰ ۴۰۰ ۴۱۰ ۴۲۰ ۴۳۰ ۴۴۰ ۴۵۰ ۴۶۰ ۴۷۰ ۴۸۰ ۴۹۰ ۵۰۰ ۵۱۰ ۵۲۰ ۵۳۰ ۵۴۰ ۵۵۰ ۵۶۰ ۵۷۰ ۵۸۰ ۵۹۰ ۶۰۰ ۶۱۰ ۶۲۰ ۶۳۰ ۶۴۰ ۶۵۰ ۶۶۰ ۶۷۰ ۶۸۰ ۶۹۰ ۷۰۰ ۷۱۰ ۷۲۰ ۷۳۰ ۷۴۰ ۷۵۰ ۷۶۰ ۷۷۰ ۷۸۰ ۷۹۰ ۸۰۰ ۸۱۰ ۸۲۰ ۸۳۰ ۸۴۰ ۸۵۰ ۸۶۰ ۸۷۰ ۸۸۰ ۸۹۰ ۹۰۰ ۹۱۰ ۹۲۰ ۹۳۰ ۹۴۰ ۹۵۰ ۹۶۰ ۹۷۰ ۹۸۰ ۹۹۰ ۱۰۰۰



۱۵۱ حضور غوث پاک نے فرمایا۔ ہمدردی میں قربت سے نہیں بلکہ

۶۶

بے لالہ سے خاص حکمت فرماد

۱۵۲ حضور غوث پاک غرضت میں منہ کے فروں، رستان کی شب میں

۱۵۳

یا کرم میں توں

۱۵۴ تہ قلب و منہ پاک، شہ قیاس سے کہ یہ صفت تہ تب کھاتیں

۱۵۵

وہ نہیں کہ کر کو کرم کا تکریمات تہ تب جو فرماتیں

۱۵۶ نام ویا کرم کی مرادوں برحق و پاک کی جہان میں رخصیت میں یہ مہول پر

۱۵۷

بیونے سے جہان شاہاں تب

۱۵۸ شب و روز سبب و صفت تہ تہا بہر حضور غوث غفر کے ویش مبارک و

ذمہ نہ کہ کرم برحق بہ شرف و کرم بیونے، حضور قدس کے عکس و

۱۵۹

تشریف سے بات و وقت بہر

۱۶۰ تصدیق و روقی کا حضور غوث غفر کی تصنیف بہر تحقیق صلب ہے

۱۶۱ غیر فری خانا بہ حقیقت میں نسبیا کرم کی کہ یہ سکتا ہے نصیر و روقی میں

۱۶۲

نبیا کرم کی مراد کے واقعات کو کسی سنیے پر مٹوں کیا ہونے گا

۱۶۳ تہ کے یہ رست میں کی قدرت کے مضمحل ہوتے ہیں ہمدردی کے افعال

۱۶۴

کی بہت بھور ایہا ہم ہی حریف کو دیتے ہیں

۱۶۵

۱۶۶ کتب سہمہ لاری سہمہ بحد

۱۶۷ بہ ثبوت تہ کسی کو یہ کتب کی نسبت حضرت نبیہ کرم ہمدردی کے ہمدرد

۱۶۸

کی حریف بھی نہ کی ہائے

۱۶۲ باب ۱۲ میں مسند احمد سے منقول ہے کہ تسمیہ کیا جاتے اور

تسمیہ کے بعد ہی عزت کی ہے۔

۱۶۳ مسند احمد میں ہے کہ وہ نامہ و مناقب جو قصیدہ خوشیہ وغیرہ سے ثابت
ہوئے ہیں وہ درشتیہ سے پاک و مہتر ہیں جن کا پڑھنا سنا

مستحب ہے۔

۱۶۴ حدیث کے مجموعی منصب کے بارے میں حضرت محبہ والہ ثانی

۱۶۵ ایک مکتوب کا اقتباس تطبیق کبریٰ اور مرکزین حضرت اہل بیت
پر کے لئے ہے۔

۱۶۶ وہ اہل بیت اور حضور غوث پاک کے درمیان اور کوئی شخص تطبیق کبریٰ
سے متعلق نہیں دربار میں رہا ہے ہی کے ساتھ خاص ہے اور
بہ منصب و نجیب آپ کے توسط ہی سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

۱۶۷ مسند احمد میں ہے کہ

۱۶۸ اہل بیت کے علاوہ دوسری قوم کے مشرعات حضرات اہل بیت کرام
کے فیضان سے تطہیر ہو سکتے ہیں۔

۱۶۹ امام باقر علیہ السلام کا عام و متقی سجادہ نشین اس کا قائم مقام اور
نائب ہے۔

۱۷۰ اہل بیت و خاندان کا معنی قائم مقامی ہے۔

۱۷۱ یہ ہے کہ اپنے محبوب خدا کے مرض و خفیات کا اجرا کئے
جائیں اور ان میں داخل ہوں۔

۱۹۰۔ تہ ابن کریم کی توہین اور نماز روزہ کا انکار کرنے والے باب میں ہے۔
کافر و مرتد ہے۔ بل سدم پر لازم کہ ایسے شخص سے کوئی
علقہ رکھیں۔

۱۰۳

شرعیات و طہریت

۱۹۱۔ ابن عربی ولی ہیں اور ولی کا قول مخالف شرع نہیں ہو سکتا۔

۱۱۹

۱۹۲۔ سیدنا غوث اعظم کا فرمان ہے کہ ہر وہ حقیقت جسے شریعت زد کر دے۔
بے دینی ہے۔

۱۴۳ (۲۰)

۱۹۳۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ اول و آخر ظاہر شریعت کو صحیح ماننا ضروری ہے۔

۱۲۰

۱۹۴۔ شریعت کی اہمیت پر حضرت داتا گنج بخش کا قول

۱۲۰

۱۹۵۔ خلاف شریعت کشف کا دعویٰ باطل اور اس کے صحیح ہونے کا اعتقاد
رکھنے والا کافر و زندیق ہے۔

۱۲۰

۱۹۶۔ شاہ سلیمان تونسوی فرماتے ہیں کہ خلاف شرع معمولی کام بھی بسند و کو
مرتبہ ولایت سے گرا دیتا ہے۔

۱۲۱

۱۹۷۔ موافق شریعت الہام اولیاء ان کے اپنے حق میں حجت ہے۔

۱۲۱

۱۹۸۔ جو شخص شریعت پر عمل پیر نہ ہو اس کا ایمان اور توحید غیر معتبر ہے۔

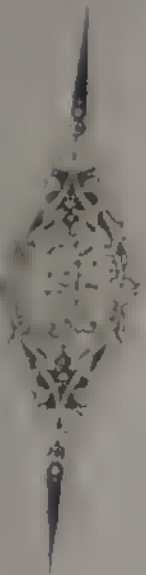
۱۹۹۔ صوفیائے کرام کی مستقلات کو معافی متفہم نہ پر محمول سمجھ کر اعتقاد نہ کرنا

۱۳۱

کفر ہے۔

۲۰۰۔ کلمات صوفیہ قش بہت کا درجہ رکھتے ہیں جن کی مدد تک مائتقل کی
رسائی نہیں۔

۱۴۳



۱۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔
۲۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔

۳۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔
۴۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔

۵۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔
۶۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔
۷۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔
۸۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔

۹۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔

کتاب تفسیر

۱۰۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔
۱۱۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔

۱۲۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔
۱۳۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔

۱۴۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔
۱۵۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔

۱۶۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔

۱۷۔ یہ کتاب سر اسحاق بن اسحاق نے لکھی ہے۔



تصدیقیں ہو رہی ہیں۔

۱۹۰

۲۱۳۔ صدر معظمہ، اردو کے ساتھ کشتیاں بھی بنے اسی مياں سباق

میں نیت کو سمجھنا چاہئے۔

۱۹۲

۲۱۵۔ آیت قدرتی کے مفہوم کے مطابق یہودی سہمے نہیں تو تحقیقی

حزت یاب ہو سکتے ہیں۔ حکومتوں سے عہدہ و پیمانہ کر کے دنیاوی

عزت مانگتے ہیں۔

۹۲

۲۱۶۔ ریگی، روس اور ہریانہ کے تعاون سے سر نہیں حکومت کو قیام

صدقت قرآن کی دہیں ہے۔

۱۹۳

۲۱۷۔ کلمہ وحدہ و لا شریک لہ، محارب، صدقت اسلام کی دوسری دلیل۔

۱۹۵

۲۱۸۔ وسعودی، البصر، صدقت اسلام کی تیسری دلیل۔

۱۹۵

۲۱۹۔ سب سے پہلے و کھلا ذی ذلیل یہودیہ میں مسلمان ہو جانے والے

کمزور صحابہ کرام کو خطاب ہے۔ اس میں غور نہیں۔

۱۹۷

۲۲۰۔ گزیت کا خطاب ہر زمانہ کے مسلمانوں کو جو تو بھی عترتِ خضر نہیں۔

۱۹۷

۲۲۱۔ اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کی فتح و نصرت کو شروع فرمایا ہے۔

۱۹۷

۲۲۲۔ مدعیانِ اسلام کا آپس میں دست بگریباں ہونا، حکامِ ربانیہ کی غفلت

اور تقویٰ و توکل سے غاری ہونا مسلمانوں کی موجود و بزوری کا باعث ہے۔

۱۹۸

۲۲۳۔ قرآنی صداقتوں کو دشمنانِ اسلام کو دھوکہ سے عترتِ خضر کے رنگ میں

پیش کرنا اہل اسلام کی غفلت کا نتیجہ ہے۔

۱۹۸

۲۲۴۔ اعراسِ زمانہ میں "امانت" سے مراد کیفیاتِ شرعیہ نماز،

۲۲۴



روز و غیرہ میں نہایت سے روز جماعت: تیسرے دن کی استعداد و

۲۰۰

تجربہ ہے

وہ و محدود و نوشہرہ و مسحوہ کی شمار کے مرجع کے بارے میں

۲۰۰

تو مفسرین۔

۲۰۰

۱۰۰۔ جس کی طرف ضمیر مرجع موس کا دور ہونا بعد مرجع کما ہے۔

۲۰۰۔ ایک کلام میں ایک ہی قسم کی ضمیریں کا مختلف مرجع کی طرف لٹاؤ متاثر نہ ہوگا

۲۰۰

کہا ہے۔

۲۰۱

۲۱۸۔ یک قدرت و بعد وہ و نوشہرہ یا کے ساتھ بھی ہے۔

۲۱۹۔ کثر نہ کے مطابق و محدود و نوشہرہ کی ضمیریں حضور غلیہ السلام

۲۰۱

کی طرف ہوتی ہیں۔

۲۰۱

۲۲۰۔ مرجع کے لئے غفر ذکر کا قرب ضروری نہیں ذہنی ذکر کافی ہے۔

۲۰۱

۲۲۱۔ شریعت و عیب یا عیبہ اعلیٰ و السلام کا ذکر ذہنوں میں جاوہ کر ہے۔

۲۲۲۔ مرقی سے بعد عیبہ نہ نسبتاً اجراء عظیمہ کے

۲۰۲ ۲۰۱

مرجع کا بیان۔

۲۲۳۔ بی مرجع و انتشار شمار یا نہ رفت عرب کے لیے وقت نامہ کا باعث ہوں تو

۲۰۲

قانون متاثر ہو سکتے ہیں و نہ نہیں۔

۲۲۴۔ مرقی طہ و رسوم و مساحہ مجتہد و نہ اور مسطح

۲۰۲

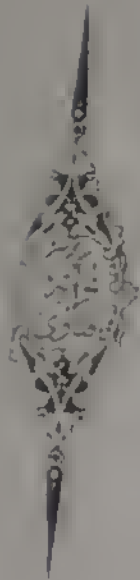
۲۲۵۔ مرقی طہ و رسوم کے شمار کا بیان

۲۲۶۔ مرقی طہ و رسوم و مساحہ و نہ نسبتاً اجراء عظیمہ کے

- ۲۰۲ ابتداء برقی ہے۔
- ۲۰۳ سورۃ بقرہ کا مختصر نام فہم تعارف۔
- ۲۰۴ ہجرت مدینہ منورہ کے بعد سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی۔
- ۲۰۴ اس سورت میں ہزار حکم، ہزار نہی اور ہزار خبریں ہیں۔
- ۲۰۴ آیۃ الکرسی کی فضیلت
- ۲۰۴ امن الرسول تا آخر سورت دو آیات کی فضیلت۔
- ۲۰۴ جس گھر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جائے وہ تین دن تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔
- ۲۰۴ حروف مقطعات اللہ و رسول کے درمیان اُسر رہیں۔
- ۲۰۴ سورۃ بقرہ کے چالیس رکوع، دو سو چھیالیس آیات و ساتتے پچیس ہر حرف میں۔
- ۲۰۵ عقائد متعلقہ ذات باری تعالیٰ۔
- ۲۰۶ عقائد متعلقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
- ۲۰۶ یہود و نصاریٰ کے علماء حضور کو اپنے بیٹوں کی طرح بھی مہرچہ پچانتے تھے۔
- ۲۰۶ تورات و انجیل میں آپ کا ذکر بڑی وضاحت سے موجود تھا۔
- ۲۰۷ قرآن کریم کی شان۔
- ۲۰۷ حضرت آدم علیہ السلام کا بیان
- ۲۰۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیان
- ۲۰۸ بنی اسرائیل کا ذکر۔



۲۱۰	۲۵۰	یقینوں کی اصلاح کا حکم۔
۲۱۱	۲۵۱	عہد پورا کرنے کا ذکر۔
۲۱۲	۲۵۲	مرتد کے احکامات۔
۲۱۳	۲۵۳	نسخ کا بیان۔
۲۱۴	۲۵۴	اب کوئی آیت یا حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔
		کتاب السنۃ والحدیث —
	۲۵۵	قرآنی دلائل کی روشنی میں حجیت حدیث کے ثبوت میں رسالہ حدیث العجیب۔
		رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور راو و رسم کا نام سنت و حدیث ہے۔
۲۱۵ تا ۲۱۶	۲۵۶	حضور کی سنت و حدیث ایمانداروں کے لئے آفتاب ہدایت ہے۔
۲۲۱	۲۵۷	حجیت حدیث پر قرآن پاک سے دلیل نمبر ۱۔
۲۲۲	۲۵۸	حضور کے بتلانے ہی سے امت نے قرآن کا قرآن ہونا جانا۔
۲۴۳ تا ۲۴۴	۲۵۹	حضور کا یہ بتانا کہ یہ قرآن ہے۔ "بھی حدیث ہے" گویا ایک حدیث کی صورت میں قرآن کا اعتبار بھی نہیں رہے گا۔
۲۴۳ تا ۲۴۴	۲۸۰	جب حدیث کے بغیر فہم قرآن ممکن نہیں تو اس پر عمل کیسے ممکن ہوگا۔
۲۲۳	۲۸۱	مختصرہ اگر مآیات کے علاوہ اپنے قول سے بھی امت کا تذکرہ فرماتے ہیں۔
۲۲۳	۲۸۲	یہ صحیح لکھنا۔ لکھنا۔ میں کتاب سے قرآن کریم اور حکمت سے
۲۲۳		حدیث پاک مراد ہے
۲۲۳	۲۸۳	قیامت تک آنے والے لوگ حضور سے فیضیاب ہوتے رہیں گے۔



۲۸۳ فیہ مرتبہ حج تیسرے حدیث بھی لکھ کا ضل ہے۔

۲۸۴ دس نمبر ۵۔

۲۸۵ شریعت کے منہج پک کر اپنی کتاب کے مطالب بیان فرمادے ہیں۔

۲۸۶ حضور سے نہ فیرد کہنے مت کو ان کے لئے ضروری و مفید مطالب و معانی

۲۸۷ بیان فرمادے

۲۸۸ حدیث پک کی حد کے بغیر گذشتہ موجودہ اور آئندہ کی کسی بھی چیز کی تفصیل معلوم

۲۸۹ نہیں ہو سکتی

۲۹۰ حدیث میں برائی جہاز، ریل گاڑی، ایٹم بم وغیرہ نو ایجاد شدہ چیزوں کا تفصیلی

۲۹۱ علم موجود ہے۔

۲۹۲ حدیث کے بغیر کان و اعمال شرعیہ کا علم بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

۲۹۳ صدقہ، زکوٰۃ وغیرہ کے لغوی معنی شرعی معنی کی وضاحت نہیں کرتے بلکہ ان کا

۲۹۴ بیان قولی، فعلی اور تقریری حدیثوں سے جوتا ہے۔

۲۹۵ چونکہ ہم نے حضور کو بخاہری زمانہ نہیں پایا لہذا ہم صحابہ کرام، ائمہ دین اور علماء اسلام

۲۹۶ کے بھی محتاج ہیں۔

۲۹۷ خا۔ جی ان محکمہ الاثنہ پڑھ کر صحابہ کرام کے فیصلوں کو بے اعتبار نہ تاتے۔

۲۹۸ اس سلسلہ میں حضرت علی کا ایک واقعہ۔

۲۹۹ دس نمبر ۵۔

۳۰۰ حضور ایک نئے نئے غیر دوسرے تمام نئے ہر و پوشیدہ علم حاصل ہیں۔

۳۰۱ حضور نے نہ د علم و مت کو بھی فیضیاب فرماتے ہیں اور بخل سے

صفحہ	مضامین	صفحہ
۲۳۲	کام نہیں لیتے۔	
۲۹۸	حضور چنانکہ مرا پرست میں در ذرہ ذرہ کا عبید غیب کھنے والے میں سے تھے	
۲۳۲	اپ کی تعلیمات پر عمل و اعتقاد ہماری ہدایت کا باعث ہے۔	
۲۳۳	حدیث پاک سے دور ہونا اگر ایسی اور سبب غنیمت الہی ہے۔	۲۹۹
۲۳۳	اللہ اور اس کے انعام یافتہ بندوں کا راستہ صراطِ مستقیم ہے۔	۳۰۰
۲۳۳	دلیل نمبر ۶۔	۳۰۱
	صحابہ کرام، تابعین، ائمہ اور اولیاء و علماء آفتاب رسالت۔ اب بھی کہ در	۳۰۲
۲۳۰	پھیلنا رہے ہیں۔	
۲۳۶	دلیل نمبر ۷۔ متعدد آیات سے حجیت حدیث کا ثبوت۔	۳۰۳
۲۳۹	حضور کی تمام قولی و فعلی حدیثیں واجب العمل ہیں۔	۳۰۴
	عمل بالقرآن، عمل باحدیث کے بغیر ناممکن؛ اسی طرح عمل باحدیث صحابہ و فضلاء مجتہدین	۳۰۵
۲۳۰	کی ہدایت کے بغیر ناممکن لہذا فقہ پر عمل حدیث پاک پر عمل ہے۔	
۲۳۰	دلیل نمبر ۸۔	۳۰۶
۲۳۱	حدیثوں پر عمل اتباع رسول ہے جس سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔	۳۰۷
۲۳۲	دلیل نمبر ۹ تا ۱۲۔	۳۰۸
۲۳۵	دلیل نمبر ۱۳ تا ۱۵۔	۳۰۹
	اللہ و رسول کے حکم ماننے کا تعاضلیہ ہے کہ قرآن کی گنج حدیث کو بھی	۳۱۰
۲۳۶	مستقبل مانا جائے۔	
۲۳۶	دلیل نمبر ۱۶ تا ۱۷۔	۳۱۱



۲۲۔ سب سے زیادہ بدترین جہاد کی

۲۳۔ جنت جنتی ہے۔
۲۴۔ پیشینگوئی نمبر حجاز مقدس میں زبردست لگ کا غلطو۔
۲۵۔ لگ کی جڑوں کی تاریخ کی شدت وحدت طول وعرض اور ہولناکی

۲۶۔ سخت حرمت دن کس لگ طرف سے مدینہ منورہ والوں کو ٹھنڈی ہوا آتی رہی۔
۲۷۔ میں زبردست لگ سے لندن تعان نے حرم مدینہ کو محفوظ رکھا۔
۲۸۔ لگ کے غمور سے پہلے کئی دن تک سخت زلزلے آتے رہے تھے کہ ایک دن
تھارہ مرتبہ زلزلہ آیا۔

۲۹۔ لگ بن کسلس قائم رہی۔
۳۰۔ دوسری پیشینگوئی ترک قوم کے عیاداران سے جہاد کی خبر پر مشتمل۔
۳۱۔ تیسری پیشینگوئی: لان القوة لثومی کے مفہوم کی وسعت۔
۳۲۔ غمور عیدہ سدیم کا ایک سگم گروئی صاحب السیف بھی ہے۔
۳۳۔ لگ کا غلط تیرت لے کر توپوں کے گولے، ایٹم بم، میزائل وغیرہ تک
تاجیہ یہ لگ بھیداروں کو شامل ہے۔

۳۴۔ یہ غمور کی بعد کی درجہ مع بیانی ہے کہ ایک لفظ "رمی" میں وہ سب کچھ
نہیں کیا، جو نہانے کے اور نہ پھانسی کے آتا ہے۔

۳۵۔ غمور کے سامنے من دھکان و دھکین و دھکان کی دھکین سمیٹتی ہوئی ہیں۔



- ۲۲۶ ۸۴ پیشینگوئی، فضائل و برکات رمضان کے سلسلہ میں رشادت و قہمت ۲۵۶
- ۲۲۷ نویں دسویں اور گیارہویں پیشینگوئی، جب گویہ عورتیں مزید بے جا
ظاہر ہوں گے تو مسخ اور قذف ہوگا۔ ۲۵۹، ۲۶۰
- ۲۲۸ منشیات کا عام ہونا بھی حضور کے فرمانات کی صداقت کی دلیل ہے۔ ۲۶۰
- ۲۲۹ خف کا معنی۔ ۲۶۱
- ۲۳۰ مسخ اور قذف کا مفہوم۔ ۲۶۱
- ۲۳۱ بارہویں پیشینگوئی "ظہور القلم"۔ ۲۶۲
- ۲۳۲ ظہور قلم کی متعدد صورتیں۔ ۲۶۲
- ۲۳۳ تیرہویں پیشینگوئی، اتحاد و یک جہتی کا فقدان۔ ۲۶۳
- ۲۳۴ چودھویں پیشینگوئی، جب خانہ جنگی کا آغاز ہوا تو قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ۲۶۳
- ۲۳۵ سبائیوں اور بلوچیوں نے عہد خلافت عثمانی میں خانہ جنگی کی بنیاد رکھی۔ ۲۶۳
- ۲۳۶ مختلف ادوار کی خانہ جنگیاں۔ ۲۶۳، ۲۶۴
- ۲۳۷ پندرھویں سو لہویں پیشینگوئی، جھوٹے مدعیان نبوت کا ظہور۔ ۲۶۴
- ۲۳۸ سیکون سڈا بون مشلاٹون اکھٹیش کی تشریح۔ ۲۶۴
- ۲۳۹ سترہویں پیشینگوئی، فقہ انکاب حدیث کی نشاندہی۔ ۲۶۴
- ۲۴۰ الاافی اوستیت لقرآن و مشد معہ تفسیر کا معنی و مفہوم۔ ۲۶۴
- ۲۴۱ عجبت حدیث پر دلیل نمبر ۲۶۔ ۲۶۷
- ۲۴۲ عجبت حدیث پر دلیل نمبر ۲۷۔ ۲۶۸



فوائد متفرقة

- ۳۹۰ صاحب جلالین، تفسیر عدلین میں سب سے راجح قول پر عقائد درست ہیں۔ ۵
- ۳۹۱ "کلمہ" لغت عرب میں علومِ فہا کے لئے ہے۔ ۱۰۶
- ۳۹۲ کلمہ "کلمہ" تفسیر افعال کا مختصی ہے اور تعظیم فعل تکرارِ فعل کا مستزید۔ ۱۰۱
- ۳۹۳ جس طرح جملہ اسمیہ مثبتہ قرآن کی مدد سے درمی ثبوت کا ذمہ دیتا ہے اسی طرح جملہ اسمیہ منفیہ مقامی معاونت سے نفی کے ذمہ کا ذمہ دیتا ہے، دوام کی نفی نہیں کرتا۔ ۱۰۸
- ۳۹۴ خاص، افادہ سے میں قطعی ہوتا ہے۔ ۱۱۵
- ۳۹۵ خاص قرآن کے مقابل ایسی خبر واحد جو حضور علیہ السلام رب عزت کی طرف منسوب ہو اور خاص قرآن سے موافقت نہ کر کے تو اسے چھوڑا جائے گا۔ ۱۱۵
- ۳۹۶ خاص اپنے مدلول کو یقینی اور قطعی طور پر شامل ہوتا ہے۔ ۱۰۵
- ۳۹۷ محکم وہ ہے جس سے مراد پختہ ہو کہ احتمالِ نسخ و تبدل باقی نہ رہے۔ ۱۱۶
- ۳۹۸ اخبار میر نسخ جاری نہیں ہوتا۔ ۱۱۵
- ۳۹۹ ایسی خبر جس میں طلب کا معنی نہ ہو منسوخ نہیں ہو سکتی۔ ۵
- ۴۰۰ نسخ کا محل ایسا محکم ہے جو وجود و عدم دونوں کو تحت ہو۔ ۱۱۶
- ۴۰۱ ایسا محکم منسوخ ہو سکتا ہے جس کے ساتھ نص سے ثابت نسخ کے منافی قید لاحق نہ ہو۔ ۱۱۶
- ۴۰۲ محکم کے مقابلہ میں ظاہرِ نص اور مفسرِ مرہج میں۔ ۵
- ۴۰۳ ظاہر سے نص تقابلیت اور ظاہر و نص سے مفسرِ مقدم و راجح سب سے

۱۰۰۔ لکھنؤ سے۔
 ۱۰۱۔ لکھنؤ کی۔ اور تخصیص کی گئی نہیں
 ۱۰۲۔ وہ ہیں۔ لکھنؤ کے بعض خرم میں کال۔ قوی ہے
 ۱۰۳۔ آئل کا معنی و مضمون۔

۱۰۴۔ خدیش کے خدیش سے ہی مشتق ہیں۔ جھوٹے ہیں۔ وطن کے غلط بیان کردہ
 ۱۰۵۔ معنی کی وجہ سے۔ یہی ہے۔

۱۰۶۔ قمریت کا رزق کے شریعت کے بقول میں ہے۔ قمر بن عوف
 ۱۰۷۔ چونکہ مکلف میں شریعت سے بہرہ لگے۔ کہ رزق کا مضرتی ہے
 ۱۰۸۔ سنی و عہد غزنیہ میں مصری جس قدر صاحب کشف میں سے ہیں
 ۱۰۹۔ بہت سے رہنما۔ یہی لکھنؤ کے تفسیر ہے جو کتب حدیث کی طرز پر
 ۱۱۰۔ مقدمہ۔ سنا ہے۔

۱۱۱۔ خدیش جب نہ لکھنؤ کی خدیش تو لکھنؤ کی تفسیر و مضمون۔ یہاں تک کہ
 ۱۱۲۔ لکھنؤ کی اور نہ ہے۔

۱۱۳۔ حق و حقیقت۔ یہ لکھنؤ کے مستغرق ہے

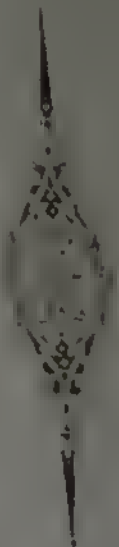
۱۱۴۔ جمع اضافہ بھی مفید مستغرق ہے

۱۱۵۔ یہ قوم کے لئے مفید ہے۔ وقت پانی۔

۱۱۶۔ قومی قیسری صائی ہجری میں کھلی ہیں۔

۱۱۷۔ خوش قسمت۔ ان کی خوش ہوتی ہیں۔ سبب اس کے بھی قابل ہے

۱۱۸۔ خصوصاً یہ سبب خوش قسمت کے۔ ان قابل فرماے

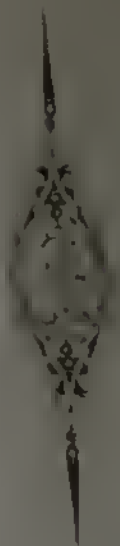


- ۳۸۹ بطور مدافعی یہ نتیجہ ہم سب کا رقبہ کی کمی کا عین ہی جاکتی ہیں۔
- ۳۹۰ تنزد کے طور پر یہ بات کی گئی ہے، مگر تازہ نہیں
- ۳۹۱ اگر بانی یا عقیدت کی کمال تعصب کو غلط نہ ہو، تو بنا، باز ہے
- ۳۹۲ دنیا میں خدا کی ملکیت سے رقبہ کی کمی فرقی
کی جاکتی ہے۔



جمن فہرست فتاویٰ نورۃ جلد ششم

باب رعتکاف	کتاب طہارۃ
کتاب الحج	کتاب صیام
کتاب النکاح	کتاب عیوبہ
باب المحرمات	باب نودت
باب مصیبتہ	باب ذن
باب نکاح معتقد و مکمل	باب اہانت
باب مرضع	باب تبصرہ و خسرۃ و مال تبصر
باب حل	باب متعوض
باب کفو	باب بمقتو مبین
کتاب مطلق	باب عین تر
کتاب نظور و باحتہ	کتاب ارکوة
فوائد صوم	کتاب صوم
متفرقات	باب بدیت لیل



تعمیم فہرست جلد ششم فتاویٰ نورۃ جلد ششم



حیاتِ فقیہِ اعظم

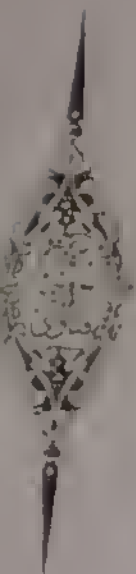
نمرد با کعبه رتبه نانی ناله حیات
از بزم غمش یک دنیا را زاید برین

پچائے روزگار

فقہ علم و سنت کا دیوانہ، ہر لمحہ نورانی جہش میں تھا کہ اس سرورِ عظیم سے ہر
 لمحہ تھکیت سے موہنشاں قلوب، وحدتِ تغیر و سیاست، محبت، سفاکت میں
 ملتے روزگار تھے۔ بدستِ علمی و فہم، دینی خدمت کے ساتھ، توشیح و تفسیر، تفسیر و تفسیر
 اپنے ساتھ، فتنہ فتنہ، پختہ پختہ، حضرت و بہرہ ستیا، تعلق و تعلق، سرورِ خدمت میں
 حاضر ہوتے تو ادب و احترام و درجہ رکھ جھڑکائی دیتے، رہا کیجئے، رہا کیجئے، رہا کیجئے، رہا کیجئے
 افسوس کے بغیر رہتا۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ علمی و فہمی کے ساتھ، دورِ بصیرت پر ایسے، مہمانی و مہمانی، مہمانی
 رکھ کر، علم و ادب، محبت و محبت، علمی و فہمی، علمی و فہمی، علمی و فہمی، علمی و فہمی، علمی و فہمی
 پاکستان کی کاغذ گورنمنٹ میں کیا جگہ کی مشاعرے، دوسرے ملک کے سنجیدہ، وقت کے
 میں، قدر و قدر، علمی و فہمی، علمی و فہمی، علمی و فہمی، علمی و فہمی، علمی و فہمی
 علماء و علماء نے اب کی بارگاہ سے علوم و فہم کا فیض حاصل کیا

آپ کے راجہ و راجہ کا میاں، یہ تھا کہ یہاں علماء کو صرف نصیحت
 نہیں پڑھائی جاتی تھیں بلکہ نہیں ہاں صاف و خالص و حق سے کاپیکر بھی



بیجا ہوا

حضرت عظیمیہؒ نے تفسیر حدیث اور دیگر تمام مروجہ علوم و تفسیر میں
کان دہتر میں رکھتے تھے یہ فقہ میں آپ کو شخص کا درجہ حاصل تھا اسی لئے آپ کے
بصیرہ کا برصا نے آپ کو فقہ عظیم تسلیم کیا، چھ نیم جلدوں پر مشتمل آپ کے فتاویٰ کے
مجموعہ سے آپ کی سمیت نظر عین مشابہ، قوت استدلال اور جذبات فکر کا بخوبی اندازہ
لگایا جاسکتا ہے۔

خاموشی و دینی ماحول اور دیہات کی سادہ وضع میں زندگی بسر کرنے کے باوجود
ان کی فکر میں مٹی جنت تھی۔ انہوں نے عہد حاضر کے مسائل جدیدہ کا مجتہدانہ انداز میں حل
پیش کیا۔ دینی مسائل میں جہاں اجتہاد کی گنجائش ہو تحقیق اور ریسرچ جاری رہنی چاہئے
درجہ مجاہد و فاضل فکری ماییتوں کو رنگ آلود کر کے رکھ دے گا اور نئی نسل دین سے
دور ہو کر پستی جائے۔ نماز میں لٹو و سپیکر کا استعمال، ایو پیٹی اور موبائیٹی و وائس کا حکم
جان مبایعوں کے لئے عیسائی ٹران، ٹریکیوں کو کھائی کی تعلیم دینا، ریل گاڑی اور ہوائی جہاز
میں نماز، روزے کی حالت میں نکلش، بلغاریہ اور ڈنمارک وغیرہ میں نماز، روزے اور
دیگر تہذیبات کے اوقات کا تعین، جہاں سال میں بعض راتیں صرف ڈیڑھ دو گھنٹے کی
بودی ہیں ان کے لئے تصویہ کا ہونا وغیرہ مسائل کا حضرت عظیمیہؒ نے فقیہانہ بصیرت سے
تسلیم کیا ہے، تمام تر فکری جدت کے باوجود کیا مجال ہے کہ کہیں تکبر اور عجب کا اظہار ہو
یہ نہ تو اس کی تخفیف کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔ درجہ جدید کے محققین کے لئے یہ طرز عمل
مشعل رہنا چاہئے

حضرت عظیمیہؒ رحمہ اللہ قلعے فرماتے ہیں :-

کیا تازہ ہوا ہوا : نازل کے متعلق اسکا ہم شرعی موجود نہیں کہ ہم



باہم ہنم بکتم بن باتیں اور غمناغیاں کے ن کو فلانہ عزومات کی تصدیق کریں
کہ معاذ اللہ! اسلام ایک فرمودہ مذہب ہے، اس میں روزِ مژدہ و ریات
زندگی کے جدید ترین ابزار و آلاتوں کا کوئی حل نہیں، اور حوں و قوت و پائند
العلیٰ العظیم۔

یہ حقیقت بھی نظر من الشمس ہے کہ کسی ناجائز و غلط چیز کو پختہ غلو و
فتنہ سے جائز و مباح کہنا سب گزہر گزہر نہیں مگر شرعاً اجازت ہو تو عد و حراز
کی زٹ لگانا بھی جائز نہیں غرضیکہ خدا و نفس پرستی سے بچنا نہایت ضروری
ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ ہمارے ذمہ دار علماء کرام محض اللہ کے لئے نہایت
سے بلند و بالا، سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایسے جزئیات کے فیصلہ کریں، مگر
بظاہر یہ توقع تمنا کی حدود طے نہیں کر سکتی، یہی انتشار آواز و خیالی کا باعث
بن رہا ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون لہ

فقیر اعظم حضرت مولانا محمد نور اللہ رحیمی ابن مولانا محمد صدیق ابن مولانا احمد مدین
ابن سلطان التارکین مولانا محمد ابراہیم ۱۶ رجب ۱۰۳۲ھ ۱۹۴۲ء کو پاکستان شریف
کے پس واقع گاؤں سو جے کی میں پیدا ہوئے۔ کئی پشتوں سے آپ کے خاندان
میں اصحاب علم و فضل اور ارباب زہد و تقویٰ چلے آ رہے تھے۔ آپ نے ستر اُن مجید و
نارسی نصاب کی تعلیم والد ماجد اور جدِ امجد سے حاصل کی۔ اس کے بعد وہ کس اتھائی
کی ابتدائی کتابیں بھی گھر میں پڑھیں۔ سو جے کی سے چھ سات تیس کے فاصلے پر
مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ رب تھے، ان سے کافیہ کے چند سبق پڑھے۔



درجہ سب بھی بہت ترقی کا پورا پورا ثبوت و ثمر محض رکھتے تھے

اب وہ انہوں نے انہیں کے لئے ۳۴۵ء تا ۱۹۰۰ء میں محدث بہاول نگر میں

پہلے پھر بعد میں ۳۹۹۰ء تا ۹۰۰ء کی خدمت میں گنہگار پورہ میں پھیلنے لگا

میں بہت بہاول پور میں تھے۔ دیکھتے تو ان کے اندر وہ عقولیت کی کڑکٹاہیں ان سے چھیں

فریاد کرتے تھے کہ یہ محمد احمد احمد تھے کی تدبیریں میں جو نصف ہوتا تھا وہ کہیں

نہیں دیکھے تھے کہ بہترین طریقہ بھی انہی سے حاصل ہوا۔ اس نظامی کی تحصیل کے ساتھ ہی

موسس کی تحصیل کے لئے مہمہ میں حضرت مولانا ابو محمد محمد ویدار علی شاہ الوری

رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور میں حاضر ہوتے، دورانِ سب

برہمائی و مہقول سورت پیش کرتے جن کا جواب محدث الوری بڑے اطمینان سے دیتے،

یہ مرتبہ کچھ ساتھیوں نے کہا کہ آپ زیادہ سوالات نہ کیا کریں، اس طرح وقت ضائع

ہوتا ہے۔ اس پر تم کہتے ہو کہ حضرت محدث الوری نے انہیں سختی سے تنبیہ کی

و فرمایا۔

اس میں اور حدیث نہایت ہی آسن طریقہ پر ہو رہا ہے اور تم جو کچھ

سمجھ رہے ہو ان کی بدولت سمجھ رہے ہو۔

حدیث کی تمام کتابیں امام اہل سنت محدث الوری قدس سرہ سے پڑھیں

ترجمہ شریف کے کچھ سابق مفتی عظیم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات ستیاد احمد قادری

رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھے اور ۲۳ شعبان، ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۲ء کو مدینہ فرغت



اور ممتاز شخصیت کے شرف ہوتے تھے

اپنے وید گرامی، وفتی، مفتی پاکستان حضرت سرسہ بوبہ کات سب سے بڑی
قدس سرہ کے مشورے کے مطابق مسند عالیہ قادریہ میں صدر راقی صل حضرت مولانا
سید محمد عظیم الدین مراد آبادی قدس سرہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے بیعت
کے بعد صدر راقی فاضل نے فرمایا :

”مولانا! آپ کا وظیفہ درس و تدریس ہے“

چنانچہ حضرت فقیہ اعظم تمام زندگی اس وظیفہ پر عمل پیرا رہے رمضان مبارک
۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء کی تعطیلات میں مراد آباد حاضر ہوئے، حضرت صدر راقی نے سوکھن
منازل طے کرائیں، مختلف اشغال و اعمال اور اوراد و وظائف کی اجازت عطا فرمائی
سلسلہ قادریہ مکیہ کے علاوہ دیگر سلاسل میں بھی اجازت و خلافت مرحمت فرمائی و سب
حدیث کی سندیں عطا فرمائیں تھے

حضرت فقیہ اعظم قدس سرہ نے فارغ التحصیل ہوتے ہی درس و تدریس کا
سلسلہ شروع کیا اور عمر شریف کے آخری دنوں تک پورے پچیس سال درس و تدریس
کے ساتھ جاری رکھا۔ ابتداءً کچھ عرصہ مدرسہ مفتاح العلوم میں اساتذہ گرامی حضرت مولانا
فتح محمد محدث بہاولنگری کے پاس رہے پھر ضلع ساہیوال کے مختلف مدرسوں میں پڑھاتے
رہے۔ ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء میں فریدی پور تحصیل دیپالپور میں دارالعلوم خفیفہ فریدی کی
بنیاد رکھی جہاں طالبان علوم دینیہ کشاں کشاں حاضر ہونے لگے۔ بعد ازاں کیڑھتی بونی

تہ ایک حقیر درجہ دار سے کی متناہی تھی جس کے لئے اس جگہ کا جاگیردارانہ
 حق منہ بخشنا چاہیہ ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۵ء میں بصیر پور تشریف لائے اور دارالعلوم کی
 بنیاد رکھی۔ وہ جگہ جو قزاقوں کی آماجگاہ تھی آج وہاں علوم و دینیہ کی عظیم الشان یونیورسٹی
 بن چکی ہے۔

بدیشہ حضرت فقیہ عظیم کی یہ بہت بڑی کرامت ہے کہ جنگل میں قیام کیا اور
 سے دین اور علوم دینیہ کا عظیم الشان گشتن بنا دیا جہاں سے ہزاروں حفاظ، علماء اور
 دین اسد کے مبلغ اور مدرس تیار ہوئے۔ اس وقت آپ کے فرزند ارجمند حضرت
 مولانا محمد محمد محب اللہ نوری دام مجدہ دارالعلوم خفصیہ فریدیہ بصیر پور کے ہنرمند شیخ الحدیث
 اور جانشین فقیہ عظیم ہیں جو اپنے عظیم المرتبت والد گرامی کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔
 حضرت فقیہ عظیم قدس سرہ اتباع شریعت و سنت کا حسین پیغمبر تھے،
 تہجہ کے وقت نہ صرف خود بیدار ہوتے بلکہ جامعہ کے تمام اساتذہ اور تلامذہ کو بھی
 بیدار کرتے اور سب حضرات خشوع و خضوع کے ساتھ نماز تہجد ادا کرتے اس سے
 فرح و مسرت کی پابندی کا اندازہ باسانی لگایا جاسکتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والہانہ محبت و عقیدت کا اندازہ اس سے
 کیا جاسکتا ہے کہ جب بھی مدینہ منورہ کا ذکر ہوتا آپ کی آنکھیں و فور شوق سے
 شگبہ ہو جاتیں۔ مولانا حافظ محمد اسد اللہ نوری کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :-
 "میر تو بفضلہ تعالیٰ یہ عالم ہے کہ بصیر پور میں درس اسباق
 دیتے ہوئے مدینہ منورہ میں ہی حاضر علوم ہوتا ہوں، بسید خضر سے

پیش نظر رہے تو کوئی دوری نہیں سمجھتی نہایت ضروری کی صورت میں
شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے ورنہ دل یہی چاہتا ہے کہ ہر وقت ہی مدینہ غائبہ
حاضری رہے ۵

۱۹۶۰ء میں پہلی بار حج و زیارت سے شرف ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں زیارت
مدینہ منورہ کے سفر کے موقع پر بغداد شریف، کربلا معلیٰ، نجف شریف، بصرہ، کوفہ،
دمشق اور حلب وغیرہ شہروں میں متعدد انبیاء کرام، صحابہ، اہل بیت اور اہل بیتِ کرام
کے مزارات پر حاضری دی۔ مجموعی طور پر پچیس مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری سے
شرف ہوئے ۵

حضرت فقیہ اعظم کو درس و تدریس کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا اس کے
باوجود میدان سیاست کے ہر نازک موڑ پر پوری سبے باکی کے ساتھ قوم کی رہنمائی و تحریک
پاکستان میں مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کی چنانچہ ۱۹۴۶ء کے الیکشن میں آپ کے حلقے
سے مسلم لیگ کا امیدوار کامیاب ہوا، مرشد گرامی حضرت صدر لائق خٹن کے کشن کو
پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دیگر علماء اہل سنت و جماعت کے شاہدہ نشانہ کام کیا،
جہاد کشمیر میں غازی کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات قادری سے مکمل تعاون کیا۔ ۱۹۶۸ء
میں انوار العلوم، ملتان میں جمعیت العلماء پاکستان کی تشکیل ہوئی جس میں فقیہ اعظم بھی
شامل تھے، آپ جمعیت کے اساسی ارکان میں سے تھے۔ جمعیت کی مجلس عاملہ شوری
کے رکن بھی رہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں پرزور حصہ لیا جس کے نتیجے میں آپ کو ایک

میں کے عداوت بخاری کے مسئلہ ثلثین پر شش انوار نے تجویز کی ہے
 حضرت فقیر غفرلہ کو اتنے تعلقات تھے کہ ان کو پانچ ہزار فی عسافرین
 زمانہ کی سب ملتی ہیں چنانچہ وہ فاسی و غازی کی شش میں رہتے تھے اور
 جہت تہریں ان شہر ہو گئے۔ ان ہی امت و متزین سے
 کے خد بار دسے زیبائے رہنمائی ہزار
 زہرہ و قوس بدوشی سے غفرلہ ہزار
 عربی امت کا ایک شعر یہ حفظ ہو ہے

هَذَا نَحْوُ نَحْوِ كَيْفَ تَقْدِ تَقْدِ
 . اَدَى اَذَى مَعْدُودِ عَمِي - سِدَ سِدَ

حضرت فقیر غفرلہ میں سرگودھا کے تعلقات سے باقی صاحبزادے و رسالت
 صاحبزادین عسافرین صاحبزادہ کے نام ہیں

۱. مولانا برہنہ کی غفرلہ و غفری

۲. مولانا برہنہ کی غفرلہ و غفری برہنہ کی غفرلہ و غفری

۳. مولانا عبد اللہ کی غفرلہ و غفری برہنہ کی غفرلہ و غفری

۵. مولانا عبد اللہ کی غفرلہ و غفری برہنہ کی غفرلہ و غفری

یکم جب ۵۵ پر ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

لایہ میں زبہ القوی در علم و فنس کے پیر فقیر غفرلہ و غفری

۱. مولانا برہنہ کی غفرلہ و غفری

۲. مولانا برہنہ کی غفرلہ و غفری

کہ جس کو خداوند تعالیٰ فرما دے کہ فرشتہ ایک ہے جن میں سے مسیح
 علیہ السلام تھا جس نے خدا سے پہلے نماز جنازہ پڑھ لی تھی حضرت علیؓ نے فرمایا
 کہ اے نبی کریمؐ تمہارے لئے روضہ نماز جنازہ سے پہلے خواب کیسے ہونے فرمایا
 ہم غیبی خبریں فقیہ غفرلہ کے دعوت پر ملت قیوم ہو گئے

کہ سب یقین ہو گئے کہ دوسری دنیا سے تھے
 بعد از ختم ہوا یہ جبریلؑ کے وسیع سخن میں آپؐ کی طرف سے
 جس پر تین سو سال سے قہر ہو چکا ہے

جب سب تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے
 یہ غم ہے دنیا ہے مشعل رفته دست رگتین مد جو
 ترودہ دست اینست دردم نسبت در دنیا فہمے پر او
 سے تین سو سال سے فہم
 اس فحشہ شمس رفت و آئے

یہ فحشہ شمس رفت و آئے
 یہ فحشہ شمس رفت و آئے

ہفت روزہ سوسائٹی میں شائع
روز

نمبر ۱۰۰۰ سے ۱۰۰۱ تک

كتاب العقائد

آبِ حیات - سدر مسدک و کتب و رسد
و نمود رخیخ و ثوین - شدر حیر و سر

اگر

آبِ حیات - سدر مسدک و کتب و رسد
و نمود رخیخ و ثوین - شدر حیر و سر

سعدی و بیاض

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنُوبٍ لَّنْهُ وَرَسُولُهُ
وَلِكُتُبٍ لَّنْهِ نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَتَكُتِبُ
لَّنْهُ أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكُتُبْ لَّنْهُ
وَمَلِكُتِ وَكُتِبْهُ وَرُسِيدٌ وَنُفُوحٌ رَّحِيمٌ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا .

’ سے مان دو۔ بیان رکھو کہ درجہ کے رسول پر اور اس
کتاب پر جو سے سے پہلے رسول پر تباری درجہ کتاب پر جو پہلے
تباری درجہ نہ مانے نہ درجہ کے فرشتوں در کتابوں در رسول
الو فیما مت کو تو ہر ہر درجہ درجہ کی میں درجہ کی کیا

کتاب العفتان

توحید

ان صفات باطنیہ میں جو تھے تعلق حضرت فقیہ عارفہ مرگسہ کو
روح ذہن مصون بنون توحید کتاب مقام میں بطور تفسیر شائع کیا جا رہا ہے

الحمد لله - تعالیٰ - صلوٰۃ و سلام علیہ

۔۔۔ صاحب جامعہ

ترب عالمین کو ذات صفات میں کیا جانے توحید ہے جس ذات پاک کا
ہر صفت نہ دنیا کی ہر چیز دستی بدستی رہتی ہے کبھی صبح ہے اور کبھی شام دن گرچہ جاتا ہے
اور رات پہنچا جاتا ہے بچپن کو زائید گزرتا ہے و جوانی مرنے کے بعد بڑھاپا چھپتا ہے کثرت
دشمن پر پست نہیں ہوتے تو دوسرے وقت پشیمانی ہوتے ہیں۔ دل بارش گرج
پہلے لے بھی آتے جلتے رہتے ہیں کبھی نڈیوں میں پانی نہیں بہتا اور کبھی کناروں سے
بھی پھل کر سیلاب بن جاتا ہے۔ ایک موسم میں گندم کے سداے کھیت نظر آتے ہیں تو

دوسرے۔۔۔ میں بہہ دفن بھی نہیں رہتا۔

[illegible]

مسئله سایه

ہوئے آدمیوں کو درود و نیکوئی سے نواز دے کہ سر پہ نور نور علی نور میں لکھ لکھ
 جس دماغ سے آپ کو فقر و بریب سے محفوظ و معصوم پیدا فرمایا، اس نے اپنے محبوب کو
 یہاں سے نہیں بنایا کہ شیت کا شہ ہی بنی نہ رکھا، ہر ایک کہ آپ کا یہ بھی نہ بنایا۔
 اس جس جود سے اپنے پیار سے رگوں، صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی عزت
 عظمیٰ در نصرت و فریاد ہے اس سے آپ کا یہ ہی پیدا نہ فرمایا کہ زمین پر چڑھنے
 سے بے دلی نہ ہو جائے۔

ریزہ خٹک لکھتے ہیں کہ سید و صاحبان مد و تغیر محبت و دشمنی اور نصرت
 آپ کا یہ نہ ہوتے براہین و برہانوں کی روشنی میں پُر مغر گنگوں کی سبب۔

سیدی فقیر شہر قندھار میں سفر عزیز سے ۱۰۰۰ھ/۱۵۹۷ء میں یہ رسالہ لکھ
 تھا کہ آپ میں تصنیف فرمایا تھا جسے انجمن حزب الرحمن جمیر و پرستہ غالب ۱۰۰۰ھ
 میں شائع کیا، اس بعد ۱۰۰۰ھ میں فقیر نے ترکیب جمیر ایک میں دغیر کی زینت بنا۔
 یہ رسالہ فتاویٰ نور کے کتاب مقتدیں شام کی کتابت ہے
 کتاب جماعت و سبب سفینہ صفا و تربیت ایک دفتر و حیدر کو صلی اللہ
 علیہ وسلم کا مقصد تھیں، فقیر عزت فرماتے ہیں کہ وہ دیکھیں۔

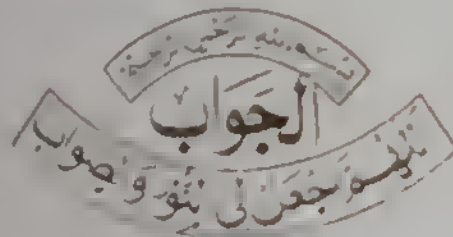
رسالہ مسئلہ سایہ

الاستفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت صاحب دہلیہ دہلیت غفرلہ کی طرف سے کیا گیا ہے؟

سائل: مولانا محمد خلیفہ بدین دہلی پوری



بابت تک و شہدہ دریب تھنور نور نور کی نسبت سے صاحب دہلیہ دہلیت غفرلہ کی طرف سے کیا گیا ہے؟
نور دہلی برشاہ عدال بیان نور کی کہانی و دہلی سے تھنور نور نور دہلی دہلیت غفرلہ کی طرف سے کیا گیا ہے؟
دہلیت غفرلہ کی طرف سے کیا گیا ہے؟

[illegible]

در فتح مدینہ کی گیت کے تحت فرماتے ہیں ان العطف یوجب
لعدو من العطف وسمو طوف عبد سے تیز فرماتے ہیں ان العطف یوجب
محسوس نہ کنف فرماتے ہیں ابلیان میں ہے سستی الرسول سورۃ الاحقاف
وہ سستی طہرہ بحق سورۃ نعت من ضمتہ لعدم کان نور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کما قال (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اول ما خلق
لہ سورۃ توحید (لعل لہم بہا فیہ من نورہ) ان قال (لہذا کان صلی
للہ علیہ وسلم) بقولنا امن اللہ والمؤمنون منی وقال تعالیٰ
لہ وسلم من نور وروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ

۱۵: بیت

نتیجہ ہے : طبع : بیہوش : ص ۱۹۰-۱۹۱

تقدیر بدو و انوار و طوفان لبیب و معارف و عیال و سبب

یہ بھی ہے کہ جو کچھ ہے وہ بہت کم ہے اور کتب سے مراد قرآن مجید ہے۔

في سنة ١٢٠٠ هـ

سیدنا زید و زید و زید سے بھی حق زیادہ نمایاں ہوا اگر ان بیچارے سادہ الوان سے
جو جس کے متعلق ہیں چند خبریات حدیث و اقوال ائمہ و علماء تفسیر و حدیث تحریر ہوں

حضرت ابو جہل جلال مدین پہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اے ابوبکر
سے دونوں کے سے منقول باب مرتب فرمایا۔ فرماتے ہیں ص ۶۸ ج ۱۰ باب الآتی فی اس
ص ۶۸ و سلم لم یکن سیراً نہ ظل یعنی باب اس شان نبوت کا جو انھوں
سے نہ میرے دوست سیرت دہائی نہ دینے میں ہے اور پھر اس باب میں حضرت حکیم ترمذی
رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل فرمائی حیث قال اخرج الحکیم الترمذی
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن سیراً نہ ظل
فی سیرۃ الخضر ای بی شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دھوپ میں سایہ نہ تھا
نہ اور نہ خندنی میں اور پھر حضرت ابو ابن اسبع سے اس پر شہادت نقل فرماتے ہیں قال ابن سب
میں حصہ نصہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان ظلہ کان لا یقع علی الارض و
کان سور فکان وہ مشی فی الشمس او القمر لا ینظر لہ ظل یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل خاصہ سے ہے کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر واقع
نہیں ہو کر اٹھا اور بیشک آپ نور تھے تو جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے آپ
کے سے سایہ نہیں کیٹھا جاتا تھا۔

یہ خدمت امام فاضل عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو مسلم امام میں شفاء شریف ج ۱
ص ۳۵۷ میں مذکور ہے وہ ذکر من انہ کان لا ظل لشخصہ فی شمس

میں جو وقت میں نہ تھا جس کا سایہ نہ تھا

ولا قمر لانه كان نوراً يعني آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی ہوت اور سایہ سے
وہ بات جو مذکور ہوئی کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑے سے جوپ اور
چاندنی میں سایہ نہ تھا اس لئے کہ آپ نور تھے۔

حضرت محقق برحق شاد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدظلہ نے منیۃ العارفين ص ۲۷ میں
فرماتے ہیں "نور و آنحضرت را سایہ نہ در کتاب و نہ در قمر و نہ در حکیم نہ در مذی و نہ
ذکوان فی نوادر الاصول الی ان قال "و نور کے از اسماء آنحضرت مست و نور را سایہ باشد
نیز ج ۱ ص ۱۱۸ میں فرماتے ہیں "وئی افتاد آنحضرت را سایہ بر زمین کہ محض کشف و نجاست مست
و دیدہ نشد اور سایہ افتاب الی ان قال ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نور باشد و نور را سایہ
نمی باشد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اس لئے کہ آپ نور ہیں و نور
کے لئے سایہ نہیں ہوتا۔"

تفسیر روح البیان ج ۶ ص ۱۲۵ میں امام فخر الدین رازی سے منقول و مترجم ہے
ظل شخصہ الشریف کان لا یظهر فی شمس ولا قمر یعنی تحقیق آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ دھوپ اور چاندنی میں ظاہر نہ ہوتا تھا۔
حضرت شیخ سلیمان حمل فوقات احمدیہ ص ۵ میں ناقل اسے لکھ کر لے

لے مطبوعہ مطبع مشی نزل کشور اکسٹر

لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ اسے حکیم ترمذی نے نوادر احوال
میں ذکر کیا ہے وایت کیا۔ آپ کا ایک اسم برہمی نور بھی ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔
لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمیں پر اس لئے نہیں پڑتا تھا کہ زمین چمکی و نہ آبی لڑنے کی جگہ ہے درجہ کی روشنی
آپ کا سایہ دیکھا جاتا تھا۔

لے المعروف تفسیر حمزہ مطبوعہ قاہرہ مصر



پھر دوسرے درجہ یعنی حضرت سیدہ علیہ وسلم کے لئے حضور
 درجہ ترقی میں کیا یہ تھا ؟

نیز حضرت امام باقر علیہ السلام نے کتاب شریف ج ۳ ص ۱۸۷
 میں فرماتے ہیں : ”نہار در سایہ نبود“ یعنی حضور آپ کا سایہ نہ تھا
 نیز شامہ غریبہ محبت و مہربانی تفسیر غریبہ ج ۳ ص ۲۱۸ میں فرماتے ہیں : ”سایہ
 یش بر زمین نماند“ اور ان کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔

مجمع البحر ج ۳ ص ۲۰۲ میں ہے من السماء صلی اللہ علیہ وسلم
 نور جس من خصصہ نہ ذ مشی فی القمر والشمس لا یظہر
 لہ ضیئہ یعنی حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ سے جو نور فرمایا گیا کہ
 جس کے فضل و خاصہ سے شمار کیا گیا ہے کہ آپ کے لئے چاندنی اور دھوپ میں سایہ
 قرار نہیں دیا تھا۔

نہ اخیر میں بسبب ج ۳ ص ۱۲۰ میں امام رازی کی کتاب المشارک ہے
 و ذکر تعبہ عن رسول اللہ اخذت براءہ عائشہ
 من ضیئہ لاریک نہ من ضیئہ یقع علی الارض ی زن ظل
 شخصہ نشرب کلا یظہر فی شمس ولا قمر لان لا یوطک الاقدام
 منی عزت فی انوار ان عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
 سے عرض کیا کہ جو شبیرہ عقیقین کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور پر محفوظ کیا آپ کے

سہ صحبہ کرام میں سے ایک صحابہ
 علیہ السلام علیہم السلام

سایہ زمین پر رونے سے یعنی آپ کا سایہ و محبوب درجہ اندکی میں شاہد بہرمانتہ سائنے
 ہن پڑھیں پڑھیں

۱۶۱ میں ہے کہ عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو
 زمین نے افسد کہ مبارک زمین جس افسد یعنی حضرت عثمان بن عفان نے عرض کیا کہ حضور
 کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا کہ کبھی پسید زمین پر واقع نہ ہو جائے :
 اور ان دو وجوہ میں کچھ تنافی نہیں بلکہ دونوں وہ ہیں و سبب ہیں کہ رونے سے

اختصار ایک ایک پر اکتفا کیا اور اصل میں دونوں میں چنانچہ معارج و منبر و روضہ چہار حصہ
 ۱۶۱ میں حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ سے ہے : ذی النورین گفت ہاں دلیل کہ خدا سے تھان
 روانی وارو کہ سایہ تو بر زمین افسد و سبب او آنست کہ مبارک زمین جس بشارت کہ سے پاسے
 قدم بر سایہ تو نہند ؛ یعنی حضرت ذی النورین نے عرض کی کہ خداوند تعالیٰ یہ بار زمین بھلا کر چکا
 سایہ زمین پر واقع ہوا اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ زمین پسید ہو یا کوئی آپ کے سایہ پر پڑ جائے
 ان ارشادات و طبایات اور احادیث و اقوال کہ و علماء قدیم و حدیث سے نہایت ہی
 نمایاں اور درخشاں ہوا کہ آنحضرتؐ پر نور محبوب نہ اندھکھٹے صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ نہ تھا اور
 سایہ نہ ہونے کے اسباب و وجوہ بھی بعض حضرات نے ذکر فرمائے جس نے نور نبیؐ پر نور کو
 دلیل ٹھہرایا جیسے پہلے بیان ہو چکا۔

نصائح سے امام ابن سراج علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے کہ نور و شفا قاضی ہیں
 لہذا کان نور اور مدارج النبوہ سے نور کا سایہ نہ باشد سن چکے نور یہ وجہ بھی نہ ہو کہ کوئی سایہ
 نہ ہو نہایت کے علامات و نشانات سے ہے اور آپ کے فضائل خاصہ سے ہے چنانچہ انھیں
 مگر کی اور شفا شریف وغیرہ سے گزر چکا ، باب الایۃ و غیرہ اور علامات نبوت خرقہ لدود
 میں ہیں و انہیں نے یہ وجہ ذکر فرمائی کہ پسید زمین پر واقع ہونے سے سایہ ملے کو ہی مخصوص

میں نے اپنے پیغمبر علیہ السلام سے تو لاؤ خدا کی چمکے بنے افتاد آنحضرت را سایہ بر زمین کہ محل تجارت
کثافت ست۔ در مباد بر زمین نجس افتد۔ اور بعض نے یہ سبب ذکر فرمایا کہ اس لئے سایہ
بر زمین تھا کہ کسی کپاڑوں نہ آجائے چنانچہ سیدنا ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روح میان اور معارج انبوتہ سے منقول ہوا ان لا یوطأ بالاقدام۔

اور یک نہایت ہی زبردست، الطف و پرکھیف وہ علت ہے جسے حضرت
مجدد ثانی علیہ الرحمہ نے ذکر فرمایا یعنی "لطافت ال جان جاں در روح رواں ایمان
صلی اللہ علیہ وسلم"۔ دوسرے فرماتے ہیں مکتوبات شریف ج ۳ ص ۸۷ "نیز در عالم شہادت
سایہ ہر شخص از شخص لطیف تراست و چوں لطیف تر از دوسے در عالم نباشد اور اسایہ
چہ صورت در در علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات" یعنی جہان ظاہر میں ہر شخص کا سایہ
میں سے زیادہ لطیف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ لطیف جہان میں
کچھ بھی نہیں تو آپ کے لئے سایہ کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

نیز ص ۲۳۷ میں فرماتے ہیں "ہر گاہ محمد رسول اللہ از لطافت ظل نبوت خدائے
محمد چو نہ نفس باشد صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ و بارک وسلم" یعنی جب محمد رسول اللہ کے لئے
سبب طیف ہونے کے سایہ نہیں ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے لئے
سایہ کیسے ہو سکتا ہے؟

سبحان اللہ! آپ کی لطافت کا یہ عالم کیوں نہ ہو کہ آپ سر اپا نور جان لطافت و نور
میں جس کا ثبوت دل میں کچھ بیان ہو اور اب آخر میں ایک نہایت ہی ایمان افروز و اودام سوز
حدیث شریف ذکر کروں جس میں محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کبریٰ کا فیصلی بیان خود
محبس بر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ہے۔ سنئے اور دل کے کان کھول کر سنئے۔
صحیح بخاری شریف ج ۲ ص ۳۵۵ صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۲۶۰، ۲۶۱، سنن ترمذی ج ۱

ص ۱۸۳ ابن ابی اودود ج ۱ ص ۱۹۲ میں بیننا ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں باغیہ مستند ہے والسطح من السجدة
 اللہم اجعل لی نوراً فی قلبی و نوراً فی قبری و نوراً من بین یدی و نوراً
 من خلفی و نوراً عن یمنی و نوراً عن شمالی و نوراً من فوقی و نوراً من
 تحتی و نوراً فی سمعی و نوراً فی بصری و نوراً فی شعری و نوراً فی
 بشری و نوراً فی لحمی و نوراً فی دمی و نوراً فی عظامی اللہم عظم لی
 نوراً و اعظم لی نوراً و اجعل لی نوراً بجماری اور سلم نے عصبی بھی ذکر فرمایا ہے اور
 سلم نے و اجعل فی نفسی نوراً کا اضافہ فرمایا ہے اور صحیح مسلم کی ایک روایت کے آخر میں
 بالجزم و اجعل لی نوراً واروہ یعنی اسی بناوے میرے دل میں نور

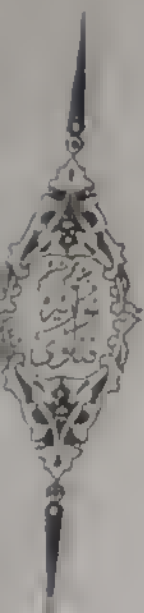
اور میری قبر میں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میری دائیں جانب نور اور میری
 بائیں جانب نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں
 نور اور میرے بالوں میں نور اور میرے پوست میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے
 خون میں نور اور میری ہڈیوں میں نور اسے اللہ بڑا کر دے میرے لئے نور اور عھا کر مجھے نور
 اور بناوے میرے لئے نور اور میرے مھرب (پٹھے) میں نور اور بناوے میری ذات میں
 نور اور بناوے مجھ کو نور،

صورتِ تحدیث بالنعمة و استدانت و تواضع و تعلیم امت میں تومہ عاجل ہی ہے

سہ کہ انعمو پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نور میں، اول ہی سے نور میں جیسے ثابت ہو چکا تو اس دعا سے مراد
 تقدیر نعمت و تواضع و استدانت و تعلیم امت کے احتمالات میں چنانچہ دعا آخر سورۃ البقرہ کے متعلق لکرم فرماتے
 میں کہ تحدیث نعمت مراد ہے اور جیسے باوجودیکہ اولئک علی ہدی من ربکم وادہم نازنین شرارھم بالصراط المستقیم
 کہ انما من امت است وغیرہ سے کہ جاتی ہے اور ابن حجر علیہ الرحمہ نے خاص اس حدیث تریف کے متعلق تحدیث بالنعمة کی تفسیر فرمائی کہ لکرم
 اور میرے کارآمد قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احتمالات مذکورہ کا نشان دیتے ہیں ۱۲ منہ مغفرہ

لہ دی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں القرآن الخیم بقدرہ ۵

لہ ہمیں سید راستے (پہلے) کی ہدایت فرما۔ القرآن الخیم بقدرہ آیت ۵



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا

۱۴۰۰ھ کو دہلیس میں یہ سب جہیں ہیں یہ سب... تھیں لہذا یہ سب وہ کہہ سکتے ہیں

ہیں وہ کہہ سکتے ہیں یہ سب جہیں ہیں یہ سب...

جواب : ہم بھی نے خدا کے کبریا میں کھڑے ہوئے ہیں وہ کہہ سکتے ہیں یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...

ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...

یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...
 ہر ایک کے پاس ہے یہ سب جہیں ہیں یہ سب...

یہ شخص کہی ہے اس کے یہ شخص تباہی رحمت ہے وہ اس کے سایہ کے نیچے جاتا ہے
مصنف نے آنحضرت کے سایہ نہ جھلنے کے بارے میں تیرہ وجوہ تیرہ بیوقوفوں میں بیان کی ہیں بلند
تیرہ بیوقوفوں کی بس مہم سے ہے کٹ

اس رحمت عالم مند اس ایٹھرتی مول نہ پوندا

در بخاری مصر من تیرہ بیوقوف کا یہ ہے کٹ

بس کر نور محمد کیوں کر سایہ سرور کھترا

تیرہ وجوہ ایک ایک کر کے بیان کرتے ہیں۔ اول یہ کہ کافر یا منافق اس سایہ پر

پاؤں نہ رکھے۔ دوسرے یہ کہ سایہ تاریکی اور سیاہی سے خالی نہیں ہوتا اور آنحضرت کا علم فراموشی

جسے یہ کہ نے پناہ دے شافعیان شریک کے خیر کر لکھا جیسا کہ اپنی دعا کو شفاعت کے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے چنانچہ

مہربان بخاری در سہم میں لکھا ہوا ہے۔ چوتھے یہ کہ سایہ اس کا رحمت ہے۔ پانچویں یہ کہ آنحضرت

جہاں کچھ بیٹھو ہیں ایسا نہ ہو کہ سایہ اس کے آگے ہو۔ چھٹے یہ کہ سایہ ہر چیز کا اس کے نزدیک

ہوتا ہے اور سایہ تاریک ہے اور آنحضرت تمام چیزوں سے زیادہ روشن ہیں پس مناسبت

نہیں کہ تاریکی اس کا اس کے نزدیک آئے جو بہت روشن ہے۔ ساتویں کہ سایہ کی دلیل

آفتاب ہے اور سایہ ہر چیز کا بسبب بلند ہونے آفتاب کے کم ہو جاتا ہے اور مناسب نہ تھا

کہ آفتاب آنحضرت کے سایہ کو گم دیوے۔ آٹھویں یہ کہ عالم الہی میں لوگ دو گروہ ہیں خلیفہ

فی نعمت و سرور فی النعمین یعنی ایک گروہ ہمیشتی اور ایک گروہ دوزخی پس مناسب

تھا کہ وہی شخص اس کے نیچے آئے اور پھر دوزخی ہو جائے۔ نائویں یہ کہ سایہ ہر شخص کا

نہیں یہ سجدہ میں ہوتا ہے اور کٹر لوگ آپ ہی سجدہ سے محروم ہوتے ہیں اور آنحضرت

رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے سردار تھے پس حاجت بخود سایہ کی بخشی۔ دوسری یہ خدا تعالیٰ
 بمنزل کوتاہی سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور اگر آنحضرت کا سایہ ہوتا تو اس کا نکلنا
 گیا نہ ہو یہ کہ جو ہر صافی کا سایہ بہت روشن ہوتا ہے اور آنحضرت سب سے زیادہ روشن تھے
 بارہوی یہ کہ سایہ ہر ایک کا دوسرے کے سایہ سے مل جاتا ہے اور مناسب نہ تھا کہ آنحضرت کا
 سایہ دوسروں کے سایہ سے غلط ملط ہوتا۔ تیسری یہ کہ صاف چیز پر سایہ صاف دکھائی دیتا ہے
 اور ناپاک چیز پر سایہ بھی ناپاک نظر میں آتا ہے۔ پس مناسب نہ تھا کہ آنحضرت کا سایہ ناپاک دکھائی دیتا
 بہر حال اہل انصاف کے لئے شاہراہ حق نہایت واضح ہے۔ دعا ہے کہ حضرت
 رب العالمین جل و علا ہمیں صراطِ مستقیم پر ہی چلائے، حمد و ثناء اور عناد سے بچائے اور اپنے
 محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی اور صحیح محبت عطا فرمائے اور اپنے محبوب کی رفعت شان
 سے باخبر بنائے

والحمد لله رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وورثہ
 والہ وصحبہ وبارک وسلم فی کل وقت وحين آمین آمین رب العالمین
 ویارحمہم الراحمین۔

حضرت الفقیر الباقی محمد نور اللہ النعمی غفرلہ سرینہ الاول شریف رحمۃ اللہ علیہ

الاستفتاء

سکرٹریک ۲۲

مہرِ مہربان کے مکتوب کا ترجمہ یہ نہیں، آیات و حدیث کی روشنی میں مہر

یہ کہ جو کچھ جہان کے لئے وسیع ہے یہ نہیں، یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ
یہ خزانہ میں کھائے اس لئے جو بھی حوالہ ہمیشہ کریں تاکہ ان کو پتہ چل جائے کہ جہان ہے
یہیں اس میں بھی یہ حدیث کا بیان کریں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حضرت رب العالمین نے اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
وہ بے عذاب و درد، کون و مایکون بنایا، قرآن کریم میں ہے و علمک عالم ننگ
حسد و کد نصر مذہب عصبہ و رتبہ اور سکھایا تم کو جو کچھ تم نہ جانتے تھے
وہ تفسیر تامل کا ترجمہ ہے ۱۴۰۰ نیز قرآن کریم میں ہے و ما کان اللہ
مضمرکم و نعبد و نصلی و نصلی من رسلہ من بشارہ و امنوا باللہ
وہ و ما کان اللہ من رسلہ من بشارہ و امنوا باللہ
جہان سے جہان پہنچا، میں ان لوگوں کے رسولوں پر پہنچا ۵
نہ کہ ان کے لئے جہان سے جہان پہنچا، میں ان لوگوں کے رسولوں پر پہنچا ۵

میں رسول اترجہ غیب کا جاننے والا تو پتہ غیب پر کسی کو سنبھال نہیں دیتا سوئے پتہ سب
 رسولوں کے۔ پ ۲۹ ع ۱۲۔ نیز قرآن پاک میں ہے و ما ہد عو لغیب مضمون
 اور یہی غیب بتانے میں پھیل نہیں۔ پ ۲۹ ع ۱۰۔

ان آیات سے واضح طور پر یہ مسئلہ ثابت ہو رہا ہے کہ ان کے سوا امتدادیت و
 احادیث بکثرت ہیں۔ اگر زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو تو دوسرا کلمہ اعدیا و رخاصیت و
 مرکزی انجمن حزب الاحناف پاکستان اندرون دہلی دراز دہ بورت صوبہ کرپ

نیز گزشتہ جس طرح دوسرے لوگوں پر حلال سے کسی طرح ہوجاویں اور سیدوں پر بھی
 حلال ہے اور کھاسکتے ہیں۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۲۵ میں ہے کہ حضور علیہ السلام کے وہ سُرین یادو
 ران قبول فرماتے اور جس چیز کو حضور علیہ السلام قبول فرمائیں وہ سادات کو غورشی قبول کرنا چاہیے
 قرآن کریم میں ہے وَلَا تَقُولُوا لِمَا صَفَّ السُّنُكُمُ الْكُذْبَ هَذَا حَدَّثَنَا
 هَذَا احرام لتفتروا علیٰ منہ الكذب رائدس معذور سو نہ نکد
 لا تفلحون متاع ویدر و یھمد ب لیمہ اور نہ کہو سے جو تماری زبانیں
 جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بے شک جو نہ
 پر جھوٹ باندھتے ہیں نہ کہ بعد از ہوگا بقدر ابرتنا ہے اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے
 پ ۲۹ ع ۲۱۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

واللہ و صلی و سلم

عقدہ الغیبیہ البیاضیہ نور اللہ علیہ و آلہ و سلم

الاستفتاء

یہ دیتے ہیں صحت سے کرم و مفتیان عظام و بزرگان دین شرع محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا؟ اگر غیب تھا بھی تو کُل تھا؟

جواب: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے محتاجِ کل ہیں؟

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں؟ امت کے ہر فعل کا مشاہدہ فرما رہے ہیں؟

جواب: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و ممات برابر ہے؟

سوال: اگر ہم مسجد ملی حالت میں کمزور ہو تو عقیقہ اور قربانی کی کھال اس کو دینی جائز ہے؟

جواب: کیا قربانی یا عقیقہ کے بجز ان کھال اس کے بننے والے کو مزدوری میں دینی جائز ہے؟

یہاں سوال تو پہلے درج ہیں ان سوالوں کا عقیدہ سے تعلق ہے اگر کوئی نفی کرتا ہو

سوالوں کا تو مشرک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کو کیا کہنا چاہیے؟

السائل: حافظ بشیر احمد امام مسجد چیک، ۱۲/۱۱ میل ٹکمانہ ضلع ساہیوال



ترجمہ: ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کُل علم غیب ہے قرآن کریم میں ہے

وہ شہسویٰ محبوب اللہ و رحیمیٰ ترانہ نبی و رکافی حدیثیں ہیں۔

جواب سوال ۲ : ہاں قرآن کریم میں ہے انا اعطینک الکوتیلہ کوثر میں سب کچھ
آجاتا ہے کما فی فتح العزیز وغیرہ۔

جواب سوال ۳ : حضور قرآن کریم فرماتا ہے انا رسول اللہ الیکم رسولاً شاہد
علیکم ۴

جواب سوال ۴ : ہاں برابر ہے وہ اب بھی رسول ہیں اور انہی کا حکم نافذ و جاری ہے۔ قرآن
کریم نے محمد رسول اللہ ۵ فرمایا ہے جو آج بھی اسی طرح حق ہے۔

جواب سوال ۵ : امام مسجد مالی حالت میں کمزور ہو یا نہ ہو، کھالیں دینی جائز میں جبکہ بطور امداد
ہوں اور تنخواہ میں مذوی جائیں۔

جواب سوال ۶ : قربانی کی کھال بنانے والے قصاب کو بطور مزدوری دینی جائز نہیں اور تحقیقہ
کا حکم بھی قربانی کی طرح ہے کما قالوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم و صلو اللہ تعالیٰ
علیہ وبارک وسلم۔

نفی کرنے والا بے علم ہے تو اسے سمجھایا جائے اور اگر بوجہ عناد انکار کرتا ہے تو
اس کا وہی حکم ہے جو عنادیوں کا ہے۔

ان چار جوابوں کی تفصیل کے لئے خالص الاعتقاد، الاولیٰ المکیہ، الامن والصلو
وغیرہ اہل سنت کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

حضور الفخیر البواخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ

۱۔ ایک ہم نے تیس بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ المکرر، آیت ۱۰

۲۔ ایک ہم نے ساری طرف یک بول بھیجے کہ تیرے پرستار نظر میں۔ الامن، آیت ۵

۳۔ تیرے بھائی کے رسول میں۔ الفتح، آیت ۲۹



ر محمد و - رب و سلم

دشمن خطرناک

مجلس شورای عالی
مجلس شورای عالی

انار اتمرار الكفار
في سزار النار

ہر مذہب کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص کلمہ یس بڑھ کر میان سے لے کر
 اس کی تائید و توثیق کرے وہ خود کو ستانی لگا کر جو نہ ہو بالآخر عذاب سے نجات پا کر نجات
 میں داخل ہوگا جبکہ وہ حق سے منہ نہ کرے کہ کافران سے محبت نہ کرے نہ لڑے نہ لڑے

مذہب

دھرم دھرم جس نے کبیر و کمر کو دے میں نہ تار بخشش و نجات کا
 سینے سے نہ کر دھرم جان سے محروم رہا وہ ہمیشہ ہمیشہ ذلت و رسوائی میں مبتلا رہے گا
 رحمت کے نام سے بڑا رہا رہے گا، یہ بھی غیبی نہیں پاسکے گا۔

حضور کی رحمت کے نام سے کبیر و کمر کو دے میں نہ تار بخشش و نجات کا
 سینے سے نہ کر دھرم جان سے محروم رہا وہ ہمیشہ ہمیشہ ذلت و رسوائی میں مبتلا رہے گا
 رحمت کے نام سے بڑا رہا رہے گا، یہ بھی غیبی نہیں پاسکے گا۔

یہ سارے مذاہب کی طرف منسوب کی گئی ہیں جو لے سکتے ہیں
 ایک مصلحت کے تحت میں یہ فی فہم میں سراسر مہر ہے جس کا نام ہے اور میں تحریر فرماتا ہوں
 جس میں آئے ہیں وہ ہیں ان کی طرف کے دائیں مذہب کے ثبوت اور حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

مذہب کی منہ بہ منہ سے یہ مذہب ہے سارے فتاویٰ فوریہ کی کتاب مقام
 میں سارے مذہب ہے سارے مذہب کی عبادت کا ترجمہ سارا علماء حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ مذہب ہے سارے فتاویٰ فوریہ کی کتاب مقام

انار اسقرار الكفار
فے

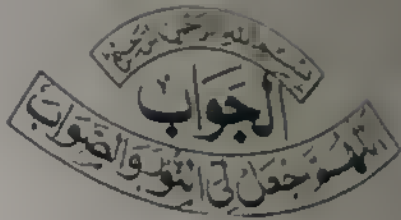
اضرار النار

الاستفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان مرتبہ مسئلہ : کہ ایک شخص کہتا ہے کہ
کفار کو جی بدیشہ کے سے مذہب مذہب کا بنا ہوا ہے وہاں سے گئے کہ مذہب مذہب مذہب ہے اور
مذہب کے جدا کرنے سے مذہب بائیں کے کہ مذہب مذہب کے مستحق ہے اور مذہب مذہب
ہے اور مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب
مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب

مسوہ حور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله العزيز الحميد غافر الذنب وقابل التوب
سبب عقاب ذي لظول ذي البطش الشديد السبوح القدوس
صدق في الوعد والوعيد فلا ينقلبن نعيم المؤمنين
عذاب ولا تعذب الكافرين نعيمها ولو بعد امد بعيد وتمت
كتبت صدقاً وعدلاً لا مبدل لكلمات وهو السميع العليم
والنظم كثر في الارض يضلوك عن سبيل الله ان يتبعون
لا تطروا ان هذا الايخرسون وصلى الله على الصادق المصدق
امين المومنون وعلى آله وصحبه المبلغين عنه بالصدق
ستين وسلم سلاماً دائماً في كل وقت وحين.

شخص مذکور کا قول مستطور بعض لغزش و باطل و مطرود ہے نہ قول میں عسری
میں نہ حقائے غنی سے مشورہ آیات الہی میں اس کا اصل موجود بلکہ اس کا رد صریح معلوم معلوم
وہاں قہر و باہر و غلہ ہر کے پر اسے پہلے عذاب کا معنی سمجھنا ضروری ہے کہ تصویب جواب
بہان ہو سکے۔

مفت محمد رفیع الدینی تفسیر کبیر میں ص ۱۸۲، علامہ ابوالسعود خفنی ارشاد العقل
ص ۱۰۵ میں مذکور ہے کہ قرآن پر شا فرماتے ہیں کل السخا فادس یعنی ہر درویش

مرحی سنتہ بغوی غیہ لزمہ معام التفریض ص ۲۸ میں فرماتے ہیں۔ بعد اس کے
ما یعنی الانسان ویشوق عیبہ دل لحسن بعد م منع رفس
عن مردہ یعنی عذاب مردہ چیز ہے جو تکلیف دے انسان کو در سخت ہو س پر تعمیل
فرماتے ہیں کہ عذاب مردہ چیز ہے جو انسان کو اس کی مردہ سے روکے۔

امام علاؤ الدین علی صوفی خازن لباب الاولیاء ص ۲۸ میں فرماتے ہیں
حقیقۃ العذاب ہو کل ما یوقل لہ الانسان و یعیثہ و یشوق عیبہ و ین
ہو الا یجاء الشدید و قیل ہو ما یمنع لاسن من مردہ یعنی حقیقت
عذاب یہ ہے کہ وہ ایسی چیز ہے کہ انسان کو درد پہنچائے اور عیب ناک بنائے اور شکل ہو س پر
اور کہا گیا ہے کہ عذاب سخت درد دینے کا نام ہے اور کہا گیا ہے کہ عذاب وہ چیز ہے کہ روکے
انسان کو اپنی مراد سے۔

صاوی علی الجلالین ص ۹ میں ہے العذاب ہو بصل و لازم
للحیوان علی وجہ الہوان یعنی عذاب حیوان کو پہنچانا دردوں کو بطور ذلت ہے۔ تمام کا
مختل یہ کہ عذاب میں سخت درد کا ہونا ضروری ہے اور قرآن کریم میں عذاب کے وصف ایسے
ذکر کئے گئے ہیں جن سے اس معنی کی تاکید بداہتہ حاصل ہے جیسے عذاب عظیم، عذاب الیم،
عذاب ہمین، غلیظ، اکبر، اخزی، اشد وغیرہ بلکہ بالتخصیص ارشاد ہوا کہ ان شدہ
ہو ن عذاب الا لیہ کہ بلاشبہ میرا ہی عذاب عذاب درد ناک ہے۔

تو جن آیات موعید میں کفار کے عذاب دائمی کی خبر دی گئی ہے ان میں بھی یہ
کنا پڑے گا کہ عذاب سے وہی امر ارشاد ہے جو عذاب کا معنی ہے نہ کہ عین ذل و افتبار۔

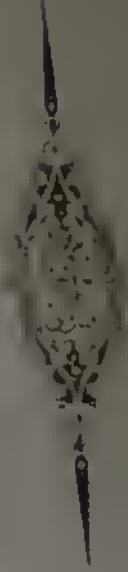
پہلے درجہ کی سب سے زیادہ تعلیم ہوگا پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔
 سب سے زیادہ تعلیم ہوگی پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔
 سب سے زیادہ تعلیم ہوگی پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔

پہلے درجہ کی سب سے زیادہ تعلیم ہوگا پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔
 سب سے زیادہ تعلیم ہوگی پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔
 سب سے زیادہ تعلیم ہوگی پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔

پہلے درجہ کی سب سے زیادہ تعلیم ہوگا پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔
 سب سے زیادہ تعلیم ہوگی پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔
 سب سے زیادہ تعلیم ہوگی پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔

پہلے درجہ کی سب سے زیادہ تعلیم ہوگا پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔
 سب سے زیادہ تعلیم ہوگی پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔
 سب سے زیادہ تعلیم ہوگی پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔

پہلے درجہ کی سب سے زیادہ تعلیم ہوگا پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔
 سب سے زیادہ تعلیم ہوگی پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔
 سب سے زیادہ تعلیم ہوگی پھر دوسرے درجہ کی تعلیم ہوگی۔



[illegible]

۱. درس گفرو و ده و شصت در وشت عشره فیه نه و منک
۲. جمع حدیثها تحفه حدیثیه روزنامه مطبوعه تهرانی

اولت حر و هم را بعد هم را بعد و نسنگه و ناس جمعی
حاضر و فیه لا یحبب علیهم بعد و اقر و مضروب و تاء.

میں راضی نہ تھی وہ فرقہ انداز سے دوستی تو اسے رحمت کیسے نہ کہتی ہے جب
مذہب مختلف نہیں ہوگی تو خدا کس طرح جو کچھ درجیب عذاب سے مہلت نہیں مہنی تو
بھلا اس وقت میں پاؤں گا۔

نمبر ۲۶ ص ۴۹ میں ہے واللہ اعلم بالصواب

۱۰۰۰

تو کہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے فرشتوں کو ان کے سر پر کھڑے کر دیا ہے۔

تو فرما کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔

تھا، غرض یہ ہے کہ نہ غلام نہ آزاد کے ساتھ کوئی فرق ہو، جو کہ اس کے لئے ایک دقت ہے، "نہ غلام نہ آزاد"۔

اور یہی ایک ہے۔ یہی نہ کہ کسی کو نہ اگر وہ جانتا ہے۔
اسی معنی میں، نہ کہ اس سے کہیں۔

مرد جو در گریختن مذہب مزدجو تو کس میں نسبت خطا نہ ہوئی نہ درست نہیں اور تحقیقت
مذہب یعنی عذاب لینا خود عذاب سے ہی نکار کرنا ہے کہ جیسے یہ مذہب سمجھ رہا ہے وہ مذہب نہیں
اور جو مذہب ہے مذہب نہیں ہے

شیر بے پاد سرد اشکم کہ دید

ایں چنین شیرے خدا خود نافری

اور حسنئے ارشاد والا ہے ۔

۴۔ ان الذین کفرو بائیتنا سوف نصیبہم من کلمۃ صلیجت
جلودہم بدلتہم جلودا غیرہا لئلا یوقو عذاب النار کما
عزیزا حکیمہا پ ۵۷

کلمۃ لغت عرب میں عموم افعال کے لئے ہے جس کے شاہ بعدوں فصوص فتاویٰ
اہل قاضی خان جہ ص ۲۲۰ ہدایہ ج ۲ ص ۲۶۶ فتح القدیر ج ۳ ص ۴۵۰ بحر الرائق ج ۲ ص ۶
فتاویٰ عالمگیری جہ ص ۸۲ (ضمناً) اور المختار جہ ص ۶۸۸ (طبع مع شرح) رد المحتار ج ۲ ص ۶۹۸ بولروا
ص ۷۶ افعال ج ۱ ص ۱۶۹ وغیرہ میں ہے۔ کلمات ہدایہ ج ۲ ص ۳۶۶ میں یوں ہدایت کی گئی ہے
تقتضی التعمیم الا فاعال قال اللہ تعالیٰ کلمۃ صلیجت جلودہم لای و من
ضرورۃ التعمیم التکوار تو حاصل معنی یہ ہوا کہ ان کو آگ میں داخل کر کے بھونا جائے گا اور
جب کبھی کھالیں پاک جائیں گی بدلائی جائیں گی اور کھالوں سے تاکہ نہ کھالوں سے عذاب چکھیں اور

لے جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا مگر یہ سب کراگ میں داخل کیے جب کبھی ان کی کھالیں پاک جائیں گی ہم ان کے کھالوں سے
بدلائی کے عذاب کا بدلہ لینے کے لئے ان کے کھالوں سے تاکہ نہ کھالوں سے عذاب چکھیں اور
لے کہ کلمۃ تعمیم افعال کا مقتضی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کلمۃ صلیجت جلودہم لای و من
افعال بستر مرتب

١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١
 ٤٧٢
 ٤٧٣
 ٤٧٤
 ٤٧٥
 ٤٧٦
 ٤٧٧
 ٤٧٨
 ٤٧٩
 ٤٨٠
 ٤٨١
 ٤٨٢
 ٤٨٣
 ٤٨٤
 ٤٨٥
 ٤٨٦
 ٤٨٧
 ٤٨٨
 ٤٨٩
 ٤٩٠
 ٤٩١
 ٤٩٢
 ٤٩٣
 ٤٩٤
 ٤٩٥
 ٤٩٦
 ٤٩٧
 ٤٩٨
 ٤٩٩
 ٥٠٠
 ٥٠١
 ٥٠٢
 ٥٠٣
 ٥٠٤
 ٥٠٥
 ٥٠٦
 ٥٠٧
 ٥٠٨
 ٥٠٩
 ٥١٠
 ٥١١
 ٥١٢
 ٥١٣
 ٥١٤
 ٥١٥
 ٥١٦
 ٥١٧
 ٥١٨
 ٥١٩
 ٥٢٠
 ٥٢١

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ بدلیاں کتنی دیر کے بعد ہوتی ہیں معامہ و خزان دار ساد میں حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایک ساعت میں سرباز تبدیل ہوں حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے پس فرمایا کذا اشبهت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قول

لہذا اس کے سخت درد کے ساتھ اس کی کڑواہٹ کی خبر دینے کے لئے یہ بات کے لئے کہ اس مذہب کی تفریح
سخت ہوگی اس لئے کہ قوتِ واقعہ نسبت دیگر حواس کے شدید ترین متاثر ہوتی ہے اس لئے کہ وہ دودھ جسم
کی گہائیوں تک سرایت کر جائے گا۔

مذہبِ عربیہ سے مراد غالبِ قدرت والا اور سچکھت سے مراد وہ کہ جو کہ تم بھی کرتا ہے درست و صحیح کرتا ہے اور کس جگہ پر ان دونوں کا اگر نہایت حسین و مناسب ہے کہ میاں یہ دھرم تو سکتا تھا کہ خوش قسمت زمین میں ہمیشہ رہتا رہے۔ مگر انسان کی زندگی کیسے ممکن ہے؟ تو یہ کس دھرم کو کہہ سکتے ہیں؟ تو یہ تو کچھ ہے، جو جہاں بیکتا ہے۔ یہ دنیوی تعجب کی بات نہیں۔

تہذیبی سائنسوں میں نہایت اہم اور کسی طرح فوت ہونے والا

بسم اللہ قدوس قبل التوفیق سے ثابت ہوا کہ تاسخ عذاب ابدی بآرکھار کے
مربوبی ہے گویا رشادیں ہے بعد نسو فی تبدیل 'اجلود مع قدرت تعالیٰ
عبد درت حد ب و ذوق بحالہ مع الاحتراق او مع بقاء ابدانہ
نوحہ مصون عن الاحتراق النفس بمانتوہ من وال الادراک
من احتراق و تسبیح کل استعداد ان تكون مصونة عن التألم والعذاب
صحة مدبر عن الاحتراق

٥. و ما لدين يسقوا و هم النار كلما ارادوا ان يخرجوا منها
عبيد ربهم و قيل لهم ذوقوا عذاب النار الذي كنتم به

خداوند کی نہ قسم ہے کہ ان کو سترق کی حالت میں ہی عذاب دیا تو اسے یا اتنی شدید آگ میں ان کے جہنم سے سزا دے دی جائے گی یا ان کو شایہ کہ اس تبدیلی ہنسما میں راز یہ ہے کہ کوئی یہ دہم کرے کہ یہ تھا کہ سترق کے جہنم میں دھن دھن کے آواز میں جلیے گی درود و عذاب سے محفوظ ہو جائیں گے اور

کندہوں پہ لڑے۔ یعنی کافر کا ٹھکانا، گنج۔ جبکہ ہم غلامانِ پروردگار کے لئے
جائیں گے، اس میں اور فرمایا جائے گا کہ ان سے چھوڑیں گے کہ مذہب جیسے مذہب نہ ہو
مذہبی بالکل وضع ہے تفسیر کبیر ج ۲ ص ۴۴۰ دینِ ساریت سے ساریت
دہم کا ازالہ بتلایا ہے اور وہی دہم قس کو دوا بخیر و اماند اور عبارت کیرمیا بھی حاقبہ و ربیب
اسی قسم کے ازالے تفسیرت مخزن پر چکے ہیں، فرماتے ہیں۔

وقوله تعالى كلما ارادوا يخرجون منها فهم ومنهم ليهن
ذوقوا اشارة الى معنى جكى وهو ان المولود سكره لانهم قد
لم يبق به شعور تام ولهذا قال الاطباء ان حرمانه حتى يندف

لے اس میں ایک تکنیکی معنی کی طرف اشارہ ہے وہ یہ کہ درد و چیز جس وقت ٹھکانہ پکڑے سردی اور سردی ہوتے ہیں طویل ہو جاتے تو اس کا پورا اشتہار نہیں رہتا یعنی طبیعت کے ساتھ مل جاتا ہے کسی سے عجیب کتبہ کہ بہت کی حرارت تپ یعنی کی حرارت سے اس قدر زیادہ ہے کہ جیسے آگ کی حرارت گرم پانی کی حرارت سے بھرے باوجود تپ و حرارت کو آدمی اتنا محسوس نہیں کرتا جتنا تپ یعنی کی حرارت کو محسوس کرتا ہے وہ یہ کہ جسم میں مدت و راز تک رہنے اور جاگزیں ہو جانے کے باعث ہے درجہ بندی بخیر و خیر یہ تپ و حرارت اس کی حرارت ظاہر اور احساس زیادہ ہوتا ہے۔ کسی طرح اگر سال سردی میں ہوتا ہے تو یہ سردی کا بہت زیادہ احساس ہوتا ہے لیکن اگر کچھ عرصہ صبر کرے تو نہ کہہ کہ سردی ہو جائے اور سردی کی تکلیف اور درد و مخفی ہو جاتا ہے۔ جب یہ بات جان لی تو سب سمجھیں کہ نہ تپ کے درجہ تک اسرار و اشارہ میں اس طرف اشارہ ہے درجہ و ہم و اشتہار کا زیادہ ہے کہ غرض کہ یہ سب نہیں ہوگا کہ مدت کے بعد طبیعت کے ساتھ مل کر رک جائے گا بلکہ جہاں میں نہ ہوگا اور نہ غرض کہ زیادہ اور فرزند باری علیہ ذوق و ریحہ کسی معنی کی تائید کرتا ہے

وحرارة جوف سميت سبب نفاذ الهواء من تحت

[illegible]

سنة ١٢٠٠ هـ

و ر ص م د ف م ب ا ی ت ا ح م ی د ه

من يورده صرر - صود نسج - ويبيض عنه ذلك الاسم

سید محمد مهدی میرزا ذی سمت شد شوق تعالی کلمات را داد.

رسید جو مہر غنیمت و عطا ترقی و نالامہ لایسکن عزم بل یرد

عبيهم في كل حال مرمي لم يجدد و قول ذوقوا آفة ابن الناس

ردی که هم به تنگدستون بفزاید گزینا.

وہ نکلی یہیں گئے کہوں؟ اس کا جواب دوسری آیت میں موجدِ دسجے کہتے:

و نيس تفسير . لهم مقام من حديد كلما ارادوا

سحر حرمه مباهر عن عید رافیه او ذوقواعد بن الحریق له

وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْتِغِي كَسْبَ حَافِئِهِمْ السَّخِرَ مِنْ النَّارِ لَهَا يَلْحَقُ م

من نعم و سكرت ندي - خذاب سفا هم ته

در سخن ما می گوییم: بانی که جواب خازن و عالم و کبیر چ ۶ ص ۱۵۳ ارشاد چ ۷

سہولت کے لئے یہ ہیں جب کہ سببوں میں سے لکھا جائے گا پھر ہی

ہوئے عارضہ، حکم بڑا پیچیدہ کا مگر۔

عبداللہ اور سیدہ زینبؓ کے ساتھ رہے۔ ان کے سبب جب بھی جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں

[Faint handwritten notes or bleed-through from the reverse side]

مسلموں کو نصیر بنائیں۔ امام فخر الدین رازی نے خلافت پر اس حدیث کی تصریح کی ہے کہ :
 یہ بہت بڑے موافق ہیں کہ امام تصوف ہیں۔ یہ ہیں :

ان نارتصره بمشبهه فنفرع من محي ذكوب و ما يشبهه

یاست مع فیہ و اعیہ سبعین خربہ نہ

ارشاد چ، ص ۴۲۴ میں ہے بروی ال بحر درہ نہج مدہ

فی طبقاتها حتی اذا تقرب من بابها واراد ان یخرجو منها یصریخ
 الیه فیہرون الی قعرها وھکذا یفعل بہم بعد ان یتحرق کونین شرا و
 فیہ یأیئ جہ والنظر للامام والحریق النفس من ہر عصر احمد ان کف

نکھنا تو چاہیں گے مگر نکل نہیں سکیں گے کہ قرن کریم میں سب

٦. يريدون ان يخرجوا من النار و هم في النار هم في النار و هم في النار.

عذاب مقیم پر ۱۰۶۔

ارشاد ج ۲ ص ۴۱۸ میں ہے قولہ عرو وجس و ما تشریح حسن ہے

ماحال من فاعل يريدون او اعتراض و ي ماكل في سر حمة (سب)

ملہ علیہ الخروج منہ کما فی الحلقون ۶۔ ص ۱۰۔ نحتہ فکرمکد لایۃ و مکدہ۔ ص ۱۰۔ زینہ شدہ۔ ص ۱۰۔
 ملکہ بے شک کہ کشف علیہ ان کو لگیں گے تو وہ ٹھنڈے ان کو دیر بٹھائیں گے جس وقت دہائی طبقہ نہ میں شخص کے ذرت بہت زیادہ
 بار بار کمر سال کی گزرتی و پستی میں گرا دیں گے۔ (تفسیر کبیر طبع جدید : ۲۳ ص ۲۰)
 ستادیت کیا گیات کہ ان کا مجموعہ کان کو لگے کہ تو وہ دیر غلبت ان حرف پڑھیں سے تخی ریس وقت دیر زیادہ
 ہونے اور نکلے گا اور کرینے تو ان کو پھر ناد کا شعلہ چپے گا جس سے دو پھر فرما دیں باؤں گے۔ اس کے ساتھ تینہ
 کہ ان کی جوتا رہے گا۔

تھوڑے عرصے کا میں نے سخت گگ بہت ہلک کر کے دیا۔

فردورنست مکنیچاہیں غمے وارہوہیں تے نکلیں تے درس کوبہاکی سرت



[illegible]

دگر افعال اور عذاب دگر عہدہ بعد کمال سلسلہ وینار
 پر دگر عہدہ بعضی عن لکر فکف سورج صلیت ہند
 و سوعید فہو قعائی یقول انما عامسہ ہندہ بعد

س ہدا وصل الیہ جزا علی علیہ الباطل

پس جزائے کفر میں یہ کیڑے کڑے تصور کہ عذاب و آرم ہو کہ کفر و کجیاں تہ س و
 جزا بھی جزا عظیم ہوئی نیز عذاب کفار ایسے اندازوں میں بیان فرمایا گیا ہے کہ جن میں ایسا کوئی
 چل ہی نہیں سکتی چنانچہ مذکور ہوا اور ہوتا ہے کہنے :

۸۔ من اعرض عنہ فان یحمن یوم القیمۃ و ررحمد سیر
 و ساد لہم یوم القیمۃ حملات ۱۲۶

دور کا معنی بوجھ اور اس سے مراد عذاب ہے۔ اب کہتے کہ یہ کبھی مذہب بزرگات
 کبیر چ ۱ ص ۱۱، ارشاد چ ۵۵ و انظم من ہند و ررحمد سیر

لہ اللہ تعالیٰ کا قول ہن جزا و ن لہ بعد کستم سکس و اس میں تم سائل میں پتا سہرہ سب
 لہ تعالیٰ نے جس جگہ بھی عذاب و عقاب کا ذکر کیا، اس کی علت و سبب یہی بیان کیا یعنی سبب و پاسب
 عمل اگر کیا کہ کوئی سوال کرتا ہے۔ اسے رب عزت و کرم و مافیہ سے بے نیاز ہے تو یہ حق حق و راہید
 شہید تیری رحمت کے کس طرح لائق ہے؟ تو اس کا جواب بیان کیا کہ اس کے ساتھ یہ معاملہ میرے
 اہدائے اپنی طرف سے نہیں کیا جبکہ یہ اس کے اپنے عمل و شیع کی بسزور و پنے حق کوڑ
 کی سزا ہے۔

نہ س سے نہ عجیب تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک بوجھ تھا کہ گاہہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور دنیا
 سے ان سکتی میں کیا ہی بڑا بوجھ ہوگا۔ و آیت ۱۰ تا ۱۱

وَسَيَسْأَلُهُمْ فِيهَا عَنْ شَيْءٍ مِمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ
 وَنُفُوسٌ مُّسْتَغْنِيَةٌ عَنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
 وَنُفُوسٌ مُّسْتَغْنِيَةٌ عَنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
 وَنُفُوسٌ مُّسْتَغْنِيَةٌ عَنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

مذہب کا مذہب بنو کرنا: اتنی شدت ہوگی کہ کفار صرف ایک دن ہی کی تخفیف کے
 منتظر ہوں گے۔ لہذا میں کہہ رہا ہوں کہ جو بھی یہ سنی جائیں گی اور ایک دن سے زائد کی تخفیف تر
 نہ کہ تم میں بھی اس قدر مستحق وغیرہ کہن ہوگی کہ اس کی آرزو بھی نہ کر سکیں گے کہ سنئے :
 ۹۔ وَنُفُوسٌ مُّسْتَغْنِيَةٌ عَنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا

سُومٌ مِنَ الْعَذَابِ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

رہا جو جس ۲۵ میں ہے وقتصارہم فی الاستدعاء علی ما ذکر
 من عذاب قدر یسیر من العذاب فی مقدار قصیر من الزمان دون
 رفع رساو سحفت قدر کثیر منہ فی زمان مدید لان ذلک عنہ
 یسیر فی حبس لا یمکن ولا یدخل تحت امانہم

سہ ماہ کے عذاب جہنم سے کہہ رہا ہوں تمام ان دنوں پر وقت ڈالنے والی اس عقوبت کا نام دوزخ کہنے میں تشبیہ
 جس وقت درشت تیرا کسی کی اس پر تجھ سے رشتہ بڑا ٹھہرنے والی پر بھاری ہوا اور پیچھے توڑ دے یا اس لئے کہ یہ اس
 دوزخ میں شامل ہوگا کہ وہی جہنم بڑا مناسب ہے جیسے گئے سر کا نام مل آتا ہے۔

۱۰۔ وَنُفُوسٌ مُّسْتَغْنِيَةٌ عَنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا
 وَنُفُوسٌ مُّسْتَغْنِيَةٌ عَنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا
 وَنُفُوسٌ مُّسْتَغْنِيَةٌ عَنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا
 وَنُفُوسٌ مُّسْتَغْنِيَةٌ عَنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا

عذاب سے اتنے تنگ آئیں گے کہ مرنا پسند کریں گے۔ اتنا بتائیں کہ یہ کیسی ش

اعلیٰ ہے :-

۱۰۔ ان المجرمین فی عذاب حیثہم حلدون لا یفرعہم وحم
فیہ مبلسون و ما ظلمنہم ولیکن كانوا هم الظلمین و ما دور یستل
لیقض علیہا ربک قال انکم ما کثور من ذنوبکم ۔

دنیا کا عذاب اگر کتنا ہی بڑا ہو اور سخت ہو اس سے آخر نجات ہو جاتی ہے کہ عذاب
یا فر جاتا ہے اور یا جھیلیا جھیلیا عادی فاسد المزاج ہو جاتا ہے۔ تکلیف محسوس نہیں کرتا یا روتے
پہنچنے سے عذاب دینے والا عذاب اٹھا لیتا ہے یا غدروا استدعا کرنے سے پھوٹ دیتا ہے
یا کوئی حمایتی سفارشی چھڑا لیتا ہے مگر عذاب آخرت میں کفار کے لئے کوئی امید رہتی ہی نہیں
عذاب متصور ہی نہیں ہے جیسا کہ عذاب عذاب ہو جائے۔ سبوح و قدوس فرماتا ہے :-

۱۱۔ والذین کفرو والہم نار جہنم لا یتنصی عنہم فیمویو
لا یخفف عنہم من عذابہ ما کذبت نحری کی کفور و حم
یصطر خون فیہا ربنا اخرجنا عن صحر عفر الندی
کنا نعمل اولہم نعرکم ما یتذکر ذیہ من تذکر وجہم

سارے جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بھی ان پر سے بگاڑ چڑھا کر وہ جس جہنم
وہیں گے اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ظالم تھے و رو پکاریں گے اسے کہ تیرا رب ہیں
تمام بچے اپنی موت دیکھ کر وہ فرماتے گاتھیں تو ٹھہرنا ہے۔

الزخرف . آیت ۳۷ تا ۴۰

... من نصیر ...

... ۴۸ ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

... العذاب ...

بری تعالیٰ کا ارشاد سن چکے کہ کافروں کے لئے نوبتوں و تحفیت مذاہب میں عزت
ایک جواب پڑھ چکے کہ انکم ماکثون۔ خزائنہ جہنم فرمائیں گے داد عور و مدد سورہ
مکفّرین الا فی ضللّہ ۱۶

عباد الرحمن بھی اس کے مقتدر ہیں ان بعد بہا کن غرام اللہ ۴۴ خود کفار
اس کا اقرار کریں گے سوار علیہنا الجن عنام صبرنا ما لنا من محیصۃ
نصوص مانسیہ کے علاوہ بکثرت نصوص قرآن کریم موجود افتاد شعبہ جزیۃ التقادیر
باجس الوجہ یہی فرما رہی ہیں۔ اقوال مفسرین و ائمہ دین و علمائے ربانین بے شمار ہیں، اس پر
اجماع جمیع مسلمین ہے۔ موافقت و شرح موافقت میں ہے (ج ۸ ص ۸-۱۲۰۰) جمع مسنون
علیٰ ان الکفار مغلّدون فی النار ابد الا ینقّص عذابہم سورہ بانعوا
فی الاجتہاد والنظر فی معجزۃ الانبیاء و لم یدہتدوا و علما نبوہم
و عاندوا و اتکاسلوا و انکراہی تخلید ہم فی النار طائفۃ خارجۃ
عن الملة الاسلامیۃ الی ان قال لا یشرب معہ ابنتیہ بالنار مع
کرمہ متآذیا بہا الی ان قال و اعلم ان الکتاب و السنۃ و الاجماع
ان منعقد قبل ظہور المخالفین یبطل ذلک بل نقول و هو مخالف لہ علم

لہ تو تمہیں دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھگتے پھرنے کو۔

المؤمن، آیت : ۵۰

عہ کتاب الواقع از قاضی محمد الدین عبدالرحمن بن احمد و شرح تالیف سید شریف علی بن محمد الجرجانی ام ۸۱۰ھ مطبوعہ مطبعہ
لہ بیشک کس کا عذاب لازم جہان ہونے والی ہے۔ الفرقان، آیت ۶۵
تہ ہم پر ایک سبب ہے بجزاری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کیس پناہیں (ابو سمیٰ آیت ۱)

تھا۔ جس میں ہے و کذٰلک من انکر الجنة او النار
 حساب و نعيم و عذاب و کذٰلک من عترف
 حساب و کذٰلک من انکر الجنة و النار و الحشر و المنشر
 و سب و عتاب معی غرض ہر وہ و نہ لذات و روحانیت
 و معرب و ضابطہ اور یہ عذاب کا ثبوت یا عدم کا ثبوت ہے کہ وہ عذاب غائب
 و زوال پذیر ہی ہے بلکہ ناک کے لیے و صاف نتیجہ بھی آیات و احادیث میں مذکور ہے کہ یہ تاویل مقصور

ہے کہ مسلمانوں کا عذاب کفار میں ہمیشہ رہتا ہے اور ان کا عذاب کبھی بھی منقطع نہ ہو گا۔ برابر ہے کہ کفار نے
 مسلمانوں پر فحشاء و فجور کی کوشش کی اور ہدایت نہ پائی کا فخر ہی رکھے یا ان کی نبوت کو جان لیا اور غدار
 بن گئے۔ سب بیان سے ظہور ہے کہ ہوں اور امت اسلامیہ سے نکلا ہوا ایک گروہ کفار کے ہمیشہ و دوزخ میں رہنے کا
 نتیجہ ہے۔ لیکن کفار کے لئے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اس پر کہ ان کے جہنم کو باقی رکھے اور وہ آگ
 کا شرب نہ کرے۔ عذاب کی نسبت پاتے ہیں اُسے فرمایا یقین کیجئے کہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و جماع امت بنائے گئے ہیں کہ وجود و عدم سے قبل منعقد اور قائم ہو چکا ہے۔ منکرین کے زعم فاسد و
 ملو کو باطل رہے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ منکرین کا لگان ایسے حکم کے خلاف ہے جس کا حکم و امر دین سے ہوا
 و دائرہ عبودیت پر چکا ہے۔

نہ اس کی ہر جہت و دو طرفہ حشر و نشر حساب اور قیامت کا انکار کرے تو وہ بھی کافر ہے۔ بالاجماع کہ یہ چیز نفس
 سب و سب و نعم سے ثابت میں در سب کی حق محنت کے ساتھ ہمہ تک تو اسے پہنچی ہے اور اسی طرح وہ بھی کاف ہے
 جو جس کا منکر ہے کہ وہ دوزخ و جہنم و عذاب و عتاب کا انکار کرے۔ اسی کا انکار کرتا ہے و کرتا ہے
 کہ اس سے زانیہ نہیں ہر باطنی معانی میں

ہو ہی نہیں سکتی چنانچہ بعض نصوص آیات و تفاسیر و حدیث میں ذکر ہے کہ وہ بجز تہ موجود
نہ اس و شمس کی طرح واضح و لا شے ہوا کہ لکھا: یا مذهب دہ کی حرف صہ کوئی سبیل نہیں
مسلم من حیث ہو مسلم اس کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔

باقی رہا وہ قول جو منسوب بسیدنا ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضا غنا ہے
وہ ہرگز ہرگز اس قابل نہیں کہ اس پر اعتماد کر کے انکار ایمان نہ ہو سکے۔ اولاً تو یوں کہ
اگر بعض غلط وہ سیدنا ابن عربی کا قول ہو تو قرآن عربی و عرب عربی کے فہمین و غیر قبل التاویل
کے سامنے محض مضمحل و غیر سمجھ ہو گا نہ کہ لٹا فہمین محکمہ کو مضمحل و غیر سمجھ بناوے کہ مذہب و مار کے
لفظ خاص اور خاص افارہ منی میں قطعی ہوتا ہے جسے کہ خاص قرآن کے مقابل ایسی خبر واحدہ جو رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو بلکہ خود رب العزت تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ و الہ کی جانب

منسوب ہو اور خاص قرآن کے ساتھ اس کی توفیق نہ ہو سکے تو اسے چھوڑا جائے گا نہ کہ خاص میں
تاویلیں کی جائیں تو خبر واحدہ منسوب بہ ابن عربی جو کامل خبر واحدہ ہی نہیں کس طرح معتمد ہو سکے؟
منار و نور الانوار (کانپوری) ص ۱۵، تنقیح و توضیح و تلویح (مطبعة دارالاشاعت) وغیرہ میں ہے
والنظم لسعد الملة والدين ان الخاص يستدل مدلوله فضا
و یقیناً بلکہ نصوص عذاب کفار محکمہ ہیں کہ ان کا نسخ جائز ہی نہیں نیز اخبار میں اور اخبار میں
نسخ جاری نہیں ہو سکتی، القان ج ۲ ص ۲۱ میں ہے: الخبر الذي ليس بسعفی
الضب فلا یدخله لنسخ ومنه التوعده والتوعید ثم۔

سہ بیگ خاص اپنے مدلول کو یقینی اور قطعی طور پر شامل ہوتا ہے۔
تہ کی خبر میں منی مطلب بروہ منسوخ نہیں ہو سکتی و وعدہ ثواب اور وعید عذاب ایسی قسیدے ہیں
سہ چنانچہ قرأت روید ہذا تہ احاد ۲ نور غفرلہ ص ۲۴، توفیق و فی ص ۹ و منار ص ۹ میں بت و معطس
ہم ملکہ فہم الحکم المسدع عن احتمال لنسخ و لتشدید نور غفرلہ

مازوں سے، بغیر عید کی ہیں جو مجلس حکم سے کون فیض عملاً

[illegible]

سہ نسب خاصہ بھی ایسا کتبہ جو درود و عدم دونوں کا احتمال رکھتا ہو، منار میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔
تیسرے کے ساتھ قیاد و تحریر مندرجہ جوئے کا احتمال نہیں رکھتیں کہ وہ جھوٹ اور غلطی سے پاک ہے۔
تیسری جگہ مندرجہ دو کتبہ جس کے ساتھ خاص سے ثابت نسخ کے منافی قیاد لاحق نہ ہو جیسے نعین دقت یا پیشگی کی
جیسے حدیث کے قول غلبنہ یا بذا میں۔ منار اور قیاد میں بھی اسی طرح ہے۔

۴۸۰

شعانی سے حق قدر اور انفسوان دونوں پر مقدمہ: بحکم ص ۱۰۰

مذکورہ پتہ پر سب سے پہلے درج ہوتا ہے اور اس میں کسی تاویل و تفسیر کی گنجائش نہیں تو یہ تمام اشیاء اس
میں لائن دہیئے میں کائنات کی تزیین ہے۔

مرد نہیں ہوتی بلکہ اس میں واقعت اول و آخریت و کتاب و سنت ضروری ہے ورنہ سے
 تاویل حق نہیں کہہ سکتے۔ خازن ج ۱ ص ۶ و معلوم ج ۱ ص ۱۲ و اتفاق ج ۲ ص ۹۰ میں ہے
 بالنظم للسيوطي عليه الرحمة و قال لبعوي و لکوسی و سیرھا
 لتاويل صرف الآية الى معنى مؤلفيها و ما بعدها
 تحتمل الآية غير مخالف للمكتب و السنة من طريق الاستنباط
 اب نظر انصاف سے دیکھا کہ غذب اول و آخر نفس آیات غذاب و کتاب و
 سنت کے مخافت ہے کہ اس میں مبادی و مآذرت باقی تاویل تو اس کا نہ تاویل حق نہیں
 ہو سکتا اور جو مخالف ہو اس کے متعلق فرماتے ہیں و اما التاويل المتخلف للآية
 والشرع فمحظور لانه تاويل الجاهلین

ایسی تاویلوں کے متعلق شفاء شریف ج ۱ ص ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ العقائد النسفی ص ۱۹
 اتفاق ج ۲ ص ۸۴ میں ہے و بالنظم للسيوطي قال النسفي عقائد النسفي
 على ظاهرها والعدول الى معان يدعيها أهل لب صن الحاد۔ ثانیاً یہ

۱۔ تاویل کا معنی کسی آیت کو ظاہری معنی سے بطریق استنباط ایسے معنی کی طرف پیچیدہ جو آیت کے اول و آخر کے نفی
 اور آیت اس کا احتمال کھتی ہو اور وہ معنی کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو۔

۲۔ البتہ ایسی تاویل جو آیت و شرع کے خلاف ہو وہ منع اور ناجائز ہے کہ ایسی تاویل جابلوں کی تاویل مردود ہے۔
 ۳۔ ان خصوص کے ظاہری معانی ہی حق و معتبر ہیں اور ظاہری معانی چھوڑ کر جو سمجھو گے اس معنی بننے والے معانی یہ
 کہتے ہیں وہ ایجاد اور بے دینی ہے۔

۴۔ نمراد من۔ ہل انباطن المدعون سکہ بنور لا ہل انباطن طرف
 نفس لا مر ۳ نور غفرلہ

۵۔ اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو واقعی اہل باطن میں سے ہیں بلکہ اہل باطن ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر رہے

کہ یہ سب کچھ قرسیہ یا سید بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا ہے اس کا یقین نہیں ہو سکتا
 یہاں تک کہ اس میں یہود نے اپنے ہفت یا بارہ دخل کر دیے ہیں۔ درالخاتار ج ۶ ص ۶۰ ہم ملاحظہ
 فرمائیں کہ اس میں بہت سے کلمات تفسیر شریعت و تکلف بعض مستصطفین
 رحمہم اللہ و سرعۃ بنسب بعض الیہ سود فخر اہل علی الشیخ قدس
 سرہ الخ و انوار میں ہے کہ ہم شرفی رحمۃ اللہ علیہ لواقع الانوار میں فرماتے ہیں قدم
 علیہ الرحمہ بعد شریف شمس الدین السید محمد بن السید
 و علیہ السلام فی ۱۰۰۰ خمس و خمسين و تسع مائۃ فاخرج الی
 سعد بن مسعود عن ابی ذہبیا عن النسخۃ الی علیہا خط الشیخ
 محمد بن یوسف بنونہ فلم یرئی شیئ مما اتوقفت فیہ و حذف
 نعمت النسخۃ الی فی مصر ان کل کتب کتب من النسخۃ الی دسوا
 عن شیخ فید ما یخلف حقیقۃ اهل السنۃ والجماعۃ کما وقع لہ
 ذلک فی کتاب النصوص وغیرہ الخ تو کیا عجب کہ قول مذکور بھی افسر اہل یہود ہو بلکہ اگر ایسا

نہ ہو تو اس میں یہ بات ہے کہ بعض نسخہ کرنے والوں نے ان کو شریعت کے مطابق
 بنانے کی کوشش کی ہے لیکن یہ کچھ بے فائدہ ہے بعض یہودیوں نے شیخ ابی ذہبیا سے پوچھا کہ کیا ہے اور انکی کتابوں میں تحریف کی ہے

ندرہ و خصوص لحکمہ - منظر مولد - عہد سوریہ

۵۵ - سید بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

کہ اس میں یہ بات ہے کہ بعض نسخہ کرنے والوں نے ان کو شریعت کے مطابق
 بنانے کی کوشش کی ہے لیکن یہ کچھ بے فائدہ ہے بعض یہودیوں نے شیخ ابی ذہبیا سے پوچھا کہ کیا ہے اور انکی کتابوں میں تحریف کی ہے
 ندرہ و خصوص لحکمہ - منظر مولد - عہد سوریہ
 ۵۵ - سید بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

ہے جسے تو ضرور افترا پروردگار کہ موفّق عقیدہ باطلہ پروردگار ہے، قرآن کریم میں بتا دیا
 میں سمجھتا ہوں کہ لا ینما معدودات مدعہ اور میں کہہ دو خود قرآن کریم میں
 وجود کفر تختہ عند اللہ عہد، فمن یخسف مدعہ ہمدہ
 یتقنون غنی مدعہ مالانعمون بلی من کسب سبب و خطب
 خطیتہ فارسلک اصحاب الناس ہم فیہا خدوۃ تہ تو واجب کہ اس
 قول کو دیکھا ہی نہ جائے چہ جائیکہ آیات سے ٹکرائے۔

اسی درالخدا میں ہے فیجب الاحتیاط مسترک مطالعہ مست
 نکلمات وقد صدر امر سلطانی بالنہج فیجب الاحتیاط من کل وجہ
 رہنمی ولی حفظ۔

ثالثاً یہ یقین کہ قول مذکور بایں معنی ہرگز ہرگز سیدنا ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و
 اندامبر کا تہ کا قول نہیں کہ آپ یقیناً ولی اور ولی کا عقیدہ یقیناً مخالف شرع نہیں ہو سکتا
 اور یہ فی الغلب شرع خود سیدنا محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ میں
 فرماتے ہیں اعلم ان میزان الشرع الموضوعۃ فی روضہ شعیب بدی نعسہ

لہ وروایت ہے میں تو آگ نہ چھوئے گی سگڑنی کے دن۔ البقرہ آیت ۱۰

ثانیہ فرما دیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ تعالیٰ ہرگز اپنا عہد خد سے کرے گا
 پر وہ بات کہتے ہیں کہ تمہیں علم نہیں ہاں کہوں نہیں جو گناہ کلمے اور اسکی خطا سے گھیرے وہ دنیخ و دوس
 میں ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ البقرہ آیت ۱۰-۸

تہ مذکور احیاء کو نہ واجب کہ ان کی کتابوں کا مطالعہ نہ کیا جائے حالانکہ منہ کا شہابی حکم دیا ہو چکا ہے
 نہ اہم سے چھٹا ضروری ہے۔



سبکات ص ۲۸ میں ہے: ایک فعل غیر شروع بندہ کو تہذیب و تربیت بخشتا ہے۔ اور نہ خود پہنچتا ہے۔
 لہذا اولیاء حجۃ فی حق نفسہم ان و سوا نسیت

والبا صوفیہ کرام نے اپنے مصطلحات مقبولہ کے ہوتے ہیں کہ ان معانی مثلا
 متعارفہ کے معانی سے غیر ہیں تو سب ان کو معانی متعارفہ پر محمول سمجھ کر عقائد و رسمے کا فہم ہو جاتا ہے۔
 اور وہ شبہ بالمشابہت میں مثل افعال سیدنا حضرت علیؑ علی نبیہ و علیہ وسلم شریک ہے۔

ص ۲۰۶ میں ہے ان الصوفیۃ قواطع علی السفاظ صضطحو عیب و مردود
 یہاں معانی غیر المتعارفۃ منہا بین الفقہاء فمن حمل علی معنیہ
 المتعارفۃ کفر فی حق علی ذلک الغزالی فی بعض کتبہ وقال نہ سہل
 بالمشابہ فی القرآن والسنت کا الوجه والید والعین ولا ستورہ نہ خود
 سیدنا ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم ایسی قوم ہیں کہ ہماری کتابوں میں غلط بیان
 حرام ہے۔ وہیں نامی میں ہے فقد نقل عنہ انہ قال بحسن قوم بہ عزم
 النظر فی کتبنا۔ تو بالکل جب ہمیں کسی کتاب منسوب الیہ میں کوئی خلاف شرع ملے تو اسے
 پہلے یہ تصفیہ ضروری ہے کہ آیا یہ نسبت کتاب صحیح ہے؟ ہو سکتا ہے کہ آپ کی نہ ہو اور یہ پھر

ملہ خلاف شرع ایک مولیٰ کام بھی بندہ کو تہذیب و تربیت سے گرا دیتا ہے۔

ملہ اولیاء کرام کا الہام خود ان کے اپنے حق میں محبت ہے بشرطیکہ شریعت کے موافق ہو۔

ملہ صوفیہ کرام کچھ الفاظ کے بارے میں اپنی اصطلاح پر موافقت کرتے ہوئے فقہاء کے درمیان متعارف معانی کے سر
 و غیر معانی مراد دیتے ہیں تو جو شخص ان الفاظ کے صوفیاء کی عبارات میں بھی وہی متعارف معانی سمجھے وہ درست کہے گا
 جو جائز۔ امام غزالی نے اس پر نص کی سہا و فرمایا کہ یہ الفاظ قرآن و سنت کے قضاہ کلمات و جہد و عین سر مشر
 من جن کے معانی اور روایات وہی جانتے ہیں ان تک جواری عقل کی رسائی نہیں

سنی رعایت ہے جو ہندی میں اس کا ترجمہ کر لیتے ہیں مگر اس قضا کا جو جس میں مذکور ہے
 سکوت و زعم کہ ترجمہ کیا جلتے اور معنی مخالف شرع مراد لیا جائے۔ شامی علیہ رحمۃ اللہ ص ۴۰۔
 میں فرماتے ہیں وللمحقق ابن کمال بالافتوی دل ص ۴۴ عدم مد فی مدح
 و لہ عصفیات کثیرة منها فصوص حکیم و فصوص مشکب بعضہ
 مفہوم النص والمعنی و موافق للامر الا فہی و الشرع لیس فی و معصی
 عن ادراك اهل الظاهر دون اهل الکشف و لبصر و من نصبہ
 علی المعنی المراد یجب علیہ السکوت فی هذا لعدم منقوضہ مد فی
 ولا تنف ما لیس لک بسم علم ان السمع والبصر والنفود کن و لنت کر عد
 مسئلہ اور اس کشف سے مراد کشف صحیح مطابق شرع ہے ورنہ خود کشف ہی معتبر نہیں ہے
 تو روز روشن کی طرح ظاہر و متبیین ہوا کہ یہ عقیدہ و استدلال جو سوال میں مذکور ہو بہر
 صحیح و ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ صراحتاً اس کا خلاف مبین بالتحقیق و یقین ثابت و مبرہن ہے اہل اسلام
 پر اس سے اجتناب و احتراز جلاتی آگ سے بھی ازید لازم۔ اللہ عزوجل اپنے حبیب محترم ﷺ پر
 علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں اہل اسلام کو تو فیق عدل و انصاف عطا فرماتے و وہ اپنے اذنی و
 اخوان سے بچائے تمام کو جادہ مستقیم صراط الذین نعتہم پر چھپے ن

لہ محقق ابن کمال پاشا نے ایک فتویٰ میں فرمایا کہ فتوحات میں بعض ایسے مسائل ہیں جن کے حلی و حل
 دفع درام خداوندی اور شریعت نبوی کے موافق ہیں اور بعض مسائل غنی و ربیخہ ہر کے درک سے پوشیدہ ہیں
 لہ کشف صادق اور اہل باطن ہی جانتے ہیں تو جس کو معنی مراد پر ظناں نہیں اس پر وہ سکوت اختیار کرے
 جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور اس بات کے پیچھے نہ چڑھیں کہ مجھے علم نہیں بیشک کان در کھنڈہ
 سے نکلے ہو یا ہے؟ لہذا آیہ ۴۰

محرم صفر ۱۲۸۷ھ کو فوت ہوئے۔

مفتی دہلی نور محمد صاحب دہلی نے فرمایا کہ یہ کتاب اختصار ہے پکا و لا حول و لا قوۃ الا باللہ
سید محمد رحمت اللہ علیہ نے یہ کتاب نوکس محمد شریف و نعم النصیر
حیدر علی صاحب دہلی نے تصحیف و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر

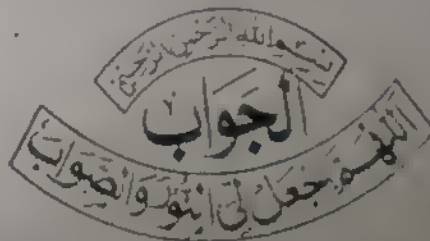
عبد الفتاح ابو الکیر محمد نور الدین النعمانی غفرلہ
اول جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ

الاستفتاء

جناب مولوی صاحب

ایک مسئلے کی ضرورت ہے، کسی معتبر کتاب سے دیکھ کر تحریر فرمائیں۔
جب حضرت باب قبروں سے نکلیں گے، سب ننگے ہوں گے، وہ کون کون لوگ بوسے
تہ پر دسے ہیں ہوں گے؟ مختصر تحریر فرمائیں۔

(مولوی) عبدالکریم، حجرہ



فی ۱۱ ذی القعدة ۱۳۳۷ھ مولوی عبدالکریم صاحب زیادت

و علیہ السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ : مزاق گرو!

مرید غوث موصول ہوا اور آپ کے اشارہ باعث فرما کر رہے۔ دوسرے حکمت
بہ العالمین جل و علا حضرت اپنے فضل و کرم سے بعد از حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے
تبلیغی دور فرماتے اور حیات طیبہ سے بہرہ ور بنائے۔ حج کے متعلق خیر مبارک مجھے
بھی ایک دو تبلیغیں رتی ہیں، دنائے صحت فرمائیں، جب منظور ہوا تو موافقات ہوگی۔

۱۔ حدیث پاک میں ہے انکو تحشرون حفاذ نعراۃ غرلا رومہ ہمارے عزیز بیشک
تم لوگ حشر کئے جاؤ گے پاؤں اور جسم سے ننگے بے خشنہ کئے۔ بخاری ج ۲ ص ۱۰۰

یہ خطاب امت کو ہے جس کا ظاہر یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام سب ستھنے ہیں اور وہ سب بفضلہ تعالیٰ لباس میں ہونگے ہاں تشریفی نطقیں بھی علی حسب المدارج ان حضرت کے لئے وارد ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام بہر حال اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ امتی ہونگے۔

۲۔ نیز حدیث مرفوع ہے کہ ان المیت یبعث فی ثیابہ الّتی یموت فیہا یعنی بے شک میت اپنے ان کپڑوں میں جن میں فوت ہوتا ہے اٹھایا جائے گا کسافی فتح الباری شرح البخاری ج ۱۱ ص ۲۲۰ و السدور السافرة ص ۳۰ و التفسیر المظہری ج ۳ ص ۳۸۲ و الزرقانی شرح المواہب اللدنیة و سمو اہب ۱۶ ص ۲۵۱ و النظر من البدور اخرج ابوداؤد و لحاکم و صحیح ابن حبان و البیہقی و عن ابی سعید الخدری انہ لما احتضروا یتبأ جدد فلبسہا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المیت یموت فی ثیابہ الّتی یموت فیہا۔

۲. نیز احادیث مرفوعہ و موقوفہ میں یہ بھی وارد کہ اموات اپنے کفنوں میں اٹھائے جائیں گے کہ
 فی القبر والحدیث مرفوعہ و موقوفہ میں یہ بھی وارد کہ اموات اپنے کفنوں میں اٹھائے جائیں گے کہ
 فی القبر والحدیث مرفوعہ و موقوفہ میں یہ بھی وارد کہ اموات اپنے کفنوں میں اٹھائے جائیں گے کہ

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ یہ تو وہی وہی ہے۔

فی سہ روزہ عن سید محمد بن منصور

جہاں بھی ہمیشہ سی حدیث کے موافق ہیں مگر حقیقت کوئی معاذ اللہ نہیں اور نہ ہی قی
نہایت خیر میں فرستے ہیں کہ جہاں کا حشر ہو جائے گا اور بعض کا لباس میں تو دونوں دراک

نہایت خیر میں فرستے ہیں کہ جھ کا حشر بڑھتی ہے ہو گا اور بعض کا لباس میں تو دونوں دراک

پیش رو در بزمِ درد و قیام و مزارِ مظلومی - تنس فی الزحام کلمہ

حضرت سید یونسؑ کی قبر سے اپنے لباس، با اکھان میں نکلیں گئے، اور

حضرت سید زین العابدینؑ کے چار بیٹے تھے جن میں سے ایک

کرم و میوه درختان کے بویں کے واسطے کہ وہ بویں اب لحدیں

وَأَمَّا فِي مَحْضَرِ رَحْمَتِهِ فَخَرُّ فِي رُكْعَةٍ وَرُكْعَةٍ فِي مَعْصَرٍ

وہابیہ میں حضرت علیؑ

کتب کو، یعنی کتب بنی بنی، مصر، ۱۰۰ میں ہے، لفظ مصر

مردی که سینه بخیمه (جوابدار) بود و در...

میں نے اس شخص کو دیکھا، جو اس کے ساتھ تھا۔

فہم سلسلہ زکریا علیہ السلام کی کہ وہ بھی رکن سلسلہ ہیں

مجلس علمیه عالی کربلا

میں نے انہیں تمام مصلحتوں پر تشبیہوں پر مجبور کر دیے ہیں، گت مذکورہ میں ہے

وہیں سے کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ اسے پہچانتا ہے۔

دستور سده . سرچشمه همدان بنویسند سیدی میرزا

سید علی شریعتی، مؤلف و مترجم

میں نے یہ سچا دیکھا ہے کہ یہ سچا ہے کہ یہ سچا ہے

...مذہب غنیفہ کی نسبت، انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ...

۱۰۰ باب: مکتوب من لعم: حیدر علی

لهم في عهد محمد بن عبد الله بن مسعود

و بعد علی لعین و اطاعتی بسبب علی لعین و بعضی مسائل خودی بعد
و بعضی مسائل خودی و دنیا حیرت

سے کو مفاد یہ کہ سب سے پیش چنے موم پر ہیں۔ یہ جان چھو کہ نظریہ سب سے
کے ہیں برکت اور نبیاء کرام سے لے کر اعلیٰ علی جمیعاً اور محمد و آلہ و پیروں بارگاہ ہستی
کی میں صفہ حضور پر زلف سے تشریف دے مینا کی شان سے ہیں

میں آپ کی قرابت یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کا سال دوسرے کو اس کے متعلق ہے
یہ فرقہ ایسی جا کہ نبیاء کرام سے تشریف ہیں و اگر آپ کا رشتہ بنی نبیاء کرام کی طرف سے
اس قرابت سے تشریف نہیں ہوں تو اپنا شکل دوبارہ کھیں کہ بغض و کینہ خصل جو بنیاد ہے
و بعد علی لعین و اطاعتی علی حسب و لا رخصہ

و لا رخصہ

عمر غصہ و کینہ جو نہ انہی غصہ

۱۰۰

الاستفتاء

زمرہ ۸۲-۸۳-۸۴

نچو بیکہ ورجو کہ یا حضرت قرنی باد قرنیہ و ہرچہ ہم ہرچہ

اقتضیٰ قرنیہ اصول حقایق مقول و مقول فی حق جی بیت مروی نہایت در حد



بدستِ برکت میرا نام !
 غنیمت سے عالی ہو آپ نے مسئلہ عشر کے لوگ سبھی ننگے ہونگے، آپ نے یہ
 سہبت بھی وصاحت سے تحریر فرمایا میں خوش ہو گیا۔ باقی ایک خدمت میرے دل میں
 ہے کہ سید برکات و اولیاء عظام انبیاء کی طرح مستثنیٰ ہیں یا امتوں کے ساتھ ہوں گے؟
 ۱۰۔ مسئلہ ارواحوں کے بارے میں مسلمانوں اور کافروں کے ایک جگہ رہتے ہیں
 یا مختلف درجہ و گ رہتے ہیں اور جو بھی بیدار ہی نہیں ہوئے ان کے رُوح کہاں رہتے ہیں
 و حیوانات کے رُوحوں کی کیا کیفیت ہے، ایک جیسے ہیں یا چھوٹے بڑے؟ مثلاً ہاتھی کا رُوح
 یا چوہ کی کا، و حیوانات کے رُوحوں کے قبض کرنے والے کا نام کیا ہے؟ اور رُوح کیا کام
 کرتے ہیں؟ اللہ کا ذکر کرتے ہیں یا اور کام بھی یا میری طرح سوتے ہی رہتے ہیں؟
 یہ مسئلہ رُوحوں کا کسی معتبر کتاب سے تحریر فرمادیں، عین نوازش ہوگی اور
 اپنی تیزیت سے بھی مطلع فرمائیں۔

خیر اندیش قدیم : عبد الکریم، حجرہ شاہ قسیم
 محکم دین بقلم خود
 کراں دعائیں یا رب میں دلیاں نالِ ضایں
 حاجی مولوی نور اللہ دتے تائیں خوشی ہمیشہ دکھائیں



خمد و فصل علیٰ رسولہ الکریم

آیت شکارہ اور احادیث متواترہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام اور
 وراویات عظام رضی اللہ عنہم کا حشر بھی لباس میں ہوگا کہ یہ سب حضرات نعم علیہم السلام
 ان کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معیت و رفاقت خاصہ حکیم قرآن کریم
 ملاحظہ ثابت ہے۔ پ ۵۷ میں ہے ومن یطعم الله والرسول فاولئک مع
 الذین انعم الله علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین
 وحسن اولئک رفیقہ تو اس انعام و معیت و رفاقت سے ہی واضح ہو رہا ہے کہ وہ بھی
 انبیاء کرام کی معیت میں لباس میں ہوں گے بالخصوص جبکہ یہ حضرات میں ہی صدیقین یا شہداء
 یا صلحین حالانکہ پہلے فتوے میں ثابت ہو چکا کہ شہداء لباس میں ہونگے اور چونکہ صدیقین شہداء
 بھی ان میں تو ان کے لئے لباس بالاولیٰ ثابت ہوگا اور صلحین بھی حکما ملحق بالشہداء ہی ہیں کیونکہ شہداء
 متوکلین سیف اعداء ہیں تو یہ حضرات بھی سیف محبت کے مقول میں اور یکم موتوا قبل ان
 نسوتوا مقام فناء پر فائز ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ تذکرۃ الموتی ص ۳۱ میں فرماتے ہیں، اولیاء ہم
 در حکم شہداء اند کہ جہاد بالنفس کردہ اند کہ جہاد اکبر است۔ شرح الصدور ص ۱۰۷ میں
 واما الشہداء المحبۃ فاجساد ہمہ اسرارہ بلکہ خود قرآن کریم فرما رہا ہے
 کہ ہو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں صدیق اور شہداء اپنے آپ
 کے نزدیک۔ پ ۲۱۷ ع ۱۸ میں ہے والذین امنوا باللہ ورسولہ اولئک

مکتاب الروح ص ۲۳ اور شرح الصدور ص ۸۵ میں ہے وهذه المعیۃ ثابتۃ فی الدنیو فی دار البرزخ و فی
 دار الحجاز والمرء مع من احب فی هذه الدور الثلاثۃ یعنی رعیت دنیا و برزخ میں اور قیامت میں ثابت
 و ان نینوں گھروں میں ہر اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت رکھا ہے ۲۷ منہ مغفرۃ

س بیت پاک کے تحت مفسرین کرام نے کافی احادیث مرفوعہ اور موقوفہ سے یہ ثابت فرمایا ہے کہ ہر کمال ایمان دار شہید ہے چنانچہ تفسیر المنثور ج ۶ ص ۷۶ میں حدیث مرفوعہ میں ہے مؤمنو امتی شہداء ہر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تحریر فرمایا کہ ذالرجل یموت علی فراشہ وهو شہید شہوتلاہم کہ بیشک مرد اپنے بستر پر مرتا ہے حالانکہ وہ شہید ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت پڑھی الخ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی آیت کے لحاظ سے فرمایا کلکیر صدیق و شہید کہ تم سب صدیق و شہید ہو۔ نیز ذہبی حضرت فرماتے ہیں انما الشہید الذی مات علی فراشہ پھر اس کی توضیح میں ہے یعنی الذی یموت علی فراشہ ولا ذنب لہ کہ جہاں نیست شہید وہ شخص ہے کہ اگر اپنے بستر پر جلتے تو بہشت میں داخل ہو جلتے یعنی وہ جو بستر پر اس حال میں مرے کہ اس کا کوئی گناہ نہ ہو اس سے گناہ کیا ہی نہ ہو یا کیا ہو مگر تاب ہو گیا ہو یا مغفرت ہو گئی اور زہبی شرح الصدور ص ۱۰۵ وغیرہ میں ہے۔

نیز الرازی میں حدیث مجاہد تلمیذی سے اور شرح الصدور ص ۱۰۵ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی آیت کی روشنی میں ہے کل مؤمن صدیق و شہید بہر حال کمال ایمان و حضور و کما شہید میں تو ان کے لئے بھی لباس ہو گا اور یہی حکم ہے ان احادیث مرفوعہ و موقوفہ کا جو پہلے فقہاء میں درج ہوئی جن میں بیت کا اپنے لباس بوقت موت یا کفن میں مبعوث ہونا مذکور ہے نیز قرآن کریم و احادیث شریفہ سے روشن کی طرح ثابت کہ صاحبین اور متقین کا حشر بڑے ہی عز و کرام سے ہو گا، فری فرشتے ان کے استقبال کو آئیں گے، بشارتیں دیں گے اور ہشتی بہ طیبہ و ثنیں اس کے پچاوسے مرنے کے اور مزار میں نہ جہنم کی ان کی سواری کے لئے لائی جائیگی

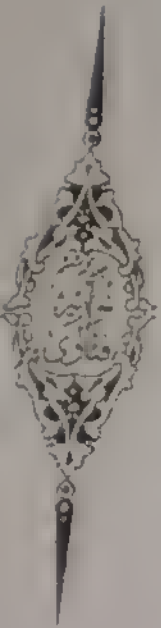


اور رب سے بڑی گھبراہٹ بھی ان کو غنا کی نہیں کرے گی چہ جائیکہ پیوٹی موٹی، قرآن کریم میں ہے
 لا یحزنہم الفزع الاکبر ویتلقیہم الملیکۃ ہذا یوم مکم الہدی
 کنتم توعدون پک ۷۷۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ قبروں سے نکلتے وقت کا حال ہے نیز پک ۷۷ میں ہے
 یوم نحشر المتقین الی الرحمن وخذوا رحمۃ جس دن ہم پر ہیزگاروں کو رحمت
 کی طرف لے جائیں گے حالانکہ وہ سوار ہو گئے۔

تفسیر الدر المنثور ج ۲ ص ۱۲۸۵ ابن کثیر ج ۳ ص ۱۳۷ وغیرہ میں احادیث شریفہ
 سے ہے کہ جب قبروں سے نکلیں گے تو ان کے لئے جنتی بے نظیر اونٹنیاں، سونے کے کباڑے
 اور زبرجد کی مہار والی لائی جائیں گی اور ان کی بوتلیوں کے تشے نور کے ہوں گے، ان کے سبب
 ایک ایک قدم انتہائے بصرت تک جگمگا اٹھے گا تو وہ ارحم الراحمین جو اپنے پیارے بندوں کو اپنے
 برگزیدہ رسولوں کا اور اپنے حبیبؐ علیہ السلام کا ساتھ عطا فرمائے گا اور استقبال
 کے لئے نوری فرشتے بھیجے گا جو خوشخبریاں دے رہے ہوں گے اور ان کو غنا کیوں سے پناہ دیگا
 اور سواری کے لئے سونے کے کباڑے اور زبرجد کی مہار والیاں اونٹنیاں بھیجے گا اور ایسے
 جوتے پہنائے گا جن کے نوری تشے انتہائے بصرت تک جگمگا ہٹ پھیل جائیں گے تو کیا وہ اپنے ان
 پیارے بندوں کے لئے ایسا لباس مہیا نہ فرمائے گا جس سے ستر بدن کر سکیں حالانکہ ستر بدن
 سواری وغیرہ کی نسبت نہایت ہی اہم ہے بلکہ سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۹۸ میں مرفوع حدیث شریف

میں ہے کہ جب مومن قبر میں منکر نکیر کو صحیح جواب دیتا ہے تو حکم دیا جاتا ہے ان صدق
 عبدی فافرشوہ من الجنة والبسوه من الجنة کہ میرے بندے نے
 سچ کہا تو اسے بہشت سے بستر بچھا دو اور بہشت سے لباس پہنا دو۔ تو جب قبر ہی میں
 یہ عالم ہوتے ہیں حالانکہ وہاں خلوت ہوتی ہے تو جلوت میں کیونکر نہ ایسا انعام ہو، تو واضح ہوا



کے سب سے بڑے اور اولیاء عظام بھی لباس میں ہوں گے اور یہ اس حدیث پاک کے مخالف
نہیں جس میں جہاد پر پادشہ سے پہلے میں شہر کا ذکر ہے کہ گو بظاہر وہ حدیث عام ہے مگر
اس میں کوئی صحر کا لفظ نہیں اور دوسری احادیث سے اس کی تخصیص ثابت ہے۔

ہمارے پیارے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشیر ہیں اور نذیر بھی ہیں تو پہلی
حدیث نذیر کی حیثیت سے ارشاد فرمائی اور مقام انذار کا انذار عموماً یہی ہے کہ بظاہر لفظ عام
ہی ہوتے ہیں مگر غلصہ میں پر حیثیت بشیر کا خصوصی جلوہ ہی اپنی جگہ نمایاں ہوتا ہے، اس کی ایک
مثال بڑی واضح یہ ہے کہ جب آیت و انذر عشیرتک الا قدر بین ینام
ترجمہ اور سے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ "نازل ہوئی تو سرکارِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل قریش کو بلا کر جو خطاب فرمایا، وہی خطاب اپنی لختِ جگر نورِ نظر
سیدہ طاہرہ حبیبہ فاطمہ الزہراء کو بھی فرمایا۔

مسلم ج ۱ ص ۱۱۲ وغیرہ میں ہے یا فاطمۃ انقذی نفسک من
النار ترجمہ اے فاطمہ! اپنی جان آگ سے چھڑالے۔ یا فاطمۃ بنت محمد
سلیخی ما شئت لا اغنی عنک من اللہ شیئاً اے فاطمہ محمد کی لڑکی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم میرے مال سے جو چاہتی ہے مجھ سے مانگ لے، نہیں دفع کر سکتا میں تم
سے اللہ کی گرفت سے کچھ۔

ایسی حدیثوں کو بعض مدعیانِ توحید بندوں پر چلا چلا کر پڑھا کرتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ کوئی کسی کو نفع نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی کسی کو نسب فائدہ پہنچا سکتی ہے حالانکہ ہمارے
دفعہ اربعہ، بشیر رسول منبر شریف پر رونق افروز ہو کر نمود فرماتے ہیں ما بال رجال
یقولون انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنفع قومہ
بشیء و اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنفع قومہ



تمام حدیث کو باقاعدہ حوالوں سے غیر مقلدین کے مسلم امام قاضی شروکانی

نے بھی اپنی تفسیر فتح القدیر کے ج ۲ ص ۴۸۶ میں ذکر کیا ہے۔

جب آخرت میں عالم گناہ گار ایماندار حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ حضور کے غلاموں کی شفاعت سے بھی نفع اٹھائیں گے تو حضور کے اہل بیت خصوصاً کتب جبر کیوں نہ نفع اٹھائیں؟ بلکہ قرآن کریم پطاع ۹ اور پطاع ۶ کی آیتوں سے صراحتاً ثابت ہے کہ فضیلین، ایمان کی نسبت فائدہ آخرت میں ان کے باپوں اور بیویوں اور بچوں کو پہنچا اور پطاع ۳ کی آیت سے بھی ثابت ہے کہ مومنین کی اولاد کو ان سے سبب نفع پہنچے گا۔ تفسیر حفص بن غصاف، ص ۱۰۱، منثور، ابن کثیر وغیرہ میں بڑی وضاحت سے مذکور ہے بلکہ وہی قاضی شروکانی بھی اپنی تفسیر کے ج ۵ ص ۹۵ میں تیسری آیت والذین آمنوا واتبعتهم ذریعتهم بإیمان الحقنا بهم ذریعتهم الاہیۃ کی تفسیر میں لکھتے ہیں ومعنی هذه الآية ان الله سبحانه يرفع ذرية المؤمن النور۔ کن ذریعہ فی العمل لتقر عینہ و تطیب نفسہ الخ یعنی اس آیت کا معنی یہ ہے بے شک اللہ سبحانہ ایماندار کی اولاد کو بلند کر کے ایماندار کے درجہ کو پہنچا دے گا اگرچہ اولاد باپ سے عمل میں کم ہو تاکہ باپ کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور اس کا دل خوش ہو جبکہ بالغ اولاد ایمان رکھتی ہو۔

تو جب بچیوں کے دل خوش کرنے کے لئے ان کی اولاد کو بلند درجے عطا کئے جائیں گے تو خود امت والے شفیح المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے دل اقدس کو خوش کرنے کے لئے ان کی آل اطہار بالخصوص حضرت قرۃ العین سیدۃ النساء الحنظلہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہم و عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض کیوں مذہبات و غیر
عطا کئے جائیں گے؟ واللہ باللہ! ضرور بالضرور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم
دنیا و آخرت میں رحمت للعالمین ہیں اور بالخصوص مومنین کے لئے رزق و تحریکی میں و رزاق
ہیں، ان کی آل پاک اور ذریت طیبہ طاہرہ بالخصوص اس رحمت سے بے انتہاء نفع اندوز
ہیں، اس میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ نہیں ہو سکتا حالانکہ وہ پہلی حدیث بھی صحیحہ ہے تو اس
حدیث کا معنی علمائے کرام یہ بیان کرتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو نہیں کر سکتے اللہ
تبارک و تعالیٰ کے مالک بنانے سے سب کچھ کرتے ہیں تو وہ بیگانوں کو نفع پہنچانے کے
تراپوں کو کیسے بھلائیں گے؟

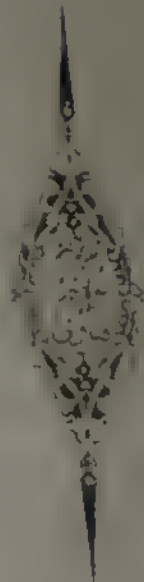
فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۸۰۳ وغیرہ میں ہے والنظر منه وما احديث
لا اغنى عنكم من الله شيئا اي انه لا يملك ذلك لان ملكه الله
تعالى فانہ ينفع الاحباب بشفاعته لهدا بادن الله تعالى فكن
الاقارب و تمام الكلام على ذلك في رسالتنا علم الظاهر في
النسب الظاهر۔

اور دوسری واضح مثال یہ کہ قیامت کا دن تشراب کریمہ کی نص سے ثابت ہے
کہ ہزار سال کے برابر ہوگا بلکہ دوسری آیت نے پچیس ہزار سال کے برابر بتایا مگر حدیث
پاک سے ثابت کہ ایماندار کے لئے بہت مختصر ہوگا حتیٰ کہ دنیا میں ایک فرض نماز سے
بھی بلکا ہوگا کما فی الحدیث المرفوع عند نبوی فی معاقبہ و
وصرح بہ الخازن والدر المنثور و تفسیر ابن کثیر و
لرحریر وغیرہ و نیت پوری ج ۲ ص ۲۰۰ میں ہے والا صواب
شد لظول سما یكون للمکافر ثم روت عن فی سعید الحدی



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اظول هذا اليوم
 وروى سدى سدى سدى سدى سدى سدى سدى سدى سدى سدى
 من صلوة مكتوب في الدنيا حاله كذا آیت میں ہزار اور پچاس ہزار
 ذکر ہے تو یہ اندر ہے اور وہ پیش ہے اور یونہی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں تو لباس
 کے متعلق بھی پہلی حدیث اور اس کی ہم معنی اور حدیثیں شان انداز سے متعلق ہیں جن سے
 ثابت ہو رہا ہے کہ دگوں کا حشر اس حال میں ہو گا کہ پاؤں اور جسم ننگے ہوں گے اور
 پیادہ ہونگے کما فی حدیث مسلم ج ۲ ص ۳۸۴ وغیرہ عن ابن عباس مرفوعاً
 مناة حفاة عراة مگر شان بشارت واضح فرما رہا ہے کہ خواص مومنین لباس میں ہونگے
 ورنہ کے پاؤں میں نوری شموں والے جوتے ہونگے اور خصوصی سوار یوں پر سوار ہونگے
 تو یہ بھی صحیح اور حق ہے اور اس کے منافی نہیں کہ لوگوں کا حشر وہ ہو جو اوپر بیان ہوا کہ
 فتناء اور کفار و فجار لوگ ہی تو ہیں بلکہ یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ
 بعض کے حال یا قال کو محاورات میں ایسے لفظوں میں بیان کیا جاتا ہے جو بظاہر سبک
 نہ ہوتے ہیں، اس کی صد ہا نظیریں قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں موجود ہیں، بطور
 مثال صرف ایک ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے واذ جینکم من آل فرعون یسوفونکم
 سوء العذاب یذبحون ابناءکم و یستجیون نساءکم پتہ اور
 یاکوہون بھرنے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تم پر پڑا عذاب کرتے تھے تمہارے
 بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے۔

اس ایک ہی آیت میں کئی نظیریں ہیں کہ یہ خطاب بنی اسرائیل کو عام ہے
 بیک نجات صرف ان لوگوں کے ساتھ ہے جو فرعون کے وقت موجود تھے یا عام ہے
 مذہب میں تھے ورنہ مذہب چکھنا اور ان کے لڑکوں کو ذبح کرنا اور لڑکیوں کو زندہ رکھنا



مرتب ان لوگوں کے ساتھ حقیقتہً خاص ہے جو اس وقت موجود تھے یا ہوں گے۔ ان لوگوں کے واسطے تھے اور یونہی ابتداء کچھ اور نساء کچھ دونوں مابین مگر مرد و دوڑتے ہوئے ہیں۔
جس وقت تازہ پیدا ہوتے تھے مگر وہ بھی سب مراد نہیں کہ مختصر موقوف تھے۔ ان میں سے ایک کتا و کبوتر
وچہ کتے کتے کما صرح بہ المفسرون و بحکمہ فی عامہ و عامہ اور پرنی سو مود

بہذا بحون، یستحیون کے صیغے عام ہیں مگر فیض محض ان کے ہی ہیں باقی درمیان
تھے تو جس طرح یہاں صیغے بطاہر عام ہیں اور خطاب بھی عام ہے مگر طبعاً لغت بنتے ہیں
کہ باوجود تخصیصات مذکورہ کے یہ ارشادات بالکل صحیح اور حق فاعل و راجع و غیر اقوام
عالم کے مطابق ہیں اور یونہی پہلے قسم کی حدیثیں جن میں مشاء، حفۃ، عرۃ واریب بنتے
کلمات بطاہر عام ہیں مگر فی الحقیقت تخصیصات میں فلا مناد و لا مخالف و
لا تعارض۔

هذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب ر
الہ و اصحابہ و بارک و سلم۔

مسائل ارواح

روح سب کے زندہ رہتے ہیں، موت، روح و جسم کی مفارقت کا نام ہے۔ بعد
از موت مؤمنین و کفار کے ارواح الگ الگ رہتے ہیں: اور کس میں کافی احوال ہیں کہ
کہاں کہاں رہتے ہیں۔ ان احوال کی تفصیل کتاب الروح کے ص ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹
در شرح الصدور میں ص ۹۶ سے ص ۱۰۹، ایک اور بشری المکنیب میں ص ۱۰۳ سے ص ۱۰۵
تک ہے اور یونہی کئی اور کتابوں میں ہے۔

برہان کے راجح جہاں سے ہی بہشت میں، جنت الماویٰ میں، برزخ
 میں، جس میں ایک ایسی جہنم میں جس کا نام بیضار ہے، علیین میں، آدم علیہ السلام
 کی میں طرف، حضرت جبریل کی کفالت میں، فرشتہ ربیل کی کفالت میں، حضرت یحییٰ
 کے پس برکت معنی کے زیر سایہ، ایک مخصوص زمین میں، جابلیہ میں، چاہے زمزم شریف میں،
 ریحیہ میں، برزخ میں جہاں بہشت جہنم سے پہلے رہا کرتے تھے، آزاد ہیں کوئی خاص
 مکان نہیں جہاں چاہیں آئیں جائیں، اپنی قبروں میں۔

ان اقوال کے قائلین نے اپنے اپنے اقوال پر دلائل ذکر فرمائے ہیں، بغرض اختصار صرف ان حضرات
 ہی کے چند دلائل ذکر کئے جاتے ہیں جن کے نزدیک کامل ایمانداروں کے روح بہشت میں
 رہتے ہیں۔

ابو عبد اللہ الدین سیوطی علیہ الرحمہ شرح الصدور ص ۹۹ میں فرماتے ہیں قد قیل
 ان روح المؤمنین کلہم فی الجنة الشہداء وغیرہم اذا لم یحبسہم
 کبیرۃ اظاہر حدیث کعب وام ہانی وام بشر وابی سعید وضمیرۃ
 ونحوہا ویقولہ تعالیٰ فاما ان کان من المقربین فروحہ یریحان
 وحنۃ نعیم والی ان قال، وقال تعالیٰ یا ایہا النفس المطمئنتۃ
 رجعی وربک الی قولہ وادخلی جنتی۔ قال جماعة من الصحابة
 انہ یقال لہا ذلک عند خروجہا من الدنیا علی
 نفس سملت بشارۃ اور یونہی کتاب الروح، تذکرۃ المواتی وغیرہ میں ہے۔

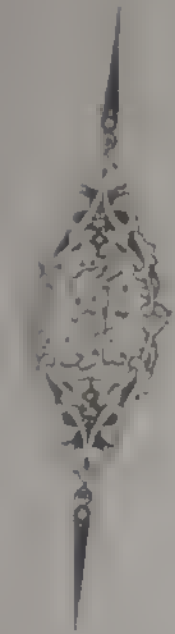
اس کا خلاصہ یہ کہ سب ایسے ایماندار جنہیں کوئی کبیرہ گناہ دین وغیرہ سے نہ روکے
 تو نہ ساری جنت میں ہیں شہید اور غیر شہید سب حضرت کعب، ام ہانی، ام بشر، ابو سعید
 صاحب اضمہ وغیرہ، جین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین کی حد ثور، سے نکلا ہے ہے اور اللہ

تبارک و تعالیٰ کے جس قول خالصان کون میں لکھیں۔
 وجہ نفعیم سورۃ الواقعة اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد ہم اللہ صمد -
 لی ربک راضیہ مرضیہ فادخلی فی عبدی وادخلی جنت
 بھی ہیں ظاہر ہے صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت فرماتی ہے کہ نفس تمسک کو یہ نیا سے
 نکلتے وقت خوشخبری کے طور پر فرمایا جاتا ہے۔

تبرکاً صرف ایک حدیث بھی ذکر کی جاتی ہے۔ شرح الصدور ص ۹۰ میں ہے
 واخرج مالک فی الموطا واحمد و النسائی بسند صحیح عن
 کعب بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سماعة
 المؤمن طائر تعلق فی شجرة الجنة حتی یرجعہ اللہ تعالیٰ
 الی جسده یوم القیمة۔

(ترجمہ) حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت مالک بن نویر نے
 حضرت کعب بن مالک صحابی رضی اللہ عنہ سے صحیح سندوں کے ساتھ ذکر کیا کہ بے شک
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں نیست کہ ایماندار کی جان پرندہ ہوتی ہے
 جہشت کے درختوں میں بیوسے کھاتی ہے حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے
 جسم کی طرف واپس فرمائے گا۔

یہ اور اس کی ہم معنی بہت حدیثیں شرح الصدور، کتاب روح، بشری الخفیب
 تفسیر سنن کثیر اور کتب حدیث شریف میں کافی ہیں محققین فرماتے ہیں کہ ان
 متافہ اقوال میں حقیقت کوئی تعارض نہیں اس لئے کہ لوگوں کے درجے کافی مختلف ہیں
 ان سعادت کے بھی کئی درجے ہیں اور ان شقاوت کے بھی تو بعض ارواح جو سعادت کے
 ان درجات والوں کے ہیں اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں اور بعض سبز پرندہ در میں یا پرندوں



کی عورت بہشت میں کھاتے اور بعض بہشت کے دروازے پر ہوتے ہیں بعض قبروں
 جہتیں درجہ کمال کے ارواح اتنے فیقتور ہوتے ہیں کہ جہاں چاہیں فوراً پہنچ
 ہیں نہ ان کے لئے بعد مسافت مانع ہے اور نہ کسی مکان کی رفعت اور پھر جہاں کو
 جہم کے ساتھ تعلق ضرور رہتا ہے حتیٰ کہ زائرین کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور
 بقاعدہ گفتگو سنتے ہیں تو اس لحاظ سے وہ زمزم شریف بھی پہنچ سکتے ہیں اور دوسرے
 مقامات متبرکہ پر بھی۔

شرح الصدور ص ۱۱۰ وغیرہ میں ہے الصحيح ان الارواح مستقر
 فی مستقرها فی البرزخ اعظم تفاوت ولا تعارض بین الادل
 خا کلامہ ورد علی فریق من الناس بحسب درجاتہم فی السعد
 و شقاۃ۔

نیز کسی میں ہے و کما علی اختلاف محالہا و تنابین مقلہا
 لینا یصل بجسادہا فی قبورہا لیحصل لہ من النعمان والعتاب
 و ہمیں سے یہ بھی واضح ہوا کہ ارواح کفار کے متعلق جو اقوال ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام
 بائیں طرف یا بھٹاں پہلے تھے یا برزخ میں برہوت میں جو حضرات میں ہے یا بھٹاں میں
 ہیں۔

ان اقوال میں بھی حقیقت کوئی تعارض نہیں سیدی سید عبدالعزیز رحمۃ اللہ
 علیہ نصری جو علیم القدر اصحاب کشف سے ہیں، ان کی نظر میں برزخ کی عظمت
 کے علاوہ برزخ سے بکثرت ایسی شافیں نکلتی ہیں جو جہنم تک پہنچی ہوئی ہیں اور وہ شافیں
 بھی ہیں جو بہشت تک پہنچی ہوئی ہیں تو جہاں بھی ارواح ہوں برزخ ہی میں ہیں البتہ یہ
 مسدود و قفلہ طر اور جو لوگ ابھی پیہ پی نہیں ہوئے ان کے ارواح برزخ میں

ہیں، واللہ اعلم۔

حیوانات کے دھوکوں کے پھوٹے ہوئے کے متعلق یہ سبہ ذات کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کہ روح جو ہر فرد ہے بسیط ہے مرکب نہیں۔ اس میں صحت یا عرض یا عین جسم کی طرح ہوسکے بلکہ جو ہر فرد اور بسیط ہے کہ کمیت و مقدار کو قبول نہیں کرتا ہاں تعلق اور تاثیر کے لحاظ سے ضرور فرق ہے سمجھنے کے لئے اس کی مثال یہ ہے کہ چراغ اگر ٹپے کمرہ میں رکھا جائے تو اس کی تاثیر اور روشنی پھیلے گا کہ لحاظ سے بڑی ہوتی ہے اور پھوٹے کمرہ میں رکھا جائے تو چھوٹی حالانکہ چراغ کی اصلیت وہی ہے جو پہلے تھی۔

فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۶۹۰ اور البیرواقیت و الجواہر ج ۲ ص ۳۸ میں ہے

والنظم من الفتوحات الروح ليس له كمية مبفس زيادة في جوهر ذات بل هو جوهر خرد لا يجوز ان يكون مركب و ان قال
فاذا كان هكذا فلا يقبل الزيادة ولا النقصان كما يسميه جسم لعدم التركيب۔

اس سلسلہ میں اور بھی کئی اقوال ہیں واللہ تعالیٰ علم جو روح گرفتار عذاب نہیں وہ بہت کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں، انداز بھی پڑھتے ہیں، اہل علم علمی مشغل بھی رکھتے ہیں، ایک دوسرے کی مرقات و زیارت کرتے ہیں آسمانوں اور بہشتوں میں یا زمین کے کسی متبرک مکان یا جہاں چاہیں آتے اور جلتے ہیں اور انا فنا آتے اور جاتے ہیں، دنیا کی بہ نسبت طاقت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ جسمانی تعلقات و قیود سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

روح کی صفت بڑی عجیب ہے اس کو جسم پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اور زیادہ یونہی لوگوں کو غلط فہمی لگتی ہے کہ جسم پر قیاس کر لیتے ہیں، ہاں قبر پر نہ بننے ہوں

اور دیکھتے رہے ہیں ان کے کلام سننے رہتے ہیں جواب دیتے ہیں پہنچاتے ہیں اپنے
 روشنوں کی یاد دہاتے ہیں درویشوں کو برباد کرتے ہیں، بیداری یا خواب میں اسرار
 انبیا و ان کو بھی مل سکتے ہیں، پیغام یا نصیحت وغیرہ بھی کر جاتے ہیں۔ یہ اور ان کے ہر
 در بہت سے کام کیا کرتے ہیں اپنے اپنے درائج اور قرب بارگاہ رب العالمین کے
 ہی سے۔

یہ قرنِ کریم اور ہجرتِ اہادیث شریفہ سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہے
 جو کافر متعین کر رہے ہیں انہیں سے فرمایا ہے جسے کہ غیر مقلدین حضرات کے بھی مسلم امام
 و غلبہ سدر بن قیمر نے اپنی مایہ ناز ضخیم کتاب کتاب الروح میں باقاعدہ ملتے ہوئے
 بڑے تفصیل سے روحوں کے افعال و اشغال بیان کئے ہیں تفصیل کے لئے مطالعہ
 سیرعی کی تصانیف بالخصوص شرح السدر بشرح حال الموتی والقبور اور بشری الکلیب بظاہر
 عجیب ورقِ منی شامیہ کا ذکر الموتی والقبور اور ابنِ قیمر کی کتاب الروح دیکھنے کے قابل
 ہیں اتنی تفصیل ہے کہ اس مختصر سے جواب میں سما نہیں سکتی۔

کتاب الروح ص ۲۳ میں ہے الارواح السعیمۃ المرسلۃ
 غیر لمحبوسۃ تلتقی و تتزاد و تتذاکر ما کان فی الدنیا
 و ما سکون من اهل الدنیا ص ۱۶۱ پر ہے انما یغلط اکثر الناس
 فی هذا الموضوع حیث یعتقد ان الروح من جنس ما یعہد من
 الحسد الخ ذلک لا یستغیب مکن لم یکن ان تكون فی غیرہ
 ہذا حدیث محض نیز ص ۱۶۵ میں ہے فہذا لہا بعد مفارقتہ
 بدن شل آخر و فعل آخر (الی ان قال) من ہزیمۃ الجیوش
 کتہوب لم یحد و لاشین والعدد القلیل و فحوذ للک

و كما قدر رؤى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و معہ بہرہ
 و عمر قد هزمت ارواحہم عسا کر نکفر و نظیر اور اس سے پہلے
 ص ۱۶۲ میں ہے ان ماذ کونہ من شان الروح یحتف بحسب حال
 لاشواح من القوة و الضعف الخ

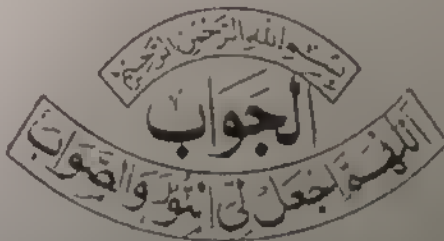
تذکرۃ الموقی ص ۳۱ میں ہے : ارواح ایشاں در زمین و آسمان و بہشت ہر جا
 خواہند میروند و دوستہاں و معتقدان را در دنیا و آخرت مدد گاری میفرمایند و دشمنان را
 ہلاک مینمایند۔ نیز اسی میں ہے : در قبور نماز سے خوانند و ذکر میکنند و قرآن میخوانند۔
 اشعۃ اللغات ج ۱ ص ۷۱۶ میں ہے : قوسے میگویند کہ امداد حق قوی تر است
 دین میگویم کہ امداد میت قوی تر است۔ پھر فرماتے ہیں : نقل دریں معنی زیں طائفہ بیشتر
 ازال است کہ حصر و احصار کردہ نشود۔

بہر حال ان نقول سے یہ چیز بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ کاسین اس قبور
 سے ان کی اس حیثیت کے لحاظ سے کہ وہ مقبولانِ بارگاہِ رب العالمین ہیں ان سے مدد مانگتے ہیں
 رہا یہ مسئلہ کہ حیوانات کے رحوں کے قبض کرنے والے کا نام کیا ہے تو اس کا جواب
 یہ ہے کہ شرح الصدور ص ۲۱ میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سڑی ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَجَالُ الْبَہائمِ وَخَشَاشِ الْأَرْضِ كُلُّهَا لِقَبْرِ
 فَادَا انْقَضَى تَسْبِيحُهَا قَبْضُ اللَّهِ أَوْ حِجَا۔ اس کا خلاصہ یہ کہ بہائم و خِشَاشَاتِ
 الْأَرْضِ رب کے سب جب ان کی تسبیح پوری ہو جائے یعنی جتنی جتنی تسبیح ان کے حق میں مقدر
 تھی وہ سب کر چکیں تو اللہ تعالیٰ ان کی جانوں کو قبض فرمالیتا ہے اور ان میں سے کوئی
 ایک چیز بھی ملک الموت کے سپرد نہیں۔

و اللہ تعالیٰ علو و صلو اللہ تعالیٰ علی حبیب و لدو

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اندر میں کہ زید و بکر کا ایک مسئلہ میں نزاع ہوا تو زید نے کہا کہ ہر ایک نیکی و بدی کا حساب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے من یعصِ مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا سرہ و یرزایت میں ہے و ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یشکوہ اللہ اور ایسا ہی احادیث سے ثابت ہے، تو بکر نے جواب میں کہا کہ کوئی حساب ہے نہ کتاب اور نہ میں ان آیتوں اور حدیثوں کو تسلیم کرتا ہوں، یہ سب کچھ جرح ہے تو زید نے جواباً کہا جو آیات و احادیث کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں رہتا تو بکر نے کہا تو مجھے کافر کہتے ہو اور آیات و احادیث کے متعلق بکر نے سخت ملعون کلمہ بکا، اس کا کیا حکم ہے؟ بیاد تو جروا۔



علیہ وسلم بیان سے علیحدہ ہو رہا کہ امور مذکورہ بالا ضروریات دین سے ہیں اور
 ضروریات دین کا منکر کافر ہے، حساب کاروشن ثبوت تو انہیں دو آیتوں میں موجود ہے
 جو زید نے پڑھی ہیں اور ان کے علاوہ اور بہت سی آیات و احادیث سے بھی ثابت ہے اور
 اس کا کتاب کا انکار، اگر اس کتاب سے نامہ اعمال مرد ہے تو اس کا ثبوت بھی آیات و
 احادیث میں بکثرت موجود، قرآن کریم میں موجود ہے کل شیئی فخلود فی الزبیر
 آیات و احادیث کو تسلیم کرنا اور جھٹلانا اور ان کے متعلق ناشائستہ کلمات استعمال کرنا
 اذیاء اللہ المتعال جل جلالہ و علم نوالہ و اذیاء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس کے متعلق
 قرآنی قوی یہ ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم فی الدنیا
 والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا اور ایسے ہی بہت آیات و احادیث سے مک
 خزان میں ثابت ہے۔

شفاء شریف جز ثانی ص ۲۵ میں ہے و کذبت من نکر الجنة
 والنار او البعث او الحساب او النقیمة فهو کفر بجمہ عامہ
 نیز اسی کے ۲۶۳ میں ہے و المسلمان استخف بانقران و لمصحف
 و بشیئ منہ او سبہما او جحدہ او حرقا منہ او یتہ و کذب بہ
 و بشیئ منہ او کذب بشیئ مما صرح بہ فیہ من حکم او خبر ان
 ان قال، فهو کافر عند اهل العلم بجماع لغ

اہل اسلام پر واجب کہ جب تک بکرا مرزا مسلمان نہ ہو، تو یہ نہ کہے اس سے بائیکاٹ
 کریں اگرچہ ان کا کتنا ہی قریبی ہو، قرآن کریم میں ہے لا تتحد قومایؤمنون بشہ

در نمود تحریر و در من حد شد و رسول و لہ کانو ساء ہمد
 ساء ہمد و حو ہمد و سمد ہمد و در اس کی عورت صبر ہمد
 نکاح ہمد کہ تبارکاتہ فراتہ زاتہ حل ہمد و لہ ہمد ہمد ہمد
 و نہ و رسول و حو ہمد ہمد و لہ ہمد ہمد ہمد
 . مواند علی علیہ وسلم .

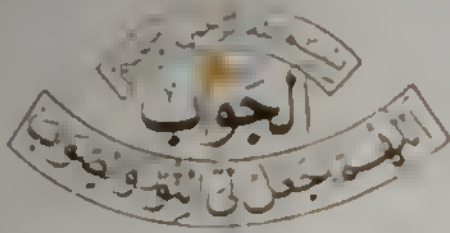
نزد نفیہ با کجہ مخوذ زاتہ نفیہ مخوذ
 زاتی بہتمرد و مہم مخوذ زاتہ نفیہ مخوذ
 ، اثر زاتہ

الاستفء

وہیم کہ خدی مشر بین تان تان توں میر قدن کریم زافن تر و یک میں شکر
 بہ نام کیا جاتے ہیں۔ جس میں یک کسب کی جانب سے کہ شتار منون صحیفہ آسمانی کہ
 ضیا، پاشیاں جاری ہو جے بعض فر۔ ان جانب سے کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم پر صحیفہ آسمانی کہ
 اہدق درست نہیں، ان کا منہ ہے کہ نصیب عثمانی، یہاں تباہی عنوان ہونا چاہیے۔
 مخلوب فقہ یہ ہے کہ قرآن کریم پر صحیفہ آسمانی کا اہدق درست ہے یا نہیں

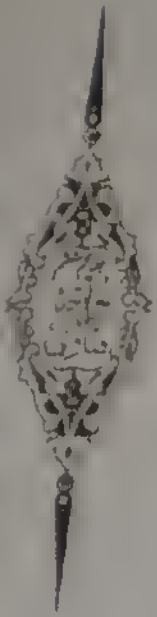


سب سے توجہ دے۔
سائل امرکزی اور تجویہ و غزوات
بابت تمام انجمن جیت قرآن و جہاد چونکہ ہمارے گیت ہو چکا ہے



ہاں درست ہے قرآن کریم درختِ آب سے روزِ روشن کی طرح روشن ہے۔
بہیضہ کا سبب اس وقت میں ہے مانی، صحیفہ راوی اور انجمن میں ہے
مانی صحیفہ موسیٰ الامین فی سبیلِ اللہ مانتہ اور یہ بھی محقق ہے کہ
قرآن کریم سوائے کتاب ہے تو اس پر بھیضہ آسانی کی حد تک یوں درست نہیں، صحیفہ و غزوات
ہے قرآن کریم میں تو قرآن کریم پر بھیضہ جمع کو تعلق بھی ہو ہے۔
سورۃ لہ یکین میں ہے مستو صحیفہ مضمون یعنی ہمارے پیارے کس
یک صحیفوں کی تبادلت کرتے ہیں۔

جہو مفسرین کے نزدیک اس تبادلت سے مراد تفاوت قرآن کریم سب تفہیم
میں فرمایا یعنی قرآن و تراویح گفت برائے تفسیر نہ کہ جان سر جمیع صحت یعنی صحف
مجمع تعلیمی ہے اور یہ اس لئے جمع سے تفسیر فرمایا کہ وہ سب سر و روز کا جمع ہے جو
سب کتب انبیاء کو متفرق طور پر آئے اور بعض دوسری تفسیر کے معانی سے وضع ہوئے



کہ اس سے صحابہ کرام کے لئے بکثرت پائے جاتے تھے۔ کتاب ایک ہی ہے کہ ہر نسخہ کتاب میں کد تھے اور یا قریب باعتبار اس کاغذ اس کے سبب جن پر طبعاً تھے کہ ہر کدہ کا بھی صحیفہ کہہ سکتے ہیں۔

بہر حال صحیفہ آسمانی کا حلقہ بکثرت ہے اور اپنی صفحہ ایک یا دو روئی کوئی درمیان عنوان مگر صحیفہ عثمانی میں اصل غرض اور اس کے سبب سے کسی درمیان کی غرض کرتے۔

و نہ بعد از شہادت و نہ بعد از شہادت و نہ بعد از شہادت

وصل بعد از شہادت و نہ بعد از شہادت و نہ بعد از شہادت

نہ بعد از شہادت و نہ بعد از شہادت و نہ بعد از شہادت
پہلے سے سنت قرآن ہے۔

نہ بعد از شہادت و نہ بعد از شہادت و نہ بعد از شہادت

نہ بعد از شہادت و نہ بعد از شہادت و نہ بعد از شہادت

الاستفتاء

کہ وہ سنت ہیں جس سے اس میں بیش سو تہذیبیں ہیں کہ اگر کوئی شخص وہ کہے کہ میں صحابہ کرام کی سنتوں سے بہرہ مند ہوں اور ان کی سنتوں کا قائل ہوں وہ یہ شخص مسلمان ہے یا کافر اور اس کے ساتھ میں سنت صحابی و ان کا جارا

بہن جنس رسالہ میں مذکور ہے
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث

الجواب المنقول من نکتہ و نصوص

بہن جنس رسالہ میں مذکور ہے
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث

نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث

نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث
نصاب اولیٰ و ثانی و ثالث

رہے۔ روح ذیل امور سے پر حسرت تھیہ اعظم قدس سرہ العزیز
کی تہیہ و تصدیق صحت پر ملاحظہ کریں۔ (مرتبہ)

مرشد الفضلیت ملائکہ میں فتویٰ تکفیر غلط ہے

الاستفتاء

ملائے مصطفیٰ میں ایک فتویٰ شائع ہوا جو لعلؔ ہذا ہے جس میں حضرت سید ابوبکر
صدیق کبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام سے افضل کہنے والے کو نہ صرف گمراہ
بلکہ کافر کہا گیا ہے۔ تجدید نکاح و تجدید ایمان کے آخری احکام بھی صادر فرمائے ہیں
اس طرح کہ جو شک کرے وہ بھی کافر سے کم نہیں، کیا یہ فتوے درست ہے ورنہ کفر
کا حکم کیا ہے؟

السائل عبد الحکیم

لجواب هو الموفق للصواب

مرشد فتویٰ کی بنیاد تین قسم کے امور پر ہے۔ اول حضرت جبریل علیہ السلام
نبی کے مترادف رسول ہیں۔ دوم ان کی فضیلت اجماع قطعی سے ثابت ہے، سوم
یہ سند روایت دین سے ہے حالانکہ یہ تینوں امور اہل علم حضرات کے نزدیک ثابت

نہیں ہیں اور اس فتوے کی بنیاد فاسد علی الفاسد ہے۔ اور عقائد میں سنت سے
بے خبری و مسلک حقہ سے محرومی ہے۔ بلکہ شہرہ حضرت جبریل علیہ السلام کی شان و
شوکت، جاودہ عظمت، طاقت و عظمت قرآن کریم سے ثابت ہے لیکن نبوت
رسالت سان شرع اور اسلامی اصطلاح میں صرف انسان کے ساتھ اور فرشتوں
کو لغوی معنی سے رسول کہا گیا ہے۔

شرح عقائد میں رسول کی تعریف اس طرح کی ہے لرسول انسان
بعث الله تعالى اليه الخلق لتبليغ الاحكام وفدية السرط
في الكتاب بخلاف النبی۔ نبی اور رسول کو مترادف قرار دینا مبہوت و غلط
مذہب ہے چنانچہ علامہ عبد الحکیم الکوٹی رحمۃ اللہ علیہ شرح عقائد کے مآشیر میں فرماتے ہیں
نقال بعضهم انهم امتساويان وهذا مذهب جمهور المعترض
واليه ذهب الشارح وقال بعضهم ان لرسول ماصاحب
كتاب وشریعة متجددة بخلاف النبی كما بينه المحشي
وهذا مذهب اهل السنة۔

رسول کی تعریف میں علامہ ملا عصام رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے و تعریف
الرسول من انسان لانه المقصود بالبيان او الرسول مختص
في لسان الشرع بانسان بل اطلاق لوقعه على الميت في
لقبان وغيره اطلاق لغوي و زعمون جنس مفهوم الرسول۔
اسی طرح عبد الحکیم الکوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بخلاف النبی وار
منحصر بانسان۔ اس سے واضح ہو کہ کوئی فرشتہ نبی نہیں البتہ لفظ رسول کا اطلاق
فرشتہ پر بعض لغوی ہوا ہے۔

بہر حال وہ کسی کی خدمت میں نہ گیا کہ تم میرے مسلک کی شان رسالت
 کبریا پر حق واتی نہیں۔ شرح عقائد کی عبارت شہر متقل عن بعض لکھو
 مر حور سولی حصہ مر سی کفر و صدق کا اس مسئلہ سے
 کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہاں نبی سے مراد شرعی در تعطل آئی ہے نیز حضرت جبریل
 علیہ السلام کو خصوصیت کی وجہ سے نفس بتانا بھی غلط ہے کیونکہ دوسرے فرشتے بھی تو
 معصوم ہیں نہ وہ بھی نفس ہونے پر جہنم۔

اس فتنے کفری دوسری بنیاد جماع کے دعویٰ پر ہے، غالباً اجماع کی بحث
 کبھی نہیں ہوئی نہ ان کو معلوم ہوتا کہ ہر اجماع کا انکار کفر نہیں۔ اہل علم کے نزدیک اجماع
 قطعی بھی ہوتا ہے ورنہ بھی۔ مرآت لایعنی شرح مرقات الوصول میں امام ابو الفضل
 رحمہ اللہ نے ان تین رحمتہ شریعہ کہتے ہیں راجعہ صاب لتواتر و الشہور و
 راجعہ علیہ فی جمیع کتب الاصول فقط لا خلاف عندہا لسنۃ
 اجماع کا قطعی ہونا ثابت نہیں ہوتا من، دسی فعیدہ البیان۔

باغض قطع بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی تکفیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اجماع قطعی کے
 انکار پر اس وقت تکفیر کی جائے گی جبکہ منکر اجماع قطعی کا اعتراف کرتا ہو اور اگر اجماع کا انکار
 بہتات اور عدم واقفیت پر مبنی ہو تو تکفیر نہیں۔ علامہ بحر العلوم شرح مسلم الثبوت میں تحریر فرماتا
 ہیں ہذا مجمع علیہ وان کان انکار جلی و نشأ من سفاهة ولكن
 اس کبریا سے مراد مجمع علیہ ہیں یہ کون کون سے کل تشبیہ
 سبب اجماع وان کان فی نفس الامر و نہما الکفر انکار الجمع علی
 معنی ہذا مجمع علیہ من غیر تامل۔

اس لئے کہ مذہب ان سے کتنا بھی بڑا ہے جس کو فتنے دینے کا شوق

و اس پر لازم ہے کہ چھٹی طرح سمجھنے و رسمہ وقتہ و کتاب سے طاعت
جس میں کسی مسلمان کے ایمان کا فیصلہ نہ ہو تو اس میں توبہ زیادہ ضابطہ ہے
شرح عقائد میں بسبب باعد و توق کے لغظت اس مسئلہ کو زیادہ سے
دست نہیں بالضرر و رد کے سوائے۔ لہذا یہ بھی کہتے ہیں۔

سیدنا اہم عظیم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ توبہ کی شرط
فرماتے ہیں و التقييد بالناس لان هذا هو السبب في
و ميكائيل و اسرافيل و عزرائيل و عمرہ لئلا يوحى
و المقربين افضل من عوم الناس و ان يكون دور
الموسين على اجمع من احوال السجدة مع ان
الى هذه المسئلة في اصرار الله على وجه السجدة

اب واضح ہوا کہ اس مسئلہ کا ضروریات دین سے ہونا ثابت نہیں لہذا تو کوئی غر
بھی غلط ہے۔ اتنا سخت فتویٰ دینے والے کو توبہ کا عند کرنا چاہیے۔
العبد: محمد حسین شمیم، بہارِ مفتوحہ، سیدنا

نوٹ: یہ فتوے مع تصدیقات علماء کرام سوا عظیم ہو۔ سر رجب

مطابق ۲۳ و سبتمبر طبع ہوا حضرت فقیہ عظیم رحمۃ اللہ علیہ کا تصدیق فرمایا۔ نہ چھٹی نہ بدعت فرمائی۔



علی الجہدین، مظہری وغیرہ میں رسلا کی تفسیر دستخط کی ہے۔ یہ کتاب سب سے پہلے
 وضع ہو کہ ان کی رسالت رسالت انبیاء کو امر کے بعد مذہب پر ہر مذہب میں تفریق نہ ہو
 کا استدلال ہباز منثور ابنا اور یونہی، ان کا جماع کی بنا پر بھی تفریق نہیں ہے۔ سب سے پہلے
 زبیر بحث میں اجماع قطعی قطعاً نہیں بلکہ محض فتویٰ ہے۔ نہ کہ ہمہ فتویٰ کا منکر کا فریق
 بلکہ صرف اسی اجماع کا منکر کا فریق ہے جو تمام صحابہ کرام کا جماع قوی ترین و ثابت
 شامی ج ۳ ص ۳۹۳ میں ہے اذ لم تکن لای و لآخر لیسو
 قطعی الدلالة او لم یکن الخبر موثر و کذا قصدت کہ وہ
 شبهة او لم یکن الاجماع جماع نجس و کذا، لم یکن
 اجماع الصحابة او کان لم یکن حدیث جمیع صحابہ و کذا
 اجماع جمیع الصحابة و لم یکن قطعاً بل لیسو
 التواتر او کان قطعاً لکن کان اجماعاً سکوناً فلو کہ مراد
 الصور لا یكون الجحد کفر، یشہد دلالت نہ صرف کس

الاصول فالحفظ لهذا الاصل فان یشفع

جسے اس بیان فیض ترجمان میں شک ہو تو تنقیح و توضیح و تلمیح ص ۳۷ و ۳۸
 منار اور شروح منار نور الانوار ص ۲۲۳، شرح ابن مالک و شرح بن عینی ص ۲۵۰ و ۲۵۱
 نہات الاسرار ص ۱۴۶، مسلم الثبوت مع شرح بحر العلوم ص ۵۰ و ۵۱، تحریر و تفسیر تفسیر تفسیر
 ج ۳ ص ۲۶۰، شرح قاضی معتمد ج ۸ ص ۲۴۲، جب می من شرح غایۃ تحقیق ص ۳۳ کو غور
 دیکھئے اور پھر دیکھئے کہ اس سلسلہ میں تمام صحابہ کرام کا قوی جماع بطور تواتر ہرگز نہایت نہیں
 طرف تو یہ کہ اجماع قطعی کا منکر اس وقت کا فرکھا جاتا ہے جب اسے اجماع کا علم بھی ہو
 واقف ہو ورنہ نہیں۔ شرح بحر العلوم ص ۷، مسایرہ ص ۱۷۵، شامی ج ۳ ص ۳۹۰ ہے

رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی حاکمیت پر سب "جبریں" میں سے ہونا اور اس
 نہیں اور فطر اشتیاق میں وہ انسانوں کو ہر وقت اس کوشش میں توجہ دیا کہ
 کافر کہا جائے حالانکہ مشائخ عظام فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں میں تغیر کسی چیز میں
 پہلے مانع تکفیر ہو تو مفتی پر لازم ہے کہ پہلے اس کی طرف توجہ دے کہ مسلمان کے ساتھ
 گمان کرے کہ مافی جامعہ انصتولیں و نبھتہ و نستحقہ مترجمہ
 و البزانیہ بلکہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کو اگر جب کسی اچھے عمل پر محمول ہو سکے تو لہذا فتویٰ
 نہ دیا جائے کہ مافی البحر و الشمشیتہ وغیرہ کہ فرماتے ہیں بحسب حمس
 احوال المسلمین علی الصدقہ کہ فی الیسنہ و الشمشیتہ وغیرہ
 در قرآن پاک نے فرمایا ان بعض الظن شتم۔

افسوس کہ بعض حضرات رضوی ہونے کے باوجود ایمان سنت و کرمات
 اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اتباع نہیں کرتے، وہ تو ان کو کیتہ شامیہ کے آخر میں فرماتے ہیں
 "ماہ نیم ماہ و مہر نیم روز کی طرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ اور اس کے مامرانہ جہاد پر چڑھا
 قطعاً یقیناً اجمالاً بوجود کثیر و کفر لازم اور بلاشبہ جمابیر فقہاء کرام و صحابہ فتویٰ کو بروئے عمل
 تقریبات واضح پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع تھے، مگر ساتھ ہی فرماتے ہیں اگرچہ
 ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکیفار سے کتب لسان مانعہ و مختار و مرضی و مناسبت اور
 یونہی سل السیوف اور سجان السیوف میں فرمایا۔

اگر آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس طرح وضع ہوا کہ یہ فتوے فقیر نے نہیں دیے ہیں
 بلکہ یہ کہہ کر کہ میں نے یہ فتوے فقیر نے نہیں دیے ہیں
 یہ فتوے فقیر نے نہیں دیے ہیں بلکہ یہ کہہ کر کہ میں نے یہ فتوے فقیر نے نہیں دیے ہیں
 یہ فتوے فقیر نے نہیں دیے ہیں بلکہ یہ کہہ کر کہ میں نے یہ فتوے فقیر نے نہیں دیے ہیں

فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے

الاستفتاء

مسئلہ فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے
 جواب فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے
 سب سے زیادہ فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے

جواب فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے
 اس سے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے
 فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے
 فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے

جواب فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے
 فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے
 فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے
 فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے فقیر نے

لی تب میں شین اور میں سنت دلوں کی کتب کو تو یہ کہ ان کی ہوتے ہوئے۔

۲ کیا شہید پہ جو حقوق عبادتھے، وہی معاف بہ باتیں؟

۳ کیا، ذمی مند میں نہ تو تک لگتی ہے؟

نوٹ: اس تیسرے سرائے جواب کی ذمی خدمت تب

خبر کو غور غور دیکھو۔

تب رہیں گے۔

نوٹ: بس پسندی فقیہ مظلوم سے دین مکتوب

در جواب استغاثہ کی درخواست (انتہا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص۔ س۔ س۔

ملیک سید مرتضیٰ دہلوی

چند روز ہوئے مفروض محبت و ہر کچھ کی اپنے فرض کی دیکھیں۔ کمال شکر ہے
کہنے کی کبائز ورت؛ پھر آپ نے پسند فرمایا۔ درپیش تھمت کے مطابق پو در حد بھی دی غیر
کی مستند رکھے؛ اس پر فتنہ کو شکر یہ قبول فرمایا۔ ہوں گویا دست فراموش کیا۔ آپ بس
بے علم کے مستند ہیں اور کس پر طاعت سے متب ہے تو اگر مہرگ، نیز فقیر کے مشائش
ہوئی ہیں، کچھ دھن بھی ماحق ہیں لہذا جواب میں خیر ہو جا کر رہی ہے، وہی نور کے
میں فر استغاثہ میں سوال زیادہ ہونے پسند کرتا ہوں۔ اب بھی تکلیف تب ہی محمد بہوں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت ابو حسن بن علی اللہ تعالیٰ عنہ معرکہ کربلا میں ہرگز شہید نہیں ہوئے بلکہ اس کے قریب ۷۳ سال بعد کربلا کو وصال ہوا۔ آپ کی زوتہ پاک جو حضرت سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں یک سال تک آپ کی قبر انور پر خیمہ لگا کر مقیم رہیں۔ صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۷
 یارب و سادہ لاجس بن الحسن بن علی رضی اللہ عنہم اجمعین
 صریحاً سنت لیسۃ علی قبرہ سنۃ

شرح بخاری کرمانی ج ۷ ص ۱۱۲ فتح الباری ج ۳ ص ۱۵۶ یعنی ج ۲ ص ۴۸۸ انظرانی
 ج ۲ ص ۲۸۰ میں بالفاظ متعارف ہے و کانت وفات سنۃ سبع و تسعین
 ہجرات بن سبعہ ج ۵ ص ۳۱۹ میں آپ کی اولاد چھ لڑکے اور چھ لڑکیاں تفصیل مذکور ہے
 وصہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب
 سرہامہ بن

تذیب متذیب ج ۲ ص ۲۶۳ میں بھی آپ کی اولاد کا ذکر ہے
 صد و عنہ و زائدہ بن ہشیم و عبد اللہ و الحسن الخمرآة الزمان
 ص ۲۷۵ میں عبد اللہ بن محض بن الحسن المثنی بن امیر المؤمنین
 محمد بن حسن بن مبرس مؤمن بن علی ابن ابی طالب رضوان اللہ
 علیہ و علیہ جمیعہ و لیس فی کثرت کتب تواریخ و مناقب حضور سیدنا النوث الاعظم

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور کے نسب اظہر میں حضرت عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کا سراج ذکر موجود ہے جو آفتاب نیم روز اور ماہ نیم ہفتے بھی واضح و عیاں ہے تا نسب وہ جاشک ثابت ہے۔

رہی یہ بات کہ کربلا میں کیسے بچے تکوین یقین کے طور پر پہنچنا موقوف نہیں بہ حال آپ اس معرکہ کے کافی زمانہ بعد تک زندہ رہے۔ یہ یقیناً ثابت ہے اور اس کی کیفیت کا بیان بھی مشائخ کرام نے فرما دیا ہے۔ تہذیب التہذیب کے صفحہ مذکورہ میں ہے و حضور ص
عہ کربلاء فحماہ اسماء بن خاریجۃ الفزاری لہ اس عمہ امہ
میرے پاس زیادہ کتب شیعہ نہیں۔

۲۔ حدیث پاک میں الا الدین کی تصریح ہے رواہ مسلم وغیرہ۔

۳۔ ہاں بحیث التملیک الشرعی من الفقیر شہو یعطی کسفی
الدرو الشامی وغیرہما من اسفار المذہب السہذب فن نسبت
لابد من۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ و
اصحابہ وبارک وسلم۔

عزہ الفقیر الوب الخیر محمد نور الداعی غفرلہ

۱۹ حبیب ۱۳۸۵ھ
۱۲/۵

دلیل ہے قمری پر حضرت فقیر عظیم
میر از محمد کو جواب صلی علیہ
و آلوہ فرما جس (مترجم)

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین بن سنت و سنیہ میں کہ امام عالی مقام جہانگیر حسین

حق پر وہ عید سہم کر مظلوم پر ظلم کرنے کے نام سے یاد کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں
 کہنا ہے کہ ہم غرض مقام کو نہ ناموں سے یاد کیا جاسکتا ہے اور آپ کو مظلوم پر ظلم کرنے
 کہنا کہ آپ پر بیہویوں کی طرف سے واقعی ظلم کیا گیا تھا، جائز ہے اور شرمگستاخ ہے کہ آپ
 مظلوم کہنا جائز نہیں، سنی لئے کہ مظلوم کے معنی میں مجبور کے اور امام پاک قوت و اختیار
 زبونی کے ملک تھے۔ اب آپ سے استدعا ہے کہ یہ بتائیے کہ ان میں سے کس کی جائز
 صحیح و مسلک بن سنت کے مطابق ہے؟

الجواب

اہم عالی مقام علی جدہ و علیہ السلام کو امام مظلوم کے نام سے یاد کرنا شرعاً درست
 و مسلک بن سنت و جماعت کے مطابق ہے کیونکہ مظلوم وہ ہوتا ہے جس پر ظلم کیا گیا ہو
 و ظلم کے معنی ظلم میں یہ لکھے ہیں ارتکاب معصیت مسقطۃ للعدالت مع
 عدم سبوت و اصلاح اور وضع الشیء فی غیر محلہ اور التصرف
 فی مہل تعیر و مجاوزۃ الحد جامع العلوم الجزء الثاني من
 لسنن الاویں شہود و ائمة المعارف حیدر آباد دکن ص ۲۸ اور غیاث اللغات مطبوعہ بیروت
 کے ص ۳۲۲ پر لکھا ہے ظلم بالضم گزشتن چیز سے در غیر محل اور لونی لغت کی مشہور کتاب
 صرح میں لکھا ہے وضع شئی فی غیر محلہ علی ہذا القیاس دوسری کتب میں
 بھی ایسا ہی لکھا ہے اور اس میں شک نہیں کہ اس معنی مذکورہ میں کتب کے بموجب
 غلام مظلوم پر پاک پر بولا جاسکتا ہے۔

نیز قرآن کریم کا سورہ الحج ۱۳ میں جو اہل جہنم کو یاد دلاتی ہے۔
 الَّذِينَ يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُمُومٌ وَالْمَدِينُ مَصْرُوحٌ لِلدِّينِ
 اس کی تفسیر میں جامع البیان مطبوعہ فاروقی دہلی کے ص ۲۵۴ پر مسطور ہے۔
 انہم مظلوموں ہی والے ایسے منزلیں، لہجہ دحییٰ شہر و ام مکتہ

اس سے معلوم ہوا کہ آیت مسطورہ بالا مہاجرین کو کہہ کر حق میں ناز ہوئی ہے
 اور مفسران کے بارے میں مظلوموں کو کہہ رہا ہے۔ تاکہ وہ صحابہ کو مدد دے اور بیت غنا
 سے جو کہ بہت بڑی روحانی قوت کے مالک اور طاقت و اختیار رکھتے تھے اور کھنڈے والے تھے۔
 نیز صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمایا کہ
 مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی کے ص ۱۳۰ پر لکھا ہے اور اب مشہور کتاب ناز پر نشانہ
 بنا ہوا ہے اور ص ۱۲۶ پر لکھا ہے اور یہ سب کو یقین تھا کہ اب مظلوم حق پر ہیں اور یونہی
 حضرت مولانا محمد حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف انتخاب شہادت
 مع ائینہ قیامت کے ص ۱۷ پر لکھا ہے اب مظلوم سے مدد پہنچو تاکہ وہ اور بار بار دفعہ
 آپ کو اب مظلوم لکھا ہے اور یونہی حضرت علامہ البرکات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
 نے اپنی تصنیف "اوراق غم" مطبوعہ گلزار عالم پریس ص ۲۴۱ پر لکھا ہے اب وہ
 وقت آگیا ہے کہ مظلوم کی ہمشیرہ کی کمائی لگتی ہے۔ ص ۲۷۲ پر ہے میں ابن بوزرب میں
 مظلوم و تشنہ کام ص ۲۷۵ پر ہے اور اب مظلوم پر جو شوق شہادت میں ہزاروں اشقیاء
 کے مقابلے کو تنہا تشریف لاتے نزع ہوا۔ اس لئے زید کا قول درست و مسلک ہنسٹ کے
 عین مطابق ہے اور عمر کا کسا غلط، اجداد اہل سنت کی مبارک تحریروں کے خلاف ہے۔

حافظ امیر محمد خان جہلم اور جواب بنام صوفی محمد حنیف لکھنؤ کے بی ابن جہلم

آفس پی۔ بیوہ بیوہ سے لکھی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت مہدوی رحمہ اللہ نے تعلل سے شہید میں اور مظلوم کی ان کہانوں کو
 درجے، حق قتل کیا گیا مگر مظلوم ہونا، اور اسے مظلوم کہنا قرآن کریم کی خبر سے ثابت ہے۔
 سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۲۲ میں ہے "وَمَنْ حَسَّ مَظْلُومًا فَجَاءَهُ قَوْلُ
 شَرِيفٍ فِيهِ يَهْدِي" اور جو "حق" را گیا "اگر معاذات وہ مظلوم نہیں اور جو حق قتل
 نہیں کئے گئے تو شہید کیسے ہوئے؛ در مظلوم کا معنی مجبور نہیں دیکھتے نہ نہ قریب کی تصنیف
 فیروز مغت "مستقیم" میں ہے جس پر بے انصافی کی گئی، ظلم رسیدہ، ستیا ہو بہتر ہو
 زہد قریب حوالہ اس لئے، یا ہے کہ وضع ہو جائے کہ نیا عرف بھی دیا نہیں بناؤ
 غائب عزیز کے لئے تو ملے جاسکتے ہیں جو اس کا غم میں سما نہیں سکتے۔
 حق قرآن کے جو کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی ورنہ صد ہا دلیلیں سے یہ
 مسئلہ ثابت کیا جاسکتا ہے باقی ہر ایک قوت روحانیہ اور اخلاقیہ اور اس کے معنی
 پیار کیا جانے بہ حال قور زیہ صمیم و مسلک بل سنت و اجماعت کے مطابق ہے۔
 • اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلى الله تعالى على سيدنا محمد
 وعلى آله وصحبه وسلم

نور الحق ابوالخیر محمد زکریا زکریا زکریا
 محمد زکریا زکریا زکریا زکریا زکریا

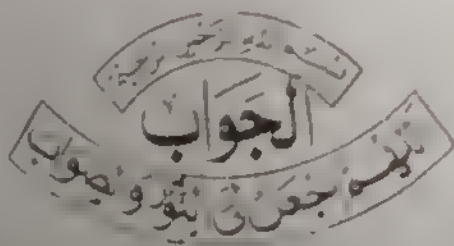


الاستفتاء

کیا ذات ہے جس نے تمام دنیا میں شریعتیں مقرر کیں؟ اس مسئلہ میں اگر کسی شخص کو شک ہو
سچان قوم کھڑی نہ بنے نہ ہو، اگر وہ یقیناً نہ ہو، تو اسے یہ ثابت ہوگا کہ جناب غوث اعظمیؒ جو جس طرح قصیدہ
روحی و قصیدہ غوثیہ میں ذیاتے ہیں کہ میرے کلام میں پختہ و صلیب و صلوة و سلام کے قیام میں
درمیرے قدم تمام دنیا، آسمان کے کچھ عرش پر ہیں، اور بوقت معراج شریف حضور صلیب و صلوة
و سلام پر غوث پاک نے کہا کہ جسوں پر تمنا یا قدرت نہیں، وہ جس طرح قصیدہ و نوحہ میں مندرج
ہیں کہ ہر یک صلیب و صلوة و سلام میں مقرب و یوسف صلیب و صلوة و سلام میں غیب و غیب کی مدد
کے فوائد یا نہیں، تو نہ دے جو اب دیکھو، قیامت میں تمہارا کیا حساب ہے جس اور مہربان
برحق ہے۔

کس پرستی فتح دین وہ میں اللہ یہ قوم تجار نے کیا کر باطل خد سے پہ
پر حوالہ کھا سکتے ہیں؟ کس پر میں نے کہا ہوں۔ اس سے انجیل سے کہہ رہا تھا
سے ہم کس سے کہ پور پر حوالہ درج کر کے غنہ مند ہو رہوں۔

سائنس : قرآن علی محمد زبیر مومنین رحمہ اللہ مؤرخہ ۱۸ منظر مشرق شاہ



میرزا محمد علی در دستبند و غنای زینت منی الله تعالی عنه؛ بیخداست

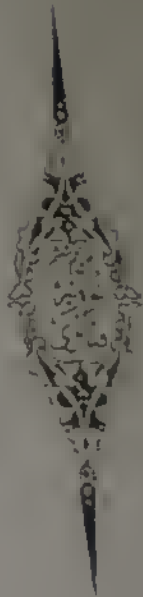
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہہ خود حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مبارک ہے میں نے یہی بتا دیا اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم
 اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم بحقی علیک کل بحقی علیک اشرب بحقی علیک
 حکم و نعمت من اللہ دی ہے

نیز ص ۲۲ میں ہے انسانطق فانطق یہ مطالب علیہ شاہ عبدالحق صاحب
 دہلوی در معنی قری اور ابن حجر مکی وغیرہم نے بھی اپنی اپنی تصانیف مبارکہ میں وضاحت بیان فرمائی ہے
 اور یہ بھی فہرست میں کہ تمام اولیاء کرام کی گردنوں پر قدم پاک کا ہونا اظہار فضیلت میں تھا مگر انہوں

نے حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی پیشکش عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے
 کی کہ آپ حضرت شیخ عبدالقادر کے سوا شیخ مقدمین میں سے کسی کو جلتے ہیں جس نے قدمی پڑھ لیا رقبہ کل اللہ تعالیٰ
 اور کیا کہ نہیں میں نے عرض کیا کہ پھر اس الٹا کیا معنی آپ نے فرمایا کہ یہ فرمان اپنے وقت کے تمام اولیاء کرام سے
 شان فرویت کا مظہر ہے جس نے عرض کی کہ زمانہ میں کوئی صاحب مقام فرویت پر فائز ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت شیخ
 عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بغیر کوئی شخص اس بات کا نامو نہیں ہوا میں نے عرض کیا کہ آپ کو اس بیان فرمانے کا کیا
 و فرمایا کیوں نہیں آپ باخبر اس کے امور تھے اور تمام اولیاء کرام نے اپنے سروں کو اسی امر کی وجہ سے جھکایا کیا تو
 فرشتوں کو نہیں جانتا کہ انہوں نے صرف درود امر کی وجہ سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا اس سے ظاہر کہ تمام
 اولیاء کرام کو حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کا فرمان مبارک تسلیم کرنے کا حکم ہوا

میں نے فرمایا کہ جس نے عبد القادر کے کلام کو تیری کلام سموع و مقبول ہوگی مجھے فرمایا جاتا ہے کہ اس کے بعد القادر
 جیسے کسی کی کو تو تجھ پر ہے تو کہنا تجھے تجھ پر میرے حق کی قسم تو پی تجھے تجھ پر میرے حق کی قسم تو کلام
 میں نے تجھے کہتا ہوں اور ہر ایک میرے سے کہتا ہے۔

سب سے شک مجھے ہے کہ حکم آیا جاتا ہے تو میں ہوتا ہوں۔



پڑھنے سے بدرجہا نمایاں و تاباں ہے کمالا یحییٰ علی الخ سہی مقصد یہ ہے
 غوثیہ و قصیدہ روحی میں یہ ہرگز نہیں کہ میرے قدم تمام اولیاء اللہ کے کانٹوں پر ہیں اور
 یہی یہ ہے کہ میرے کانٹوں پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم میں لکڑی کے سائل سے یہ دل
 صبح نہیں گویا اور اس سے بھی اعلیٰ و افضل مدارج و مناقب بہارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کے لئے ثابت ہیں ہاں قصیدہ مبارکہ غوثیہ میں یہ ہے اشعر

وکل ولی لہ قدم و انی

علی قدم النبی بدر الکمال

کہ تمام اولیاء کو ایک ایک قدم ملا اور بے شک میں اس نبی بدر الکمال کے پاک قدموں پر پہلا
 اور قصیدہ روحی کے سب نسخوں میں نہیں بلکہ بعض میں اس ہر قدمی عند عنی رقبہ
 کلی الخ ہے۔ فتاویٰ افریقہ ص ۴۷ میں ہے۔

”تفریح الخاطر وغیرہ میں یہ مذکور ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم شب معراج حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوش مبارک پر پائے نور
 رکھ کر براق پر تشریف فرما ہوئے اور بعض کے کلام میں ہے کہ عرش پر حضور اقدس صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف لے جاتے وقت ایسا ہوا۔“

باقی رہا حضرات انبیاء کرام کی مدد کرنا تو اس کا ذکر صرف قصیدہ روحی میں ہے

لے جیسا کہ نقل والوں پر پوشیدہ نہیں۔

سہ ابترہ کونوں پر قدم پاک ہونے کا ذکر قصیدہ غوثیہ کے اس شعر میں

ہے انا نخصی و لہدم معالی + و قدی عنی برجل
 ہر

مگر تفسیر روح حضور پروردگار یعنی اللہ کے لئے عند سے ثابت ہونے میں تحقیق طالب ہے برائے
 تحقیق ثبوت اس کا: مگر یہی ظاہر کرتا ہے کہ اس کا تعلق عالم ارواح کے ساتھ ہے اور کسی
 روح کا ہونا سر تقاضا و سمبیرت اصرار کے ساتھ لاحق ہو جانا قطعاً مستبعد نہیں
 صرف حقیقی حضرت رب العالمین ہی ہے اور حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام، ملائکہ و ارواح
 سب کی قدرت کے مظاہر و مجالی ہیں اور اس کا شان ہے علیٰ کل شیء قدیر
 و اگر کسی بے نیاید ہو کہ وہ مقتدر روح کو نظیر قدرت و نصرت خاصہ بنا دے تو اس میں گنجائش
 نکالنا قطعاً نہیں در نہ ہی اس کا انکار ہو سکتا ہے کہ پیغمبران عظام کی امداد و نصرت خواہاں
 حیثیت میں مسمیٰ و غیر مسمیٰ کہہ سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے ليعلم الله من ينصر
 رسد ب نعیب سورۃ الحديد

نیز قرآن کریم میں ہے یا ایہا الذین امنوا اكونوا انصار
 سورة صف عیسیٰ ابن مریم للحواریین من انصار الی
 نہ تہ سورۃ نصف نیز قرآن کریم میں ہے فالذین امنوا بہ و عندہ
 و نصر وہ سورۃ الاعراف نیز قرآن کریم میں ہے و ایتناہ بروح القدس

پھر ہر کی تمہیر کریں۔ سورۃ النازعات آیت ۵۔

تہ و ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تہ سے کہ اللہ دیکھے من کو جو بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ (الحمد یہ آیت ۲۵)
 تہ سے بیان ہو۔ زمین خدا کے مددگار جو جیسے عیسیٰ بن مریم نے خوار یوں سے کہا تھا کون میں ہو اللہ کی طرف ہو کر
 یہی مدد کریں۔ نصف آیت ۱۴

شفاعت میں۔ مگر عقیدہ نہیں اور مسترد وہی (سورۃ الاعراف آیت ۱۵)

نہا۔ ہر حال میں۔ سورۃ حشر آیت ۲۵

بہر حال اس وحدۃ لا شریک لہ کے نفس و کرم سے کسی بزرگ و نادر و نادر رنگ
میں ادا و ممکن ہے اور مخیر صادق جب امر ممکن کی خبر دے تو قہر و تسلیم سے اور مخیر لازم سے
ہر تو ضروری و لازم ہے پھر چونکہ اس کے پیار سے اسی کی قدرت کے مضرب ہوتے ہیں لہذا
ایسے افعال کی نسبت و اسناد اسکی طرف بھی جائز ہے۔ قرآن کریم میں ہے و ما یبیت
اذ رمیت ولكن الله رعى له (سورۃ الانفال) اور حدیث قدسی میں ہے فکنت سعد
الذی یسمع بہ و یصرہ الذی یبصرہ بہ الحدیث و رواد البخاری عن بنی ہریرۃ و رواد
الاشعث فی تصانیفہم المفیدۃ بکلمات متقاربتہ و فوائد مترادفہ

بفضلہ و کرمہ تعالیٰ اس مدنی پر آیات و احادیث سے صد ہا شہادتیں قائم کی جا سکتی ہیں
بلکہ فتاویٰ حدیثیہ ص ۲۱۳ و ۲۱۴ میں ہے للعارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و نفعنا
بعلومہم و اسرارہم و لحظاتیہم اوقن یغیب عینہم مسمیہ
شہود الحق تعالیٰ بعین العلم و البصیرۃ فاذا تم لهم ذلك
الشہود فہلوا حتی عن نفوسہم و لم یبق لہم شعور و تعیر

مہکسا صخر بہ الاشعثہ و هو قضیۃ العقل - و شغلہ

”جس طرح حضرات ائمہ کرام نے اس کی صراحت فرمائی اور عقل کا بھی یہی فیصلہ ہے۔“

لہذا اولے مجرب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔ (سورۃ الانفال آیت ۱۷)

لہذا جب بندہ قرب و نوافل کے ذریعے مجرب بنتا ہے تو میں اسکو دکھان بن جاتا ہوں جس سے ہنستا ہے و اسکی وہ
نکھن جاتا ہوں جس سے وہ ہنستا ہے و الخ ۱۱ اسے ہم بخاری عمیرہ رحمہ نے ص ۵۰۳ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کیا اور ائمہ حدیث نے اسے اپنی جہد شان تصانیف میں ملے جلتے کلمات اور زمرہ باریک کے ساتھ رد فرمایا۔

جو در حقیقت تکمیل علیٰ ذلک تقرب الی قدس
 روی معبود سے کہ بفرمودہ تعالیٰ فاذا احببت صرنا معہ
 و غیبہ و سیدہ و رجبہ و غیرہ و یثبتون لانفسہم بطریق الیقین
 و تصریف حقیقتہما سے الحق لانفسہ لا یبعث فی الاستعداد
 لہدی شونہر سکندر و لا اتحاد و حاشا ہوا اللہ عنہ بل بمعبر
 اتحاد شہود لہدی صیر الحکماء لیس الاذات الحق تعالیٰ و
 شہد و رتبہ ہذا کلہ ن صادر عنہم ذلک فی حال الصحو و
 منہ و ص ۲۶۶

دریکہ بحث بھی نہایت ضروری ہے کہ مشابہات کتاب و سنت کی طرح کلام اولیاء کرام
 میں بھی ایسے مشابہات پائے جاتے ہیں کہ ان کے غیر کو ان مشابہات کے معانی غامضہ و کمالی
 نہ کہ نہیں۔ ثانی چہ ۳۶ میں ہے ان الصوفیۃ تواطؤوا علی الفاظ اصطلاح

سے جو حضرت عارف باللہ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ان کے علوم و اسرار اور توحید سے ہیں نفع حاصل
 نہ کہ چھپے حوالہ و بقات ہر تے میں جن میں ان حضرات پر علم و بصیرت کی آنکھ سے حق تعالیٰ کا شہو غالب ہو جاتا ہے پھر
 جب یہ نہ تھوڑے کئے کس عمر پر پہنچے تو وہ اپنی جان تک سے بے خبر ہو جاتے ہیں اور حق تعالیٰ کے ملامتیں کی کاشی
 نہیں بہت و موقت ہر حق سے بے نیاز و قرب الی بان سے جلتے میں جو قرعہ خاص میں انہیں عطا فرمائی جاتی ہے جس کی طرف توجہ
 تو یہی شہد ہے کہ جب میں اس سب کو محسوس کیا تو اس کاں اور اس کی آنکھ ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں اور اس
 و حضرت ان ملک و چیزوں کو نسبت بطور یہ کہم کر لیتے ہیں جنہیں حق تعالیٰ نے اپنے لئے ثابت فرمایا مگر نسبت ہر
 حقیقت نہیں رہتے۔ نیز یہی بطور اتحاد و توحید کہ وہ تو عین کفر و الحاد ہے واللہ تعالیٰ انہیں اس سے دور رکھے بلکہ اتحاد و توحید
 سے جس نے یہاں بنا کر کہہ دیا کہ حق تعالیٰ وہاں کیلئے ہی ہاں گے فرمایا یہ تمام اس وقت ہے جب ایسے کلمات
 میں پوشیدہ نہ ہو کہ حق تعالیٰ وہاں کیلئے ہی ہاں گے فرمایا یہ تمام اس وقت ہے جب ایسے کلمات
 میں پوشیدہ نہ ہو کہ حق تعالیٰ وہاں کیلئے ہی ہاں گے فرمایا یہ تمام اس وقت ہے جب ایسے کلمات
 میں پوشیدہ نہ ہو کہ حق تعالیٰ وہاں کیلئے ہی ہاں گے فرمایا یہ تمام اس وقت ہے جب ایسے کلمات

سبھاوارادوا بہا معانی غیر معانی متعدف منہا بنی لغتہا دس
 حملہا علی معانیہا المتعارفہ کفر بصری ذلک لغوی و بعض
 کتبہ و قال انہ شبیب بالمقتبہ فی نفسہ و لست کالموجب و
 الید والعین والاستواء لہ الیواقیت و الجواب ج ۲ ص ۲۰ میں ہے تفسیر حبیبہ
 المحبین اعجمیۃ علی غیر ہمد وھی راجعہ بہ عربیہ ہذا کہ فی
 حق المتکلمین من الاولیاء تہ ورنہ کہ ہم کہ میں میں قطعاً کوئی ایسی چیز نہیں جو شریعت
 گزار کے مخالف ہو وہ تو خود تصریح فرماتے ہیں کہ حقیقت لاجتہاد سب شرع نہیں
 نہ ہدۃ یعنی ہر ایسی حقیقت جو شہادت شرع سے ثابت نہ ہو تو وہ بے دینی ہے فتوح النبیین
 مطبوع مع الشرح ص ۳۳۲ عوارف المعارف شریف ج ۲ ص ۵ مطبوع مع الہیاء میں ہے کہ حقیقت
 ہدایا الشریعۃ فی ہدۃ اور ج ۱ ص ۱۱۹ میں ہے من لا شریعۃ لہ لا یمان لہ و
 لا توحید لہ گہ

بہر حال ان پاک بہتوں کے پاک کلمات شریعت پاک کی مخالفت سے یقیناً پاک ہیں
 تو ہر وہ بات جو ان حضرات سے ثابت ہو ہرگز نہ گرا اس کا انکار نہ کیا جائے اگر سمجھ نہ آئے تو متشہدات

مہ نیک حضرات صوفیہ کرام نے کمپھدھی الفاظ بندے میں اور ان سے فقہاء کے متعارف معانی کے ماسوا و زعمانی بکار دیا ہے
 میں تو جو کوئی ان الفاظ کو انہی عام متعارف معانی پر حمل کرے وہ کافر ہو جائیگا جس پر ہم مغزلی نے پیغمبر کا بوسہ
 وضاحت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ قرآن و سنت کے تشابہ کی طرح میں جس طرح وجہ مدعیین و راستہ وغیرہ
 لہ ولیہ کرام کہ زبانیں ان کے حق میں فصیح عربی اور دوسروں کے حق میں عجیب لکھیں ہیں یہ نام الیاء کا کہیں کے حق میں ہے
 لہ تہر حقیقت کی تزدید شریعت مبارکہ کرے تو وہ بے دینی ہے۔

لہ شخص شریعت پر عمل پیرا نہ ہو اس کے بیان و توسیہ بھی غیر معتبر ہیں۔

کی طرح جسیر کی بات ہے کہ اس کا جو کسی دوسرا ہے وہ حق ہے اور اہم قاصد سے بالآخر سبب قہر
نہر سبب پنی طرف کی جائے نہ کہ ان حضرات کا طین کی طرف، تو آفتاب نیم روز اور ماہ نیم
کی طرح وضع ہو گیا اور کسکی فتح الدین کا کلام خام شل برخیالات و ادہام ہی ہے۔ اسے یہ عقد
جو نہیں تھا کہ متا یہ بالکل غلط ہے۔

یہ تو ایک ایسا مقام ہے کہ بڑے بڑے متبحر علماء بھی دم مارنے سے غفلت میں آتے ہیں
یہاں سے حجاز کی کیا تب و تو ان کے تنقید کر سکے گا۔
چہ نسبت خاک را بعالم پاک

ہاں یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ بلا ثبوت تا کسی کلام یا کتاب کی نسبت خصوصاً
بظہر کلمات جو ہر مذہب شیعہ پر مشتمل ہو۔ حضرات انبیاء کرام بلکہ کسی عام مسلمان کی طرف بھی ہرگز ہرگز
نہ کی جائے ہاں جو ایسا کلام یا کتاب متحقق النسبہ ہو تو اگر منسوب الیہ اہل کمال سے ہے تو اس کے
متعلق وہی راستہ اختیار کیا جائے جس کا وضاحت سے بیان ہو چکا اور یہ نہیں کہ اس کو سند
بنتے ہوئے شریعت گزار کے خلاف کوئی اعتقاد یا قول و فعل اختیار کیا جائے۔

قصیدہ روحی کے متعلق کسی مستند اور معتد کتاب میں یہ نہیں ملا کہ حضور غوثیت باب و علی
تھاں عنہ کا ہے، ورنہ ہی اساتذہ کرام سے بوجہ استفسار کوئی ثبوت ملا تو اندر میں حالات یہ ہرگز مناسب
نہیں کہ اس کے پنجابی ترجمے بے علموں کے سامنے رکھے جائیں بلکہ بر تقدیر ثبوت بھی یہ ہرگز ہرگز
مناسب نہیں، حضور سیدنا و غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ محامد و مناقب عالیہ در کلمات
سبکہ تصنیف غوثیہ وغیرہ میں جو ثابت و متحقق ہیں بلفظ و ذکر پر تعالیٰ نہایت ہی کثیر وافر و جامع و
مستند ہیں۔ مستند ہاں سے پاک و مبرا ہیں ان میں قطعاً کوئی ایسی بات نہیں جس سے معاذ اللہ
خلاف شرع کو تقویت ملے جن کا پڑھنا، سنا یا بحث برکت و نجات دہین ہے۔ اہل ایمان صدق و وفا
بہرہ مستحق، فنا کے لئے رہی کالی روانی ہیں۔

و منہ تعالیٰ علم و صوابتہ تعالیٰ فی حبیبہ . . .

و نوابہ و ابنہ الاکرم غوث الاعظم و بارئہ وسلم

نور الخیر ابو الخیر محمد زکریا نعیمی نقوی

۲۶ صفر ۱۳۸۵ھ

الاستفتاء

احب الصالحین و لست منهم

لعل الله یرزقنی صلاحاً

اللهم صل علی من قال اول ما خلق الله نوری و علی له و صاحب
و اولیائہ اجمعین۔

قدوة السالکین زبدة العارفين سراج الملة والدين بحر غفران، مبدات حسنات،

مصدر فیوضات، حضرت فیض ورجت جناب فیض باب حضرت مولانا علامہ

ابو الخیر محمد نور اللہ صاحب متمم دارالعلوم بصیر لوہر دامہ اعفانہ

السلام علیکم۔ خیریت جانبین لطیفین حضور پیکر نور سیدنا و مرشدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

و الرضاہ عنان نصیب باد۔ امید ہے بخیریت ہوں گے۔

حضور سے کوئی ذاتی تعارف نہیں، حضور کے صفت میں ایک مختصر تاثر ہے

حضور سے غائبانہ تعارف کی سعادت حاصل کر چکا ہوں آپ کے بے بوٹ دینی خدمت

دل دریں سو گریہ جسدہ حسوسر باور سیدنا نبی کریم ردف رحیم عظیمیہ صاحبہ ہنس
بک سب زبده موت عافرت آئین تم تین

... نیت یک مندورینت تعب خفا چونیکہ آپ تلم در بن عوین
سب سے امن کو بہر امید ہے جو بہ جہراب سے مستفیض ذکا کرینت بہرین

حضرت بی بی وقت زلفی شائستہ بندی مجاہدی پانی سنی عزت مدیہ خیر غفر می دین
عبرہ حیدر بآکن جہس ۲۰ پت کم حرامہ الحرامہ لک سر کی فرمیں سب

تغیر میرے یاسی اور جو ہے دگر قصہ سادہ کہ توفیق ہو
سہرہ مدیم حدم رخصت سادہ لک لک لک لک لک لک لک لک

روح ہی نہ لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک
سب ذوالحسب عسکری سب لک لک لک لک لک لک لک لک

وہی جس کی نہ صف

وہو عیوب سب و نہ لک لک لک لک لک لک لک لک

سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب

مدعی فی علی زاعرب

... جب عیوب حضرت قاضی کی کشنی میں لک کوئی شخص قصب رشادہ نے
دعوی کرتا دیکھ لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک
لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک

مدعی ذکا اس میں کاشی خیر حب جہواب عنایت ذکا کرین لک لک لک لک لک
لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
الْمَلِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ

[illegible][illegible]

صمدی و زمره

میں نے یہاں پر ایک عجیب و غریب منظر دیکھا۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ - لاہور

حاجہ محبت اور سقانی رنگ میں ۔۔۔ نفیس سی قہریت یہ ہیں کہ شہیت

میں نے اپنے ہمتیوں سے کسی قسم کی معذرت نہیں مناجب کی تاخیرات چوب چہرہ

نفس ہو سکا۔ یہ غرضِ بڑی، اور عہدِ مکی منہرِ مہیت ہے یا وہیں، ان کے عہدِ وہ مرضِ عیسیٰ

اس باب بھی رہتا ہے اور ارتقا، مابینہ نمود کو بار بار مضمون کی کسی سے باب سے پر موز

”عائذ کا انت میں چھپا رہا۔ اب میرے لئے ہے اور جو باہر و داخل کہ حضرت قاضی صاحب غفرلہ

بہسند فسرغہ کی ہیں۔ دمرتہ ذکر فرمایا ہے۔ فحشہ کے پاس یہ قسیر موصوفہ بنی ہے جس کے

۱۶۳۔ میں نے حضرت جناب بہ در اس کے قریب سے میں نے کہا کہ تاج

نہایت شرمناک و زشت و حقارت آمیز

... و ... و ...
 ... و ...
 ... و ...
 ... و ...

ب حضرت محمد و احباب ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول مبارک جو حضرت دین
 صاحب کے س قول کا مذکور اس ہے بکتابت مبارکہ ج ۳ ص ۲۴۷-۲۴۸ کے پیرایہ
 میں دیکھ فرمائیں۔ فرماتے ہیں: مرکز این مقام بالیاش اہل بیت کو م تعلق و در و چون در
 حضرت میر تقی میر مقام شد این منصب عظیم اللہ بحضرت حسین ترتیباً مفوض و تسمیہ شد و بعد
 زینت بہر کی از آنہ اشاعت علی الترتیب و التخصیص قرار گرفت و در انحصار این بزرگواران و چہنیں
 بعد از انحال یش مرکز فیض و بدایت میر تقی میر توسط این بزرگواران بودہ و بحکومت ایشان
 بر چند قطاب و نجلیت وقت بودہ باشند و نادر و مجاہدہ ایشان بودہ اند چہ اطراف را غیر از
 لائق مرکز قرار نیست تا آنکہ نسبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی زید قدس سرہ و چوں لوب
 یں بزرگوار شد منصب مذکورہ وقت مرکز مفوض گشت و ما بین آمنہ مذکورین منصب شیخ بیکس
 بریں مرکز شہودی گردید و امور فروعی و بہکات دریں را بہر کہ باشد از اقطاب و نجباء و تہبط
 شریف و غنومین شہر بہرین مرکز غیر در میسر نشدہ ازینجا است کہ فرمودہ: شعر

فلت سمع من احوال شہ و شمس

مذخو شو نصیحت و تحریک

... و ...
 ... و ...
 ... و ...
 ... و ...

حضرت ابی بیت کرام کے لئے ہی ہے اور ان کے فیوض و برکات اور وساطت سے جو کچھ
 نجات میں پہنچنے کا فیوض و برکات کے بیان کا ماخذ اور اصل بھی یہی ہے تو لامی ان کی ہر جہ
 جس کی طرف ان کے بیان میں واضح اشارات ہو کہ تصریحات میں کہ وہ فرماتے ہیں ہر
 راستہ ہی الولاہیت۔ لولاہیت جمع مرنث سالم معرف باللام ہے جو مفید استغفر
 تو معنی یہ بنا کہ وہ تمام ولایات میں قطب ارشاد میں اور اسی طرح دوسری عبارت میں حضرت
 ارشد کمال است لولاہیت میں بھی الولاہیت کا الف لام استغفرنی ہے در کمال
 جمع مضن بھی مفید استغفرنی ہے تو معنی یہ بنا کہ ہر قسم کی ولایت کے ایک ایک کمال کے
 قطب ارشاد ہیں۔

پھر اسی معنی کی توضیح کے لئے فرمایا لا یصل احد من الاولین
 الاحرین الا درجۃ الولاہۃ الیستوسطہ یہ نفی و اثبات کا مفہوم
 صاف بتا رہے کہ وہ (ابی بیت کرام) ایسے قطب ہیں کہ سب اولین و آخرین اولیاء
 محتاج ہیں اور سب کے کمالات کے واسطوں و وسائل ہیں اور یہی معنی مرکزیت کا ہے جو
 شریف کی ان عبارات سے آفتاب و ماہتاب کی طرح نمایاں ہے تو واضح ہو کہ الیبت
 کے علاوہ دوسری اقوام میں بھی متشرع و متدین حضرات ان کے فیوض و برکات سے فائدہ
 پہنچتے ہیں بلکہ مکتوبات سے ثابت ہے کہ موجود ہیں اور اسکی بکثرت تائیدی حضرت لاری
 اصفہانیہ نامی لدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف لطیف فتوحات مکیہ پر
 میں موجود ہیں چنانچہ جلد ثانی طبع مصر ص ۶ میں ہے ومنہم الاقطاب و ہم الجمیع
 لدعوان و السفحات بالاصالۃ و بالنیابت کما ذکرنا وقد یوس
 فی ہذا لاطلاق فیسمون قطبا کل من داس علیہ مقام ما من منہ



و نفردیہ فی ضمانت علی الساء جسد خرمی
اور جلد رابع ص ۷۶ میں ہے و مسد کسری لاقطاب لمحمدین

کل من دار علیہ امر جماعت من الناس فی قلیم . حیثہ کہ انس فی
الوقایم السبعۃ لکل اقلیم بدل ہو قطب ذلک لاقبمہ پھر ص ۷۹
ص ۱۹۵ تک کافی اقطاب کا طویل تذکرہ فرمایا ہے ، بناؤ علی کسی صاحب حال باکمال کا ایسا
دعویٰ جو کسی اپنے خاص الخاص راز دار کے سامنے کرے قابل قبول ہو سکتا ہے درہم کہا جا سکتا
اور خاص الخاص اور راز دار کی قید اس لئے کہ نہرت و رسالت کی طرح و نہایت کا عذریہ دعوت اور
تبلیغ ضروری نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب و علی ل
و اصحابہ و ابنہ سیدنا و غوثنا السید عبدالقادر لجدف
و باریک وسلم۔

حضرت الفقیہ الربانی میر تقی میر نور اللہ انیس غفرلہ

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ ۷۴ ۱۰۰۶

لہ ان میں سے اقطاب ہیں جو اصلائے یا نیابت تمام احوال و مقامات کے جامع ہوتے ہیں اور کبھی اس مفہوم کو
وسعت دیتے ہوئے ہر اس شخص کو قطب کہہ لیتے ہیں جو مقامات ولایت میں سے کسی خاص مقام پر فائز ہو
اور اپنے ہم جنس لوگوں سے ممتاز و منفرد ہو۔

شہ محمدی اقطاب کے بیان میں ایسے لوگوں کا تذکرہ کروں گا جن پر کسی متسیم والوں کے معنوت کا
دار و مدار ہو جس طرح اقلیم سبعہ میں ابدالوں کی حیثیت ہے ہر قلم میں ایک بدل ہوتا ہے جو اس
قلم کا قطب کہلاتا ہے۔

الاستفتاء

یہ مرتبہ ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین از روئے طریقت سلسلہ پروردگار

پر یہ قضیہ ہیں:

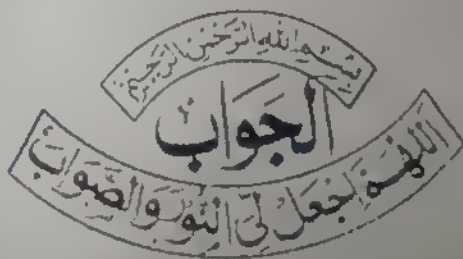
- ۱۔ عام س کے کردہ جس بزرگ محترم کی اولاد ہے یا نہیں مگر سجادہ نشین ہے یا نہیں اس کے فرائض و اختیارات اپنے سلسلہ و برادران طریقت کے حق میں کیا ہیں؟
- ۲۔ سجادہ نشین جو کہ اپنے اصول سلسلہ و شریعت کا پابند ہے، اپنے پیر کا مقام و مظهر کچھ کیا یا نہیں؟

۳۔ بزرگ و متوسلین کا از راہ طریقت سجادہ نشین سے کیا برتاؤ ضروری ہے اور کن فرائض پر متوسلین کے ذمہ کچھ سجادہ نشین عائد ہے؟

جواب باصواب از راہ کرم مفضل مع حوالہ جات عنایت فرمایا جائے زیادہ سے زیادہ سلام مع التکریم فقط۔

المرقوم ۱۹ جولائی ۱۹۶۱ء

منظر تہجئات : حبیب احمد شکوری قادری



حق پر مبنی ہا یہ سجادہ نشین جو کہ کبھی نہ فرمائی ہی ہو اس کے لئے قادری

الاستفتاء

کیا ذرے ہیں جو روین و مقیاس شریعتین اس سلسلہ کے جسے میں کیا
 جہز برہم کرنے کا طریقی کر تھے اس نے قریباً سات فرد کے رد و برکات کرنا یکساں
 صرف یہ و درق ہیں و درسا قہری نماز و ازو و حج کا نکار کی قرآن کریم و حدیث
 روایت میں و صاحب فراموش کرے عقائد کہنے و دروہ اسوہ سے خارج ہے و در
 و کیا و دو گوں کا پیرین کر رہنمائی کر سکتا ہے؟
 سائین : ہذا محو صغریک : میں عبد الزاق و نو صغری
 تمہیں دیساں پر ضلع ساہو و ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب
 ان شاء اللہ تعالیٰ بنور الوضوح

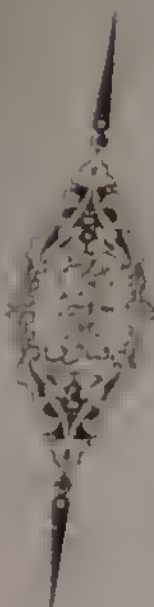
یہ شخص جو ملک مشرق و عرب و اسلام سے خارج ہے و در
 مرتب ہے اس کے پاس بیٹھا و ہنگامی کرنی حرمت جو اسے سمان جانے یا کوئی
 میں ذرہ بھی شک کرے و بھی کافر ہے و صحت رہنمائی کیا کرے گا و اس شخص
 تبھان و رہنمائی کرے و ہے اس سلسلہ پر پرم و فرض ہے کہ ایسے شخص



ت کوئی دنیاوی تعلیق بھی نہ رکھیں چہ بایکہ اس کو پیر در پست بنایا جائے۔
 یہ حکام قریب کرید و رخصت پر نو کسنیہ اعلیٰین مسلمات علیہ السلام کی پاک حریفوں
 کے درویشان کی طرح ثابت و مہین ہیں۔ ہر قدر سے اندھ باندھ نحو
 اندھ باندھ سالہ اندھ ہے آخری و نہایت عظیم و عظیم
 نصیبی و محبوب و نرسد

خود غنیہ و کثیر خزانہ غنیہ و غنیہ

ہم شعبان سنہ ۱۲۰۰



مجلس اول - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳

بسم الله الرحمن الرحيم

— 10 —



وَنَزَّلْنَا نَارًا لِّلذِّكْرِ لَنُتَبِّينَ أَلَمْ تَرَ
مَا نَزَّلْنَا لَيَالِيَهُ - نعم آیت ۷۴

”اے مجرب ہم نے تمہاری حرفت یہ اگر دھڑن مجید نازل کیا
ہے آج صبح کو میان کو این دھڑوں کے ست آواز حرفت تمہارے“

کتاب التفسیر

یومی سعادت کے قیام پر شہنشاہ اسلام کے راجہ تاج کے جو بات

الاستفتاء

کبار فرماتے ہیں ملک اسلام نے اس وقت اور خیر ہے جس سے اس کا
 میں اس مدھی یومی حکومت فارمیں ہوگی کہ وہ مذکور و صورت عدم
 اس ملک اس امر کو کی موجودگی ہو پھر عرصہ عام میں سرکاری حکومت کا منتہی
 اس پر مبنی اس کے بعد ہوا تھا و نہیں ہے انہوں نے دولت میں سرریہ ست
 اس پر مبنی کا وہی بات نہ تھی جس لئے اس میں وہ اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ واقعہ انسانی ہے
 یہ ہے کہ جو انسان کو انسان بناتا ہے
 وہ ہے کہ جو انسان کو انسان بناتا ہے
 وہ ہے کہ جو انسان کو انسان بناتا ہے

مستحق

محمد ذی النبی محمدی صاحب شرف
 پایہ شریف

محمد ذی النبی محمدی صاحب شرف

الجواب
 بکلمہ بکلمہ تی بنو وایوب

یہ وقت وہ نظر یہ کہ کیا میں کسی جگہ بھی بہودی حکومت قائم نہیں ہو سکتی غلط ہے
 قرن کریم کی کسی آیت میں بھی نہیں کہ بہودی حکومت قائم ہو سکتی دور یہی حقوق محمدی
 ہم ہر واقعہ میں علماء میں نے رک ہے۔

قرن کریم کی جس آیت کو آپ نے ذکر کیا ہے وہ اس آیت کا معنی نہیں
 ہمہ کاد نہ تضاد کا دعویٰ نہ کرتا واقعی شرکیت درست صفت ہے ہر قسم کے کفار ہم
 انہی کا کوئی حق ہاتھ سے نہیں جانے دے کر جو بیان سود کا فرض ہے کہ وہ سود
 سے اعلیٰ حاصل کریں اور قرآن کریم کے ارشاد کو قاعدہ سمجھیں درحقیقت انہیں

نہ صرف جو رکھ کر پستی کی چیز نہیں، قرآن کریم نے جو کچھ فرمایا ہے سب سچ ہے
 صحیح ہے، درحقیقت عالم سے تقابلاً اسلام اور صداقت قرآن کریم کی تازہ برآہنہ ہے
 رقص و ہرہر ہے۔

یہ آیت جو سائل نے لکھی ہے یہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۶۱ ہے اور مفسر
 کہ نہیں بلکہ اس کے ہم معنی دو سری آیت نمبر ۱۱۲ سورہ آل عمران کی ہے
 عَنِیْهِمْ نَذْرٌ لِّیْسَ مَا یُنْفِقُوْنَ رِزْقًا یَّحْبِبُ فِیْہِ اَنْتَہِ وَ حَبْلٌ بَیْنِ
 سَیِّئٍ وَّ سَیِّئٍ وَ یُؤْذِ عَصَبٍ فِیْہِ وَ صُرِیْتُ عَلَیْہِمْ الْمَسْکَةُ

اس آیت میں بھی وہی پہلی آیت والی خبر ہے کہ ان پر خواری اور محتاجی لازم
 کر دی گئی ہے مگر اس آیت میں استثناء بھی ہے الا بحبل من انہ و حبل من
 لسان۔ اس استثناء کے آنے سے معنی یہ بن گیا کہ ذلت اور خواری سے کسی صورت اور
 کسی طرح نہیں بچ سکے مگر اللہ کی رسی کے ساتھ اور لوگوں کی رسی کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ کی
 رسی کے ساتھ یوں کہ یہودی مسلمان ہو جائیں تو خواری سے بچ سکے ہیں اور حقیقی عزت
 حاصل کر سکتے ہیں اور لوگوں کی رسی کی صورت یہ کہ لوگوں سے عہد و پیمان کریں، اسلامی
 حکومت کے ذمی بن جائیں یا کافر حکومتوں سے بھیک مانگیں اور تعاون حاصل کریں
 دنیاوی عزت پاسکتے ہیں تو ایسی صورت میں ان کی سلطنت بھی بن سکتی ہے تو یہودیوں کی
 موجودہ حکومت فلسطین جو امریکہ، روس، برطانیہ وغیرہم کفار کے تعاون اور سرپرستی سے بنی
 ہے۔ امریکہ کے زیر سایہ وقت گزار رہی ہے، اس حکومت کا قائم رہنا قرآن کریم باہم
 کی صداقت کے خلاف نہیں بلکہ قرآن کریم کی بڑی صاف اور واضح صداقت ہو رہی ہے
 کہ حسب استثناء بحبل من لسان صدایوں کے ذلیل و خوار یہودیوں کی ایک
 جماعت کو دنیاوی عزت مل گئی ہے اور زمین کے ایک گوشہ میں برائے نام رہا ہے۔



عزت والے بن گئے اور قرآن کریم کی آیتوں سے جس پر چہرہ واضح ہو رہی ہے چنانچہ
 سورۃ المائدہ شریف کی آیت نمبر ۶۴ میں بھی خاص یہودیوں کے تعلق ارشاد فرمایا
 فَقَدْ اَوْفَوْا عَلَىٰ نَفْسِهِمْ فَلَا حَصْرَ لَكُمْ فِيهِمْ وَلَئِنْ لَمْ يَخُذِ اللَّهُ بِالنَّاسِ لَأَكْثَرُ
 دُورًا ۚ جب کہیں یہودی جنگ لگ بھڑکائیں گے۔ اللہ سے بچاؤ گے گا۔ یہودی زمین میں فساد
 کے لئے دوڑتے ہیں۔ جنگ کی آگ دبی بھڑکا سکتا ہے جس کے پس پشت برہمن
 جیسی کوئی طاقت ہو تو موجودہ حکومت کا فتنہ ہونا ورنہ کاغذ تو رہے جو بدہر بدہر جنگ شروع کرے
 اس آیت کی ظاہر و واضح صداقت ہے اور پھر جب جنگ شروع کرتے ہیں تو جو نہیں
 بند کرنا چاہتا ہے۔ اقوام متحدہ درمیان میں آجاتی ہیں تو یہ اس آیت کی دوسری صداقت
 ہے کہ جب کبھی جنگ شروع کریں گے اللہ بند کر دے گا اور پھر ان کی توہم فساد کی کوشش
 اور تازہ بہ تازہ شرارتیں جن کی وجہ سے سب سفینتیں ان کی ریشہ دوانیوں سے تنگ آچکی ہیں
 اور ملک بدر کرنا چاہتی ہیں جیسے کہ ہٹلر نے ان کو جرمنی سے نکال اور لگبوں قتل گئے
 اور روس وغیرہ بھی ان کو ملک بدر کرنا چاہتے ہیں تو سب نے مل کر ان کی ایست بنادی
 اس تجویز سے ہمارے ملکوں سے بخوشی نکل کر فلسطین میں جمع ہو جائیں گے بہر حال ان کی
 شرارتیں اور سازشیں بالکل بے نقاب ہیں، یہ اس آیت کی تیسری صداقت ہے وَبَعَثْنَا
 فِي الْأَرْضِ نَفَاثًا

پھر سورۃ منیٰ اسرائیل کی آیت نمبر ۱۷ میں ہے وَإِنْ عُدْتُمْ عَدَا
 كُمْ اَنْتُمْ اِيَّاهُمْ يَرْجِئُ الْفَاسِقِينَ ۚ اگر تم اسے یہودیو! پھر پہلے جیسی شرارتوں کی طرف لوٹے جو تم نے اپنی سابقہ حکومتوں
 اور سلطنتوں کے وقت میں کی تھیں تو ہم بھی لوٹیں گے اور پہلے کی طرح تمہیں ذلیل و خوار
 کریں گے، تو اس سے بھی نمایاں طور پر منتر شیخ ہوتا ہے کہ یہودی دنیاوی فتنہ اور دھت و
 سلطنت حاصل کر سکتے ہیں تو اس لئے رشادات کے ہوتے ہوئے یہ جمعہ کس طرح دیا جاسکتا

جسے اللہ تعالیٰ کی خبر ملے ہو گئی؟

دشمنانِ اسلام کا محض ایک زبردست دھوکا ہے کہ اسلام اور قرآن کی صداقت کے نشانات و صداقت کے بجائے تضاد اور تنگیب کے رنگ میں ان کی پوشش کرتے ہیں "اللہ تعالیٰ بل اسلام کو اسلام اور قرآن سے آشنا فرمائے کہ ان کے دشمنوں سے بھیجیں اور ہم رنگ زمین و اموں سے دور رہیں۔

وہی سائل کے وہ تین سوال جو سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۱ یعنی ﴿لَا تَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِكُمْ أَوْ يَفْعَلُ بِكُمْ أَلَّا تَكُونَ مِنْ خَسِرِينَ﴾ میں تو وہ بھی بے بنیاد اور کھوکھلے ہیں۔

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے "وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد نہ ہوگی۔ یہ آیت تو خدا سبحان و عبادِ کرام سے جو یہود و مدینہ میں سے مسلمان ہو گئے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ تو اس پر مدینہ منورہ کے یہودیوں نے اپنی دولت اور قوت و فوج کی بنیاد پر انہیں کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں تو ان کی تسلی کے لئے فرمایا کہ وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا اور اگر تم سے لڑیں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد نہ ہوگی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حروفِ بحرف صحیح ہے اور واقع ہو چکا۔

الحاصل یہ ان نو مسلم صحابہ کرام اور ان یہودیوں کے متعلق ہے جو اس وقت مدینہ منورہ میں تھے اور یہ نہیں کہ قیامت تک ہونے والے تمام اہل اسلام اور دنیا بھر کے یہودیوں کے متعلق ہو جو قیامت تک ہونے والے ہیں اس میں عموم کا ایک کلمہ ہی نہیں نہ ضرور کلمہ اور ان نقائل اور مولوا اور لای نصرون کی ضمیروں سے مراد وہی مدینہ منورہ کے یہودی ہیں اور جمع فاعل کی ضمیر کلمہ جو اس آیت میں تین بار ہے

دو طرف ان نو مسلم صحابہ سے خطاب ہے جن کو وہ ڈراتے دھمکتے تھے بلکہ اگر سب
 صحابہ کرام کو بھی خطاب عام جو تب بھی کوئی اعتراض نہیں کہ مدینہ منورہ کے یہودی مجہ
 روئے زمین کے یہودی صحابہ کرام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے اور صحابہ کرام سے
 جنگ بھی نہیں کر سکے البتہ خیبر کے یہودیوں سے مقابلہ ہوا تو وہ مار کھا گئے اور
 ان کی مدد بھی نہ ہوئی بلکہ اگر یہ دعویٰ بھی کیا جائے کہ س آیت کا خطاب ہر زمانہ کے
 مسلمانوں کے لئے ہے تو پھر بھی کوئی اعتراض نہیں کیونکہ دوسری آیتوں سے اس کا
 کی فتح و نصرت اور امداد کی جو شرطیں ہیں ان کا لحاظ بھی نہایت ضروری ہے چنانچہ
 ارشاد ہوا **اَنْتُمْ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ** آل عمران آیت ۱۰۹ ترجمہ
 اور تم ہی غالب آؤ گے اگر کامل ایمان رکھتے ہو۔ نیز ارشاد ہوا **وَلَنْ تَضُرُّوْا**
تَنَفُّوْا لَا يَتَضَرَّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا آل عمران آیت ۱۲۰ (ترجمہ) اور اگر تم
 صبر کرو اور پرہیزگاری کئے رہو تو ان کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا۔ نیز ارشاد فرمایا
وَاطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِجَالُكُمْ
وَاصْبِرُوْا اِنَّ اِلٰهَكُمْ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (ترجمہ) اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو
 اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کر دو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی اور
 میرے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پہنچ غزوہ احد شریف میں جو قریش مکہ سے ہوا اس میں صحابہ کرام فتح حاصل
 کر چکے تھے اور مال غنیمت جمع کر رہے تھے کہ بعض صاحبوں سے غلطی ہو گئی، آپس میں
 جھگڑا کیا اور ایک حکم کی نافرمانی سرزد ہوئی تو وہ فتح شکست کے ساتھ بدل گئی جس کا بیان
 سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۵۲ میں فرمایا ہے **حَتّٰى اِذَا فِیْہُمْ وَاَمْرٌ مِّنْہُمْ**
لَا اَمْرٌ وَّ عَصٰیہُمْ تو اگر مسلمان ان شرائط کو پورا کریں یعنی صحابہ کرام کی صرح

کوں بیان نہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے تمام احکامات بجا لائیں اور
منہ ہو کر سب جھگڑے ختم کر دیں اور صبر اور پرہیزگاری اختیار کریں تو صرف یہ ہی بیکار
دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی مگر ہو کیا رہا ہے کہ
وہ عیان سلام پس میں دست بگر گیاں ہیں، اتحاد و اتفاق سے نفرت کر رہے ہیں،
حکام و تائیدیں کستی اور غفلت برت رہے ہیں، صبر اور تقویٰ سے توکل سے غاری ہیں
یاں ہی کمزور ہو گئے ہیں تو لا محالہ اس کا نتیجہ وہی ہونا ہے کہ بزدلی کا شکار ہو گئے اور
دعوت جاتا رہا اور مار کھا رہے ہیں۔

قرآن کریم کی تمام آیتیں حق میں اور تمام خبریں صحیح ہیں لہذا یہ سب حالات جانو
قرآن کریم کی صداقت و حقانیت کے واضح نشانات ہیں، تعجب ہے کہ مسلمان ہو کر ایسے
سوال سنتے ہیں اور چپ ہو جاتے ہیں۔ ان آیات میں سے کسی ایک کا پڑھنا ہی کافی جواب
کیا قرآن کریم میں یہ نہیں فرمایا **وَسَلِّتَ الْأَنبِيَاءُ مُنَادُوا لَهُمْ السَّلَامَ**
اسود اللہ عسوان آیت ۱۷۰، ترجمہ، اورینٹل پبلیکیشنز نے لوگوں کے لئے باریاں
دہی ہیں یعنی کبھی کسی کی باری اور غلبہ ہوتا ہے اور کبھی کسی کی باری اور غلبہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے
ملک میں اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا اور اس کے کاموں میں اس کی پوشیدہ
حکمتیں ہو کر رہتی ہیں تو اگر کسی وقت اہل اسلام کی غفلت اور بد عملی کی وجہ سے بطور سزا
تسلیمت ہو جائے اور علاقے چھین جائیں اور غیروں کا غلبہ ہو جائے تو یہ سب کچھ قرآن کریم
کے واضح احکامات اور ہدایات اور غیبی خبروں کی زبردست تصدیقات ہیں۔

افسوس کہ ہماری غفلت اس حد تک بڑھ گئی کہ قرآن کریم کی ہدایتوں کو ٹھٹھا
اسلام اعتراض کے رنگ میں پیش کر رہے ہیں اور بھولے بھولے مسلمان سن کر حیرت و
حسرت کی آوازیں بلند کرتے ہیں، اللہ رب العالمین ہدایت فرمائے اور چشم بند سے بہرہ ور



بائے، آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی حسب الاعظم و رسوله

عزیزہ الغیبہ ابوالخیر محمد نور اللہ نبی غفرلہ

الاستفتاء

محترم المقام جناب حضرت مولوی ابوالخیر محمد نور اللہ صاحب ام فیضکم
اسلام علیکم آپ کے شاگرد سے آپ کے علم و فضل کی شہرت سن کر اشتیاق پیدا ہوا کہ آپ کے
علوم ظاہری و باطنی سے کسی قدر استفادہ کروں۔

۱۔ سورہ احزاب ۲۲ میں انا عرضنا لالحق میں فقط امانۃ کے کیا معنی
۲۔ پارہ ۲۶ آیت و نعر زود و تسوہ و سحر و سحر و صد
اس میں تین ضماں ہیں، پہلی دو ضماں رسالت مآب کی طرف منسوب کرتے ہیں تیسری
ضمیر اللہ عزوجل کی طرف پھیرتے ہیں، اب اس میں بعد مرتب یعنی نشر ضماں ہوتا ہے
اس کا کیا جواب ہے؟ مجھے امید اٹھتی ہے کہ آپ بندہ کو مکمل قاطعہ و براہین سلطہ سے
جواب دیکر شکور فرمائیں گے نیز ایک رسالہ مکبر نصرت لیسر العزت بھی رس فرمادیں
لفافہ ہمراہ خدمت پیش ہے۔

محمد عسکری جگر نوی، عزیز یہ دو خانہ صد چھاؤنی بر

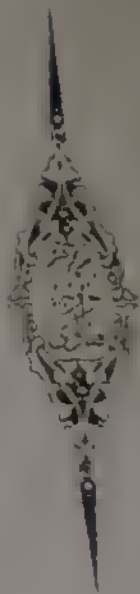
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَاب

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي الْبُورَ وَالصَّوَابَ

۱۔ اس میں کئی قول ہیں اور بہت سے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اس امانت سے (الذمہ) شرعیہ نماز، روزہ وغیرہ میں تفسیر مظہری ج ۴ ص ۴۲۲ میں ہے و مرجع ہند: ۲۸۵۰۔ امانت ہی التکلیفات الشرعیۃ اور حضرت قاضی ثناء اللہ علیہ رحمۃ کی تحقیق یہ ہے کہ امانت سے مراد تجلیات ذاتیہ دائمہ کی استعداد و قابلیت ہے فرماتے ہیں وعدی علی ما استفدت من کلام المجدد للآلاف الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان الامانۃ ما اودع اللہ سبحانہ فی ماہیۃ الانسان من الاستعداد للتجلیات الذاتیۃ الدائمۃ ۲۔ بعد مرجع اور ہے اور امتنا رضائراور، جس کی طرف ضمیر راجع ہو اس کا دور ہونا بعد مرجع کہلاتا ہے اور ایک کلام میں ایک ہی قسم کی ضمیروں کا مختلف مراجع کی طرف لوٹنا امتنا رضائرا کہلاتا ہے۔ سائل نے "یعنی" کہہ کر دونوں کو ایک دکھایا ہے جو خلاف واقع ہے۔

۳۔ عنائرتے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ نیر اللہ رب العالمین کی طرف راجع ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلی دو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہیں اور تیسری اللہ جل کی طرف، یہ دونوں قول محتمل اور جائز ہیں اور دونوں کا مال بھی ایک ہی ہے کہ اللہ عز وجل کی تعظیم کا تقاضا ہے ازومی ہے کہ اس کے حبیب اعظم کی تعظیم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تقاضا ہے ضروری ہے کہ



ان کے رب عزوجل کی تعظیم کی جائے قائمین قول اول سے زنجیری کا کہ فی جہت
اور وہ کتاب ج ۳ ص ۱۱۱ میں کہتا ہے و انسداد مسعر بر سند معریدہ
و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

معالم التنزیل میں قول ثانی پر بلا اشارہ حذف اقتصار فرمایا و خازن میں
پہلا زنجیری کا قول بتایا اور دوسرا زنجیری کے ماسوا سب کا قول فرمایا جو ترجمہ کن
بی بین دلیل ہے، خازن ج ۶ ص ۱۵۹ میں ہے قل نہ محسری و نصہر
متہ تعالیٰ الی ان قال؛ و قل عیدہ نکات فی قول معنی و معرودہ
و یوفردہ (یہ بھی ایک قرات ہے اور دوسری و معرودہ و یوفردہ ہے
راجعۃ الی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاء شریف ج ۲ ص ۲۰۰
میں اس دوسرے قول کو اکثر و اظہر فرمایا ہے، فرماتے ہیں و لا کنو زحیمو
ہذا فی حق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رہا بعد مرجع کا سوال تو وہ یہاں وارد ہی نہیں ہو سکتا کہ مرجع کا ذکر نفی سے
قریب ضروری نہیں بلکہ ذکر ذہنی ہی کافی ہے حالانکہ اللہ عزوجل و اس کے صہیب
پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سب ذہنوں میں جلوہ گر ہے۔ قرآن کریم کی سی یات کجرت
میں جن میں اظہار مروج کا ذکر نہیں اور ضمیر کی غامد میں وارد حضرت مر۔ صفہ
اور اگر بالفرض ذکر لفظی قریب ہی ضروری ہوتا تو پھر بھی چونکہ اقربیت مرجع ضروری نہیں
تو کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

اور جانے کی ضرورت نہیں یہیں گلی یت میں ہے و من ذی سہ
عقد عصب اللہ فسوسہ جحر عظمیٰ اس قول پاک میں غائب صمیر
بارہں دو بار بار اور دو ستر پہلی بار زعلہ میں ہے جوہر کی طرف جمع ہے و

دوسری بار منسوب ہیں ہے جو من کی طرف راجع ہے حالانکہ دوسری بار
 ہے اور چوتھی منسوب کی ضمیر متراشدہ کی طرف راجع ہے حالانکہ بار
 من کی طرف راجع ہے در یونہی صد ہا آیات و احادیث و معادرت العرب
 میں در ہے تو معلوم ہوا کہ یہ سوال محض بے جا اور باور نہوا ہے اور ہمیں سے متاثر
 ضمیر کا جواب بھی گئی مگر اس کی الگ مثالیں بھی زیادہ افادہ کیلئے ذکر کجائی ہیں
 یہ سورت میں ہے وَمَنْ يَطْعَمْهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ

اس میں رسول کی ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے اور ید دخل کی مفعول ضمیر مترا
 جی مذہبی طرف راجع ہے مگر منصوب بار متصل من کی طرف راجع ہے

یہ سورت بنی اسرائیل کے دل میں ہے سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى
 بِعَبْدِهِ لَيْدًا مِّنَ السَّجْدِ الْحَرَامِ إِلَى السَّجْدِ الْأَقْصَى

لَيْدِي بَرَكْتَ حَوْلَ لَيْدِي مِّنَ أَيْدِيْنَا اس میں اسری اور
 سجد کی طرف ضمیر لیدی کی طرف راجع ہیں اور حولہ کی ضمیر المسجد کی طرف

اور شرب کی عہدہ کی طرف اور اس کی بھی ہزار ہا تفسیریں ہیں تو معلوم ہوا کہ
 نہ نما بعد مرجع اور انت شمار کا کوئی اعتبار نہیں ہاں اگر بعد و انتشار مابین

عرب کے لئے مفہم معنی میں باعث وقت نہیں تو قابل اعتراض ہو سکتے ہیں اور
 نہیں بخفا جی ج ا ص ۳۴۷ میں فرماتے ہیں السفکیک دای اسفندر

نصہ سر مع ضیف و سفر من کنیر فی کلاہم
 نیز یہی مفہم میں قول ثانی کا ایک قرینہ ذکر فرماتے ہیں وقد رجعت

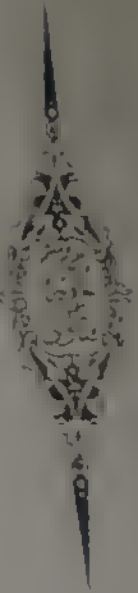
نصہ سر مع ضیف و سفر من کنیر فی کلاہم



الاستفتاء

بجاست جناب حضرت فقیہ اعظم صاحب مدظلہ

سورہ یسین : سورہ بقرہ مختصر اور عام فہم لغات تحریر فرمادیں، مہربانی ہوگی



مدینہ منورہ میں سب سے پہلے ہی سورت نازل ہوئی، اس مبارک سورہ میں
ہزار حکم اور ہزار نئی ممانعت اور ہزار خبریں ہیں۔ اس کی آیت ۲۵۵ کا نام آیۃ الکرسی
جسے جو بڑی مبارک آیت ہے۔ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت اس کے پڑھنے کی
بہت بڑی فضیلت ہے۔ اس سورت کی آخری دو آیتیں ۲۵۵ و ۲۸۶ عرش کے نیچے
ایک خزانہ سے انعام ہوئی ہیں رات میں ان کا پڑھنا حکم حدیث پاک کفایت کرتا ہے
جس گھر میں یہ پاک سورت قیامت کی بجائے تین دن تک شیطان اس میں داخل نہیں آتا
اس سورت کی پہلی آیت 'سبح' ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سورتوں کے اول میں
تین آیتیں ان کا نام حروف مقطعات ہے، ان حروف یا آیات کا ترجمہ نہیں کیا جاتا



ان کا معنی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے یہ سرور ربین
 اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان
 اس سورت کے چالیس رکوع ہیں اور دوسو چھیالیس آیتیں۔ پچیس ہزار پانچ سو
 حروف ہیں۔ اس سورت میں کافی عقیدوں کا بیان ہے۔

عقیدے متعلقہ ذات العالمین

یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے (آیت ۳) اس کا کوئی شریک اور شریک نہیں
 (آیت ۱۶۳) وہ ہر چیز پر قادر ہے (آیت ۲) وہ گھیرنے والا ہے (آیت ۹) اس نے
 زمین کو بستر بنایا اور آسمان کو عمارت اور آسمان سے پانی اتار تو اس سے کچھ پھیں
 پیدا فرمائے (آیت ۲۲) وہ زندہ کرنے والا مرنے والا اور پھر زندہ کرنے والا ہے
 اور سب نے اسی کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے قیامت کے دن (آیت ۲۱) زمین میں جہاں
 فائدہ کے لئے سب کچھ بنایا، سات آسمان بنائے اور وہ سب کچھ جہنم سے
 (آیت ۲۹) وہی علم و حکمت والا ہے (آیت ۲۵) اس نے پیغمبروں کو بھیجا (آیت ۲۸)
 اس نے قرآن پاک محمد مصطفیٰ پر اتارا (آیت ۲۳) جبریل امین نے اس کے حکم
 سے محمد مصطفیٰ کے دل پر اتارا (آیت ۲۹) جس کو چاہتا ہے پنی رحمت سے
 نوازتا ہے اور بڑے فضل والا ہے (آیت ۲۸) اسی کے لئے آسمانوں زمینوں
 کی بادشاہی ہے (آیت ۲۸) وہ دیکھنے والا ہے (آیت ۲۸) وہ وسعت اور علم والا
 ہے (آیت ۲۸) جو چاہے کن "فرما کر پیدا کر دیتا ہے" (آیت ۲۸) وہی سننے والا
 جاننے والا ہے (آیت ۲۸) وہ بے خبر نہیں (آیت ۲۸) وہ بہت مہربان ہے (آیت ۲۳)
 بے شک وہ صابروں کا ساتھی ہے (آیت ۲۵) وہ نیکی کا صلہ دینے والا ہے

۱۔ اے نبی! کہ جس نے ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کی پادشاہی ہے جس کی طرف ہم نے اس کو ترجیح دی ہے۔
 ۲۔ اے نبی! کہ جس نے ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کی پادشاہی ہے جس کی طرف ہم نے اس کو ترجیح دی ہے۔
 ۳۔ اے نبی! کہ جس نے ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کی پادشاہی ہے جس کی طرف ہم نے اس کو ترجیح دی ہے۔
 ۴۔ اے نبی! کہ جس نے ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کی پادشاہی ہے جس کی طرف ہم نے اس کو ترجیح دی ہے۔
 ۵۔ اے نبی! کہ جس نے ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کی پادشاہی ہے جس کی طرف ہم نے اس کو ترجیح دی ہے۔
 ۶۔ اے نبی! کہ جس نے ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کی پادشاہی ہے جس کی طرف ہم نے اس کو ترجیح دی ہے۔
 ۷۔ اے نبی! کہ جس نے ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کی پادشاہی ہے جس کی طرف ہم نے اس کو ترجیح دی ہے۔
 ۸۔ اے نبی! کہ جس نے ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کی پادشاہی ہے جس کی طرف ہم نے اس کو ترجیح دی ہے۔
 ۹۔ اے نبی! کہ جس نے ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کی پادشاہی ہے جس کی طرف ہم نے اس کو ترجیح دی ہے۔
 ۱۰۔ اے نبی! کہ جس نے ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کی پادشاہی ہے جس کی طرف ہم نے اس کو ترجیح دی ہے۔

سنت کو جوڑوں کا موم اور میٹھا بن دیا (آیت نمبر ۱۲۴) اللہ تعالیٰ نے
 اس پتھر کو جس پر ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ شریف کو تعمیر فرمایا کا قدر بنادیا
 آیت ۱۲۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے سرزمین مکہ جو جنگل تھی بڑا آباد شہر بن گیا
 اور اس کے رہنے والوں کو یہود جات عطا ہوئے (آیت ۱۲۶) حضرت ابراہیم علیہ السلام
 اور حضرت اسمعیل علیہ السلام نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دعا کی کہ خصوصی شانوں کے ساتھ
 نہیں ہماری ذریت میں مسیحوت فرما (آیت ۱۲۹) آپ نے اپنی اولاد کو دین اسلام پر
 ثابت قدم رہنے کی وصیت فرمائی (آیت ۱۳۲) ابراہیم علیہ السلام ہر باطل سے جدا تھے
 اور مشرکوں سے نہ تھے (آیت ۱۳۵) نرود بادشاہ وقت نے جو کافر تھا حضرت
 ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جھگڑا کیا تو اس کے ہوش اڑ گئے (آیت ۱۳۸) حضرت
 ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے دکھا دے کہ مردے کھڑے
 زندہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ان کے جلاوے سے چار مڑے پرندے
 زندہ فرمائے (آیت ۲۶۰)

بنی اسرائیل کا بیان

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے سب جرموں پر فیضیت بخشی
 آیت ۴۴ ان کو فرعون کے ظلم سے نجات بخشی جو ان کے قوم کو دھڑکے ذبح کر دیتا تھا
 اور مڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا آیت ۴۹ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دریا پھاڑ کر
 خشک رکھے بنا کر فرعون سے بچا لیا اور فرعون کو جمع شدہ سی دریا میں غرق کر دیا
 آیت ۵۰ انہوں نے پتھر اچھا تو توبہ یوں قبول ہوئی کہ ایک دوسرے کو قتل کیا آیت
 ۵۴ موسیٰ علیہ السلام کے سامنے ایک گروہ نے گستاخی تو دیکھتے ہوئے مر گئے اور



پھر زندہ کئے گئے آیت ۵۵ و ۵۶ اللہ تعالیٰ نے ان پر بادل کو سائبان بنا دیا۔
 منیٰ اور نجدین کی طرح ایک چٹھی چیز اور سلویٰ بچپن پر بند تار سے گھر خانوں نے شکر کرنے
 آیت ۵۷ ان پر خورامی اور نادراری مقرر کی گئی ورنہ ان کے غضب میں بوٹے کیونکہ یہ جنت
 کی آیتوں کو انکار کیا اور پیغمبروں کو ناحق شہید کیا آیت ۶۱ وغیرہ ان کے ہی سب فرمان بند
 بنا دے گئے۔ (آیت ۶۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بیان

موسے علیہ السلام نے اپنی قوم کے سے پانی صاف کیا تو حکم دیا کہ اس پتھر پر
 اپنا عصا مار دو تو اس پتھر سے بارہ چشمے جاری ہو گئے آیت ۶۰ بنی اسرائیل کا ایک قتل جو
 "قاتل کا پتہ نہ چلا تو موسے علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک گائے ذبح کرو (آیت ۶۷) اور
 حکم دیا گیا کہ مقتول کو اس گائے کا کھجور مار دو تو اس نے زندہ ہو کر قاتل بنا دیا آیت ۶۸
 اللہ تعالیٰ نے موسے علیہ السلام کو کتاب تورات عطا فرمائی (آیت ۷۷)

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر

یہودیوں نے حضور صلیہ السلام کے وقت حضرت سلیمان علیہ السلام پر تہمت
 لگائی کہ وہ بے وفادار تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت درپن جاری آیت ۱۰۲

حضرت عزیر علیہ السلام کا بیان

عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سو سال تک مردہ رکھا اور پھر زندہ فرمایا
 سو سال تک ان کا کھانا اور پانی ٹھیک رہا اور بدلہ دار نہ ہوا ان کے سامنے ان کے



فرشتوں کا ذکر

فرشتوں کا ماننا ضروری ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت
ایماندہ فرشتوں کو مانتے ہیں (آیت ۲۸۵) فرشتوں کا دشمن کافر ہے (آیت ۱۹۸)

ارکان اسلام کا بیان

نماز اللہ سے ڈرنے والے نماز قائم رکھتے ہیں (آیت ۳) حکم ہے کہ نماز
قائم رکھو اور باجماعت ادا کرو (آیت ۴۲) نماز اور صبر سے مدد چاہنے کا حکم
آیت ۱۵۳ و ۱۵۴ سب نمازوں کی نگہبانی کا حکم ہے خصوصاً بیچ کی نماز اور اکثر نماز
قول کہ یہ نماز عصر ہے (آیت ۲۳۸) اور بھی بہت آیتوں میں نماز کا ذکر ہے۔
زکوٰۃ کا بیان آیت ۳ و ۴ و ۵ و ۸۳ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ میں ہے۔

روزہ کا بیان از آیت ۱۸۳ تا ۱۸۷ ہے کہ روزہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھا روزہ
گنتی کے دنوں میں فرض ہے، ماہ رمضان المبارک میں لازم ہے بیمار اور
مسافر کے لئے رخصت ہے کہ بیمار زندہ رست ہونے کے بعد اور مسافر گھر اگر
روزے کی قضائی دے لے اور جسے روزے کی طاقت ہی نہیں تو دوبارہ
دسے ایک مسکین کا کھانا فی روزہ اور روزے کا وقت صبح صادق سے سوچ
غروب ہونے تک ہے۔

حج کا بیان بہت قویں میں ہے آیت ۱۵۸ میں ہے کہ حج اور عمرہ کر کے تودہ دینا



درمردہ (یہ دو پہاڑیاں کعبہ شریف کے نزدیک ہیں) کے پھیرے کی آیت ۱۸۹ میں ہے کہ نئے چاند لوگوں اور حج کے لئے وقت کی علامتیں ہیں آیت ۱۹۰ میں حج اور عمرہ پورا کرنے کا حکم ہے در رکاوٹ کی صورت میں قربانی کا کھم وغیرہ مسائل کا بیان ہے اور یونہی آیت ۲۰۳ تک حج کے مسائل کا بیان ہے۔

متفہات

- حلال کھانے کا بیان آیت ۱۶۸ وغیرہ میں ہے اور حرام سے بچنے کا حکم آیت میں ہے۔
- بیع کے حلال ہونے اور سود کے حرام ہونے کا بیان آیت ۲۷۵ و ۲۷۶ وغیرہ میں ہے۔
- گواہی کا بیان آیت ۲۸۲ میں ہے۔
- گردی رکھنے کا بیان آیت ۲۸۳ میں ہے۔
- صدقات و خیرات کا بیان اور ریا یعنی دکھاوے سے بچنے کا بیان آیت ۲۹۱ سے ۲۹۴ تک ہے اور بھی کئی آیات میں ہے۔
- نکاح کا بیان کہ کفار کے ساتھ نہ کیا جائے اور مؤمنین کے ساتھ ہر آیت ۲۴ میں ہے۔
- طلاق کے مسائل آیت ۲۲۶ و ۲۲۷ سے ۲۴۲ تک کوئی آیت میں ہیں اور یوں ہی بعض آیات میں نکاح کے مسائل بھی ہیں۔
- کعبہ شریف کی تعمیر کا ذکر آیت ۱۲۷ میں در کعبہ شریف کا لوگوں کے لئے رُح

درمیں جتنے کا ذکر آیت ۲۵ میں ہے اور یوں ہی طواف کا بھی اور کعبہ کا بھی
کے منہ نماز جتنے کا ذکر آیت ۲۲ سے ۱۵۰ تک ہے۔

○ دنیاؤں کے حق پر مشیدہ کرنے کی برائی کا ذکر آیت ۲۷ اور غیر
آیت میں ہے۔

○ قصاص یعنی ناحق قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے اس کا بیان آیت ۱۷،
۱۸، ۱۹ میں ہے۔

○ جہاد یعنی راہِ خدا میں جنگ کرنے کا بیان آیت ۱۹۰ سے ۱۹۵ تک ہے جہاد میں
ثابت قدمی اور سہر کا بیان آیت ۱۷۷ اور ۲۱۴ میں ہے اسی طرح آیت ۲۱۶ و
۲۱۷ میں بھی جہاد کا ذکر ہے۔

○ شہید کی حیات ابدی کا بیان آیت ۱۵۴ میں ہے۔

○ یتیموں کی اصلاح اور بھلائی کا حکم آیت ۲۲۰ میں ہے۔

○ مرتد یعنی وہ شخص جو دین اسلام سے پھر جائے اور کفر پر ہی مرجائے اس کا حکم
یہ ہے کہ اس کے سب عمل مٹ جاتے ہیں اور دنیا و آخرت میں اسے نیک کام
پر ثواب نہیں ملتا اور وہ ہمیشہ کے لئے دوزخی ہو جاتا ہے، اس کا بیان آیت
۲۱۷ میں ہے۔

○ عہد پورا کرنے کا ذکر آیت ۷۷ میں ہے۔

فائدہ
اس سورت پاک کی کئی آیتوں سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ
سرتعائے جس مرد کو چاہے اسی دنیا میں دوبارہ زندہ فرما سکتا ہے چنانچہ

آیت ۵۵ میں فرمائی کہ ایک جو امت کو مار کر زندہ کرنے کا بیان ہے پھر آیت ۳۰
میں فرمائی کہ قتل کو گناہ ذبح شدہ کھڑے مارنے سے زندہ کرنے کا

ذکر ہے پھر آیت ۲۴۳ میں ہزاروں کی تعداد لوگوں کو مارنے کے بعد زبردستی
 تفریح ہے پھر آیت ۲۵۹ میں عزیر علیہ السلام کو سو سال کے بعد زندہ کرنے کا
 بیان ہے اور ان کے صد سالہ مردے گدھے کو زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ پھر آیت
 ۲۶۰ میں چار ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے پرندوں کے زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ ویسے برا
 عقیدہ ہے کہ ہمارا پیار ارب جسے چاہے مار سکتا ہے اور جس مردہ کو جس وقت چاہے
 زندہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے لہذا قیامت ضرور قائم کرے گا اور سب
 مردوں کو زندہ کر کے اپنی سچی عدالت میں جمع فرمائے گا اور دنیا میں مردوں کو زندہ کرنا
 قیامت کا نمونہ دکھاتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے ظالمین اور باطل
 کے سب ارنی کیفیت تھی المہدیٰ (ترجمہ) اسے میرے رب دکھا مجھے کس طرح تو میرے
 زندہ کرے گا لہذا قیامت کا ماننا ضروری ہے جو آیت ۴۲ و ۸ و ۶ وغیرہ کافی آیات
 سے ثابت ہے۔

فائدہ اس سورت پاک میں اللہ رب العالمین نے پنا ایک خصوصی شان بھی
 بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ جس آیت یا حکم کو چاہے منسوخ فرما دیتا ہے
 اس کا بیان آیت ۱۰۶ میں ہے لہذا جو شخص نسخ کا انکار کرے وہ کافر ہے۔
 یہود وغیرہ کافر نسخ پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ ان کا یہ اعتراض غلط ہے اور اگر
 نسخ نہیں تو آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام جن میں بہن بھائی کا نکاح بھی
 اب کیوں باقی نہیں رہا؟ یونہی نوح علیہ السلام کی شریعت باقی رہتی تو تورات کے
 حکام کس طرح نافذ ہوتے؟

نسخ در حقیقت حکم سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اپنے
 علم میں پہلے ہی تھا اور لوگوں کو معلوم نہ تھا ہاں اب حضور پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



وَأَمَّا الْفُلُ فَإِنَّهُ بِأَعْيُنِنَا
وَمَا ظَنُّ الْفُلَانِ فِيمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ شَأْنٍ

وَبِیْقَظْ سَبِّحْ یَسْمُوکَ ۝ رَحْمَہُ لَآ وَحْشَہُ

یَسْمُوکَ ۝

..... یَسْمُوکَ ۝

..... یَسْمُوکَ ۝

خاتمہ

بہت محبوب بحیثیت حدیث کے موضوع پر ایک اہم تصنیف ہے جس میں کثیر
ذاتی بات و سنوادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی حرج و مرج
دریں میں نہ ملے گا بلکہ نبوی مقبرہ و تابعین قول و عمل ہے

سیدہ فاطمہ عظمیٰ کے سفرِ عمر بن الخطابؓ کی کتاب ۳۸/۱۰۹۱ میں تھیں فرما
جسے عجمی عرب و عجمی میں قطعاً و قطعاً کیا۔ از اس بعد کسی عجمی و عربی
کے کہ ۱۰۰۰ درمہ پر پیش: ترتیب ۱۰۰۰ درمہ ۵۰۰ درمہ ۵۰۰ درمہ ۵۰۰ درمہ ۵۰۰ درمہ
جس کا ہر ایک: ہر ایک سے جمع ہو کر شائع ہو۔

یہ پیشین گوئی چالیس لکھ تھیں جبکہ دوسرے پیشین گوئی میں حضرت
غنیہ عظمیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حرج و مرج کی حرج و مرج پر یہ کتاب ۳۸/۱۰۹۱
سے نہیں امیر ہے کتاب کی ہمت کے پیش نظر سے فتاویٰ و فرائض میں شائع کیا جائے

امشب



کِتَابُ السُّنَنِ وَالْحَدِيثِ

رسالہ حدیث الحبیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلَاكَ

ہر دو دل جو صدق وں سے یکہ نہ پاک مانتا ہے غیث جانتا ہے کہ اللہ
بہ عین کے بھیجے ہوئے پیے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو توں نہیں
اور کہ جس کا نام سنت و حدیث ہے ایسا نہ دوں گے لئے فتا بہت ہے ورنہ
شعبہ جو اس آفتاب کی نورانی کرنوں سے دور ہوا کبھی درست یز نہیں چسکتا
اور حقیقت ہے اور بالکل بے غبار ہے اس کا ثبوت تنہا ہے کہ کسی
مقام کا متاج نہیں ہوگا جس نازک زمانے میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی
نہیں ہوگی کہ عین مطابق بہت و بے دینی کی ہر رہ نہ ہوگا نہ حساب نہ رہا

صرف سے مگر ہی کے سبب آ رہے ہیں جسے کہ یہ خطرناک طوفان بھی اگیا۔ کیا گمراہی
 صرف قرآن ہی معتبر ہے، وہی قابل قبول و عمل ہے اور حدیث کا کوئی اعتبار نہیں ہو
 یہی قابل قبول و عمل ہے، نعم بسم اللہ رب العالمین۔ ایسا کہنے والا کوئی
 نہیں رہا کہ باقاعدہ ایک جماعت پیدا ہو گئی ہے جو لوہری قوت سے یہ جہم چلا رہی ہے
 نہ مناسبت ضروری ہے کہ ہم اپنے بھولے بھالے بھائیوں کی حفاظت کریں اور اس
 ہیبتناک طوفان سے بچانے کی کوشش کریں۔ اسی بنا پر یہ فقیر سراسر ایا تقصیر اپنے
 پیارے بھائیوں کے لئے قرآن پاک کی روشنی میں ہی دلائل سے واضح کرتا ہے کہ
 قرآن پاک کی طرح حدیث پاک بھی معتبر اور قابل قبول و عمل ہے۔

دلیل نمبر ۱

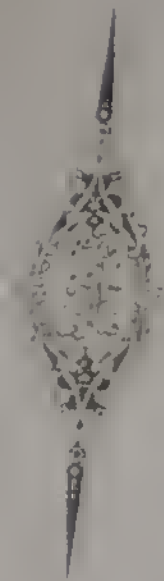
نہ رب العالمین جل و علا فرماتا ہے :

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
 آيَاتِهِ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا
 مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۚ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَنُتْلِيَنَّهُمْ
 وَهُمْ لَا يَخْتَصِمُونَ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
 وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ترجمہ : "وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا
 ۔ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں
 کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور
 گمراہ تھے اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے



ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے ورنہ ہی عزت و کثرت رہا ہے۔ یہ نہ کہ
 خصل ہے جسے چاہے دست اور اللہ بڑے نفس و سبب موتہ مجددیت
 ان آیتوں سے واضح ہو کہ تمام امت قرن تک سے باطن سبحانی پختہ
 تھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بنانے اور پڑھانے سے ہی امت نے قرن کو قرن بڑھا
 حالانکہ حضور کا یہ بتنا کہ یہ قرآن ہے۔ حدیث ہے تو درویشوں کی طرح ضائع ہوا حدیث کے
 ماننے اور اعتبار سے ہی قرآن کریم کا قرآن ہونا ثابت ہوتا ہے تو جو حدیث کو مستحکم
 نہ کرے وہ قرآن کا کبھی اعتبار نہیں کر سکتا اور یہ بھی واضح ہو کہ حضور پاک قرآن کریم کو ہم
 عطا کرتے ہیں، اس کی تفسیر اور تشریح کرتے ہیں اور یوں نہیں کہ صرف تو وہ آیات
 کر دیں اور سمجھا نہیں نہ بلکہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھانے کے بغیر قرن پر یہ عجابی
 نہیں جاسکتا اچانچہ آگے دلیل دوم میں اس کی تفصیل آ رہی ہے اور یہ سمجھنا حضور کے
 اپنے پیارے پیارے بولوں میں ہے جن کو حدیث کہا جاتا ہے درجب حدیث کے منہ
 قرآن کریم سمجھ نہیں آتا تو اس پر عمل کیسے ہو؟ تو معلوم ہوا کہ حدیث پر عمل کرنے سے ہی قرن
 پر عمل ہو سکتا ہے لہذا حدیث بھی معتبر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور نعمت کو پاک کرتے ہیں
 اور یہ پاک کرنا وعظ و نصیحت سے ہے جو صرف تواضع و آیات ہی نہیں بلکہ حضور پاک اپنے
 اقوال سے بھی وعظ و نصیحت کرتے تھے ورنہ علیحدہ تزیکیہ کا ذکر نہ ہوتا تو ثابت ہو کہ حدیث بھی
 معتبر ہے اور پاکیزہ بنانے والی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ حضور نکتہ قرآن کریم کے صدور
 حکمت بھی تعلیم فرماتے ہیں اور حکمت حدیث ہی ہے کہ قرن کریمہ اور حدیث پاک کے صدور و حضور
 نے کوئی اور تعلیم دی ہی نہیں تو بڑی وضاحت سے ثابت ہو کہ قرن کریمہ کی توحید حدیث بھی
 معتبر ہے ورنہ معاذ اللہ یہ کہنا پڑے گا کہ حضور کی تعلیم جس کے بغیر انسان حلی ہوا کر رہی ہے
 باہر نہیں آسکتا اس تعلیم کو کوئی اعتبار نہیں اللہ تعالیٰ پناہ دے۔ " یہ بھی واضح ہو کہ



سہ ماہیہ حضرت عیسیٰ برپا ہونے سے پہلے والے قیامت تک سب ہی
 حضرت عیسیٰ پر رہے ہیں ووصاف صاف معلوم ہو کہ جس طرح پہلی امت کے لئے
 حدیث کا تناظر و قرین قیامت تک بعد میں آئے والی امت پر ہر زمانہ میں حدیث
 و تناظر و قرین سبہ و ری بھی وضع ہو کہ جس طرح حضور کی تلاوت آیات اور تعلیم کتاب فضل اللہ ہے
 سی طرح حضور کا تزکیہ امت و تعلیم حکمت جو حدیث ہے بلاشبہ فضل اللہ ہے اور اس فضائے
 وہی قسمت و روز جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کی غلامی کیلئے پسند فرمایا ہے
 حضرت رب العالمین جل و علا کے اس احسان عظیم اور حضور پر نور صلی اللہ
 علیہ وسلم کی ان و صاف جلیلہ تلاوت قرآن پاک، تزکیہ امت، تعلیم کتاب و حکمت کا ذکر
 اور بھی کئی جگہ میں ہے، دیکھو پارہ اول رکوع ۱۵ اور پارہ دوم رکوع ۲ اور پارہ چہارم رکوع ۸

دلیل نمبر ۳

پارہ ۲۹ رکوع ۱۷ میں ہے ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَبِيًّا (ترجمہ) پھر بے شک

سورہ نعت فہم مژدہ سوز و غم نہ سہارا غنیمت الیبت و یعلمہم الکتاب والجنۃ
 و سببہم منہم انت خبر منہم لکرم لغوہ آیت ۱۰۹ ترجمہ " اسے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول
 انہی سے کہہ دے کہ پروردگار تمہارے رسول اور انہی میں سے ایک کتاب اور پختہ علم رکھنے والے اور انہیں خوب پتہ فرمائے جس کے لئے تمہاری کتاب لائے
 کہ کتاب خدا ہے کہ انہیں تمہارا حکم سکھائے، پس انہیں تمہاری کتاب و حکمت و تعلیم و جنۃ و یعلمہم
 سورہ نعت فہم مژدہ سوز و غم نہ سہارا غنیمت الیبت و یعلمہم الکتاب والجنۃ
 ترجمہ کرتے ہیں کہ وہ کتاب ہے انہیں کہ کتب پر پختہ علم رکھنے والے اور انہیں خوب پتہ فرمائے جس کے لئے تمہاری کتاب لائے
 کہ کتاب خدا ہے کہ انہیں تمہارا حکم سکھائے، پس انہیں تمہاری کتاب و حکمت و تعلیم و جنۃ و یعلمہم
 سورہ نعت فہم مژدہ سوز و غم نہ سہارا غنیمت الیبت و یعلمہم الکتاب والجنۃ
 ترجمہ کرتے ہیں کہ وہ کتاب ہے انہیں کہ کتب پر پختہ علم رکھنے والے اور انہیں خوب پتہ فرمائے جس کے لئے تمہاری کتاب لائے
 کہ کتاب خدا ہے کہ انہیں تمہارا حکم سکھائے، پس انہیں تمہاری کتاب و حکمت و تعلیم و جنۃ و یعلمہم
 سورہ نعت فہم مژدہ سوز و غم نہ سہارا غنیمت الیبت و یعلمہم الکتاب والجنۃ

میں کی ہیکریوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔

قرآن کریم پارہ ۵ رکوع ۱۲ میں سورۃ شوریٰ ص ۱۰۰

لَا تَنْفَعُ سِنِينَ اَنْتَ بِسَيِّئَاتِكَ مِنْهُ تَرْجُو سَعْدًا لِّبَنِي اَدَمَ لَنْفَعُكَ مِنْهُ اَنْتَ بِسَيِّئَاتِكَ مِنْهُ تَرْجُو سَعْدًا لِّبَنِي اَدَمَ لَنْفَعُكَ مِنْهُ اَنْتَ بِسَيِّئَاتِكَ مِنْهُ تَرْجُو سَعْدًا لِّبَنِي اَدَمَ

نیز پارہ ۴ رکوع ۱۲ میں سورۃ شوریٰ ص ۱۰۰

لَا تَنْفَعُ سِنِينَ اَنْتَ بِسَيِّئَاتِكَ مِنْهُ تَرْجُو سَعْدًا لِّبَنِي اَدَمَ لَنْفَعُكَ مِنْهُ اَنْتَ بِسَيِّئَاتِكَ مِنْهُ تَرْجُو سَعْدًا لِّبَنِي اَدَمَ لَنْفَعُكَ مِنْهُ اَنْتَ بِسَيِّئَاتِكَ مِنْهُ تَرْجُو سَعْدًا لِّبَنِي اَدَمَ

پہلی دو آیتوں سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب

پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی کتاب پاک کے معنی اور مطالب کیلئے اور بیان فرمادے

پھر دوسری اور تیسری آیت سے واضح ہوتا ہے کہ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم

کے ان معنوں اور مطلبوں میں سے جو جو امت کے لئے ضروری ہیں بیان فرماتے ہیں

اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کریم کے معنی اور مطلب کس قدر زیادہ ہیں اسکے

متعلق خود قرآن کریم سے ہی واضح ہوتا ہے کہ اس میں ذات پاک اور صفات جلال جہاں

کا روشن بیان ہے اور تمام مخلوقات کے ذرہ ذرہ کا تفصیل دار پورا پورا علم ہے چنانچہ

پارہ ۱۱ رکوع ۹ میں ہے،

وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ تُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَنْ يَكُنْ صَدُوقًا

الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلٌ لِّكُلِّ شَيْءٍ عَزِيزٌ

تَرْجُو نَعْلَمِينَ

”اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے بنالے بے لحد

کے بارے میں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور لوح محفوظ میں جو کچھ ہے
 سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں پروردگار عالم کی طرف سے ہے
 درود ۳۲ رکوع ۱ میں ہے

مَا كُنَّا خَائِفِينَ لِمَنْ يَشْرِي دَلِيلَكُمْ مَصْنُوعًا لَدُنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
 وَتَغْيِيرُكُمْ سَوَاءٌ هَدَىٰ ذَرَعًا سَفَاةً يَتَعَمَّوْنَ تَوَلَّوْا
 "یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں لیکن اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق ہے
 اور ہر چیز کا نفس بیاں و مسائل کے لئے ہدایت اور رحمت ہے"
 درود ۳۲ رکوع ۸ میں ہے

وَسَرَّاهُمْ نَكَبَاتٍ سَيَرَوْنَ لَنْفَكْرًا يَوْمَ هُمْ
 بِرُخْبَتٍ يُشْرِي يَنْتَشِرُونَ

"اور ہم نے قرآن کریم کے ہر چیز کو روشن بیان ہے اور ہدایت
 رحمت ہے و ہر بات مسائل کو"

اب وہ "جو حدیث پاک کا اعتبار نہیں کرتے بتائیں کہ کیا نہیں ہے
 کا تھیں قرآن پاک سے اپنے آپ حاصل ہو جاتا ہے؟ کیا وہ حدیث پاک کی مدد کے بغیر
 کسی گمراہی سے تھیں بتا سکتے ہیں یا اللہ کی ایسی موجودہ چیز کا بیان کر سکتے ہیں جو
 ہے کیا نہیں قرآن کریم کی کتاب سے جوئی بہانہ ریل گاڑی، ایٹم بم، وغیرہ وغیرہ
 چیزوں کی تفصیل معلوم ہے، ہرگز نہیں حالیکہ حدیثوں میں سب چیزوں کا تفصیل
 ذکر ہو چکا ہے

سورہ تہیمہ میں ۱۰۰ میں حضرت عیسیٰ سے ہے

وَمَا كُنَّا خَائِفِينَ لِمَنْ يَشْرِي دَلِيلَكُمْ مَصْنُوعًا لَدُنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا



فَمِنْهُمْ مَنْ قَامَ مَعَ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَلْبَسْهُ إِلَّا حَتَّى يَبْدَأَ
خُذْ مِنْ حَقِّكَ وَاسْتَبْرَأْ مِنْ نَبِيٍّ

یعنی حضور پاک نے ایک مقدمہ میں اس وقت سے قیامت کے
تائم ہونے تک تمام چیزوں کا علم بیان کر دیا جسے یہاں زیادہ دور پہنچا دیا
بھول گیا۔

اسی صفحہ کی دوسری روایت یوں مذکور ہے۔

صَلَّى بِرَسُولٍ مِنْهُ صُلِّيَ مِنْهُ صُلِّيَ وَصَلَّى بِرَسُولٍ
مِنْهُمْ فَحَصَّنَ حَتَّى حَصَرَ لُحْظُهُ فَصَلَّى بِرَسُولٍ
مِنْهُمْ فَحَصَّنَ حَتَّى حَصَرَ لُحْظُهُ فَصَلَّى بِرَسُولٍ
مِنْهُمْ فَحَصَّنَ حَتَّى عَرَّتْ لُحْظُهُ فَصَلَّى بِرَسُولٍ
مِنْهُمْ فَحَصَّنَ حَتَّى عَرَّتْ لُحْظُهُ فَصَلَّى بِرَسُولٍ

یعنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھا کر منبر پر چبوتہ پر ہو کر
خٹبہ دیتے رہے یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہو تو ترک کر دیا پھر ظہر پڑھا کر
منبر پر چبوتہ پر ہوئے پھر غلبہ دیتے رہے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو
تو ترک کر دیا پھر عصر پڑھا کر غلبہ دیتے رہے یہاں تک کہ سورت دوم کی آیت
ختم ہونے میں تمام ان چیزوں کی جو جو چوکی میں یا آئندہ ہونے والی ہیں
سب کی خبر دے دی تو ہمارا اصحاب کرام کا زیادہ علم والا وہ ہے جو زیادہ
یا رکھنے والا ہے۔

ابن ماجہ شریف ج ۱ ص ۵۲ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے

فَمِنْهُمْ مَنْ قَامَ مَعَ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَلْبَسْهُ إِلَّا حَتَّى يَبْدَأَ

عَنْ سَمَاءَ بِنْتِ جَحْشٍ دَخَلَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَسْجِدَ بَنِي نَضْلَةَ
فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى حِفْظِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

یعنی حضور پاک نے صحابہ کرام میں کھڑے ہو کر ابتدائے خلق سے
یکسر وقت تک بیان فرمادیا کہ بشتی اپنے مکانوں میں داخل ہوجائیے
ورود و رخصی اپنے مکانوں میں، یہ بہت بڑا بیان یاد رکھا جس نے یاد رکھا
ورجیل گیا جو بحیل گیا۔

اس حدیث میں قیامت قائم ہونے سے آئندہ چیزوں کے بیان کا مقنا بھی
ہے کہ بشتی بشت میں اور دوزخی دوزخ میں اپنے اپنے مکانوں میں اختتام قیامت کے
پہنچیں گے حالانکہ وہ دن پچاس ہزار سال کا ہو گا۔

حضرت مولانا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو صرف سورہ فاتحہ کی
تفسیر سے ستر اونٹ لادوں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گھڑ جائے
تو اسے قرآن پاک سے ضرور پالیتا ہوں۔

اس قسم کے بیانات صحابہ کرام، اولیاء عظام اور ائمہ دین سے بکثرت
منقول ہیں مگر ان لوگوں کو جو حدیث کی روشنی سے بے نیاز بنتے ہیں اور چیزوں کا علم تو
کیا نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج وغیرہ ارکان و اعمال شرعیہ کا علم ہی حاصل نہیں ہو سکتا۔ صلوٰۃ
کے فنی معنی کی ہیں جن میں سے ایک دعا ہے۔ صلوٰۃ کا یہ معنی جسے نماز کہتے ہیں اور
رکن دوم ہے وہ صرف لغت عرب سے معلوم نہیں ہو سکتا، یونہی زکوٰۃ کا لغوی معنی
شے کی معنی کی وضاحت نہیں کر سکتا اور ایسے ہی صوم و حج۔ ان الفاظ کے وہ معنی جو اللہ
تعالیٰ نے مادیات ان کا پورا پورا بیان اور وضاحت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قوی،
فعلی اور تقریری چیزوں میں ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت ہے ہی نہیں

اللہ حضرت رب العالمین جل و علائے قرآن کا بیان اور شریعہ و تفسیر اپنے حبیب پاک سے فرمائی جس کی وضاحت آیات مذکور سے ہو رہی ہے۔

صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم، حج نیز کئی اور کلمے بھی ہیں جن کے معانی سر رب العالمین نے خاص خاص مقرر کر دیئے ہیں اور اپنے پیارے حبیب کے لئے خاص کر دیئے ہیں کہ وہ امت کو سجدیں تو اگر کوئی حبیب پاک سے بے نیاز ہو کر خود سوچنے بیچنے کو کیا سوچ سکتا ہے اس کی ایک عام مثال ہمارے روزمرہ کے معاملات میں ذکر کی جاتی ہے۔

ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکے عطا فرمائے۔ اس نے غلام مول، غلام نبی، غلام مصطفیٰ، غلام محمد چار نام مقرر کر لئے۔ اب دوسرے لوگ اس کے بتائے بغیر تیز نہیں کر سکتے کہ غلام رسول، غلام نبی وغیرہ کون کون ہیں۔ لغوی معنی کے لحاظ سے چاروں لڑکے ہی غلام رسول ہیں اور غلام نبی بھی کہ لغت کے لحاظ سے یہ چاروں نام ہم معنی ہیں اور صرف وہی چار لڑکے نہیں بلکہ سارے مسلمان غلامان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہاں اگر وہ شخص جس نے یہ نام مقرر کئے ہیں خود بنا دے کہ میرا یہ لڑکا غلام رسول اور غلام نبی ہے یا کسی اور شخص کو مقرر کر کے کہ میں نے اس کو تفصیل سے نام بنا دئے ہیں اور لوگ اس سے دریافت کر لیں تو دوسرے شخص کا فیصلہ ہی قابل قبول ہوگا، اس صورت میں کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا اسکی ہدایت کے بغیر اپنے آپ ہی لغوی لحاظ سے مقرر کر سکتے ہیں اور یونہی ہنرمند لوگ اپنے اپنے اوزاروں، ہتھیاروں کے نام مقرر کر لیتے ہیں، ان کو علم محسن و لغت سے نہیں آ سکتا۔

اس قسم کی صد ہا مثالیں ہیں تو جب انسان اپنے جیسے انسان کے مقرر کردہ الفاظ کے معانی اپنے آپ معلوم نہیں کر سکتا تو حضرت رب العالمین جل و علائے کے مقرر کردہ معانی کیونکر اپنے آپ معلوم کر سکتے ہیں لہذا ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج ہیں

کہ اللہ رب العالمین نے ہیں ان کا پاک درجہ بتایا ہے۔ پھر چونکہ ہم لوگوں سے
مخوف کا زمانہ نہیں پایا مگر ام اور ائمہ دین اور علمائے اسلام کے بھی ممکن ہیں
کیونکہ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور تعلیم و مسعود سے ہم تک پہنچی ہے۔

حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خارجیوں نے بڑا شور مچا دیا تھا
وہ جس طرح سبکدوش کے کچھ لوگ قرآن پاک کو ہانہ بنا کر حدیث کو بے اعتبار قرار دے کر
یہی وہ خارجی بھی قرآن پاک سے منہ پھیر رہے تھے۔ انہیں حکم مگر اللہ کے لئے
پڑھ کر صیبا کر کے فیصلوں کو بے اعتبار بنانے لگے۔

کتنے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا نے کچھ خارجی جمع کئے کہ قرآن پاک
سے تم فیصد کر لیں۔

آپ نے مجھ کے درمیان میرے قرآن پاک رکھوایا اور بار بار دونوں ہاتھوں
میں قرآن پاک سے کہنے لگے کہ اسے قرآن فیصد کر۔ سے قرآن فیصد کر۔ وہ خارجی کہنے لگے
کتنے گئے حضرت۔ قرآن کریم پر انہیں کڑا تو آپ نے فرمایا جو تمہارے ساتھ ہوتا نہیں یعنی
تمہیں اپنے معافی و مدد سب سمجھتا نہیں اس کا فیصلہ مانگا کرتے ہو۔ وہ جو راز دین قرآن
ہو کر فیصلہ نہ لے اس کا فیصلہ مانتے نہیں ہو یعنی تم عجیب آدمی ہو۔ مگر قرآن پاک تو حسب
قدومہ و عنقریب پاک اور ان سے لے کر صیبا کر کے ہی بیان کرنا ہے۔ آخر قرآن پاک نے ہی
حکم دیا ہے فَاسْتَفْزِزْ هَٰؤُلَاءِ لِيَذَرَٰنَّكَمُ الْغٰفِلُونَ۔ (ترجمہ)
تو اٹھ اڑھو۔ ہاں سے یہ چھوڑ کر تمہیں علم نہ ہو۔

اس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم و حضور کے

درمان علوم شرعیہ جس کو امام اور ائمہ دین و علما و مجتہدین ہی کی تشریح و تفسیر کو اعتبار ہے
و زمان قبول و اعتبار ہے۔ نبی تو ہے نبیوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ عمروں سے چھین
بفرضہ تعالیٰ یہ تپاک بھی یک وضع میں بن قبروں و اعتبار حدیث کی
تراسے دین علوم شرعیہ کو دیا جائے۔

دلیل خبر د

قرن کا نہیں ہے

نور سلف تکر و شکست و شکست
نور سلف تکر و شکست و شکست

”وہ کتاب بکت تیری و تمہیں سکھادی جو کہ تہہ جانتے تھے
در سندھیں کہ تہ پر بڑ غفل ہے“ چپ ۱۳۷۔

نیز و سبب

وَمَا هُوَ عَلَىٰ عَصَبٍ يَصْنَعُ
”وہ کسی غصے کے لئے میں کھیل نہیں پتہ“

نیز فرمایا،

لَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ رَسُولًا مِّنْ نَّفْسِكُمْ لَتَعْرِفُنَّ عَلَمًا
تَسْمَعُونَ حَرْفًا مِّنْ عِلْمِكَ يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ زَكِيًّا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تمہیں سے وہ رسول
جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گرا ہے تمہاری جھلنی کے نہایت
چاہنے والے مسلمانوں پر کہاں مہربان رحمت کو نہی لے سید ع

یٰۤاَیُّهَا سَمِیْعُ ۖ وَ مَا رَسَنَتَ ۚ رَحْمَتُ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

”اور ہم نے تمہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے“ پتھر

یٰۤاَیُّهَا سَمِیْعُ ۖ

وَاَنْتَ لَتَفْذِيْ كُلَّ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ صِرَاطٍ
مِّنْهُ اَلَّذِیْ نَمَآیْ نَسْمُوْنَ وَ مَا فِی الْاٰخِرِیْنَ طَآرِقًا
رَّیْ سَنُصَبِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ

”اور بے شک تم ضرور تم سیدھی راہ بتاتے ہو اللہ کی راہ کہ اسی کا ہے
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں بسنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف
پہرتے ہیں“ پتھر ۶

ن آیات سے ثابت ہوا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ظاہر و پوشیدہ
عالمات میں اور میں بھی وہ سارے علم صحیح اور پختہ کہ اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل سے
موصول ہوئے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ان خداداد علموں میں سے امت کو بھی فیض پہنچاتے
ہیں اور نکل نہیں کرتے اور وہ ہیں بھی بڑے مہربان سرشار رحمت، بڑی بھلائی چلنے والے،
سہرا مشقت میں پڑناؤں پر گراؤں سے تو روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ آپ جن جن
چیزوں سے روکتے ہیں وہ سب چیزیں نقصان رساں ہیں اور ہماری مشقت اور دنیا
یہ نعمت کی تباہی کا سبب ہیں اور ہر وہ کام جس کے کرنے کا حکم دیتے ہیں یا ہر وہ غیبی خبر کی
طرح دیتے ہیں اس میں ہمارا نفع ہی فائدہ ہے۔

لہذا ہم ان کا ملو صحیح نہ ہوتا یا ہماری طرح غیب سے تو احتمال ہوتا



کرنا یہ غلط بتا دیا ہو یا یہ احتمال ہوتا کہ چونکہ غیب کا علم ہمیں جانتے ہند صرف
 اس وقت والوں کے لئے ہی حکم دیا ہو اور اگر سرِ پا رحمت نہ ہوتے تو احتمال ہوتا کہ
 شاید کوئی نافع کام نہ بتایا ہو یا کسی نافع کام سے روک دیا ہو مگر جب وہ فضلِ تعالیٰ
 زورہ کا صحیح علم رکھتے ہیں اور علمِ غیب بھی جانتے ہیں اور میں بھی سرِ پا رحمت ہی
 رحمت بڑی بھلائی چاہنے والے تو ایسا کوئی احتمال قطعاً نہیں ہو سکتا مگر ان
 حدیثوں پر عمل و اعتقاد کرنا فائدہ ہی فائدہ ہے اور صراطِ مستقیم پر چلنا ہے کہ وہ تو
 ہدایت ہی صراطِ مستقیم کی کرتے ہیں جو اللہ رب العالمین تک پہنچانے کا راستہ ہے
 اس لئے ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں روز نہ بیچنا کہ فرض و زینت
 نفل میں یہ دعا کیا کریں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کہ یا اللہ میں سیدھے
 راستے کی ہدایت پر ثابت قدم رکھ کہ وہ ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے نعم فرمایا
 نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھکے ہوؤں کا ۵

تو بڑی وضاحت سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم اور حدیث پاک پر عمل و اعتقاد
 نہایت ضروری اور باعثِ ہدایت و النعم ہے اور قرآن و حدیث دونوں سے صرف
 قرآن کریم سے یا صرف حدیث شریف سے دور ہو جانا اگر جی در سببِ غضبِ الٰہی ہے
 اور دونوں جہانوں کی بربادی اور تباہی ہی ہے اس دعا :

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَكَ

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَرَاجِ الْغَافِلِيْنَ

کے پڑھنے کا حکم دینا اور ہر مسلمان کا بالاتفاق پڑھنا بجائے خود ایک مستحقِ دُعا ہے

حدیث پاک کے معتبر و مقبول ہونے کی لہذا اسے دلیل پنجم شمار کیا جائے

تنبیہ

مصرحہ فقیر لہ تعالیٰ کا راستہ بھی ہے جیسے پہلی آیت میں گذرا اور ان
دووں کا راستہ بھی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا جیسے اس دعا میں مذکور ہے۔ اللہ
تعالیٰ کو راستہ اس طرح ہے کہ اس کا راہی اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کرتا ہے
اور اس کی بے شزدیکی سے نوازا جاتا ہے اور انعام یافتہ لوگوں کا راستہ اس طرح
ہے کہ وہ اس راستہ پر چلتے ہیں اور اپنے رب جل و علا کے خصوصی انعامات حاصل کیا کرتے
ہیں جیسے خود بخود پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول بھی ہیں اور ہمارے رسول
بھی۔ لہٰذا لہٰذا نے ان کو بھیجا ہے تو وہ اس کے رسول ہیں اور ہماری طرف بھیجا ہے
اور ہمیں ان کی پیروی کا حکم دیا ہے تو وہ ہمارے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم صاحبہ و سلم حسنہ و جمالہ وجودہ و نوالہ۔

دلیل نمبر ۲

ہمارے پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں اور
بیاریے پیارے صلہ رحمی معاملات جن کا نام حدیث ہے یقیناً ہماری بھلائی اور بہتری دارین
حقیقی و نہانی پر مشتمل ہیں ان کی خلاف ورزی تباہی و بربادی کا باعث ہے اس مدعا پر
حضرت رب العالمین جس مجاہدہ کا ارشاد پاک ہے :

بَشِيرٌ مِّنْ رَبِّكَ إِذْ يَأْتِيَنَّكَ السَّاعَةُ تَتَنَجَّاهُ إِلَى الْمَدَائِنِ لِيَقُولَ
سَدْرُ مَدْيَنَ يَوْمَئِذٍ يَرِيسًا هَؤُلَاءِ بَشِيرٌ

لَمْ يَمِينِ يَاحَ لَهْمُ مَنْ سِوَهُ فَصَلَّ كَيْفَ تَرَى

”اے غیب کی خبریں دینے والے انہی بے شک جسے تمہیں بھیجا
حاضر و ناظر و خوشخبری دیتا اور ڈر سنانا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف ہوتا
اور جگہ گام دینے والا آفتاب اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے
اللہ کا بڑا فضل ہے“

ان تین آیتوں کا مضمون متعدد اور آیتوں سے بھی ثابت ہے یہ تین کئی جہوں

سے دلیل ہیں :-

① اللہ کے بھیجے ہوئے ہونے کا صاف صاف تقاضا ہے کہ ان کی ہر بات الٰہی جیسے
کہ بھیجا ہوا سچا و سہی ہوتا ہے جو بھیجنے والے کی رضا بتائے۔

② حاضر و ناظر (شاید) ہونا بھی نبی ہونے کی طرح دلیل ہے کہ آپ اپنی تمام امت کے تمام
حالات اور ہر قسم کے نفع نقصان سے پورے پورے باخبر ہیں اور چونکہ آپ
خاتم النبیین ہیں، قیامت تک پیدا ہونے والے لوگ سب آپ کے ہی امتی
ہیں اور آپ سب کے لئے نبی اور حاضر و ناظر ہیں تو جو کچھ بھی فرمایا ہمارے تمام
حالات دیکھتے ہوئے فرمایا اور جس چیز کا حکم دیا وہ ہمیں مفید اور جس سے منع کیا وہ
ہمیں مضر ہے اور اسی پر حضور کی صفات مبشراً (خوشخبری دیتا) و منذیراً (ڈر سنانا)
دلائل کرتی ہیں۔

③ مبشراً و منذیراً ہونا چاہتا ہے کہ آپ کی ہر بات بشارت (خوشخبری) کی حد
ہوتی ہے یا انداز (ڈرانے) کی تو لامحالہ اس پر عمل پیرا ہونا فائدہ ہی فائدہ دے،

گرمیٹ پر عمل کرتے ہوئے وہ کام کیا جس پر بشارت ملے تو فائدہ بظاہر اور
حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس کام سے بچا جس پر اللہ تعالیٰ کی گرفت و عذاب
برتبے تو پھر بھی فائدہ ظاہر کہ عذاب سے بچ جانا بھی بڑا مفید ہے۔

⑤ دلی الٰہی نواز واضح طور پر بتاتا ہے کہ حضور کی ہر بات پر عمل کرنے سے آدمی اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ تک رسائی حاصل کر لے گا اور اس بارگاہ سے کس پناہ کی رسائی ہی اصل
مقصد ہے۔

⑤ سر جانیرا جگگادینے والا آفتاب ہونے سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی
محبت بھری تعلیم سے حق و باطل واضح فرما دیا ہے اور حقیقی کامیابی کے لیے
سرستہ راز جو جہالت کی گھٹا ٹوپ اندھیروں سے چھپے ہوئے تھے اب
ظاہر فرمائے تو جو اس حقیقی آفتاب کی ہمہ گیر روشنی سے فائدہ اٹھائے وہی
کامیاب ہے اور ہر شخص جو اس کی پاک کرنوں (حدیثوں) سے گریز کرے
تو اس کے لئے دو جہاں ہیں اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور اسی لئے تو فرمایا
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَكُمْ أَجْرٌ فَخُذُوا كَفِيرًا
ایہ مزاروں کو کون شجری دو کہ ان کے لئے اللہ کا فضل ہے کہ اس نے
میں اپنے پیارے حبیب کے نقش قدم پر چلنے اور اس حقیقی آفتاب کی
ضیا پیشیوں سے بہرہ ور ہونے (حدیثوں) پر عمل کرنے کی توفیق بخشی اور
جلیل القدر انعامات کا سہارا بنا دیا ہے۔

① اس سے ثابت ہوا کہ یہ فِئْرَ الْمُؤْمِنِينَ بھی ایک مستقل دلیل ہے تو اس چابی
کے ضمن میں سمجھ لیں۔

نوٹ: جس وقت ظاہری آفتاب سے ماہتاب اور ستارے اس وقت روشنی



پیدا تے ہیں جب سوچ پردہ پوش ہو جاتا ہے سنی طرح حقیقی آفتاب رسالت اب بھی جب پردہ پوش ہوئے تو صحابہ کرام اور تابعین۔ امان دین و غمخوار و اولیاء کرام اسی کا نور پھیلا رہے ہیں اور جیسے کہ چاند اور ستاروں کا رات میں جگمگانا سورج کے وجود اور باقاعدہ زندگی و تابندگی کی دلیل ہے یونہی شریعت حقہ کی روشنی اور علماء و اولیاء و مشائخ کرام کی ضیاء پاشیاں اس آفتاب نبوت کی زندگی و تابندگی کی صریح دلیل ہیں بلکہ ان کے پردہ پوش ہونے کا معنی یہی ہے کہ وہ صرف اپنی دنیا اور عوام سے پردہ پوش ہیں نہ یہ کہ بزرگان دین، اولیاء عظام اور جلیل القدر علماء کرام سے بھی پوشیدہ ہیں۔ وہ بزرگان دین تو ہمیشہ ہی ان کی زیارت کرتے اور تین لیتے ہیں اور لیکر عوام الناس کو بھی فیض پہنچاتے رہتے ہیں۔ یہ خاصری سوچ تھی ہن دنیا ہی کی نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے ورنہ چاند ستارے تو اس کے نظارے کرتے ہی رہتے ہیں اور اس سے روشنی لے کر دنیا والوں کو روشن کرتے رہتے ہیں

دلیل نمبر

یہ دلیل مجموعہ آیات ہے :

① اِیَّیَّعَ مَا اَوْحٰی اِلَیْكَ مِنْ رَبِّكَ (ترجمہ) اس کی پیروی کرو جو تمہاری

طرف تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے (پ ۱۹ ع ۱۱)

② اور یونہی پ ۱۱ کے رکوع ۱۶ ،

③ پ ۲۱ کے رکوع ۱۷ میں بھی یہی حکم ہے۔

④ نیز پ ۸ رکوع ۷ میں ہے وَ هٰذَا اٰیَاتُ نَزَّلْنٰهُ مُبَرَّکًا لِّیَعْلَمُوْا



وَسَمِعُوا نَعْتَكُمْ سَرَحُونُ (ترجمہ) اور یہ برکت والی کتاب (قرآن کریم) ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پہنیز گاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔

⑤ نیز اسی پارہ کے رکوع ۸ میں ہے اَسْمِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ (ترجمہ) اسے لوگو! اس کی پیروی کرو جو تمہاری طرف نہر سے رب کی طرف سے اترے۔

⑥ پ ۹ رکوع ۹ میں ہے فَاتْلُ الَّذِينَ اَمْسَا بِهٖ وَعَزَّوْهُ وَنَصْرُوْهُ وَاسْمِعُوا النُّوْرَ الَّذِي اُنْزِلَ مَعَهُ اُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (ترجمہ) تو وہ جو اس (رسول پاک محمد مصطفیٰ) پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اتر رہا ہے بلکہ وہ سچے اور اپنے پیارے حبیب کو حکم فرمایا کہ فرمائیں،

⑦ اِنْ اَسْمِعُوا اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ (ترجمہ) میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے وحی آتی ہے (پ ۱۱ ع ۱)

⑧ پ ۱۱ ع ۱ رکوع ۱۲ اور

⑨ پ ۱۱ ع ۲ اور

⑩ پ ۱۱ ع ۳ میں بھی ہے۔

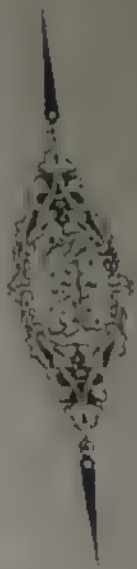
⑪ پھر اسی پارہ کے رکوع ۱۰ میں بھی فرمایا حُلِّ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّ

رَسُولُ اللهِ اِنِّيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

الْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيتُ فَلَا تُدْرِكُوْهُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

نَسِيْنِ الْاَنْعٰبِ الَّذِيْ يُؤْتِيْ بِاَلِهٖ وَكَلِمَتِهٖ وَاَسْمِعُوْهُ

نَعْتَكُمْ تَهْتَدُوْنَ (ترجمہ) افراتو (یا رسول اللہ) اسے لوگو میں تم سب کو



اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں و زمین کی بادشاہی ہے۔ اس کو
 کوئی معبود نہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے
 اس رسول غیب بتانے والے نبی پر جو اللہ کے سوا کسی سے نہیں پڑھے
 وہ جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس رسول کی پیروی کریں گا
 تم ہدایت پاؤ گے۔

⑫ اور یونہی پارہ ۳ رکوع ۱۲ میں بھی حکیم اتباع ہے۔
 ان آیات کو سرسری نظر سے دیکھا جائے تب بھی مدعا بڑا واضح طور پر
 معلوم ہو جاتا ہے۔ آیت نمبر ۱، ۲، ۳ میں اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب پاک
 پر لازم کر دیا کہ وہ وحی اور قرآن کریم کی پیروی کریں اور آیت نمبر ۴، ۵، ۶ میں صریح
 حکم دیا کہ قرآن کریم کی پیروی کرنا ثابت ہو کہ حبیب پاک کی طرح امت پر بھی لازم ہے کہ
 قرآن کریم کی پیروی کریں اور آیت نمبر ۷، ۸، ۹ کی شہادت سے ثابت کہ حبیب
 پاک صرف قرآن کریم اور وحی کی ہی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا ایک ایک قول اور ایک
 ایک کام سب قرآن کریم اور وحی کی پیروی ہے اور ان کا کوئی کام اور کوئی قول ایسا نہیں
 جو اس پیروی سے باہر ہو تو واضح ہوا کہ قوی و فعلی تمام حدیثیں واجب لعمریہ ہیں اور حدیث
 کی پیروی قرآن کریم کی ہی پیروی ہے لہذا ہم نادانوں کو آیت نمبر ۱۲، ۱۳ میں حکم دیا
 کہ حبیب پاک کی پیروی کریں کہ وہ عالم قرآن ہیں، واقف اسرار وحی اور دانائے
 روزگماختی ہیں۔ ہماری پیروی قرآن کریم کا طریقہ ہی یہ ہے کہ ہم اس قرآن لایزال
 حبیب پاک کی پیروی کریں۔

جب کوئی جہل اور بے علم اپنے استاد کی تعلیم اور راہنمائی کے بغیر
قرآن پر عمل نہیں کر سکتا تو استاد کل امام اہل اہل صلی اللہ علیہ وسلم
عملی دفتن عظیم کے بغیر قرآن پر کوئی کس طرح عمل کر سکتا ہے۔ بہر حال حدیث پر
عمل قرآن پر عمل ہے اور عمل بالقرآن کی صورت ہی یہی ہے کہ حدیث پر عمل کیا جائے
یہی ہدایت یاب ہونے کا طریقہ ہے چنانچہ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ فرمایا۔

تنبیہ

جس طرح قرآن کریم پر عمل حدیث شریف پر عمل کے بغیر نہیں ہو سکتا یونہی
حدیث پر عمل صحابہ کرام، ائمہ دین اور فقہاء مجتہدین کی ہدایت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔
بہر حکم دیکھ شیخ سیدنا عَن أَنَابِیِّہٖ (ترجمہ) "اس کی راہ پر چل جو
میرے حرف رحوم سے لایا۔"

ان لوگوں پر افسوس ہے جو حدیث شریف پر عمل کرنا ستراں کریم
پر عمل کرنے کے خلاف سمجھتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی افسوس ہے جو فقہ پر عمل
عمل بالحدیث کے خلاف سمجھتے ہیں۔

دلیل نمبر

فَمَنْ شَرَفْنَا جُتُونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ



ترجمہ) اسے محبوب! فرماؤ کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے پیروکار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست بنائے گا، ورنہ تمہارے گنہگار بنو گے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت پاک سے بھی مدعا نہایت وضاحت سے ثابت ہو رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی حضور کی حدیثوں اور حکموں پر عمل کرنا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا حکم دیتا ہے، اس کو اتنا پسند کرتا ہے کہ اس کے ماسوا اللہ تعالیٰ کی دوستی کا دعوے ہی غلط ہے اور اس سے انسان محبوب خدا بن جاتا ہے، گنا و معاف ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تزیہ فرماتا ہے مگر افسوس کہ کوئی کہنے والا یہ کہہ دیتا ہے کہ حدیث کا کوئی اعتبار نہیں، وہ قابل عمل نہیں وَلَا تَحْزَنْ وَلَا تَأْسَ لَا مُنَافٍ لِّعَمَلٍ نَّعْمٍ قرآن کریم تو حضور کو محبوبیت کے بلند ترین تخت پر جلوہ گر دکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ وہ ایسے محبوب ہیں جو ان کے طرز عمل کو اپنائے اور ان کے قول و فعل کے مطابق اپنی شکل اور بود و باش بنائے تو وہ بھی محبوب خدا بن جاتا ہے کیونکہ یہ حقیقت واضح ہے کہ محبوب کی ہر صفت و عادت اور ہر چیز محبوب ہوتی ہے تو جب وہ صفاتیں اور عادتیں قصہ کوئی آدمی اختیار کرے تو وہ ان صفات و عادات کا حامل بن جائے گا جو سب کی سب محبوب ہیں تو لا محالہ وہ بھی محبوب بن جائے گا۔ وہ وہی محبوب تو نہیں جن کے چہرہ و انور کا شوق کعبہ میں آسمان کی طرف اٹھ جانا کعبہ کو قیامت تک سب کا قبلہ بنا دیتا ہے۔

قرآن کریم پارہ ۲ رکوع ۱۱ میں فرمایا فَذَرْنِي سُرٍّ مُّقْتَصِدٍ وَاسْمِعْ لِيَ السَّمَاءُ فَلَنُزِيلَنَّهُ نَبْإً مُّشْرَقًا (ترجمہ) ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ہم ضرور پھیر دیں گے تمہیں اس قبلہ کی طرف جس کو تم



پسند کرتے ہو۔

وہ ایسے مجرب ہیں کہ خود اللہ رب العالمین جل مجدہ ان کا رضا جو ہے ہر
اس سرُضتہ اور دَسُوفَ بَعْظِيكَ سَبَّلْتَ فَتَرَضَى اور بے شک
قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے (مے راضی ہے پسند
وہ ایسے اکل و اجس و اعلیٰ و ادلیٰ ہیں کہ ان کی ایک ایک صفت کمال اور شان جلال کا
مقاصد ہے کہ ان کے کسی اشارہ اُبرو کا بھی خلاف نہ کیا جائے چہ جائیکہ صریح احکام
ہدایات کو درخویر اعتناء نہ سمجھا جائے، پس فرمایا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا
فَمَا لَهُ مِنْ نُّورٍ (ترجمہ) جس کے لئے اللہ نور نہ بنائے اس کے لئے
کوئی نور نہیں۔

دلیل ۹ تا ۱۲

اَسْحَبِيْ اَوَّلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَنْتَ وَاَحِبُّ
اَحَقُّاَنْتُمْ اَرْحَمُ اِيہی نبی زیادہ متقدر ہیں ایمانداروں کے ان کی جانوں سے اور
اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے سب سے زیادہ متقدرا ہیں
حضور کے برابر کسی مخلوق کا کوئی حق نہیں نہ ماں کا، نہ باپ کا، نہ کسی امیر کا، نہ کسی شہر کا یعنی
اپنی جان کا بھی ان کے حکم کے مقابلہ میں قطعاً کوئی حق نہیں۔

سہ سورۃ نور آیت ۶۰

سہ سورۃ نہ حزاب آیت ۶

دیکھو خود کشتی شطر حرام بنے مگر وہ حکم فرمادیں تو حرام کیا اس وقت باج کٹائی
فرض ہو جاتا ہے جس سے مومن درجہ شہادت پالیتا ہے۔ و تحقیق کلمہ میانی سے بکس
ہو جاتا ہے اور وہ زندگانی حاصل ہو جاتی ہے جو فی نہیں۔

ایمان والو! ایسے سب سے بڑے حکمران کے احکام و فرمن جن کا نام
حدیث ہے، کیا ان پر عمل کرنا ضروری نہیں؟ ہاں ہاں، اللہ کی قسم اللہ تو ضروری قرار دیتا
ہے اور قرآن کریم یہی فرماتا ہے اور عاشق جانناز کا قفا صائے دلی و تمندے مریلی
ہی ہی ہے کہ بہت تن ہوش و گوش بن کر اسی محبوب مطلق اور حاکم برحق کے ہر حکم کی تعمیل
کر رہے اور انہی کی شمع ہدایت کے گرد اگر درپردہ وار رقصاں رہے اور عشق کی یہ
دلی خواہش خود رب العالمین جل و علا کے اس ارشاد پاک کے موافق ہے کہ انہی کے
اسوۂ حسنہ کو اپنایا جائے، ارشاد ہوتا ہے :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهُ كَثِيرًا

(ترجمہ) اللہ کی قسم ضرور ہے واسطے تمہارے اللہ کے اس رسول
(محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) میں اسوۂ حسنہ (بہترین پیروی) واسطے اس
شخص کے جو اللہ اور پچھلے دن (اور زقیامت) کی امید رکھتا ہو اور اللہ
کو بہت یاد کرتا ہو۔ پارہ ۲۱ رکوع ۱۹

○ اور یہ دلیل دہم ہے۔

بہر حال ایمانداروں پر ان کا اتنا بڑا حق ہے کہ ان کے کسی فیصلہ یا فرمان
کے خلاف کسی ایماندار کا کوئی اختیار نہیں رہتا جیسے خود اللہ تعالیٰ کے فیصلہ یا فرمان
کے خلاف کوئی اختیار نہیں، خود اللہ رب العالمین ہی فرماتا ہے :



وَمَا كَانَ يُؤْمِنُ إِلَّا قَوْمُهُ يُؤْمِنُ أَنْ يَكُونَ قَدِ اتَّخَذَ لَهُ وَرَثَةً
مَنْ مَعَهُ يَكْفُرُونَ ثُمَّ نَحْنُ نَحْبِرُهُ مَنْ غَيْرِهِمْ كَرَمٌ نَحْضُرُ
لَهُ وَرَسُولَهُ عَقْدًا صَدَقَ اللَّهُ قَوْلَهُ

ترجمہ: اور نہ کسی مومن مرد و نہ کسی مومن عورت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ
جب خدا و سرکار یہ رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار
رہے ورنہ جو حکم نہ مانے، خدا اور اس کے اس رسول کا تو وہ بے شک
صاف گمراہ ہو گیا۔

○ یہ قرآن کا دوسرا حصہ ہے۔

ہاں ہاں صرف یہی نہیں کہ کچھ اختیار نہ رہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے اور شرط
یہ ہے کہ دن سے بخوشی و نالے و کسی قسم کی تنگی دل میں بھی محسوس نہ کرے نہ ایسا
ہی نہیں، قرآن پر یہ کلام صریح صاف ارشاد ہے:

فَصَدَقَ زَيْنَبُ رَبُّهُمُ مَا وَعَدَ حَتَّى يُحْكُمُوا فِيهِمْ فَاسْتَجْرُ
لَهُ ثُمَّ تَقَدَّرَ يَحْدُثُ فِي نَفْسِهِمْ حَرَجًا يَمْنَعُ قَضَيْتَ وَ
يَسْلُمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ

ترجمہ: تو اسے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ ایماندار نہ ہوں گے
جب تک کہ آپ کے ہر جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم
حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے تنگی نہ پائیں اور دل سے بھی طرح

۵۰ سورہ احزاب آیت ۵۰

۵۱ سورہ احزاب آیت ۵۱



من لیس۔
یہ دلیل دوازوہم ہے۔

دلیل ۳ اتا ۱۵

فَلْأَطِيعُوا أَمْرًا وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ قُلْ نَسْأَلُكُمْ
حُجْلًا وَعَلَيْكُمْ مَنَاحِيْلُكُمْ وَإِنْ نَطِيعُوا فَمَعْدَاوَمَا
الرَّسُولُ إِلَّا السَّلَٰمُ التَّيْنِ ۝ ۱۵

ترجمہ: تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو اس رسول کا۔ پھر اگر تم منہ پھیرو تو اس
رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا اور تم پر وہ ہے جس کو ترجمہ پر لکھا گیا۔
اور اگر اس رسول کی فرمانبرداری کرو تو ہدایت پاؤ گے اور اس رسول کے
ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا۔

نوٹ: یہ حکم کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک کا حکم مانا جائے، قرآن کریم کی بہت ہی زیادہ آیتوں
میں وارد ہوا ہے حتیٰ کہ صاف صاف فرمادیا کہ رسولوں کو بھیجا ہی اس لئے جاتا ہے کہ
ان کا حکم مانا جائے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَبْرَحُ
ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کا حکم مانا جائے
اس کی اطاعت کی جائے تو حدیث کو غیر معتبر کہنا معاذ اللہ معاذ اللہ حکمت بعثت
رسل (رسولوں کو بھیجنے کی حکمت) کا انکار ہے اور حضرت رب العالمین جن وعدہ کی تشریح
بے سند مانی ہے۔

○ یہ دلیل چار دہم ہے۔

بے فائدوں کو اس وقت پتہ چلے گا جب دوزخ کی سخت ترین آگ میں ان کے پہرے تلے جلینگے اور اس ذلت اور رسوائی کے عذاب میں بڑے پشیمان ہو کر حضور کی فرزنداری کی آرزوئیں کریں گے چنانچہ اللہ رب العالمین جل جلالہ قرآن کریم میں اس سے خبردار کر دیا ہے تاکہ منکر آج سمجھ جائیں اور بے فرمانی سے باز آجائیں، فرمایا،

نَوْمٌ نَفْسٌ وَجُوهُهُمْ فِي النَّاسِ يَقُولُونَ يَلَيْتَنَّا
أَفَعَلْنَا لِنَرْسُلَ ۝ پ ۲۲ رکوع ۵

(ترجمہ) ”جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور اس عمل کا حکم مانا ہوتا“ اور اللہ و رسول کے حکم ماننے کا تقاضا ہے کہ قرآن کی طرح حدیث پاک کو بھی معتبر سمجھا جائے، یہ دلیل پانزدہم ہے۔

دلیل نمبر ۱۷

وَمَنْ شَرَّفَنِي الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى
وَبَشِّرْ غَيْرَ سَيِّدِ الْمُؤْمِنِينَ تُولِيهِ مَا تُولِي بَصِلِ
حَقِّمُ سَاوَنَ مَصْرَاه ۝ پ ۱۲ رکوع ۱۲

(ترجمہ) ”اور جو اس رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے من پر پھینک دوں گے اور اسے دوزخ میں داخل فرمائیں گے اور بری



ہے جگہ پلٹنے کی دوزخ :-

کون نہیں جانتا کہ حدیث کا اعتبار نہ کرنا اور اپنی رائے کے پیچھے چلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف کرنا ہے اور یونہی یہ بھی واضح کہ ہر زمانہ اور ہر جگہ کے مسلمان حضوں کی حدیثوں کا اعتبار کرتے ہیں اور ان پر عمل کرنا باعث نجات سمجھتے ہیں۔ حدیثوں کو غیر معتبر بنانے والے اشخاص کا فرض ہے کہ اس آیت پاک کو غور سے پڑھیں ورنہ ایسے خطرناک انجام سے بچیں۔

دنیا مقام پرودہ ہے، موت آتے ہی سب کچھ کھل جاتا ہے مگر اس وقت آدمی کچھ نہیں کر سکتا۔ اب غور کرنا چاہیے نیز وہ لوگ بھی غور کریں جو آئے دن بل سنت و الجماعت پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے امامان دین کی تقلید حرام اور شرک ہے اور کہا کرتے ہیں کہ عید میلاد منانا شرک، گیارہویں منانا شرک، یا رسول اللہ کہنا شرک، حضور کی خداداد صفات علم غیب اور اختیار و اقتدار منانا شرک، یہ شرک وہ شرک، بات بات پر شرک کے فتوے لگاتے رہتے ہیں۔ یہ بھی غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ (ایمانداروں کی راہ سے جدا راہ پر چل رہے ہیں) روئے زمین کے مسلمان صدیوں سے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی جیسے آہستہ میں عید میلاد منا، اور گیارہویں کی خبرات فی سبیل اللہ سعادت سمجھتے ہیں اور حضور کی خداداد شانوں کا ماننا ان کے نزدیک تکمیل ایمان ہے اور سچی محبت کا تقاضا ہے جو جذباتی نہیں بلکہ معنی حقیقت ہے۔

یہ امر واقع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے "جلال اور شان" شوکت بظہر بظہر ترقی در ترقی ہی کر رہے ہیں، قرآن کریم کی شہادت ہے۔ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّكَ مِنَ الْأُولَىٰ (آیت ع ۱۸) اور نہ تو کچھ پی آپ کے سے ہیں سے بہتر ہے۔

وکیونکہ حضور کی بارگاہ میں ہے کہ حضور کی خدا واد صفات یا حکومت میں فرق مجاہد
 ورتیب کی غرض سے۔ بعد زمانہ میں لازم نہ رہے۔ یہ برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔ ان کے
 سرالذریعہ تہمت کا چمک بوتا ہے یہ بارگاہ ہے کہ قیامت کے دن تک انہی کا دور و دراز
 درستی کا حکم جاری ہے۔ ان کا باغی اللہ رب العالمین کا باغی ہے لہذا انہیں ہو سکا
 ان کے حکم۔ قول۔ ہدایات جن کا نام حدیث ہے اب یا آئندہ کسی زمانہ میں قابل
 اعتبار نہ ہیں ورنہ دشمن کی طرح واضح ہوا کہ جس طرح حضور کے زمانہ میں حدیث
 قابل اعتبار تھی اسی طرح آج بھی قابل اعتبار ہے اور قیامت تک قابل اعتبار ہی
 رہے گی۔

○ یہ سترہویں دلیل ہے۔

دلیل نمبر ۱۸ تا ۳

قرآن کریم پارہ ۲۲ کو آیت ہے

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَىٰ إِلَٰهِ وَكَذَبَ بِالصِّدْقِ
 دَعَا إِلَىٰ بَغْيٍ بَيْنَهُمْ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۚ وَالَّذِينَ جَاءُوا
 بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۖ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

ترجمہ: تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچ کو
 جھٹلائے۔ جب اس کے پاس آئے۔ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں
 وہ جو سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جہنم میں ان کی تصدیق
 نہیں پذیر گار ہیں۔

نکات سے تشریف لائے۔ ان شخصیات (جس کا ذکر نیتوں میں ہے



بہ صدق بلا شک و شبہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، قرینِ آیت
 پر مبنی وضاحت سے بتا رہی ہے کہ کس طرح کو جھڑنے والے سببوں سے نبرد
 غالب میں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور دوسری آیت فرماتی ہے کہ کس طرح کے منہ میں
 پرہیزگار ہیں اور پرہیزگار جناتی ہیں تو روز روشن کی صراحت ہو کہ قرآن کریم کی صراحت
 حدیث پاک کا ماننا بھی ضروری ہے کہ دونوں اسی محبوب حق کے ساتھ ہوتے ہیں
 اور سچ ہیں کہ وہ سچے نبی سچ ہی لائے ہیں۔ ان کی ایک ایک بات صدق کے
 بلند ترین مینار کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی لاتعداد پیشینگوئیوں میں کاہنوں کا
 ہوتا آ رہا ہے اور قیامت کے بعد ابدال آباد تک ہوتا چلا جائے گا کہ ایک ایک فرد
 صداقت کی زبردست دلیل ہے اور وہ اس کثرت سے ہیں کہ سب کو جمع کرنا ممکن نہیں
 لہذا ان میں سے صرف چند اور وہ بھی وہ جو حدیث کی مشہور کتابوں بخاری و مسلم وغیرہ
 کے زمانہ تصنیف سے بلاشبہ بعد میں ظاہر ہوئیں، ذکر کی جاتی ہیں۔

پیشینگوئی نمبر ۱

صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۲ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ میں حضرت ابوہریرہؓ نے

ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان زعمون نقعد
 حتی نخرج نار من ارض الجحیم اذ نصبی اعدان زعمین بضری۔

(ترجمہ) "بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قیامت کے
 نہیں جہاز سے ایک ایسی آگ نکالے گی جو ابھرے میں دھوکے گر دہیں
 روشن کرے گی؟"

اس حدیث پاک کے مطابق وہ زبردست آگ دھوکے دے دے گی

۵۵۰ جمعہ کے دن دوسرے پہلے حجاز مقدس میں مدینہ منورہ کی شہر کی جانب سے
 کی مشہور زمین سے بادل کی طرح گر جاتی ہوئی نکلی مسجد مدینہ کی مقدار پر پھر اس سے آگ کا
 دھواں جلدی ہوا جس کا حوالہ (البائی) ۱۲ میل، عرض (چوڑائی) ۲۱ میل، عمق (اگرائی)
 دہائی کے ڈیڑھ قد کے برابر، بادل کی گرج اور دریا کے جوش میں رواں دواں تھی۔
 یوں دکھائی دیتی تھی کہ ایک بہت بڑا شہر ہے جس کی شہرینہ دیوار نے

ہر طرف سے احاطہ کیا ہوا ہے اور اس میں بڑے بڑے برج اور مینار ہیں اس
 کے شرارے بڑے مکانوں کے برابر تھے، پتھروں اور پہاڑوں کو سب کے سب طرح
 چھڑا رہی تھی اور جھاگ نکلی رہی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس سے سیاہ اور سرخ نہریں
 نکلی رہی ہیں پتھر کچھل کر سرخ ہو جاتے تھے اور یہ نہایت ہی تعجب خیز چیز ہے
 کہ وہ آگ ہماری دیندی آگ کے بالکل برعکس تھی کہ وہ پتھر دکنی تو خوب جلا رہی تھی
 مگر درخت اور خشک دھڑلکڑی اس سے محفوظ تھے۔

پہلے پہلے تو اہل مدینہ بہت ہی زیادہ پریشان ہوئے اور سخت ترین خوف
 خطرہ کا احساس کرتے ہوئے، توبہ و استغفار میں مشغول ہو گئے اور مسجد پاک میں اہل
 سلام کے جمعی مآمن اور مہجی جائے بناؤ۔ اضعاف اقدس کے ارد گرد تمام امراء، رؤساء اور
 خواص و عوام حتیٰ کہ خواتین اور بچے بھی جمع ہو گئے اور شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی
 علیہ وسلم پر دُعا کی کہ جس پناہ میں پناہ گزین اور فریادی و طالب شفاعت ہوئے تو حضرت رب
 عالمین نے اپنے حبیب پاک علیہ السلام کے طفیل اس آگ کا رخ جانب شمال
 پھیر دیا درپاؤ سے ثوب کے اعزاز و امتیاز کا جلوہ دکھایا حرارت نہایت ہی سخت تھی اور
 دھواں دیکھ کر مدینہ پاک کے حرم شریف کے نزدیک پہنچ گئی مگر معجزانہ طور پر مدینہ میں اس وقت
 کوئی شہرینہ نہ ہو رہی تھی۔

ہاں مورخین نے یہی فرمایا کہ اس کے نکلنے اور جدانے سے تنا گرو غبار
 بھر کہ آسمان پر موٹے بادل کی طرح چھا گیا اور آفتاب و مہتاب کی خضیا پائیاں بکس
 رہیں اور گرجن جیسی حالت دور دور تک نمایاں ہو گئی تھی کہ دمشق میں اس کے
 اثرات دیکھے گئے مگر اس آگ کی روشنی کا یہ عالم تھا کہ فضا جگمگا رہی تھی۔ مدینہ حبیبہ
 کے لوگ رات کو آفتاب جیسی روشنی میں کام کیا کرتے تھے جسے کہ نہ خواتین اپنے بچوں کو
 پر رات کو موت کا تاکہتی تھیں۔

اس آگ کی روشنی مکہ مکرمہ سے بھی دکھی گئی اور بصری کے پہرے سے
 روشن ہو گئے اور بصرے میں اونٹوں کی گردنوں کو بھی حسب تصریح حدیث پاک بسر
 آگ نے روشن کر دیا حالانکہ بصرہ دمشق کے قریب اور مدینہ حبیبہ سے کافی دور ہے
 اور ”تیار“ جو مدینہ طیبہ سے بصری کے مانند بہت دور ہے میں کس آگ کی روشنی
 سے رات کو کتا نہیں لکھی گئیں۔

مورخین کہتے ہیں کہ وہ آگ پتھروں کو جوداتی ہوئی جب حرم مدینہ مدینہ حبیبہ
 اور ارد گرد کی پھیلی ہوئی مخصوص اراضی کا مخصوص حصہ کی حد پر آئی اور ایک پتھر جس نصف
 حرم میں تھا اور نصف باہر اسلئے آیا تو آگ نے اس پتھر کے بیرونی حصہ کو حسب دستور
 مبادیا مگر اندرونی حصہ بالکل محفوظ رہا اور آگ بجھ گئی۔ یہی حصہ کا ایک پتھر ہے جو
 تواریخ بڑے وثوق سے بیان کرتی ہیں کہ اس آگ کے ظاہر ہونے سے

پہلے مدینہ پاک میں کئی دنوں تک زلزلوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اوں اوں تو بڑے خفیف
 سے جھٹکے محسوس ہوئے مگر سرجمادی الاخرہ کے دن بڑے سخت زلزلے شروع
 ہو گئے اور مابعد کی رات تو ایسا سخت زلزلہ آیا کہ لوگ ڈر گئے اور دل دہل گئے۔
 دواہیں ملنے لگیں، زمین دھعڑک رہی تھی اور باہر سے سخت گرجن آ رہی تھیں پھر

بے زور و جہد کے دن تک بار بار آتے رہے جسے کہ ایک دن میں چودہ بار
 ہیں کہ پھر ہر مرتبہ زور یا پھر جہد کے دن زمین بچھی وراگ نگی۔ وہ خطرہ کہ لگ پڑ
 سی ہیبت تک حالت پر جو قبل زمین ذرا غصہ سے بیان ہوئی، ۲۷ درجہ پہلے
 ۵۷۵ تو رکے دن تک پورے باون روز قائم رہی پھر کچھ گئی مگر لکھتے ہیں کہ
 دنوں کے بعد پھر ہر جوئی موزعین کہتے ہیں کہ اس آگ کا یہ سلسلہ یعنی کہیں بند پڑا
 اور بھی نمودار ہو جائے، تین، ایک جاری رہا۔

جب اس نے پہاڑوں در پہلوں کو سکھ کی طرح کچلا کچلا کر مہایاتر
 و دی شفا کے درمیان یک زبردست بند ستر سکندری کی طرح کھڑا ہو گیا۔ اس بند
 سے یہ بہت ہی بڑا فائدہ ہوا کہ اس طرف سے اعرابی قذق اور مفسد جو اگر ہمیش
 تنگ کیا کرتے تھے، ان کا راستہ بند ہو گیا اور ایل مدینہ ان کے شر سے محفوظ ہو گئے
 یہ یمنون فتح سباری ج ۲ ص ۶۷، عمدة القاری ج ۱ ص ۳۶۶، انوار
 ج ۷ ص ۳۳، ۳۴، جذب القلوب ص ۴۷، ۵۰، مرقۃ الزمان تاریخ فی ۲۳ ص ۳۳ تا ۳۴
 تاریخ کشف ص ۳۲۰، وفاء الوفاء (تاریخ مدینہ منورہ) ج ۱ ص ۵۸ تا ۶۱، وغیرہ
 سے ماخوذ ہے۔

وفاء الوفاء، مدینہ منورہ کی سنایت ہی مستند تاریخ ہے، جمع مصر ج ۱ ص ۱۰۷

میں فرمایا

وَلَمْ يَكُنْ مِنْ دَكْرِ عِدَّةٍ لِّتَارِيْفُونِي - وَكَلَّمَ وَجْهِي

میں نے نہ دکر عیدہ لیتا رہا تو میں نے نہ دکر عیدہ لیتا رہا تو میں نے نہ دکر عیدہ لیتا رہا
 وَجْهِي لَمْ يَكُنْ مِنْ دَكْرِ عِدَّةٍ لِّتَارِيْفُونِي - وَكَلَّمَ وَجْهِي

اور تمبر جس طرح نے بھی اس آگ کا ذکر کیا۔ اس نے اپنا کلام اس

ختم کیا کہ اس آگ کے جانباًت اور اس کی عظمت کے نسبت سے
 اویسیں تھک جاتے ہیں اور اس کی تشریح آست نہ سب رس و
 کد مائے حاکمہ کر سکیں

اور یہ حدیث بخاری دوسرے کے سرور بھی بکثرت کتب میں موجود ہے
 اس پیشین گوئی کا بکثرت زلزلوں، گرجوں، گونجوں وغیرہ زبردست فی حدیث
 کے ساتھ یہ واضح ظہور مخالفین کی دین دوزی کے لئے ہوا کہ فی سبہ۔

بخاری و مسلم تیسری صدی کے وسط میں لکھی گئی ہیں درینہ خود سترہویں
 کے وسط میں ہوا۔ کیا اب بھی کسی کو یہ کہنے کی جرأت ہو سکتی ہے کہ حدیثیں عین دہشت
 کی پیداوار ہیں؟ والعیاذ باللہ۔ پھر اہل مدینہ اور خویش و غموں کے سرکردہ و دروہ و مسیح
 غلبہ و سلم کی خدمت میں بہ اتفاق پہنچا کرنا اور شفاعت طلب کرنا پھر میں کچھ مبالغہ
 کا نمایاں طور پر مرتب ہو جانا نصف صاف بتا رہے ہیں کہ سرکردہ و دروہ و مسیح غلبہ و سلم
 باقاعدہ زندہ ہیں اور اپنی رست کی نصرت و مدد فرماتے ہیں نیز حدیث پر ترک جانا و
 جس پتھر کو جبار بھی تھکی، اس کے حرم و ولے جسے کو نہ جانا پھر سخت ترین حرامات کے
 بدوہ و اہل مدینہ کی طرف ٹھنڈی ہو کا بنا اور کسی طرح کے دوسرے جھڑنے کو نافذ نہ
 کر رہے ہیں کہ حضرت رب العالمین جس وعدہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم
 کے جاہ و جلال اور جود و نور کا کہے زبردست مدد کے ساتھ شہداء فرما رہے ہیں اور
 دو نظماؤں میں یوں نہیں کہ صرف وقتی طور پر ہو مگر پورے تین دن تک ہوتا رہے جس کے
 زبردست اثرات متعلقہ ارٹھی در توبین کے کتا بوں میں برقی وضاحت سے ثابت ہیں
 اس عظیم نشان آگ کے فوٹو نتائج کا تفصیلی بیان تقاضا کرتا ہے کہ اس
 بغیر اس پر قبل منہم کتاب لکھی جائے مگر بطور تنبیہ اس سعادت کے لئے یہی کوئی



پیشینگوئی نمبر ۲

صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۱۰ مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ وغیرہ کتب حدیث میں حدیث
پاک ہے۔ سمان قیام قیامت سے پہلے پہلے ترک قوم سے جہاد کریں گے۔
پھر اس قدر کا حلیہ بھی بیان فرمایا۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ ہیں۔ یہ
پیشینگوئی بھی ساتویں صدی ہجری میں پوری ہوئی۔ بعد ازاں ترک اسلام کے حلقہ بگڑ
بن گئے اور یونہی کئی ورفقہوں سے جہاد کی پیشینگوئیاں احادیث کثیرہ میں ہیں جن سے
کافی پوری ہو چکی ہیں اور کئی پوری ہونے والی ہیں۔

پیشینگوئی نمبر ۳

یہ پیشینگوئی اس آیت پاک کے تعلق ہے **وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ**
مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ
الْأَخْرَبِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ
شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۱۷

• (ترجمہ) اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جن گھوڑے
باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن ہیں اور
تمہارے دشمن ہیں اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں جنہیں
تم نہیں جانتے انہیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کر دو گے

تہیں پر دیا جائے گا اور کسی طرح گھاسے میں نہ رہو گے ۔

قرآن کریم قیامت تک کے لئے ہادی و رہنما ہے۔ جتنے بھی سارا کائنات قیامت تک ہونے والے ہیں سب کے دلوں میں اپنے اپنے زمانے میں اس قوت کے تیار رکھنے سے دھاک بٹھانا لازم ہے۔ اس قوت کی تفسیر محبوب بندہ حسن علیہ السلام نے بار بار خبردار کرتے ہوئے لفظ 'رمی' کے ساتھ فرمائی چنانچہ صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۳ پتھبہ ابن عامر کی روایت میں ہے **إِنَّ الْفِتْنَةَ الرَّمِيَّ كَلَامٌ لِّلْفِتْنَةِ الرَّمِيَّ** (ترجمہ) "خبردار یہ قوت (جس کا آیت پاک میں ذکر ہے) 'رمی' ہی ہے خبردار یہ قوت 'رمی' ہی ہے، خبردار یہ قوت 'رمی' ہی ہے"۔

رمی عربی لفظ ہے اس کا معنی ہے پھینکنا، اس وقت سے قیامت تک جو چیز بھی بطور اوزار جنگ میں استعمال کے قابل ہے اور پھینکی جاتی ہے۔ ان تمام چیزوں پر یہ لفظ رمی جادی اور شامل ہے۔ لغت عرب میں رمی تیر کے ساتھ خاص نہیں قرآن کریم میں ہے **مَا سَرَّ مَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ مَنَافِعَ لِّكَ** (ترجمہ) "تو نے اس قوت تیر نہیں پھینکا تھا بلکہ مٹی اور سنگریزے پھینکے تھے تو روزِ روشن کی طرح روشن ہوا کہ رمی عام جنگ پر پھینکنے کو عربی میں رمی کہا جاتا ہے اور واقعی اس زمانے سے آج تک رمی و زارِ جنگ میں نمایاں رہی ہے۔ اس وقت تو تیر، تلوار، نیزے عموماً استعمال ہوتے تھے تو راکٹ کی حیثیت بھی بڑی نمایاں تھی حتیٰ کہ ہمارے پیارے رسولِ مقبول کا ایک نام صاحبِ السیف بھی ہے مگر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا، رمی زیادہ اہمیت پکڑتی گئی اور آج تو سب ہی رمی پر (اور مدار، نیزے یا تلوار کا استعمال تو ملکی جنگوں میں نام کو بھی نہیں رہا۔

لے نافع آیت ۱۷ (ترجمہ) اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی بلکہ لٹیرے پھینکی۔

یہاں بی مار ہے تیر کی رمی ہو یا لفظ کی (ایک قسم کا تیل ہے جسے
چھت کر دینا کہ جس میں گ لکے کی جاتی تھی، مغنیوں سے پتھر پھینکے جائیں یا بندوق سے
توپوں سے گولے برسائے جائیں یا برین گنوں سے حملہ کیا جائے سبھی دینی
اسی پر پھینکیے۔ جو فی جہاز سے عام ہم ہو یا ایٹم بم یا میٹر و جن یا اس سے بھی کوئی تو انٹر بم
سب پر رمی تھی ہے، میزٹروں سے رمی ہو یا تار پیڈ و یا وائی امراض کے جراثیم پھینکے جائیں
یا کوئی پھینکے کا اوزار ہو یا نیا ایجاد کیا جائے سب پر لفظ رمی بلا تاویل سچا آ رہا ہے۔

یہ ہے ہمارے پیارے محبوب کی ہمدوانی اور جامع الہیائی کہ ایک ہی لفظ
رمی میں دوسب کچھ جمع فرما دیا جو ہر زمانے میں اس زمانے کے اہم اوزاروں پر سچا رہا ہے
قرآن جائیں اس پیارے کے سامنے زمین و زمان کی وسعتیں اور مکین و مکات کی سمتیں
سب سمٹی ہوئی ہیں، ماضی و حال و استقبال مختلفہ ممالک بھر و بر، عرش و فرش سب کے
سبہ پیش نظر ہیں، اقوام عالم کیا، سب عالمین کے حاضر و ناظر ہیں کہ وہ تو ہیں ہی وہ جن کے
معلق ان کا رب تورب العالمین ہے، فرماتا ہے :

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

وہ وہی تو ہیں جن کو فرمایا :

بَشِيرًا نَذِيرًا ۚ نَاوَسْنَاكَ شَاهِدًا قَ مُبَشِّرًا قَ نَذِيرًا

ہاں ہاں شہ کی قسم وہی ہیں جن کی شان میں آیا :

لِيَكُونَنَّ لِّلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

نہاں نہاں، تبت، ترجمہ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت مارے جہان کے لئے۔

نہاں نہاں، تبت ۴۵ ترجمہ سے غیب کی خبریں پہنچنے والی ہونگ کہ تمہیں بھیجا مگر ناظر اور غور خیز دینا اور ڈر سنانا۔

تہہ تہہ تبت ۵۰ ترجمہ جو مارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات بھی غلط نہیں ہو سکتی دیکھی یا نہ دیکھی

پیشگوئی نمبر ۲ تا ۸

مشکوٰۃ شریف ص ۳۷۱ تا ۳۷۲ میں امام بیہقی کی (متوفی ۵۳۵ھ) شعب الایمان (نام) کتاب حدیث سے بروایت حضرت سلمان فارسی صحابی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے پچھلے دن میں ہمیں وعظ کیا فرمایا اسے لوگوں ضرور تمہارے نزدیک ایک ایسا مہینہ جو عظمت والا ہے، ایسا مہینہ جو برکت والا ہے، ایسا مہینہ کہ اس میں ایک ایسی رات (شب قدر) ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے، ایسا مہینہ کہ اللہ نے اس کے روزے کو فرض کیا اور اس کی رات کے قیام (تراویح) کو سنت کیا، جو شخص اس مہینہ میں اللہ کی نزدیک طلب کرے کسی نفلت کے ساتھ سچی نفل عبادت مالی ہو یا بدنی اسے تو وہ ثواب کے لحاظ سے اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی فرض ادا کیا ہو کسی اور مہینے میں اور جس نے اس مہینے میں کوئی فرض (نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ) ادا کیا تو وہ (از روئے ثواب کے) اس شخص کی طرح ہے جس نے کسی اور مہینے میں ستر فرض ادا کئے ہوں اور وہ صبر کا مہینہ ہے حالانکہ صبر کا ثواب جنت ہے اور وہ (فقیروں اور غریبوں کی) غوثی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے کہ اس میں رزق زیادہ کیا جاتا ہے جو اس میں روزہ دار کا روزہ افطار کرانے ہوتی ہے واسطے اس کے بخشش اس کے گناہوں کی اور آزادی اگر (روزِ خ) سے اور اس افطار کرنے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ اس روزہ دار کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارا

رزق - سب ماہرین مقبلیا ترمذیات میں نسبتاً اعلیٰ تھا کہ اسے سب سے پہلے یہ غلاموں
 غلاموں پر ہوتا تھا اور پھر یہ وسیع فائزات تیار کرتے تھے کہ یہ وہ دوسرے غلاموں سے تھے۔
 دوسرے زمینوں سے زیادہ کیا کرتے تھے جو غلاموں اور غلاموں کے رزق تھے۔ رزق حقیقت
 ہے ہی وہی جو انسان کے اپنے کام اس جہان میں اسے یہ سکے میں درود و مال جو
 دوسرے کے کام آتے وہ دوسرے کا رزق ہے چنانچہ حدیث پاک میں آیا کہ بندہ
 کتاب میرا مال میرا مال حالانکہ بے شک وہ چیزیں جو اس کے مال سے ملتی ہیں
 تین ہیں جو کھا لیا تو فنا کر دیا پہن لیا تو پرا کر دیا یا دے دیا، لہذا اس کی رائے میں تو ذہنی طور پر
 اور جہان تین چیزوں کے اندر وہ ہے تو وہ جانے والا ہے اور اسے لوگوں کے لئے

چھوڑنے والا ہے (مشکوٰۃ ص ۱۴۴)

توڑی زمانہ میں گائے والی عورتیں اور گائے کے مزامیر باجے وغیرہ پر جو جائینگے
 بہتر زندگی نے جو ان حدیثوں کے راوی ہیں، اس کے ساتھ میں وفات پائی حالانکہ
 ان کا بھرنہ نہ تھا اس چودھویں صدی میں ہو رہا ہے، گانا بجانا و بائی شکل اختیار کر گیا،

سینہ بستر پھیل گئے ہیں اور ریکارڈ عام ہو گئے ہیں، ریڈیو کی بہتات ہے، ٹیلی ویژن چاروں
 جن سے گائے والی عورتوں کا ظہور ہو رہا ہے اور مزامیر بھی ظاہر ہو رہے ہیں، چلتی ٹریزن اور
 لاریوں جیسے سائیکلوں، تانگوں کی سواریاں ریڈیو سنتی جا رہی ہیں، عام راگبیر بھی سنتے جا رہے
 ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی بے پردگی پر تو کوئی پردہ بے ہی نہیں۔

بہر حال گائے والیوں کا ظہور اور مزامیر کا ظہور حسب تصریح حدیث سامنے
 چمکا ہے۔ یہ دونوں پیشینگوئیاں صحیح طور پر سمجھی ہو چکی ہیں، اب اس پر مرتب ہونیوالے
 بڑے خطرناک نتائج سے بے فکر رہنا دانا کا کام نہیں۔
 پوری حدیث پاک سنتے :

رَبَّنَا صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْحَمْهُمْ وَاجْعَلْ لَهُمْ جَنَّاتٍ وَعُيُونًا
 وَجَنَّةً فَخْرًا رَجُلَيْنِ مُسْلِمَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَعِيَ ذَلِكَ قَالَ إِذَا أَظْهَرْتَ
 الْفِتْنَةَ وَالْمَعَارِفَ وَشَرَّ بَنِي الْحُمُورِ۔

ترجمہ : بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں خنث (زمین میں بھنسا دینا)
 اور سبب ضرورت کا بچہ کر دینا اور قذف (قوت پھینکنا) ہوگا، تو ایک مسلمان نے عرض کی یا رسول اللہ
 یہ کب ہوگا؟ فرمایا سب گائے والی عورتیں اور مزامیر لگانے کے اور اظہار ہو جائیں گے اور شرابی لگانے
 اس معنیوں کی حدیثیں بہت میں جن میں اور بھی بہت سی چیزوں کا اضافہ ہے۔ اس صریح کا خلاصہ یہ ہے
 خنث و قذف جیسے جب گائے والی عورتیں اور مزامیر ظاہر ہو جائیں گے اور شرابی لگانے اور لنگ بنگی شرابیوں اور

نہ آدھ چیزیں تو مت پی جا رہی ہیں مگر آب کی تر تری پر مین گھسنے والی عورتوں اور مزید کچھ بھی زور دیاں پر ہے تو
 بہ ان چیزوں پر مرتب ہونے والے عذاب خف و قذف کا سخت ترین خطرہ ہے۔

خف کا معنی ہے زمین میں دھنس جانا یا دھنسا دینا جو زلزلوں کے سبب
 زمین کے پھٹ جانے سے واقع ہو سکتا ہے جیسا کہ بعض ملکوں میں رنگا گیا ہے اور
 یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان یونہی زمین میں دبا دیا جائے قارون کی طرح جو بخشنی ہی میں
 مسخ کا لغوی معنی ہے اچھی صورت بگاڑ کر بری بنا دینا جو آجکل کے کوئی

زجوانوں پر سچا آ رہا ہے کہ مردانہ شکل جو مرد کے لئے اچھی ہے بگاڑ کر نہ شکستیا
 کر رہے ہیں اور یونہی وہ عورتیں جو مردانہ شکل بنا رہی ہیں اور جنس کی تبدیلی بھی کافی
 وقوع پذیر ہو چکی ہے جو لغوی مسخ کی حامل ہے البتہ کنز العمال کی حدیث مرفوع سے
 ثابت کہ آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم جو کلمہ گو تو ہوگی مگر گانے کے بلجے وغیرہ اور
 گانے والی عورتوں کے اختیار کرنے اور مشربوں کے پینے کے باعث بندرا، سنز
 بنادی جائے گی اور یہی شکل ظاہر ہے۔

قذف کا لغوی معنی ہے زور سے پھینکا (نہایہ، مجمع البحار) اور چونکہ یہ قذف
 بطور سزا گناہ پر مرتب ہونا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی ایسا پھینکا ہوگا جو باعث ہلاکت و
 رسوائی بنے خواہ آسمان سے پتھر برساے جائیں یا مبارکی کی جائے، لگ برساتی جائے کوئی آؤ
 خطرناک چیز زور سے پھینک کر ہلاک کیا جائے، بہر حال قذف رمی کی طرح غامض ہے اور پتھر
 پھینکنے کے ساتھ خاص نہیں، قرآن کریم میں ہے یُقَذَّفُونَ مِنْ حَبِيبٍ
 کشیطانوں پر آسمان کی ہرمت سے شہب نار یہ پھینکے جاتے ہیں۔

بال قور کی کثرت یہ قذرت بھی بہت پایا جا رہا ہے۔ ابھی زمانہ قریب مسلمان
 حوب ہر بادی جو چوکی ب ورن دوسرے مکوں میں بھی تش باری ہو رہی ہے۔ تش نشان تو
 کہ سنتوں تو رہی ہے۔ تو واضح ہو کہ یہ پیشینگوئی کہ ایسا ہوا تو قذرت ہو گا۔ بھی صاف ظلو
 خ ہر چوکی ہے تو اے گیبوں نمبر دیا جائے اور دوسری دوسراؤں کا ظہور بھی ہر قریب
 ہی پایا جائے گا۔

پیشینگوئی نمبر ۱۲

کنز حماں جو ۸۷۸ میں مستدرک حاکم ۱۱ متری ششم ۱۱ اور مستدرک امام احمد
 متون ششم سے ۱۱۱۱ قیامت کی حدیث میں ہے وضہو نہ لسم اور تو کوئی پنا
 ورسند نامہ حمد سے عمرو بن قنبل کی حدیث میں ہے ویکثر بالتلم اور زیادہ ہر خانیک
 غم آج یہ دونوں چیزیں جنی قلم کا ظہور اور کثرت اپنے عروج پر ہے۔ رنگ برنگ مختلف اقسام
 کے قلم انبار در انبار ہر چوکی ہیں، اور کئی عوام الناس جو کھنے سے بھی غامی میں جیسوں میں
 قلم رکھتے ہیں اور کثرت ایسے حضرت بھی ہیں جو کئی کئی قلمیں اپنے پاس رکھا کرتے ہیں، اور قلم کا
 فہم یوں بھی بکثرت ہے کہ کاتب ایک کاپی لکھ دیتا ہے جو پریس میں چھپ کر ایک سے ہزار
 بن جاتی ہے اور کثرت سے ظاہر ہو جاتی ہے بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس پیشینگوئی
 کا قلم مختلف اقسام کے مطالع سے بھی ہے کہ مطالع قلم کا کام جتن دھوہ انجیل دے رہے ہیں اور
 کثرت سے ظہور پتہ میں جو مطالعہ کتابت کے لیے قلم ہی ہیں۔

پیشینگوئی نمبر ۱۳

کنز حماں جو ۸۷۸ میں مستدرک حاکم ۱۱ متری ششم ۱۱ اور مستدرک امام احمد

برہمچکی ہیں۔ اسی سابقہ ہندوستان کی سرزمین پر کافی خانہ جنگیاں ہوئیں یہی خانہ جنگیاں
 ی ہیں جن کے باعث سلامتی فتوحات کا تیز و سارا پھیر گیا۔ یہی خود کشی ہے جس کے باعث
 بنو میہ کو ستارہ ڈوب گیا اور بعد ازاں بنی عباس کا آفتاب غروب ہو گیا، یہی حرب و مغرب
 ہیں جن سے فرنگی چچہ ہندوستان پر لہرایا۔ یہی آدریشیں ہیں جن سے یہودی ریاست کی بنیاد
 رکھی گئی۔ یہی جھوٹ افغانستان کی حکمران ٹولی کے سر پر سوار ہے کہ پاکستان کی ترقیوں سے
 پریشان ہیں، اسی پریشان دماغی کا اثر ہے کہ آج سے تقریباً ہزار سال پہلے کی یادگار سومات
 کو وہ ترکینی دروازہ جو سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ ہندوستان سے بطور نشان لائے تھے
 ان کے بہادر دشمنوں کی دروازہ بطور تحفہ دوبارہ ہندوستان پہنچا کر سومات میں بحال کر دیا ہے۔
 اللہ سہم دشمنی سے پناہ دے۔

پیشگوئی نمبر ۱۶۱

ی حدیث مندرجہ بالا میں یہ بھی ہے وَ اِنَّ سَيَكُونُ كَذَابُونَ
 سَتُونَ كَذِبُهُمْ يَنْعَمُ اِنَّهٗ سَيُجِئُ اَنْهٗ وَاَنَا خَاتَمُ السَّيِّئِيْنَ
 زین العابدینؑ اور بے شک قریب ہے کہ ہوں گے تیس بڑے جھوٹے، ان کا
 ہر ایک کہے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے پیچھے کوئی نبی

سہ و رب سے خانہ جنگی سے پاکستان کا نصف کٹ گیا اور باقی ماندہ بھی غلطی میں گھرا ہوا ہے ۱۶



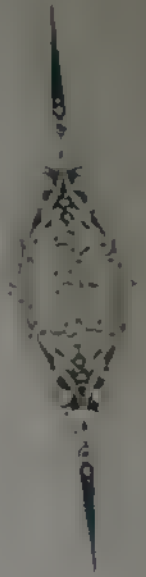
اسی عنوان کی حدیثیں بخاری و مسلم وغیرہ مکتب حدیث میں بکثرت ہیں۔
 وہ لوگ بیشک گویاں کہ امت میں نبوت کے جھوٹے مدعی ہوں گے اور حضور کے پیچھے نہ
 دوڑیں۔ آج تک برابر ظاہر ہو رہی ہیں، کہتے ہی جھوٹے نبوت کا دعوے کر چکے ہیں۔ حتیٰ کہ
 نبی نہیں آج تک برابر ظاہر ہو رہی ہیں، کہتے ہی جھوٹے نبوت کا دعوے کر چکے ہیں۔ حتیٰ کہ
 سابقہ پنجاب میں بھی ایسے دعوے کئے گئے اور حقیقت بھی آفتاب و مہتاب سے زیادہ
 چمک رہی ہے کہ واقعی حضور کے پیچھے کوئی نہیں نہیں، ہاں اس حدیث پاک سے یہ بھی
 واضح ہو گیا کہ خاتم النبیین کا یہی معنی ہے کہ آخِرِ نَبِیِّ بَعْدِی، میرے پیچھے کوئی نہیں
 اس حدیث پاک میں نہیں فرمایا گیا کہ تیس سے زائد نہیں ہوں گے تو درحالیہ
 زائد کی نفی ہرگز ہرگز نہیں، پھر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کذب و تشویش نہیں فرمایا جس کے
 معنی میں جھوٹے تیس بلکہ فرمایا کہ کذب و تشویش جس کا معنی ہے بڑے جھوٹے تیس و بخاری
 مسلم وغیرہ کی روایت میں دجالوں کا اٹنا بھی ہے کہ وہ بڑے جھوٹے، بڑے فریبی، مفسد
 ہوں گے۔ دجال و کذاب مبالغہ کے صیف ہیں، یہ ان جھوٹوں پر صادق ہیں جو بڑے
 جھوٹے اور بڑے فریبی ملع ساز ہوں اور ہر ایک مدعی نبوت پر صادق نہیں کہ کسی بیچارے
 نو صرت ایک دو مرتبہ ہی یہ جھوٹا دعوے کر سکے اور زیادہ دیر تک زیادہ جھوٹ نہ بک سکے
 اور یونہی کوئی بالکل کم عقل تھے یا ہوشیار نہیں تھے تو فریب نہ دے سکے یا کسی ایک وعدہ کو
 فریبے یا مگر کسی جماعت کثیرہ کو فریب نہ دے سکے تو وہ دجال کیسے بنے؟

بہر حال مخفی نہیں کہ کذاب و دجال وہ ہیں جن کے جھوٹ اور فریب کا جال بڑ وسیع
 جو طرح طرح کے سیلوں بہانوں سے اپنے دشمن کی پوری پوری سرگرمی سے تبلیغ کریں اور بڑے بڑے
 پست و چالاک مدعیانِ علم و عقل کو بھی اپنے دامِ تزویر میں پھنسا لیں و العیاذ باللہ!
 حضور نے نَاحَتْ مِمَّا لَمْ يَشَيْتُمْ اور رَسَبَ بَعْدِی فرمایا کہ ایسے فریبوں کے
 پائے تارے کروئے میں سبحان اللہ! قربان جائیں کسی بہترین نصیحت ہے سب کو استفاد

ہر دینی شجرہ جس سے علی ہر قسم کے نئے نبی کی نفی کر رہے ہیں عام نہیں کہ ہر قریب میں ہوں
 یہ میں اب میں ہوں مجھ میں، مدعی وہاں دکنڈ بھویہ کا فب دو جس نغزیکہ میں ہوں میں ہوں
 مد ہوں سے قرن کریم کی حرج کسی جی سے نبی کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی تو جو بھی نبوت
 دعوے کوئے تھوڑے، ہوا تھوڑے جھوٹوں سے بچائے۔

پیشینگوئی نمبر ۱

میں منتہ نکاح حدیث کی نشاندہی ہے جو اس صدی میں ہمارے سامنے ظاہر ہوئی ہے
 اور وہ ۱۰۰۰ ع. میں حضرت معذیکب سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 لَا يَزْنِيَنَّ الْمُؤْمِنُ وَلَا يَزْنِيَنَّ الْمُؤْمِنَةُ إِلَّا يَوْمَئِذٍ بَعْلُهَا
 مِمَّنْ يَكُونُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامِ نَسَاءُ جَدُّكُمْ مِنْ
 حَدَثٍ وَجَدُّهُ وَمَنْ جَدُّهُ مِنْكُمْ مِنْ حَدَثٍ فَلَا يَحْجُرُ
 نَسَاءُ لَكُمْ إِلَّا فِي بَيْتِ نَسَاءِ



ترجمہ نمبر ۱: جو تحقیق دیا گیا ہوں میں قرن اور اس کے ساتھ اس کی مانند
 نمبر ۱: جو قریب یک مروجہ بھراپنے کی بخت، کہ کسی کو نوح وغیرہ جو بڑا اور اس
 ورنہ: جو اپنے سے کہ قرن کو لازم کرڈ تو جو کچھ اس میں حلال پاؤ اس کو حلال جانو اور
 جو حرام پاؤ حرام جانو (یعنی حدیث کی ضرورت نہیں) خبردار تمہارے لئے حلال نہیں
 بنی گدھا، ار صحت نہیں بنزیش والا درندہ جانور یہ

میں نے ۱۰۰۰ بار بار فرماؤں میں ترجمہ فرمایا۔ حدیث کی اہمیت بیان فرمائی کہ وہ
 قرن کے نیک سے اور چیز بہت ہیں جن کا حرام ہونا اہل ہر قرن سے نہیں ملتا جتنا کہ وہ جو
 میں نہیں ملتا وہ دن سے جانور وغیرہ وہ بھی فرمایا کہ ایک شخص بیٹ بچہ فی سبیل اللہ



اپنی تاریخ قیمتی کی رسم و پڑھنا علماء سب سے زیادہ ضروری کہنے کو کہ دو قرن پرانے دور میں جس کے لئے کہ
مستند ہو کہ حدیث پرانے دور میں کہ حدیث بھی شیل قرن سب دور گئے اور غیر بہت پہنچا یا کسی حدیث میں
حرمت تھا قرآن کریم سے نہیں ملتی۔

اس مضمون کی حدیثیں حدیث کی مستند کتابوں میں بحیثیت ہیں جن کی تصدیق صدیق
قبل کی ہے۔ بہر کیف یہ پیشینگوئی بھی پوری ہوئی اور دنیا نے دیکھا کہ یہ سننے والے نمودار ہو اور
اس نے باقاعدہ تحریک چلائی کہ حدیث قابل اعتبار نہیں۔ اس پیش کی ضرورت نہیں۔ اب ہمار
فرض ہے کہ ہم حضور کے خبردار کرنے سے خبردار نہیں اور کسی ایسی آواز پر سب کو ہرگز کو نہ احرار ہو
میں حضور کی ہدایت سے دور کرے اور اگر اسی کے گھٹا ٹوپ اذھیروں میں نہ لے۔

چند بیشنگوئوں کی بجائے پوری سترہ لکھی گئی ہیں کہ کھتے وقت دامن لٹا کر ان
آگے ہی نکلتا گیا اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ بھی ایک بھر ناپید کنار ہے تعجب ہے کہ یہ سپر سرجل
برحق کی حدیث پاک کے متعلق شکوک و شبہات پھیلانے جلتے ہیں جن کی کوئی بات غلط ہو بیشنگوئی
چونکہ ایک ایک بیشنگوئی کا ظہور بھی مستقل دلیلیں ہلندہ سترہ دلیلیں ہیں اور یہ
سے اٹھا رو دلیلیں پہلے لکھی جا چکی ہیں تو وہ کل دلیلیں جو حدیث اکمیب کے نہایت میں ذکر ہو چکیں

۲۵ بنیں۔

دین نمبر ۳۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مفتی محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی

آئینہ سے بیان : ہندوؤں کے سال سے آگے نہ بھڑکتے

ہر ایک تک رسائی کے لئے دلچسپ ہے۔

میں حکم دیتا ہوں کہ اگر وہ اس کے رسول سے آگے بڑھیں تو حدیث پر
 کے بہت جوتے ہیں یہ نجاشی قطعاً نہ رہی کہ حدیث کا اعتبار نہ کریں اور اپنی مرضی یا
 کسی دیکھ کر پڑھیں ورنہ یہ وہی آگے بڑھنا بن جاتے گا جس سے ہمیں قرآن کریم
 سے منع کیا گیا ہے در ذریعے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس رُفْعِ مَوَکُودِ کا دوسرا معنی ہے آگے نہ کرو کیونکہ تقدیم ہو اس کی
 صدر ہے اس کے دو معنی ہیں لازم آگے ہونا اور متعذی آگے کرنا۔ اس صورت میں
 ممانعت ثابت ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کے آگے کسی چیز انسان،
 جن، نہشتہ، قوس، فعل وغیرہ کو نہیں کر سکتے تو فیصلہ ہو گیا کہ حدیث پاک کے ہوتے
 ہوئے کسی کے قوس یا رسے پر عمل نہیں ہو سکتا ورنہ وہی تقدیم آگے کرنا لازم آئے گی
 جس سے منع کیا گیا ہے۔

دلیل نمبر ۳

لَا تَنْبَغُ لِلرِّسَالَةِ أَنْ تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
 صَوْتِ نَبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ
 مَعَ بَعْضٍ لَّسَبَطُ عَمَلِكُمْ وَنَحْمُ لَا تَشْعُرُونَ (پہر رکوع ۱)
 ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز سے اور ان کے
 حضرت چلا کر نہ ہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو
 یہ میں تمہارے عمل کی کثرت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

جب اس پیارے نبی کی یہ شان ہے کہ ان کی آواز پر کوئی اپنی آواز بلند



ہیں کر سکتا، اور اگر یہاں سے تو بے خبری سے کافرین جنت کا خطرہ سب سے بڑا
 کثرت ہوتے ہیں تو ایسے بڑی شان والے نبی کی حدیث بات پر کوئی اپنی بات کس طرح
 بند کر سکتا ہے حالانکہ آواز بات کی کیفیت اور صفت ہی بے جب صفت پر بند نہیں
 ہو سکتی تو موصوف پر بند کیسے؟ یہ بات بالکل واضح ہے جسے کم عقل وار بھی سمجھ سکتا ہے
 کہ جب اللہ تعالیٰ کے حبیب کے سامنے کوئی اونچا نہیں بول سکتا اور نہ نڈرتا کہ جب
 تو ایسے بڑی شان والے کا کلام کتنا بڑا ہوگا، بڑوں کا کلام بھی بڑا اور معتبر ہوتا ہے تو وہ جو ساری
 خدائی سے بڑے ہیں ان کا کلام ساری خدائی کے کلاموں سے بڑا ہوگا اور سب سے
 زیادہ قابل اعتبار ہوگا تو ثابت ہوا کہ حدیث قابل اعتبار ہے اور تمام منقوق کے کلاموں سے
 زیادہ قابل اعتبار ہے۔

دلیل نمبر ۳۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا

دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ (پہ ع ۱۱)

(ترجمہ) اے ایمان والو! حکم ہاںو اللہ اور اس کے رسول کو جب یہ

رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے

حکم دینا اور بلانا کلام سے ہوتا ہے تو واضح ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا کلام

مزدوری ہے اسی طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بھی جو کہ حدیث ہے، نہ مزدوری ہے۔

دلیل نمبر ۳۳

اللہ رب العالمین نے ایماندار جنوں (جو تازہ آدم لائے اور اپنی قوم سے نفی

کرسکے گاؤں نہ پسند کیا کہ قرآن کریم میں ذکر فرمایا :

يَسْتَوُونَ عَلَىٰ أَسْنَدِهِ يَتْلَوْنَ عَلَيْهِ كَقُرْآنِهِ مَنْ دُثُوِبَ كُمْ
وَسُجْرَتُهُ يَنْزَعُهَا بِأَيْدِيهِمْ وَ مَنْ لَزَّ سَجْدَةً أَعْلَىٰ لِقَاءِ فَلْيَسْ
بِمُعْجِبٍ فِي الْخَفِصِ وَلَيْسَ لَكُمْ دُونَهُ أَوْلِيَاءُ لَهُ أُولَٰئِكَ
فِي عَصَايَ يُفِيضُ ۝ ایت ۱۴

ترجمہ : اے ہماری قوم اللہ کے منادی (محمد مصطفیٰ) کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ
کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے اور جو اللہ
کے منادی کی بات نہ ماننے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں اور اللہ
کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں، وہ کھلی گمراہی میں ہے۔

سورج سے بھی زیادہ چمکتی ہوئی بات ہے کہ حدیث پاک اللہ تعالیٰ کے منادی
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بات ہے اور قرآن کریم بتاتا ہے کہ ان کی بات ماننے سے
جہنم معدن ہو جاتے ہیں اور سخت عذاب سے بچاؤ ہوتا ہے اور جو ان کی بات نہ مانے وہ
خدا کی سزا و عتاب کا ایسا باطنی ہے جو کبھی سچ نہیں سکتا اور اس کا کوئی مددگار نہیں اور وہ کھلا
گمراہ ہے و ثابت ہوا کہ حدیث کا ماننا ضروری ہے اور نہ ماننا بغاوت ہے، گمراہی ہے اور
گمراہی نجی و جہنم لکل ظالم یہ ہمارے جن بھائیوں کا ایمان و اعتقاد ہے جسے اللہ نے اپنا فرمایا
اور قرآن کریم میں ہماری ہدایت کے لئے ذکر فرمایا کہ ہم بھی یہی اعتقاد رکھیں۔

دلیل نمبر ۴

وَنُجْعِدُ ذَهَبًا مَّا صَلَّيْنَا بِكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝

وَمَا تَطْلُقُ عَنْ لِقَاكَ . وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

مَنْ يَشَاءُ

ترجمہ: اس پیارے پیکرے تارے محمد کی قسم جب یہ عرج سے اترے
 تمہارے صاحب نہ بن سکے نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے
 نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے ۔
 دیکھتے اللہ رب العالمین جل وعلا حاضیہ فرماتا ہے کہ حضور کی کوئی بات اپنی
 خواہش سے نہیں بلکہ وحی ہی ہے تو روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حدیث پاک
 بڑی قابل اعتبار ہے اور یہی مدعا ہے ۔

دلیل نمبر ۴

قُلْ أَرَأَيْتُمْ شَاءَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَأَيْتُمْ
 مَا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَضْرِبُ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ
 أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَكْرَتٌ مِنْ قَبْلِهِمْ هَذَا أَوْ ذَا أُولَئِكَ يَدْعُونَ
 صَدَقَ قَيْن . (البقرہ ۱۱)

ترجمہ: تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں
 زمین کا کون سا ذرہ بنایا یا آسمان میں ان کا کوئی حصہ ہے میرے پاس تو
 اس سے پہلی کوئی کتاب یا کوئی نقول کسی نبی کے علم سے الگ کچھ ہے ۔

یعنی اسے کافروں پر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ وہ اور بتائے کہ شریک
 بناؤ کوئی عقل یا نفس و لیس وہ عقش یہ کہ انہوں نے زمین کا کوئی حصہ بنایا جو یا آسمانوں میں
 مدار ہوں اور نقل یہ کہ انہوں نے کوئی پہلی کتابوں کے کسی کتاب کا حوالہ دیا ۔

رہن میں کسی بھی کا یہ قول یا فعل پیش کریں جو کتاب اللہ کے علاوہ ہو تو اس سے
 روز روشن کی طرح واضح ہو کہ جیسے اللہ رب العالمین کی کسبت میں دلیل ہیں ایسے ہی
 حدیث میں کے سب پیغمبروں کے قول و فعل دلیل حق ہیں تب ہی تو یہ مطالبہ فرمایا گیا کہ
 پہلے ہو تو اپنے صدق پر یہ دین یعنی نبی کا قول جو اسکی کتاب کے علاوہ ہو اور صحیح طور پر ثابت
 کر نبی کا قول ہے یعنی پیش کر دو توصاف صاف معلوم ہوا کہ ہر نبی کا قول و فعل کتاب اللہ
 کی طرح شرعی دلیل ہے جو بنیادی مسئلہ توحید میں بھی قابل قبول ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا
 کہ نیت سے رہنمائی کے قول و فعل قابل قبول ہیں تو ہمارے نبی پاک جو سید الانبیاء ہیں
 ان کے قول و فعل کیونکر قابل قبول نہ ہوں گے اور قول و فعل کا نام حدیث ہے تو ثابت ہوا
 کہ حدیث دلیل حق ہے۔

دلیل نمبر ۴

تَبَيَّنَ لَدَيْنَا مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدْعُونَ
 إِلَهُ سِوَا اللَّهِ

”بڑوان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے
 اس چیز کو جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا اور سچے دین کے تابع
 نہیں ہوتے۔“

اب اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جس چیز کو رسول اللہ حرام کریں
 ان کو نہ ماننا کفر ہے اور کافروں کی صفت ہے اور ایسے لوگوں سے جہاد کرنے کا
 حکم ہے۔ لہذا رسول اللہ کا حکم کو ماننا کہ اپنے قول سے ہے جس کا نام حدیث ہے

جس شرح کی دوسری آیت میں رسول اللہ کی صفت حلال کر رہی ہے۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ
مَكْنُوزًا عِنْدَهُمْ فِي الشُّرُورِ وَالْإِنْجِيلِ بَشَرٌ هُمْ
بِالْمَعْدُونِ وَبَيْنَهُمْ هُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِثُّ لَهُمْ
الْغَنَى وَ يُعَزِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَايِثَ (پ ۱۷ ع ۱۹)

(ترجمہ) وہ جو غلامی کریں گے اس رسول غیب کی خبریں دینے والے اُمّی کی
جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توراۃ اور انجیل میں وہ رسول انہیں ہدائی کا
حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال
فرمائے گا اور گندہ چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

یہ ارشاد اللہ رب العالمین نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا تھا اور یہ یعنی حلال کرنا
اور حرام کرنا حضور محبوب پاک کی ایسی صفت ہے جو موسیٰ علیہ السلام کو بھی بتائی گئی حاکم حضرت
عادل کرنا اور حرام کرنا اپنے قول سے ہی ہے جس کا نام حدیث ہے، تو ان دونوں آیتوں سے
معلوم ہوا کہ حضور کے کلام اور ارشادات (حدیث) کا ماننا اللہ رب العالمین کی رحمت کا سبب ہے
اور نہ ماننا سزا کا باعث ہے تو ثابت ہوا کہ حدیث شریف قابل اعتبار اور معتبر ہے۔

دلیل نمبر ۲۵

ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ

بُؤِصُونَ بِالْغَيْبِ (پ ۱۷ ع ۱۹)

(ترجمہ) وہ بلند مرتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت

ایسے رُوالوں کے لئے جو بے دیکھے ملتے ہیں۔



جیسے اللہ رب العالمین کو دنیا میں کسی نے نہیں دیکھا اور یونہی جہنم میں
 اور دوسرے فرشتے عوام الناس کی نظر سے پوشیدہ ہیں، وحی اترتی ہوئی نہ دیکھتے ہیں۔
 سنتے ہیں، بہشت و دوزخ وغیرہ صمد ہا چیزیں ہیں جو ہماری دنیاوی نظر سے غائب ہیں محبوب
 پیار سے لہر میوہ دسم کے بتانے سے ہی ہم نے یہ سب چیزیں مانی ہیں تو قرآن کریم
 قرآن ماننا بھی اللہ رب العالمین کے محبوب کے بتانے سے ہے۔ ہم میں سے کسی نے
 اللہ رب العالمین کا کلام بروہ راست نہیں سنا اور نہ ہی جبریل امین کو دیکھا اور جب تک قرآن
 ماننا ہی حدیث پاک سے ثابت ہوا تو یہ کہنا کہ قرآن مانو اور حدیث نہ مانو، بالکل باطل ہو گیا ہے
 حدیث نہ مانی جاتے تو قرآن کریم کا ماننا ثابت ہی نہیں ہو سکتا اور یہ فتنہ یعنی حدیث کا انکار
 مرض ہے تو یہودیوں کی عادت بد ہے قرآن کریم میں ہے :

وَإِذْ نُنَاجِيكَ يٰمُوسٰى اِنَّ نُبَشِّرُكَ بِآيٰتِنَا كَذٰلِكَ نَجْطَرُكَ ۝۱۶
 وَإِذْ نُنَاجِيكَ يٰمُوسٰى اِنَّ نُبَشِّرُكَ بِآيٰتِنَا كَذٰلِكَ نَجْطَرُكَ ۝۱۶

ترجمہ اور جب تم نے (اے بنی اسرائیل) کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تم پر ایمان
 نہ لائیں گے جب تک علامہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے پکڑ لیا حالانکہ
 تم دیکھ رہے تھے ۔

ان لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کی بات یعنی ان کی حدیث نہ مانی تو ان پر اللہ
 رب العالمین کا عذاب نازل ہوا تو جو محمد مصطفیٰ کی حدیث نہ مانے وہ کیسے عذاب پہنچ سکتے
 ہیں فرمایا محبوب پیارے صلی اللہ علیہ وسلم نے :

لَسْتُ بِمَنْفَعٍ سَنَنْ مَنْ قَبْلَكُمْ شَبْرًا اَوْ شِبْرًا وَ ذِئْرَاعًا

يَذَلِّجُ حَتَّىٰ تَوَدَّ حُلُومًا جَمْرًا صَبَّ يَفْقَهُوهُ فَذَن
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَهُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ قَالَ فَتَمَن

”یعنی اسے است محترم میں سے کسی شخص پہلے لوگوں کے طریقوں پر پیر گے
بالت ساعد بالت کے اور گز ساعد گز کے حتی کہ اگر وہ گود کے بل میں دھن
ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کر دگے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ میرا اور نصاریٰ؟
تو فرمایا پس کون؟“

یہ ایسی پیشینگوئی ہے جو واقعات سے حرف بحرف ثابت ہو چکی ہے تو یہ
آیت اور یہ حدیث دو مستقل جہل و چہارم اور جہل و پنجم لیلیں ہیں۔ پھر اس آیت پاک سے
صاف صاف ثابت ہو رہا ہے کہ حدیث کا انکار کتاب اللہ کا انکار ہے چنانچہ پیرو دیوں نے
يَسْمُوْنِي لَنْ تُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ سَمَوِيَّ اللَّهُ جَفَرَةً (یعنی اے موسیٰ! تم تمہارے کہنے سے
نہیں مانیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ کو علانیہ نہ دیکھ لیں) اس وقت کہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے
ان کو اپنا کلام سنا دیا تھا مگر پھر بھی نہ مانے تو یہ حدیث کے انکار کا نتیجہ ہے کہ جو حدیث کو نہ مانے
وہ اللہ کا کلام براہ راست سن کر بھی نہیں مانتا چہ جائیکہ صرف روایات سے ملے جیسے ہیں قرآن
کریم راویوں کے ذریعے ملا ہے جبکہ بنی اسرائیل نے اللہ کا کلام سن کر بھی انکار کر دیا اللہ تعالیٰ
کا تو منشا ہی یہی ہے کہ مجھے اور میری کتابوں کو اور احکامات وغیرہ کو میرے رسولوں سے منکر
ناما ہے جس کا بیان اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَغَيْرِهَا آیات میں ہے۔

دلیل نمبر ۴

وَمَا أَشْكُمُ الرَّسُوْلُ فُخْذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ

وَلَا تَتَّبِعُوا مَنَافِقَ الَّذِينَ هَدَىٰ ۚ قَلِيلٌ مَّا هُمْ ۖ وَهُوَ يُعَذِّبُهُمْ عَذَابَ الْغَفَّاتِ (پہلے ۱۴)

ترجمہ: جو کچھ تمہیں رسول اللہ عطا فرمائیں وہ لو اور جس چیز سے منع فرمائیں
بجز جو اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

رسول اللہ کے ارشادات جن کا نام حدیث ہے وہ سب اس میں داخل ہیں
جس جس چیز کا حکم فرمائیں اس کا کرنا لازم ہے اور جن جن چیزوں سے منع فرمائیں ان سے
بچنا ضروری ہے۔

دلیل نمبر ۴

ہر حقیقت ایک نہیں بلکہ کثیر التعداد و دلیل ہیں وہ یہ کہ اللہ رب العالمین نے قرآن کریم
میں محبوب پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے اقوال کے فرمانے کا حکم دیا جن کا ماننا منکرین حدیث
کے نزدیک بھی لازم ہے حالانکہ جب حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ارشادات
پر عمل کرتے ہوئے ان قولوں کو فرماتے ہیں تو وہ حضور کے اپنے قول ہوتے ہیں اور حضور کا ہر قول
حدیث ہے تو ثابت ہوا کہ حدیثوں کا ماننا نہایت ہی ضروری ہے چنانچہ پارہ ۹ رکوع ۱۰ میں:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْمَنَّانُ وَالْأَمْرُ حُضْرٌ.

ترجمہ: اتم فرماؤ اسے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس
کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی ہے۔

اس آیت پاک میں اللہ رب العالمین نے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
حکم دیا کہ آپ فرمائیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

زیکھات مبارکہ اس آیت میں اللہ رب العالمین کے کلمات میں جن کے فرمانے کا حکم دیا گیا ہے مگر جب حضور پاک اس حکم کی بجا آوری میں امت سے یہ کلمات فرماتے ہیں تو تعبیر یہ کلمات حضور کے اپنے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کلمات نہیں اور حقیقت ان کا غرضی ترجمہ جو بتا رہا ہے کیونکہ اللہ رب العالمین کا یہ شان نہیں کہ فرماتے بیشک میں اللہ کا رسول ہوں جیسے کہ قرآن کریم میں دوسرے انبیاء کرام کے مقولوں کا بھی ذکر فرمایا ہے تو مقولے حکایت کے لحاظ سے اللہ رب العالمین کے کلمات میں مگر اصل میں انبیاء کرام کے مقولے میں جیسے عیسیٰ علیہ السلام سے ذکر فرمایا کہ آپ نے فرمایا مَنْ نَصَّارِي سَيِّدِي ترجمہ کون میں جو اللہ کی طرف ہر کر میری مدد کریں۔

یہ عیسیٰ علیہ السلام کے کلمات ہیں، قرآن کریم نے صاف صاف بتایا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کے کلمات ہیں اور جب اللہ رب العالمین نے بطور حکایت نقل فرمائے تو کلمات اللہ بن گئے۔

بہر حال یہ حقیقت چمکتے سرج سے بھی زیادہ واضح ہے کہ ایسے مقامات میں ایسے کلمات کی دو حقیقتیں ہوتی ہیں تو قُل کے ماتحت وہ کلمات جن کے فرمانے کا حضور کو حکم دیا گیا ہے حضور اس پر عمل کرتے ہوئے وہ کلمات ادا فرمائیں تو اس صورت میں وہ کلمات حضور کے ہی ہوں جن کو حدیث کہا جاتا ہے حالانکہ ان کا ماننا بالاتفاق ضروری ہے جو انکار کرنے دارۃ اسلام سے خارج ہے تو نہایت وضاحت سے ثابت ہوا کہ حدیث شریف مقبول اور معتبر ہے ورنہ ان کلمات کا اعتبار نہ ہوتا کہ یہ حدیث ہی تو ہیں پھر اس قسم کے کلمات جن کے ادا کرنے کا اللہ رب العالمین نے قرآن کریم میں حضور کو حکم دیا ہے وہ بہت ہی زیادہ ہیں، وہ تین سو کے قریب

جس تو یہ یک دلیں تقریباً دو موت نوے دلییں بنیں گی۔

میرے بھولے بھلے پیارے بھائیو ذرا غور سے کالم لیں تو روز روشن کیجئے
یہ دیں دینشیں ہو جائے گی اور سب کو کوششبات دور ہو جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ

دلیل نمبر ۴

فَلَا تُضِلُّهُمْ بَعْضُهُمْ أَلْطَفُ مِمَّا لَا تُبْصِرُونَ وَإِنَّ لَقَوْلُ

رَسُولٍ سَيُخَيَّرُكُمْ ۝ ۱۶

ترجمہ: تو مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں
کی جنہیں تم نہیں دیکھتے، بیشک یہ قرآن ایک معزز رسول کا قول ہے ۝

اس آیت پاک میں اللہ رب العالمین نے قرآن کریم کو قول رسول کریم فرمایا
حالانکہ ہے قول اللہ تو اللہ رب العالمین نے اپنے قول کو قول رسول فرمایا جیسے کہ قرآن
کریم میں رسول اللہ کی رمی کو اپنی رمی فرمایا،

وَمَا رَمَيْتُ إِذْ رَمَيْتُ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۝ ۱۶

ترجمہ: در سے محبوب، وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ
نے پھینکی ۝

بہر حال یہ کہاں مخصوص، ورا علی درجہ کا اعزاز ہے کہ اللہ رب العالمین نے محبوب
پاک کے کام کو اپنا کام فرمایا، اپنے کلام کو محبوب پیارے کا کام فرمایا قول رسول کریم فرمایا اور
تو رسول کریم یا قرأت رسول کریم نہ فرمایا حالانکہ قرآن کریم کی تلاوت اور قراءۃ بھی محمولہ قرآن ہیں
قرآن کریم نے ہی فرمایا

لَنْ نَمُوتَ حَتَّىٰ نَلْقَىٰ مِنَ الْكُتُبِ ۝ ۱۷



(ترجمہ) چھوٹے محبوب! جو تہا کے صفتوں سے

دور رہا

اِقْرَأْ بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

ترجمہ: چھوٹے محبوب! اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا فرمایا:

اور یہی حضور کی تدبیر اور قرآن کا کافی آیتوں میں ذکر ہے گرامریت سند جہاں میں قول ہوں
کریم فرمایا: در تلاوت یا قرأت نہیں فرمایا۔ یہ قرآن کریم کو معجزہ ہے کہ اس نے فستق
نکا حدیث کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کا ذکر دیا کہ اللہ رب العالمین کے نزدیک
اس کے محبوب کا قول ایسا محبوب و مقبول ہے کہ وہ اپنے قول کو: محبوبوں میں رکھتا ہے
دیکھ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی جبری قسم کے ساتھ تاکید بیان فرمایا کہ مجھے ہر
چیز کی قسم ہے جسے تم دیکھتے ہو اور جسے تم نہیں دیکھتے ہو تو اس میں سب کچھ ایسا ہے کہ چیزیں
وہی قسم کی ہیں، ایک وجہ نظر آتی ہے دریک وجہ نظر نہیں آتی، دنیا کی ہوں یا آخرت کی
بلکہ اللہ رب العالمین کی پاک ذات اور تمام صفات بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ بھی ہماری
ظروں سے بالا ہیں۔

بہر حال اپنی ذات و صفات و تمام مخلوقات کی قسم اٹھا کر اپنے حکم و درقول کو

رسول اللہ کا کلام اور قول فرمایا: نفوس میں تنی جبری اور غنیمت شان قسم غالباً قرآن کریم ہی ہے تو
معلوم ہوا کہ قول رسول یعنی حدیث پاک مقبول و مقبول ہے ورنہ اللہ رب العالمین اپنے قول کو
ہم قول رسول کریم نہ رکھتا جس لئے تمام علیہ و علیہ واصحابہ و بارک و سلم۔ اللہ رب العالمین چشمہ بینا
عطا فرمائے اور اس پیارے محبوب جو خالق و مخلوق کے محبوب عظم میں ہوں کے منہ کی توفیق
عطا فرمائے اور کفر و کجالت کی تاریکیوں سے بچائے آمین۔

ہے حدیث میں قسم ہے قول فعلی، تقریری۔

قوں حضور کے کلام کا نام ہے۔

فعلی وہ ہے جس میں حضور کے کلام کا ذکر ہو اور

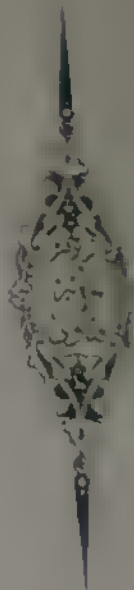
تقریری یہ کہ کسی کے کلام یا کام پر مطلع ہو کر سکوت فرمائیں اور حقیقت یہ فعلی ہے۔
حدیث ہے کہ سکوت بھی فعل ہے۔

والحمد لله رب العلمین وصلى الله تعالى على حبيبہ

محمد رحمة نعلمین وعلى آله واصحابہ اجمعین۔

حضرت الفقیر ابوالخیر محمد نور اللہ انعمی غفرلہ

۳ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ / ۱۳ اگست ۱۹۷۲ء



الاستفتاء

از حضرت مولانا ابوالفتح غلام محمّد عید گاہ جہلم

منہج گجرات میں دیوبندیوں کے ساتھ مناظرہ ہو رہا ہے اور مسئلہ زیر بحث حضور

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیشاب مبارک پئے جانے کا ثبوت ہے، مخالفین اس روایت کی سند پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ نوجوہ ابوالکاکب عبدالملک بن حسین نخعی کے ضعیف ہے جس کے بارے حافظ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں قال البخاری ليس بشيء وقال ابن معين متروك۔ اس کا جواب میری سمجھ میں تو یہ آیا ہے کہ دارقطنی نے اس حدیث کو حسن صحیح تسلیم کیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ حدیث کے اسناد متعدد ہیں چنانچہ اصابع فی معرفۃ الصحابہ میں لکھا ہے ولہ طریق آخر اور دارقطنی ہی کا نقل میں اس کے بارے میں یہ کہنا کہ مضطرب ہے بھی حسن صحیح کے پیش نظر بجا تعدد اسناد مضرب نہیں ہے۔

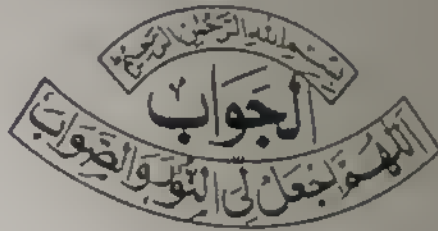
اب مجھ سے مناظرہ تقریر اور اس میں تالیف کے لئے کس گیا ہے، کتاب الشفاء للقاضی عیاض المالکی اور اس کی شرح للملا علی حنفی قاری اور شرح المواعظ للعلامة عبدالباقی الزرقانی اور اشعة اللمعات جلد اول و رابع اور مدارج شریعت وغیرہ زیر نظر ہیں۔

حضور سے گزارش ہے کہ حدیث کے محتاج اور اسناد متعددہ سنن بیہقی اور کنز العمال سے کیونکہ ہر جلد یہاں موجود نہیں، اور سوال مذکور کا اور کوئی معقول جواب جو مضطرب نے دیا ہے احادیث والے سوال کو بھی رفع کرے، نظر شریعت میں اُسے تو دو بھی درگرنی رقت یہ نہ ہو سکے تو فوری طور پر ازراہ کرم دارقطنی میں جس محل پر یہ روایت لکھی ہے وہ موقع محل

جی غور نہ کیجئے

میر کر تھیت گر رہ فرمائیں گے۔

دعاجو : ابو لفتح غلام محمد، کان اللہ، از سعید گاہ بہلم ۱۹ جون ۱۹۷۱ء



دیکھو یہ درجۃ النور برکاتہ : مزاج گرامی !

مت کے بعد یاد آوری کا شکریہ کیا عرض کروں اس سال واپسی مدینہ منورہ کے بعد صحت فزوش سی ہے اب تو لکھنے کے بھی پورا قابل نہیں مگر معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر چند کلمات غیر مرتب حاضر ہیں امید ہے کہ مفید ہوں گے۔

شرح خفاجی علی الشفا ج ۱ ص ۴۴۰ میں ہے قال النووی رحمہ
تہ تعالیٰ حدیث شرب البول صحیح حسن وذلک کاف فی الاحتیاج
اذ لم یکن علیہا ولا امر یغسل فمہا ولا نہا ہا عن العود لمثلہ وقال
نعم صی حسین لاصح القول بطہارة الجسیم واختارہ کثیر من
متنہرین پھر ص ۶۴۱ میں ہے ثم وقع فی فقہ الشافعیۃ ایضاً ان
حکم حسم فضلات لانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کذلک طاہرۃ
حدیث عائشہ صی تہ تعالیٰ عنہا پھر ج ۱ ص ۴۵۱ میں ہے قال ابن ندیم

یعنی نہ تعاقب نہ ہوا قصتان لا مرا تین و برکہ م و سید عمر
 یس۔ جب قصے ہی دو ہوں اور ہر ایک کے لئے کئی طریق ہو سکتے ہیں تو تصحیح میں دو راہ
 کا بیرون نہ اعتبار کیا جائے؟

سنن بیہقی ج ۷ ص ۶۷ میں ہے خبرنا ابو نصر عمر بن عبد العزیز
 بن عمر بن قتادة حدثنا ابو الحسن محمد بن محمد بن حامد
 البطار حدثنا احمد بن الحسن بن عبد الجبار حدثنا يحيى بن
 سفيان بن ابي جريج قال اخبرني حكيمة بنت ميمونة عن
 ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول في قدح الحديث.

اس سند میں ابومالک نخعی نہیں۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے جامع صغیر ج ۲ ص ۳۰
 میں اس حدیث شرب البول مبارک کے آخر میں علامت تصحیح صحیح لکھی ہے اور اس کی شرح
 فیض القدیر پلناوی ج ۵ ص ۷۷ میں ہے تمامہ کاعمد الطبرانی بسند قول یحییٰ بن
 رجال رجال الصحیح، مجمع الزوائد للہیثمی ج ۸ ص ۲۷۱ میں اس حدیث امیمہ کے متعلق لکھتے ہیں
 رواه الطبرانی و رجاله رجال الصحیح غیر عبد اللہ بن احمد بن
 حنبل و حکیمہ و کلاهما شقة۔ بعد ازاں دوسری حدیث ام یمن لکھنے کے بعد فرمایا
 الطبرانی و فیہ ابو مالک النخعی و هو ضعیف متدرک حاکم ج ۲ ص ۷۳ میں
 اس ابومالک کی سند سے یہ حدیث ہے جس کو ذہبی نے بھی برقرار رکھا ہے۔

یعنی علی البخاری ج ۱ ص ۸۲۹ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کے متعلق لکھا ہے و هو یقول بطهارة بول و سائر فضلات صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم۔ فتح الباری علی البخاری ج ۱ ص ۲۱۸ میں ہے وقد نکسرت
 دة علی طهارة فضلاته وعد الاثمنة ذلت و خصه بصلی



بسم اللہ علیہ وسلم شامی ج ۱ ص ۲۵۲ باب النجاس میں ہے وسمہم بعض و
 نت تعبہ ہمارے مولے صو منہ نقی عسہ وسمہ وسانہ فصلت
 وسمہ دور بوحسبہ رسی منہ معاف علیہ نم
 کنز میں ورد قطنی میں یہ حدیث عاجلانہ نظر سے نہیں مل سکی واللہ اعلم
 لہ صرحہ مفتاح حیر۔

حضرت میری صحت کے لئے ہر روز دعائیں فرمائیں تو بڑا کرم ہوگا۔ میں آپسب
 حضرت کا خادم ہوں کسی بڑے سہ سے جمعیت کا قطعاً ہاں نہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوں۔ والسلام
 دعاؤ و دعا جو :

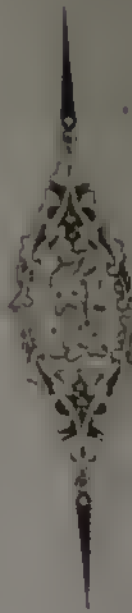
عنہ الغفر البوا کبیر محمد نور الشانی نعمی نفعنا

۲۳۰۶۰۶

الاستفتاء

میں محدثین تدوۃ الامم حضرت ایمان مولانا محمود قریشی صاحب رامت برکاتم
 سلم علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تشریف حضرت دعا کو صحت کاملہ سے رکھے آمین

موری حمید نون غنی قتل نے اپنی کتاب ہدیہ لہدی کے ص ۸۹ پر روایت جاری
 کائنات میں کتبہ دور درازی نسبی صلی منہ علیہ وسلم فی صوفیہ

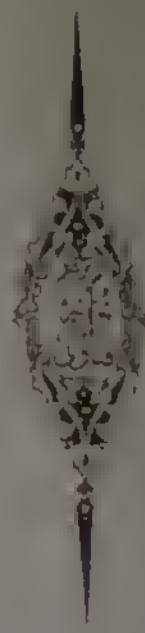


ج ۷ ص ۱۷۹ ارٹارو فی لست م فی صورة شاب موفتر فی خضر علی بنفہ
 من ذهب عن وجهه فرس من ذهب قال الحدیث رواه الطبرانی و
 بن حسن الحدیث منکر لای عمارۃ بن عامر بن حزم لا مصر
 المدیسع من ام نطفین ذکره فی ترجمۃ عمارۃ۔

نوٹ : یہ عید سے پہلے لکھا تھا مگر کاغذات میں پڑا رہا اور آج دانہ کر رہے ہیں۔

عقود الغفر البواخی محمد نور الشماخی غفرلہ

۱۳۰۸۰۸۱





جلد ششم

فہرست

فہرست مسائل فتاویٰ نوریہ

جلد ششم

صفحہ	مضامین	صفحہ
۳۱۵	کتاب الطہارۃ	
۳۱۹	باب الوضوء	
۳۱۹	۱ وضو میں پاؤں دھونا لازم ہے	
۳۱۹	۲ اَرْجُلُکُمْ میں دو متواتر قراتیں لازم کی زبر اور زیر۔	
۳۱۹	۳ دونوں قرار توں میں عطف وَ جَوْہَکُمْ پر ہے۔	
۳۱۹	۴ دوسری قرارت میں اَرْجُلُکُمْ بعض مجاورت اور قرب کی وجہ سے مجرور ہے۔	
۳۱۹	۵ وَ جَوْہَکُمْ پر عطف ہونے کی صورت میں اثباتِ غسلِ جلیں ہے۔	
۳۱۹	۶ رَقَّ سَکْمُہُ پر عطف ہونے کی صورت میں جوازِ مسحِ علی الخفین ہے۔	
۳۱۹	۷ قرآنِ کریم کا کوئی ایک حکم کسی دوسرے حکم کے مخالف نہیں ہو سکتا۔	
۳۲۰	۸ تین تین مرتبہ اعضاء وضو دھونے کا ثبوت	
۳۲۰	۹ مہذوں کی صورت میں مسح ورنہ پاؤں کا دھونا ہے۔	



- ۲۱۳ کتاب المساجد —————
- ۲۱۸ مسجد کو پاک رکھنے اور پاک کرنے کا حکم ہے۔ ۱۰
- ۲۱۸ عائف اور جنبی کو مسجد میں جانا منع ہے۔ ۱۱
- ۲۲۸ بچوں اور دیوانوں کو مسجد سے دور رکھا جائے۔ ۱۲
- ۲۲۸ سقف مسجد کے لیے مسجد کی کا حکم ہے۔ ۱۳
- ۲۲۸ جنبی اور عائف و نساء کو مسجد کی چھت پر کھڑا ہونا حرام نہیں۔ ۱۴
- ۲۲۲ مسجد کی جمع شدہ رقم سے امام و خادم مسجد کو تنخواہ دینا جائز ہے۔ ۱۵
- ۲۲۳ مکان کی چھت کو جاتے نماز کے طور پر مخصوص کرنا حکماً مسجد نہیں۔ ۱۶
- ۲۳۳ ایسی جگہ کے بلے کا حکم۔ ۱۷
- ۲۳۴ مسجد سے معنی میں ثوب و دل کے لیے کنواں کھودنے کی ممانعت۔ ۱۸
- ۲۳۴ مسجد کے کسی حصہ کو شہید کرنا جائز نہیں۔ ۱۹
- ۲۳۵ مسجد تحت الثری سے لے کر آسمان تک مسجد ہے۔ ۲۰
- ۲۳۶ مسجد کو بے رونق یا ویران کرنا جائز نہیں۔ ۲۱
- ۲۳۶ مسجد میں کوئی بقی نہیں۔ سب مسلمانوں کا برابر حق ہے۔ ۲۲
- ۲۴۰ تعظیم مسجد کے بارے میں کیسیئہ اسے آمدہ ایک استفتاء۔ ۲۳
- ۳۴۳ ، ۳۴۹ مساجد کی تعظیم و احترام کا حکم ہے۔ ۲۴
- ۲۳۵ مسجد کے متعلق بعض بیہودہ خیالات کی تردید۔ ۲۵
- ۲۴۵ قرآن حکیم سے تعظیم مسجد کا ثبوت۔ ۲۶



- ۲۴۷ حدیث پاک سے تنظیم مساجد کا ثبوت
- ۲۴۸ مساجد میں خرید و فروخت منع ہے۔
- ۲۴۹ مساجد کو کن کن چیزوں یا کاموں سے بچانا واجب ہے۔
- ۲۵۰ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو بہد و عادی جسے کہ خدا کرے
- ۲۵۱ تیر خایہ چیز نطے۔
- ۲۵۲ کون کون سی چیز کھا کر مسجد میں جانا منع ہے۔
- ۲۵۳ مسجد کے تہ خانہ میں ہر قسم کا کھیل منع ہے۔
- ۲۵۴ عورتوں اور مردوں کا مسجد کے تہ خانے میں اکٹھا کر کھانا یا میٹھا کرنا جائز نہیں۔
- ۲۵۵ عورتوں اور مردوں کا مخلوط اجتماع اور مل کر کھانا کھانا خرابی کا سبب ہے۔
- ۲۵۶ زکوٰۃ و صدقات کا استعمال مساجد پر جائز نہیں۔
- ۲۵۷ "لعب الحبشة في المسجد" کے قابل استہلال نہ ہونے کا بیان۔
- ۲۵۸ امام مسجد کے مکان کا وہ حصہ جو مسجد سے خارج ہے اس میں پرائمری سکول
- ۲۵۹ برائے طالبات بنانے کا بیان۔
- ۲۶۰ دافع دارالمسلم کے غیر متصل رقبہ کے عوض متصل رقبہ خرید کر لے سکتا ہے
- ۲۶۱ مسجد اور ٹوٹیوں پر مال زکوٰۃ حصریح نہیں ہو سکتا۔
- ۲۶۲ مسجد کو بدل نہیں جاسکتا۔
- ۲۶۳ مسجد کا استعمال سامان حاکم اسلام یا تنوکی کی اجازت سے فروخت کیا جاسکتا ہے۔



- ۲۵۵ ۲۲۔ در مسجد میں قاضی و رشتوں دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔
- ۲۵۶ ۲۳۔ غیر بدعات کی مسجد کا سامان حاکم شریعت کی اجازت سے فروخت کرنا اور اس رقم کو اس مسجد یا کسی اور مسجد میں لگنا جائز ہے۔
- ۲۵۸ ۲۴۔ قربانی کی گھال کو مسجد پر صرف کرنا جائز ہے۔
- ۲۵۹ ۲۵۔ غیر معرفت میں معرفت تمام دلیل ہے۔
- ۲۶۰ ۲۶۔ فی بیوت، اذن اللہ عن ترفع میں بیعت سے مراد جمیع مساجد ہیں۔
- ۲۶۸ ۲۸۔ آیت مذکورہ میں رفع سے مراد رفع بنا ہے یا پھر تعظیم۔
- ۲۶۸ ۲۹۔ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ میں حکم اظلمیت جمیع مساجد کے تمام مخزین و معطلین کو عا ہے۔
- ۲۶۹ ۵۰۔ ستین ناروق اعظم کا فتویٰ کہ ایک شہر میں دو مسجدیں بنانے سے احتراز کیا جائے۔
- ۲۶۹ ۵۱۔ غزنی اسلم سے کیا مراد ہے۔
- ۲۷۵ ————— کتاب الصلوٰۃ ————— باب الاوقات —————
- ۲۷۵ ۵۲۔ نماز عصر میں حتی تا غیر مستحب ہے کہ آفتاب زرد ہونے سے پہلے نماز ادا ہو جائے۔
- ۲۷۶ ۵۳۔ بعد از نماز تناوقت ہو کہ سبق اپنی نماز را بہت وقت سے قبل ادا کر سکے۔
- ۲۷۸ ۵۴۔ بدل گھر سے ہوں تو نماز عصر میں قبیل مستحب ہے۔
- ۳۴۳، ۳۴۲، ۳۴۰ ۵۵۔ یت میں صلوٰۃ و سلام کا حکم مطلق ہے۔
- ۳۴۲ ۵۶۔ مطلق یجبری علی خلاف قبہ تو اس الطلاق میں قبل اذان کھڑے ہو کر۔
- ۳۴۲ ۵۷۔ دہندہ روزے پر مہذبھی داخل ہے۔



ملوۃ وسلام پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے۔ جبکہ آپؐ پر تنقید کا

۳۴۲

مترج حکم مطلق ہے۔

۳۴۳

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ دعا قبل از اذان پڑھتے تھے۔

۳۴۵

دعا کے اول و آخر درود پاک پڑھنا سنت ہے۔

باب الامامت

۳۴۸

امام مسجد جنگ پینے کے بعد توبہ کر کے امامت کروا سکتا ہے۔

ایسے فاسق و مستعد امام کی اقتداء میں نماز درست ہے جس کا کفر ثابت نہ ہو

۳۵۱

اور جو بھی حالت مجبوری۔

۳۵۳

کسی ایسے آدمی کو انفرادی یا اجتماعی اختیار سے امام بنانا مکروہ ہے۔

ایسے شخص کے بغیر کسی اور کی اقتداء ممکن ہو تو افضل ہے ورنہ تنہا پڑھنے سے

۳۵۳

اقتداء اولیٰ ہے۔

۳۵۳

تقدیم میں دو کراہتیں ہیں۔

۳۵۳

تقدیم میں ایک کراہت ہے۔

۳۵۳

حدیث پاک "صلوا خلف کل یر و فاجر" قابل استدلال ہے۔

۳۵۷

امام پر فضول اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

۳۵۷

دارمعی کترانے والے کو عارضی امام بھی نہ بنایا جائے۔

دارمعی کترانے یا منڈانے والے کو کسی بارشیش زیادہ دینی علم رکھنے والے پر ترجیح دینا

۳۵۱

ان کی موجودگی میں استحقاق امامت نہیں۔



۱۰. صلوٰۃ و سلام کو ناجائز اور بدعت کہنے یا عینیدہ رکھنے والا صدقِ دل سے

توبہ کرے ورنہ قابلِ امامت نہیں۔

۱۱. اہل سنت و جماعت کا امام بھی سنی ہو۔

۱۲. قسبیں ٹھاکر و مدہ پورانہ کرنے والا مقامِ احترام اور امامت کے قابل نہیں۔

۱۳. قرآنِ پاک کی موجودہ ترتیب کو غلط کہنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

۱۴. نمازیں لاؤڈ سپیکر کا استعمال جائز ہے۔

۱۵. تقریباً تمام اسلامیات عالمِ عملی طور پر لاؤڈ سپیکر استعمال کر رہے ہیں۔

۱۶. قانونِ عدمِ جواز کا فتویٰ نہ ماننے والے کو یہ کہنا کہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے

سراسر جہالت ہے۔

۱۷. لاؤڈ سپیکر کا استعمال یوں نہ ہو کہ قریبی مساجد یا منقلہ مکانات کے نمازی

تکلیف اٹھائیں۔

۱۸. نمازِ مغرب میں جماعت کے ساتھ تیسری رکعت میں شامل ہونے کے بعد پہلی

دو رکعتوں کے پڑھنے کا طریقہ۔

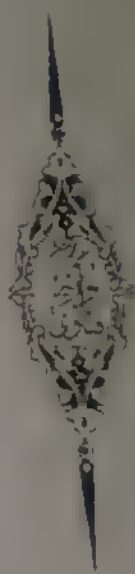
باب ما تبطل بہ الصلوٰۃ وما لا تبطل

یک عربی فتویٰ

۱۹. سبقِ گریہ بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے اور کسی کے یاد دلانے پر نماز

پوری کرے تو نماز جائز ہے۔

۲۰. مسافر امام پھیرنے کے بعد یقیناً وقت یوں کو مخاطب کر کے کہے کہ اپنی نماز



۸۱	پوری کر لیں۔ ہم مسافر لوگ ہیں۔	۴۰۳
۸۱	قرأت سے متعلقہ بہت سے جزئیات جن میں نماز کے فساد اور مفسد کا ذکر	
۸۲	موجود ہے۔	۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸
۸۲	موضوعات مختلفہ پر جزئیات کثیرہ سے استدلال جن میں عمل قلیل اور کابہم کے	
۸۳	درمیان فرق واضح کیا گیا ہے۔	۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲
۸۳	اُردو ترجمہ فتاویٰ مذکورہ	۴۰۸ تا ۴۱۷
۸۴	باب التطوع	
۸۴	رسالہ قضائے سنت فجر	۴۲۱، ۴۲۲
۸۵	رکعتیں فجر بدون فرض رہ جانے کی صورت میں امام اعظم کے نزدیک مطلقاً قضا	
۸۶	نہیں۔	۴۲۱
۸۶	فجر کی سنتوں کی قضا صرف تبعاً للفریضہ ہی دی جاسکتی ہے۔	۴۲۶
۸۷	امام محمد کا قول اس بات کا مقتضی کہ بعد طلوع فجر جو دو رکعتیں پڑھتا ہے وہ	
۸۷	سنتیں بنیں گی۔	۴۲۷
۸۸	شیخین کے قول کا مقتضی یہ ہے کہ وہ سنت نہ بنیں۔	۴۲۷
۸۹	امام محمد کے نزدیک قضا لازم نہیں اور شیخین کے نزدیک جو بھی نہیں سکتی۔	۴۲۸
۹۰	نفل نماز کی جماعت جائز ہے جبکہ محذورات شریعہ سے مترتب ہو۔	۴۳۱
۹۱	تداعی سے ہو تو مکروہ ہے۔	۴۳۲
۹۲	تداعی سے مراد جماعت کثیرہ ہے۔	۴۳۲



- ۲۲۲ مکر وہ جو نہ سے مرد مکروہ تفریبی ہے۔
- ۲۲۲ تہ عی کی صورت میں بھی عت صرف اس صورت میں مکروہ ہے جبکہ دو انا ہو۔
- ۲۲۲ کراہت کا سبب کیا ہے؟
- ۲۲۳ قاعدہ سرین تھا کہ کوئی یوں کرے کہ سر اوہ پیٹھ ہموار ہوں
- ۲۲۳ باطل وغیرہ میں خود قیام کی مانعہ ہے۔
- ۲۲۴ نماز تسبیح کے دو وزن طریقے احادیث سے ثابت ہیں۔
- ۲۲۸ دونوں طریقے جائز ہیں۔
- ۲۲۸ بعض نے دوسرے طریقے کو پسند کیا ہے۔

باب الجمعۃ والعیدین

- ۲۲۲ نماز جمعہ عید کے دن بھی لازم ہے۔
- ۲۲۲ بعض کا شبہ بعض بے اصل ہے۔
- ۲۲۲ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر سے آنے والے دیہاتیوں کو بعد از نماز عید جمعہ ادا کرنے کا اختیار دیا۔
- ۲۲۳ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیہات والوں کو بعد از نماز عید واپس جانے کی اجازت دی۔
- ۲۲۴ لجمعة فرض وبعید تطوع ولتطوع لا یسقط الفرض
- ۲۲۴ مسجد کے علاوہ بعد ادا کرنا جائز ہے۔
- ۲۲۶ جمعہ کو کسی لیے جمعہ کما جاتا ہے کہ سب جماعتوں کو جمع کرنے والا ہے۔

جمعہ کے روز حجامت ہونا، ناخن ترشوانا قبل از جمعہ افضل ہے۔

۱۰۸ امام اعظم کے مفتی بہ قول کے مطابق جمعہ شکر کنی جگہوں میں جائز ہے۔

باب الجنائز

۱۰۹ نمازیں مطلقاً کر صغیروں میں کھڑا ہونے کا حکم ہے۔

۱۱۰ نماز جنازہ میں بھی یہی حکم ہے۔

۱۱۱ نماز جنازہ میں جگہ چھوڑنا شیطان کے لیے ہے۔

۱۱۲ دعا بعد از نماز جنازہ کا حواز

۱۱۳ جنازہ کے سروالی جانب قبرستان کی طرف ہو۔

۱۱۴ میت کو قبر سے نکالنا جائز نہیں۔

۱۱۵ میت کے غسل دینے کو میوب نہ سمجھا جائے۔

۱۱۶ اصل یہ ہے کہ میت کو اس کے وارث غسل دیں۔

۱۱۸ مسجد میں جنازہ رکھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔

کتاب الزکوٰۃ

۱۱۹ زکوٰۃ وصول کرنے والے زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے وکیل ہو سکتے ہیں۔

۱۲۰ دینی مدارس کے طلبہ فی سبیل اللہ میں داخل ہیں۔

۱۲۱ مدرسین وغیرہ کو مال زکوٰۃ دینا طلبہ کو ہی دینا ہے۔

۱۲۲ اگر چاہی زمین بارش سے سیراب ہو تو چاہی کا حکم نہیں رہتا۔

۱۲۳ حدیث پاک اور ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔



۴۴۔ بی بی کا شہر سواں حصہ ہوتا ہے۔

۴۵۔ بی بی کا شہر بیسواں حصہ ہوتا ہے۔

کتاب الصوم

باب وقیۃ الرمضان

۱۰۰۔ روزے اور عید کا دار و مدار رویت بلال پر ہے۔

۱۰۱۔ یہاں غیر مسلم ریہہ وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں۔

۱۰۲۔ غویہوں و حساب دانوں کے کہنے کا کوئی اعتبار نہیں۔

۱۰۳۔ سدھی حکومت کی طرف سے باقاعدہ شرعی طریقے پر رویت بلال کا اعلان

معتبر ہے۔

۱۰۴۔ ریہہ کی خبر مراحۃ اعلان و منادی بحکم حاکم اسلام ہے جو مقبول ہے اگرچہ

فاستحیٰ ہی کہے۔

۱۰۵۔ انگریزی دور حکومت اور پاکستان کے ابتدائی ایام میں عدم اعتماد کا فتویٰ تھا۔

۱۰۶۔ خبرت و شش فون وغیرہ کا اعتبار نہیں۔

باب الاثر تکاف

۱۰۷۔ نمک کف کو غسل فرض کے علاوہ غسل کے لیے منکفہ سے نکلنا جائز نہیں۔

کتاب الحج

باب الحج

۱۰۸۔ مذکورہ بات پر کسی مرتبہ سے پتہ چل نہیں سکتا۔

کتاب النکاح

۴۸۰

۴۹۲

۴۹۳

۴۹۴

۴۹۴

۴۹۵

۴۹۵

۴۹۶

۴۹۹

۵۰۱

۵۰۲

۵۰۲

نکاح کے رکن ایجاب و قبول ہیں۔

نکاح کے خطبہ کی رکیت ثابت نہیں۔

نکاح کا خطبہ مستحب ہے یا سنت۔

بغیر خطبہ کے نکاح پڑھنا احادیث سے ثابت ہے۔

تمام فقہاء کے نزدیک ثبوت نکاح وجود خطبہ کے ساتھ مشروط نہیں۔

داؤد کا قول وجوب بلا دلیل معتبر نہیں۔

زبردستی صرف انگوٹھے گوانے سے نکاح نہیں۔

بالغہ عورت کی اجازت و رضا کے بغیر نکاح نافذ و لازم نہیں۔

اہل حدیث زمانہ کی لڑکی سے نکاح کا حکم۔

حق مهر کم از کم دس درہم ہے۔

دس درہم کی تشریح (حاشیہ)

باب المحرمات

زید کے والد کے وصال کے بعد اس کی والدہ نے جس سے نکاح کیا، اس کے

پہلی بیوی سے لڑکے ہیں تو ان کے نکاح میں زید کی لڑکیاں آسکتی ہیں۔

مٹکوۃ الاب کی لڑکی جو پہلے خاوند سے ہے، اس کے لڑکے کے لیے حلال ہے۔

آمی نے جس عورت سے جماع کیا، اس کی لڑکی اس آدمی کے نکاح میں نہیں آسکتی۔

مترقی بیوی کی بہن، بھتیجی یا بھانجی سے نکاح ہو سکتا ہے۔



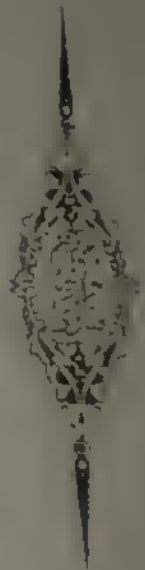
۵۰	بیوی کو طلاق دینے کے بعد عدت پوری ہونے سے پہلے اس کی بہن سے نکاح کرنا صحیح نہیں	۵۰۸
۵۱	یسی عورت میں جماع کرنے سے متاثر کہ بالقول ضروری ہے۔	۵۰۹
۱۵۲	یسی عورت میں عدت گزارنے کے بعد اور جگہ نکاح کر سکتی ہے۔	۵۰۹
۱۵۳	نکاح، قول کے ہوتے ہوئے کسی عورت کا دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا۔	۵۲۴

باب المصاہرۃ

۱۵۴	ہو کے ساتھ بدکاری کرنے سے لڑکے کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔	۵۱۲
۱۵۵	وطی کی طرح بوس و کنار سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔	۵۱۲
۱۵۶	سنان کے ساتھ زنا سے بیوی کا نکاح نہیں ٹوٹتا۔	۵۱۳

باب نکاح المقدمات والحوامل

۱۵۷	غیر حاملہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔	۴۸۴
۱۵۸	حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔	۴۸۴
۱۵۹	مطلقہ کا نکاح عدت پوری ہونے پر ہو سکتا ہے۔	۵۱۷
۱۶۰	عدت کے دوران بغیر نکاح کے مجامعت زنا ہے۔	۵۱۷
۱۶۱	کنواری لڑکی کے نکاح کے بعد پانچ ماہ سے پہلے ہی بچہ پیدا ہو تو یہ نکاح	
	عسندالطریقین صحیح ہے۔	۵۱۸
۱۶۲	کنواری لڑکی کو زنا کامل ہو تو اس کا نکاح شرعی جائز ہے۔	۵۲۰
۱۶۳	وضع حمل کے بعد اس سے وطی کی جائے۔	۵۲۰
۱۶۴	منکوحہ زانیہ کا نکاح قائم رہتا ہے۔	۵۲۰



- عورت، خلوت یا دخول کی صورت میں پورا اور نہ نصف حق مہر دوسوں کے ساتھ
۵۲۰ ۱۶۵
حاصل زنا غیر ثابت النسب مانع نکاح نہیں۔
۶۱۱ ۱۶۶
عدت کے اندر نکاح جائز نہیں۔
۳۹۳ ۱۶۷
کوئی شخص حلال جانتے ہوئے عدت کے اندر نکاح پڑھنے سے وہ اسلام سے
۲۹۲ ۱۶۸
خارج ہے، نیز اس کا اپنا نکاح ٹوٹ جائے گا۔

باب الرضاع

- رضاعت میں پابند بشرطیت دو نیک مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو ہیں
۵۲۵ ۱۶۹
ہی قبول ہے۔
خاوند کا دل مان جائے کہ عورت نے واقعی دودھ پیا ہے اور تصدیق کر دے
۵۲۷ ۱۷۰
تو نکاح فاسد ہو جائے گا۔
بچے کے منہ میں پستان دینا حرام نہیں کرتا جب تک کہ سپٹ میں دودھ نہ بنے
۵۲۹ ۱۷۱
کا علم نہ ہو۔
رضاعی بہن بھائی کا نکاح حرام ہے۔
۵۳۰ ۱۷۲
اگر نکاح خواں اور گواہوں کو رضاعی بہن بھائی کا علم تھا اور حلال سمجھتا تو از سر نو
۵۳ ۱۷۳
کلمہ پڑھیں اور از سر نو اپنے نکاح کریں۔

باب الولی

- نابالغہ کا نکاح باپ دادا کر دے تو اس کو توڑنے کا کوئی اختیار نہیں۔
۵۳۲ ۱۷۴
نفرت مائتہ رضی اللہ عنہا کا نکاح چھ سال کے عمر میں ہو۔
۵۳۲ ۱۷۵



۵۳۵ ۱۔ خہ کا نکاح اس کی جائز کے بغیر باپ داوا بھی کر دے تو فسخ ہو سکتا ہے۔

۵۳۰ ۲۔ خہ مسترد ہو جائے تو فسخ ہو سکتا ہے۔

۵۳۸ ۳۔ ایک فتویٰ کا رد۔

۵۳۹ ۴۔ زجر کے سبب اگر درضا منسہ نہ ہوں تو ضد ترک کر دینی چاہیے۔

باب الکفو

۱۰۔ ہم کفو سمجھ کر نکاح کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ کفو نہیں اور سامان وغیرہ بھی

۵۴۲ ۵۴۳ و پس کر دیا تو نکاح نہیں رہا۔

کتاب الطلاق

۵۴۵ ۱۔ طلاق دینے پر نکاح ہو سکتا ہے۔

۵۴۹ ۲۔ خہ میں اگر طلاق دینا کوئی عذر نہیں۔

۵۵۱ ۳۔ تین طلاقیں دینے پر منقطع ہو گئی جو بلا حلالہ جائز نہیں

۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۶ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۲ ۵۶۸ ۵۷۰

۵۵۲ ۱۸۲ "میں نے طلاق دے دی، طلاق طلاق" سے تین طلاقیں ہوں گی

۵۵۴ ۱۸۵ عورت ناراض ہو کر والدین کے پاس چل جائے تو نکاح موجود رہتا ہے

۵۵۴ ۱۸۷ عورت اپنے آپ خلع نہیں کر سکتی۔

۵۵۶ ۱۹۰ تجوئے قرار پر طلاق پڑ جاتی ہے۔

۵۵۶ ۱۹۸ ایک یا دو طلاقیں کا اقرار کرنے کے بعد عورت خاوند کے گھر آباد ہی ہے

۵۵۶ ۱۹۹ تو رجعت ہو گئی۔



۱۸۹	تین طلاق کا اقرار کرنے سے بابت منع	۵۵۶
۱۹۰	بذریعہ خط طلاق واقع ہو جاتی ہے۔	۵۵۹
۱۹۱	اہل محلہ بائیکاٹ کریں تاکہ لڑکا لڑکی بھجور ہو کہ حرام کاری سے بچیں۔	۵۶۳
۱۹۲	خاوند طلاق کا اقرار کرے تو یہ کہنا کہ مجھے علم ہے یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ منع ہے۔	۵۶۵
۱۹۳	نابالغ لڑکے کی طلاق معتبر نہیں۔	۵۶۶
	کتاب الخطر والاباحۃ	۵۶۳
۱۹۴	بچوں کی تعلیم احتیاط کے ساتھ جائز ہے۔	۳۵۳
۱۹۵	تسبیح پر حفاظ کو قرآن کریم پڑھنے کے لیے بٹھانا اور اجرت دینا ناجائز ہے۔	۵۵۷
۱۹۶	اجرت سے قرآن کریم پڑھنے کا ثواب نہ قاری کو ملتا ہے نہ میت کو۔	۵۵۷
۱۹۷	کوئی اپنی طرف سے قرآن کریم قبر پر ختم کر کے ثواب بخش دے تو بہت اچھا ہے	۵۵۷
۱۹۸	شیرے کے بھرے ہوئے دو ڈرموں سے دو مردہ چوہے نکلنے پر اس کو پاک کرنے کی دو صورتیں۔	۵۶۳
۱۹۹	بعض محافل کے بارے میں کہ ایسی محافل قدسیہ غنیمت ہیں۔	۵۷۸
۲۰۰	بے خودی میں آکر قص یا تالیاں بجانے پر گرفت نہیں۔	۵۷۸
۲۰۱	مرد کے لیے ریشم اور سونا چاندی استعمال کرنا حرام ہے۔	۵۷۸
۲۰۲	دنیا میں ریشم پہننے والا آخرت میں محروم رہے گا۔	۵۷۹
۲۰۳	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پہن کر	
	ارشاد فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں	۵۷۰



۲۱۹ مرد کے لیے سونے کی تختی، جیب، بازو یا گھٹے میں رکھنا جائز نہیں۔ ۵۱۵

۲۲۰ دراجم و دنیا نیر یا سیم و زر کی ڈلی اپنے پاس بغرض جفاقت رکھ سکتا ہے۔ ۵۱۵

۲۲۱ زیور کے علاوہ سونے کا استعمال عورت کے لیے بھی حرام ہے۔ ۵۸۵

۲۲۲ کسی عامل کا کہنا کہ تعویذ کی تاثیر ریشم یا سونے چاندی پر رقوق ہے۔

۵۸۶ سبب اباحت نہیں۔

۲۲۳ تعویذ دوا کے مشابہ ہے کہ دونوں عند الضرورة استعمال کیے جاتے ہیں۔ ۵۸۶

۲۲۴ ریشم، سونے اور چاندی میں مردوں کی طرح نابالغ بچوں کے لیے بھی حرمت

کا حکم ہے۔ ۵۸۶

۲۲۵ بچے کو ریشم یا سونا چاندی استعمال کرانے والا انگار ہوگا۔ ۵۸۶

۲۲۶ مرد کا نامحرم عورت سے مصافحہ کرنا ناجائز ہے۔ ۲۸۶

۲۲۷ تداوی بالمحرم امام اعظم کے نزدیک جائز نہیں۔ ۵۸۶

۲۲۸ کسی حرام چیز کا باعث شفا ہونا متعین ہو جائے تو عند الضرورة حلت کا حکم ہے۔ ۵۸۶

۲۲۹ غیر سکوں کو قربانی کے گوشت دینے کا کیا حکم ہے۔ ۴۳۲

فوائد اصول فقہ

۲۳۰ العبرة لعموم اللفاظ نہ مخصوص السبب ۳۲۱، ۳۶۶، ۳۲۸

۲۳۱ العمل بالمعصی یقتضی الاصل ۳۶۰

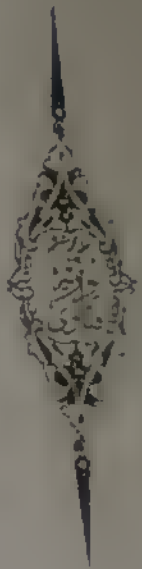
۲۳۲ مطلق کا اطلاق پُر زور دلیل ہے۔ ۳۶۰

۲۳۳ فقہ خلاصہ حدیث ہے۔ ۲۳۵



عموم الاماخذ لا یخصه خصوص السبب

- ۴۹۶ ۲۳۲
- ۴۹۶ ۲۳۵
- ۴۹۶ ۲۳۰
- ۴۹۰ ۲۳۰
- ۴۹۰ ۲۳۸
- ۵۹۳ ۲۳۰
- ۴۵۶ ۲۳۱
- ۵۹۳ ۲۳۱
- ۵۸۹ ' ۴۲۱ ' ۴۲۲ ۲۳۲
- ۵۸۹ ' ۴۲۲ ۲۳۳
- ۵۸۹ ۲۳۳
- ۴۲۲ ۲۳۵
- ۴۲۲ ۲۳۰
- ۴۲۳ ۲۳۸
- ۴۲۳ ۲۳۵
- ۴۲۳ ۲۳۵
- ۴۲۳ ۲۳۵



جو مسئلہ متون کے خلاف ہے وہ مذہب کے خلاف ہے، اس پر عمل فتویٰ جائز نہیں ۲۵۱

کتاب اللہ کے سوا ہر کتاب میں غلطی کا امکان ہے۔ ۲۵۲

متون کا اتنا اعتبار کہ اگر ان کے خلاف فتویٰ میں ہو تو بھی متون کو ترجیح ہے بلکہ ۲۵۳

شروح پر بھی ترجیح ہے۔ ۲۵۴

الفتیۃ بالقلوب المرجوعہ جہل و خرق للاجماع ۲۵۵

قول مرجوح سے کیا مراد ہے۔ ۲۵۶

لأنہ اس اور خلاف اولیٰ متساوی الاستدلال ہیں۔ ۲۵۷

قلیل صیغہ تریض و تضعیف ہے۔ ۲۵۸

مقلد کی رائے مخالف کا کوئی اعتبار نہیں۔ ۲۵۹

وان كان المفتی مقلدا یقلد الامام فنص امامہ وان كان ۲۶۰

اجتہاد یا فحقہ کا دلیل القطعی ۲۶۱

التخصیص نسح ۲۶۲

النسخ لا یجوز فی القطعی بخبر الواحد ولا للقباس ۲۶۳

متفرقات ۵۸۹

۳۲۱

مسح کا لغوی معنی دھونا ہے۔ ۲۶۴

اگر بیہ عالم فاضل، مسیح العقیدہ ہو تو فتویٰ کے قابل ہے ورنہ نہیں۔ ۲۶۵

قرآن کریم کی موجودہ ترتیب کے متعلق کہ عند اللہ اور بوج محفوظ پر سی ہے۔ ۲۶۶

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترتیب باتفاق صحابہ کرام ہے۔ ۲۶۷



۷۰۰ قرنِ کریم کی ترتیب یہ ساری امت کا اتفاق ہے۔

۷۰۱ محسنِ زنی کی سزا سنگ لگ کرنا ہے۔

۷۰۲ غیر محسن جو تو سو کوڑے سزا ہے۔

۷۰۳ کوئی شخص بڑی یا بڑے سے اپنی جائیداد موجودہ واپس نہیں لے سکتا۔

۷۰۴ سرودہ بیل کی کھان آنا جائز ہے۔

۷۰۵ بچی کمالِ فرخت کرنا جائز نہیں۔

۷۰۶ بچی کھار رنجھے سے پاک ہو جاتی ہے۔

۷۰۷ بچی کمالِ فروخت کرنے پر ظن و تشبیہ یا بایکات حرام ہے۔

۷۰۸ یونین منوں پر فعل بہ کن و تہ سے حرام نہیں ہوتا۔

۷۰۹ حدیث "فاقتلوه و اقتلوا البہیمۃ" سے جنتِ ثانیہ بالقرآن کی

تفسیر یا نسخ نہیں ہو سکتا۔

۷۱۰ "اقتلوا البہیمۃ" سے تحریمِ ہیمہ کھانا نہایت ہی بعید ہے۔

۷۱۱ سہالہ اندر الفقہاء کس کا ذریعہ تسکین و مندوب ہے۔

۷۱۲ دیرینہ راول ہو تو حراق کا حکم ہے ورنہ کھایا جائے۔

۷۱۳ فاعل کو تعذیرِ زور و کوب کیا جائے۔

۷۱۴ اہلِ طہارۃ فجر سنتوں کے ماسواغہ اور ناجائز ہیں۔

۷۱۵ پختہ بیوی و زبہ قربانی کے لیے سال کے ہوں۔

۷۱۶ بڑا ہونا تازہ ہونے کی صورت میں سال سے کم عمر کا صرف دیرِ جائز ہے۔



۵۹۸

حلال جانور ذبیحہ کا پختہ چتر جانور حلال ہے۔

۵۹۹

کپور سے ناجائز اور مکروہ تحریمی ہیں

۶۰۳

صرف کلمہ شریف پڑھنے پر کفارہ نہیں۔

کلمہ شریف بارادہ قسم پڑھا جائے تو خلاف ورزی کی صورت میں کفارہ واجب

۶۰۳

ہوگا۔

۶۰۳

کفارہ گناہ پر بتا ہے اور قسم توڑنا بھی گناہ ہے۔

۵۵۶

بوقت ضرورت لڑکے یا لڑکی کا مال استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۶۰۱

تین بھائی، ایک بہن اور دو بھتیجیوں میں تقسیم ترکہ۔

۱۳۰

کفارہ کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کفارہ کے ساتھ خاص ہیں۔

۴۲۰

اس موضوع پر حضرت ابن عمر سے مروی ایک حدیث

وکل ائیمہ وردت فی الکفار فانہما تجرذیلہما عنی عصاة

۲۳۹

المسلمین

ایسے درخت جو قبرستان میں وقف اراضی کے بعد پیدا ہوں اور لگانے

۶۰۲

والا معلوم نہ ہو وہ وقف مطلق کا حکم رکھتے ہیں

۴۷۷

ان من جملة طرق اتناء القرائن

۵۲۵

حسن امر المسلم علی الصلاح واجب

۶۱۳

ماز عشر بغیر جماعت کے ادا کرنے والا و تراجماعت ادا کر سکتا ہے۔

۶۱۳

بار شریف پر تبصرہ



مجموعہ شعریات
ضمیمہ شکر الیمین
پیش رفت یمن ہے

فتاویٰ نور

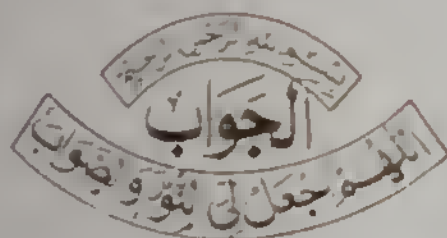


مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ
 وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
 انہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ دے کہے بکری وہ تو تمہیں صاف کسمیر
 کرنا چاہتا ہے

کِتَابُ الطَّهَارَةِ

وضو میں پاؤں دھونا لازم ہے

وہ حج ذیل فتوے کا سول فقہی نسخہ میں درج نہیں ہے ہر تب



زرا سے قرآن کریم در حدیث شریف و رفیقہ یک وضو میں پاؤں کا دھونا لازم ہے
قرآن کریم میں آیت وضو میں ہے وَارْجِدْ كُفُّهُ وَارْجِدْ كُفُّهُ وَارْجِدْ كُفُّهُ
نہایت میں دم کی زبرد اور دم کی زیر، دونوں صورتوں میں معنی یک ہے زبرد صورت
مک تو ظاہر ہے کہ رَحْمَةُكَ يَغْتَفِلُ ہے در زیر کی صورت میں مں کا غتف رَحْمَةُكَ

پر ہی ہے مگر یہ کہ جس پر کس کی وجہ سے زیرانی جسے ہر جوار کما جاتا ہے ہر
 مرتبہ کریم در تعارض و در تہ عرب سے ثابت ہے کہ قرآن کریم کا کوئی ایک حکم کسی سے
 حکم کے بغیر نہیں ہو سکتا اور ایک بس کا معنی مسح کا بھی آتا ہے مگر اس کی صحت یہ ہے
 کہ پاؤں میں مونہے ہوں تو موزوں پر مسح ہے۔ پاؤں کی ودی صورتیں ہیں یا ننگا ہوتا
 ہے یا موزوں میں ہوتا ہے۔ ننگا ہو تو دھونا اور موزوں میں ہو تو مسح قرآن کریم کے معنی
 مفسرین پر مبنی بڑی وضاحت سے تحریر فرماتے ہیں چنانچہ تفسیر جلالین اور اس کی شرح صمدی
 ج ۳ ص ۲۵۵ و ج ۴ ص ۱۲۱ اور تفسیر خازن ج ۱ ص ۱۶ اور تفسیر عالم التذلل ج ۳
 ص ۱۰ تفسیر روح المعانی ج ۶ ص ۷۵، تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۳۵۱، تفسیر تاج احمد ج ۲ ص ۲۲
 ص ۲۵۵ و تفسیر کشف ج ۱ ص ۴۰۶، تفسیر ارشاد العقل السليم مع الکبیر ج ۳ ص ۹۰ تفسیر بیضاوی
 ج ۱ ص ۲۰۴، تفسیر سیرت ج ۱ ص ۱۶۲، شتاب علی البیضاوی ص ۲۲۰ و ۲۲۱، تفسیر قرطبی ج ۶ ص ۹۶ تفسیر فتح الباری
 ج ۲ ص ۷۰، تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۲۵۶، تفسیر ابن جریر طبری ج ۶ ص ۸۱، تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۵
 تفسیر برج سیر ج ۱ ص ۲۵۶، تفسیر البحر المحیط ج ۲ ص ۴۳۷، تفسیر حسینی ج ۱ ص ۱۵۱، تفسیر احکام القرآن
 ج ۲ ص ۴۲۷ و ۴۲۵، نیتہ الأصل ص ۵، قدوری ص ۶۸، شرح الوقایہ ج ۱ ص ۵۵، ہدایہ ج ۱ ص ۱۶
 فتح قدیر ج ۱ ص ۹، تہذیب البصار، در المختار، رد المحتار للشمی ج ۱ ص ۹۱، طحاوی علی الدر ج ۱ ص ۶۳
 تبیین الحقائق ج ۳ ص ۳، بحر الرائق ج ۱ ص ۱۲۲، الجوهرة النيرة ج ۱ ص ۴۲، کنز الدقائق ص ۴، مہذب ج ۱
 ص ۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵، فتاویٰ سراجیہ ص ۲، نور الایضاح، سراجی الفلاح، طحاوی علی
 مرتب ص ۲۰، مفتی، بحر بیج المنزل المتنبی ج ۱ ص ۱۰، فقہ حنبلی المغنی ج ۱ ص ۱۲۰ تا ۱۲۵، الشرح الکبیر ج ۱ ص ۱۲۲
 فتاویٰ شافعیہ ج ۱ ص ۱۰۱ اور احادیث شریفہ بھی بکثرت ہیں جن میں دونوں پاؤں دھونے

ہیں

صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۶، صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴ و ۲۵، سنن نسائی ج ۱ ص ۳۱، سنن ابوداؤد



ج ۱۲ سنن ترمذی ج ۱ ص ۱۲ سنن دارمی ج ۱ ص ۹۵ سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۵ ۵۰۷ کے
 حصہ ۱۰ کی کافی کتابوں میں تین تین مرتبہ پاؤں دھونے کا ثبوت ہے بلکہ حضرت مولیٰ علی
 کریم اللہ وجہہ الکریم سے بھی ثابت ہے کہ دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو کر فرمایا کہ حضور پاک صلی اللہ
 علیہ وسلم کا وضو یوں ہے۔

سنن البوداد ص ۱۶ میں ہے شح غسل رجلی الی الکعبین ثم
 مال انما احببت ان اس یمکم طھود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور یونہی ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۵۵ میں ہے اور سنن ترمذی ج ۱ ص ۱۲ میں ہے اور حوا جیکہ
 زیر کی صورت میں شبہ کیا گیا ہے وہ غلط ہے کیونکہ یہ زیر صرف پُرس کی وجہ سے ہے اور یہ
 بھی فرمایا گیا ہے کہ مسح کا معنی بھی لغت عرب میں دھونے کا ہے چنانچہ لغت عرب کی مستند کتاب
 لسان العرب ج ۲ ص ۵۹۳، تاج العروس ص ۲۲۳، کتاب الافعال ج ۳ ص ۱۸۲، مجمع البحار ج ۳
 ص ۲۹۹، نہایہ ج ۲ ص ۹۹ میں ہے۔

بہر حال یہ چیز قطعی ہے کہ پاؤں کا دھونا وضو میں ضروری قطعی ہے جبکہ پاؤں نہ
 اور مزدوں کی صورت میں مسح ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد والہ
 وصحبہ وبارک وسلم۔

حقہ الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ مارچ ۱۹۵۹ء



أَحَبُّ بِلَادٍ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا أَسْمَى

مسجدِ یافقہ کے بل زمین کے سب جھول سے بہتر ہیں



اِسْمَايَعْمُرُ مَسْجِدِ اللّٰهِ مَنْ اَمَنَ بِاللّٰهِ
 وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى
 الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ (ترجمہ ۱۰۰)

اللہ کی مسجدیں دیکھی ہو کر تے میں جو اللہ اور قیامت پر ایمان ہے
 اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں وہ اللہ کے سوا کسی سے
 نہیں ڈرتے :

کِتَابُ الْمَجَلَدِ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین و اندرین مسئلہ کہ مسجد کی چھت کو
 جو ایک گھر کے صحن کے استعمال کرنا اور بیوی بچوں سمیت مسجد کی چھت پر رات کو سونا نیز غیر
 نکاح والی عورت مسجد کی چھت پر جا سکتی ہے یا نہیں آیا جائز یا حرام؟ فقط والسلام
 سائل اسیکرڑی جامع مسجد مائیون، ساہیوں

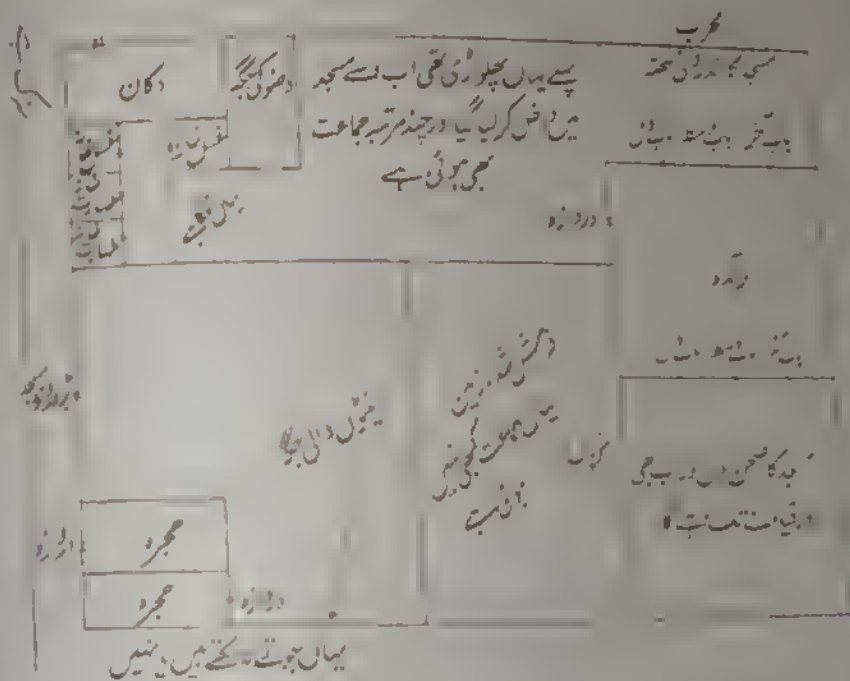
محمد بخش ۱۰۹۰۷۴



مسجد خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ مسجد
لذہ اور اس کے پاک رکھنے اور پاک کرنے کا حکم ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے ظہر مسی
تیین الحقائق ج ۸ ص ۸۰ میں ہے ان تظہیرہ ری مسجد امر مسجد
وجب لتولہ ندور ظہر سیتی زنیہ معمرہ معلوم لافہ
انحصار نسب قاعدہ کسربے درپھر حدیث شریف ہے ان احد
نسخہ نسخ و حسب کریم فضل اور جنبی کے لئے مسجد میں نہیں کرنا اور ذیہ حسو
مسجد کو صبیح سکھ دو محاسب کم رد وہ سر مد ص ۵۵ یعنی پٹ
بچوں اور ایوانوں کو مسجدوں سے دور رکھو در حکم یا کر مصلحت مصلحت کے بعد
پاک رکھا جائے وغیرہ شود اردو بن ماجہ ص ۵۵ در فتاویٰ عالمیہ ج ۲ ص ۷۰ ہجری
ج ۳ ص ۴۶ میں ہے سطح مسجد حکم مسجد کا چکر حجت کتب
حکم میں ہے تبیین الحقائق ج ۸ ص ۸۰ شامی ج ۱ ص ۱۰۴ میں ہے انحصار نسب
در احضار و تلفد نوبہ علیہ کی غائی اور عامل انما کو کسی پر کفر ہو
مدل نہیں

پھوڑی وغیرہ جوتیاں رکھی جاتی تھیں مگر عرصہ سیس چالیس سال کے بعد بحکمہ فرمیش لگادیا گیا۔ درختوڑی سی جگہ جیسے کہ نقشہ میں دی گئی ہے۔ بغالی چھوڑ دی گئی تھی۔ صرف عیشیہ لگادی گئیں۔ نئی فرمیش شدہ زمین پر عرصہ دیر بعد سال تک کوئی بھارت وغیرہ نہیں ہوتی۔ اب اس زمین پر جوتیاں لگاتے ہیں یا نہیں؟

۷۰ ڈیڑھ سال سے پہلے در بعد بھی کوئی جماعت نہیں ہوئی ڈیڑھ سال تو فرس لگے گو برا ہے



۱۔ یہ کہ حافظ قرآن ہو مگر دماغی کمزور ہو تو ایسی ضرورت میں وہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟
۲۔ مسجد کے محکمہ میں یا جہاں تعلق نماز باجماعت ہو تو جو جنازہ رکھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

نوٹ: حضور آپ مہربانی فرما کر ہمیں جلدی جواب عنایت فرمائیں اور مزید بھی مثبت فرمائیں نیز مولوی محمد نور انشائی آپ حضور کی خدمت عالیہ میں عنایت ہی ادب سے سلام عرض کرتا ہے۔

السائل

خاک پتے، ہسنت و جماعت سیہ محمد بشیر احمد شاہ خادمہ جامع مسجد خوشیہ
محمد شفیع زبدار دیگر ہالیان چک پنچہ شاہ مدار ضلع ساہیوال ۹۰۰۶۶



۱۔ مسجد کے لئے جو جمع کی جاتی ہے دو تعمیرات دیگر ضروریات مسجد کے لئے ہی ہوتی ہے اور جبکہ امام و خادم بھی مسجد کے لئے نہایت ضروری ہیں تو ان کی تنخواہیں بھی اس رقم سے دینی جائز ہیں جبکہ تعمیرات بھی مکمل ہو گئی ہیں۔

۲۔ اس پورا کی دالی زمین پر جب باقاعدہ فرش لگایا گیا تو کس نیت سے؟ اگر رسولی یا غیر نفعی حضرات نے مسجد کی نیت سے لگوا یا کہ یہ باقاعدہ مسجد میں شان کی جیسے تو پھر جو تباہی طعنہ غیر مناسب میں اور اگر صرف آرائش کے لئے در نمازیوں کے آراہ کرنے کے لئے لگوا یا کہ

دیوئی باتیں کرنی ہوں تو مسجد میں نہ کریں اور یہاں بیٹھ کر کہ لیں تو پھر جو تیوں کے بیٹھے
وہ فرشتے استوں ہو سکتا ہے۔

۴۔ ایسے شخص کو عارضی مار بھی نہ بنایا جاتے۔

۴۔ اگر حافظہ دار محض کو اگر مشقت بھر سے کم کرا تا ہے تو وہ نہیں پڑھا سکتا ہے۔ قرآن کریم
کا حافظہ ہو کر بے عملی کرے تو اوہرا ہے۔

۵۔ مسجد میں جہاں نمازیں پڑھی جاتی ہیں وہاں جنازہ رکھ کر پڑھنا ہمارے مذہب
میں مکروہ ہے جیسے کہ تمام کتب فقہ حنفی میں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى اللہ تعالیٰ علی حبیب الاعظم
والہ واصحابہ وبارک وسلم۔

نوٹ: کئی دن ہوئے آپ کا اضافہ ملا سکر مجھے فرصت نہیں ملتی کہ جواب
جمعی دوں خصوصاً جبکہ سوالات کی فہرست ہو تو اور مشکل ہوتی ہے، ہمیشہ صرف ایک
ہی سوال ہونا چاہئے۔ مولوی نورانی صاحب سے سلام شفقت اور دعا۔ والسلام۔

حضرت الفقیر الباکیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۹۶ھ ۱۳۰۶۰۷

الاستفتاء

حضرت صاحب!



گزارش ہے کہ بارے مکان کی چھت پر بطور جاہ نماز مسجد بنائی گئی تھی اور اب وہ مسجد کے نیچے والا مکان ٹٹ گیا ہے اور اب یہ مسجد بھی گر کر مکان تعمیر ہو گئی ہے۔ واضح رہے کہ مسجد کے نیچے والا مکان ذاتی تصرف میں رہا ہے اور مسجد میں بھی گھر کے فرد ہی نماز ادا کرتے رہے لہذا اب اس مسجد کے بارے میں شریعت کی حکمرانی بنے اگر دوبارہ مسجد بنائی جائے تو اس کا طلبہ ذاتی تصرف میں آسکتا ہے یا نہیں؟ براہ مہربانی اس مسئلہ کو واضح فرمادیں۔

سائل: مستری محمد عیسیٰ ولد میاں امام دین، دیپال پور



وہ مسجد نہیں بلکہ صرف جاہ نماز ہے، دوبارہ نہیں بن سکتی ہے تو کوئی عرج نہیں نماز کسی اور جگہ پڑھتے رہیں اور طلبہ کے متعلق یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے نام پر لگایا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہی لگایا جائے، کوئی مسجد بن رہی ہو تو دوسے دیں کہ اس میں لگائے یا فروخت کر کے قیمت مسجد میں لگا دیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على حبيب و
الہ وسلم۔

مفت اعظم پاکستان محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ

بانی دارالعلوم تحفہ فریدیہ بصیر نور ضلع ساہیوال

۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶ء - ۲۳

الاستفتاء

بخدمت جناب مولانا نور المصباح دامت برکاتہم العالیہ

تبدلی سنی رضوی جامع مسجد تانہ لیا نوالہ میں جگہ کی تنگی کے باعث مسجد کے محراب میں
یک طرف یوب دیل کے لئے کنواں بنایا گیا ہے جس کے اوپر چھت ڈالی جائے گی اور نماز
پڑھنے کے لئے اسی طرح صفیں ڈالی جائیں گی جیسے کہ کنواں میں کھدائی اور ٹریب دیلے
افسب کرنے سے قبل او کی جاتی تھیں، نماز پڑھنے کی جگہ میں کوئی کمی نہیں آئی، کنوئیں کے
اوپر کنکریٹ کی پوری چھت ہے۔

دستخط: محمدالم جاوید، صدر انجمن غوثیہ

سنی رضوی جامع مسجد تانڈی نوالہ ۲۵.۳.۸۳



قرآن کریم میں ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهِمْ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ۔ یہاں الایۃ علیہ السلام ہر حال مسجد کا کوئی حصہ بھی شہید کرنا جائز نہیں ہے۔

فقہ کرام فرماتے ہیں مسجد شری سے لے کر آسمان کی سطح تک مسجد ہے۔ بیعت دیکھ
جگہ پوری کر لی جائے تب بھی مسجد کہ وہب و احترام کیا کرنے سے منع ہے
واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله على محمد و آله

والسلام

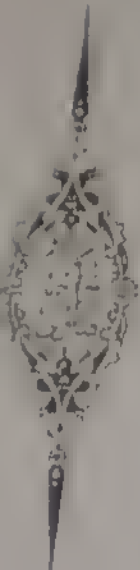
مفتی الاسلام ابو الخیر محمد نور الدین عفی عنہ

۹ جہادی الافریۃ ۱۴۰۷ھ ۲۵-۳-۸۳

الاستفتاء

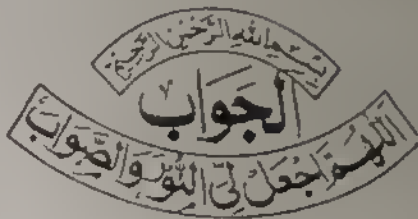
کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان مشرعی متین اس مسئلہ کے بیچ موضع عبودی کے
جس کو آباد ہوئے تین سو سال ہو چکے ہیں اس وقت موضع مذکور میں مسجد تعمیر کی گئی تھی وہاں
دو پتیاں تھیں ہر مشترکہ جگہ پر گاؤں تعمیر کیا گیا، بعد میں اس کو تقسیم کر کے دو گاؤں کے حصے
بنائے گئے مگر مسجد مشترکہ ہی رہی مسجد کچی تھی، اس کو بچتہ بنانے کے لئے ہر دو پتی و دوں
نے مشترکہ چندہ اکٹھا کیا مگر بعد میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اب ایک فریق کہتا ہے چونکہ اب
مسجد آپ کے قبر میں اچھی ہے اس لئے ہم اپنے قبہ میں اپنی مسجد عیدہ تعمیر کریں گے یہیں
جمع شدہ اور سامان مسجد وغیرہ میں سے ہمارا حصہ دے دیں، دوسرا فریق کہتا ہے چونکہ چندہ
کی مسجد کے لئے اکٹھا کیا گیا ہے لہذا اسی مسجد پر خرچ ہوگا۔

شرعی لحاظ سے وضاحت فرمائی جائے کہ ہر دو فریق میں سے کون حق رہے



وہ یہ سہ کیسے مل برا چاہے۔

محمد عاشق ولد نور محمد قوم ڈوگر موضع جھونڈی شیکھو کے
تخصیل پنجن آباد ضلع بہاولنگر



مسجد کا بڑا ادب ہے اور مسجد کو دیران یا بے رونق کرنا جائز نہیں، قرآن کریم کا
ارشاد ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ هَمَّ الْاٰثِمَةِ (پہلا پارہ) حالانکہ گاؤں چھوٹے ہیں سائل نے
زبانی بیان کیا کہ وہ گاؤں پکس یا پچپن گھروں کا ہے تو اگر دو مسجدیں بنائی گئیں تو آباد کوں کیا
پس بھی غیر آباد ہو جائی اور دوسری بھی الٹا وہ پہلی ہی آباد کریں اور مسجد میں کوئی سچی نہیں بلکہ وہ تو
غافل ہے، سب مسلمانوں کا برابر ہے خاص کر جبکہ وہ جنکے ہمد میں ہے لکھ دینے کو تیار ہیں
کہ یہ مسجد شتر کہ رہے گی جیسے کہ سائل نے زبانی بیان کیا تو ایک ہی رہنے دیں اور اتفاق
سے آباد کریں جبکہ ایک ہی گاؤں ہے۔

وَلِلّٰهِ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ
وَاٰلِہٖ وَسَلَم۔

فتوہ الفقیر ابو الخیر محمد نور الدین غفرلہ

۱۰۰۹۸۱ اردو القعدہ ۱۴۱۰ھ



مندرجہ ذیل فہرشی چونکہ فتاویٰ نور یہ کے فہرشی نسخہ میں نامکمل درج تھا اس لئے
مطبوعہ فتاویٰ نور یہ جلد اول کی کتاب الوقف میں بھی نام لکھی طبع ہوا۔ اب اس فہرشی کو
مکمل مسودہ پرانے کاغذات سے دستیاب ہوا ہے جو بذریعہ قارئین ہے۔

(مرتب)

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اندر اس مسئلہ کہ ایک مسجد
جو ۷۰/۸۰ سال سے آباد چلی آتی تھی، سیلاب کی وجہ سے اس کا مکان منہدم ہو گیا اور حسی حج
گاؤں کے بھی کئی مکان منہدم ہو گئے، اپنے اپنے مکان تو لوگوں نے بنائے اور
گاؤں کو آباد رکھا مگر مسجد کو اسی حال پر چھوڑ دیا اور اس کے قریب ایک نئی مسجد
بنانی شروع کر دی حالانکہ گاؤں چھوٹا ہے، ایک مسجد بھی اچھی طرح آباد نہیں ہو سکتی جبہ جائیکہ
دونوں، خصوصاً وہ پرانی مسجد جو شکستہ و خستہ چھوڑ دی ہے اور اس کے لئے کوئی امام
اور پانی وغیرہ کا انتظام نہ ہو گا تو وہ نئی مسجد (جس میں ہر طرح کا انتظام ہو گا) کے بن جانے
سے آباد نہ ہو سکے گی بلکہ دیران رہے گی، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

مسائل: سبحان الدین از کوٹھی نور شاہ



قرآن کریم سورہ نوکرا نرانی ارشاد ہے فی سیوت اذن منہ راسخ فہرشی



قہر مخیر ہے کہ بیوت سے سر جمیع مساجد ہیں۔ لباب التاویل، خازن، معالم التنزیل
 وغیرہ تفسیر منبرہ میں ہے و النظم للنسید ابی السعود والمراد من البیوت
 نسبت حد مکہ و اس رفیع سے مراد رفیع بنا ہے یا تعظیم۔ ارشاد العقل، لباب التاویل
 مدہم تنزیل، جس اعم الحکمی، وغیرہ میں ہے و النظم من الابن شاد والمراد بالاذن
 فی یہ فہم لا امر ببنا ہی نہ فیجہ لا کسائر البیوت و قبل ہوا لہر
 میں وہ مفہوم ہے۔

بہر حال اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسجد مذکور کو بنا کر کیا جائے اور اس کی عظمت کا
 بپا کیا جائے خصوصاً ایسی حالت میں کہ لوگوں نے اپنے اپنے گھر درست کر لئے اور خانہ خدا
 ی نہی ویران و برباد چھوڑ دیا اور اگر نئی مسجد علیحدہ بنائیں تو اس سے پہلی مسجد کا حق
 و انہیں ہو سکتا حالانکہ وہ مسجد قیام قیامت تک مسجد ہی ہے کما فی جمیع
 معبرات المذہب المنیف بلکہ اس نئی مسجد کے بن جانے سے وہ محض
 ویران و عطل پڑی رہے گی تو اندریں حالات نئی مسجد بنانا کریمہ و من اظلم
 ممن منع مسجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ و سعی فی خرابہا
 البقرة آیت ۱۴۷ کا مصداق بننا ہے۔

عبدلین، بیضاوی، ارشاد العقل وغیرہ میں ہے و النظم لمولانا
 الحلل علیہ الرحمہ و سعی فی خرابہا بالہدم او النعطیل
 و یہ حکم اعلیٰست حکما و لفظا جمیع مساجد کے تمام محرمین و معطلین کے لئے عام ہے۔
 ارشاد العقل، طبری، کبیر، نیشاپوری، خازن، بیضاوی، صاوی، روح البیان



والظلم من الحق عليه الرحمة وصيغة الجمع كون
حكم الایة عاما لكل من فعل ذلك فی ای مسجد کن.

صادی میں تفصیلا فرمایا کہ اگر مسلمان اور کافر اور حضرت یزیدؓ نے کسی مسجد
کے قریب کا بھی یہی حکم و تقاضا ہے کہ اس نئی مسجد کے بنانے سے روکا جائے بلکہ اگر یہ کیا جائے کہ شین
مزاریت سے پرہیز کرے۔

تفسیرات احمدیہ میں مسجد بننے کے بیان میں ہے وعن عطاء لما سمع
ان الله الامصار على عمر رضى الله تعالى عنه من المسلمين ان
يبنوا المساجد وان لا يتخذوا في مدينة مسجدين يصدر
احدهما صاحبه. لہذا اس پہلی مسجد کو آباد کیا جائے اور اس نئی کے بنانے سے
پرانی کی خرابی و ویرانی سے اجتناب کیا جائے کہ ویرانی دنیا و آخرت سے نجات اور آبادی
الدیہ کے ثمرات حاصل ہوں۔

تفسیر صاوی میں ہے لهم في الدنيا خزي ولهم في الآخرة
عذاب عظیم کی تفسیر میں فخری المسلم في الدنيا بالمصائب ولعقر
والعی والموت علی غیر حال مرضیتہ الی ان قال اعو سبیل
النظہین ان مات مسلما فان العبرة لعموم اللفظ لا بخصوص
السبب وکل آیت ویردت فی الکفار وانہا تحذر ذیلہا علی
عصاة المسلمين۔

تفسیر زمخشری میں آیت ومن اعظم من مسجد الذیہ کی تفسیر میں ہے ہر سال
رازی امیر احرار تمام بانیہ نمود و از مقدمات و دوائی و اسباب قریب و بعیدہ ایں کا احتیاط
ہم باید کرد۔



وہ تھوڑے عرصے میں جس میں وہ اس قدر احکام حاصل
کئے جو صحابہ و اصحاب و بزرگ و مسلم.

عند الغیر ابوالخیر محمد نور الدین النعمانی غفرلہ البصیر ضروری

۵ رذی القعدة المبارک ۳۶۸ھ

الاستفتاء

کینیڈا سے آمدہ درج ذیل سوال کافی مفصل اور طویل تھا، اختصار کے پیش نظر
متنوع عبارتیں حذف کر دی گئی ہیں تاہم گوشش یہ کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ
سائل کی اصل عبارت اس کے اپنے الفاظ میں آجائے نیز سوال کی اصل روح بھی
برقرار رہے اور وہاں کے حالات کی منظر کشی بھی ہو جائے۔ (مرتب)

سید ہمنون۔

ایک مناسبت ہی ضروری کام کے لئے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں، آپ کے
نہیئے انشائیہ سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اور کینیڈا میں مقیم مسلمان آرام و سکون کا سانس
نیئے کے ساتھ ساتھ آپ کے مومن ہوں گے۔

آدو، کینیڈا کا حکومت ہے، اس کی آبادی تقریباً چار لاکھ کے قریب ہے



یہاں کتوریہ سے کے کمرانچ تک متواتر برف بارش ہوتی رہتی ہے۔ در حکومت بہت
 کے باعث یہاں اسلامی حکومتوں کے سفارت خانے بھی ہیں جن کے عطیت کے ذریعہ
 ہینان ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے مسجد کی تعمیر کے لئے شہر میں حکومت پاکستان کی طرف سے
 ایک لاکھ ڈالر کا عطیہ دیا گیا، دوسری حکومتوں کے عطیت کا بھی یہاں ہی حال ہے۔ وہاں
 زیادہ ہونے کے باعث بینک میں جمع کروادیا گیا اور اس پر سود لینا شروع کر دیا۔ مسجد کو
 فی الحال مستقل امام کوئی نہیں ہے۔ ایک ایسوسی ایشن بنی ہوئی ہے وہ مختلف آدمیوں کو ہامت
 کے فرائض کے لئے نامزد کرتی رہتی ہے۔ جمعہ کی نماز مسجد میں اجتماع سے ہوتی ہے پھر
 جمعہ کو مغرب اور عشاء کی نماز اور ہفتہ کے روز کی تمام نمازیں اگر نمازی اچھے ہو جائیں تو
 ہو جاتی ہیں ورنہ مسجد بند رہتی ہے۔ ہفتہ کے روز فجر کی نماز کے بعد کچھ تعامیر ہوتی ہے۔ اس کے
 بعد لوگ اپنے ہمراہ کھانا لے کر آجاتے ہیں اور مسجد کے تہ خانہ میں کھانا کھایا جاتا ہے۔
 یہ سلسلہ ظہر تک جاری رہتا ہے۔

مسجد کا طول ۷۵ x ۷۵ ہے۔ مسجد کے تہ خانہ کی بنیادیں زمین کی کھدائی
 کر کے اٹھائی گئی ہیں، اسی بنیاد پر ہی مسجد کی دوسری چھت ڈلی گئی ہے یہاں نمازیں
 ادا کی جاتی ہیں، اس کے اوپر تیسری منزل گیلری کی صورت میں ہے تاکہ عورتیں وہاں پر
 نماز ادا کر سکیں۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ ہفتہ کے دن لوگ تہ خانے میں اکٹھے ہو کر
 کھانا کھاتے ہیں۔ یہاں کے ماحول کو متاثر نظر رکھتے کہ عورت اور آدمی میں کوئی فرق
 خیال نہیں کرتے۔ بچوں کے والدین بھی ساتھ ہوتے ہیں۔ در ایک دوسرے سے
 تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔ یہاں پاکستان، ہندوستان، میان، ترکی، دن، فرنیہ
 لائشیا، کینیڈا اور قاہرہ کے لوگ ہوتے ہیں، یہاں فیشن نوڈ عرب لوگ بھی جاتے ہیں



میں عرب کی برقی نہیں کرتا چاہتا بلکہ آپ کو تمام حالات سے روشناس کرانا چاہتا ہوں۔
 گوجر تمام کتھے ہونے والے نوگ مسلمان ہی ہیں لیکن میل ملاقات کا تمام تر کام اس
 مسجد کے خانہ میں ہوتا ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ یہاں کے مغربی طرز کے ماحول کو نگاہیں رکھیں
 کیونکہ یہاں کے عیسائی اور غیر مسلم لوگ آدمی اور عورت کے سر عام ملنے کو بالکل معیوب
 نہیں سمجھتے بلکہ فخر محسوس کرتے ہیں کہ میری بیوی کے لتنے بولنے فریستہ زیادہ
 دوست ہیں۔

اب یہاں چند لوگوں نے اس تہ خانہ میں ٹیبل ٹینس (TABLE TENNIS) مار کر رکھ دی اور کھیلنا شروع کر دیا۔ جب دیندار لوگوں نے یہ حال دیکھا تو انہوں نے
 منع کر دیا، معاملہ بورڈ میں گیا اور اکثریت نے نہ کھیلنے کے حق میں ووٹ دیا، اس طرز
 پر نصیبت وقتی طور پر ٹل گئی۔ یہ واقعہ ۱۹۷۷ء کا ہے۔

پچھلے سال ۱۹۷۷ء میں بورڈ کا دوبارہ الیکشن ہوا اور اظہر علی خان جس کا تعلق
 بھی پاکستان سے ہے، ایسوسی ایشن کا صدر منتخب ہوا۔ اب پھر الیکشن ہونے والے ہیں چنانچہ
 اس نے اپنے دماغ سے سپورٹروں کے کہنے پر ایک میز کی بجائے دو عدد ٹیبل ٹینس
 مار کر رکھ دئے اور نوٹس بورڈ پر کھیل کے اوقات تحریر کر دئے۔ جب یہ بات خود دار مسلمان
 کے نوٹس میں آئی تو وہ دونوں میزوں کی دو عدد ڈانگیں جمع بیچ وغیرہ کے اٹھا کر گھر لے آیا
 اور صدر صاحب کو ٹیلی فون پر تمام صورت حال سے آگاہ کر دیا کہ آپ مسجد میں نہیں کھیل سکتے
 وکیل کا نوٹس بھی بورڈ سے اتار لایا۔

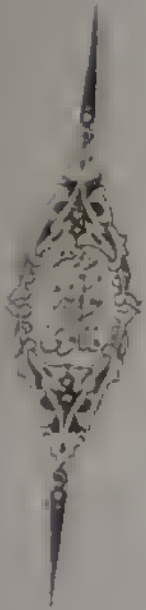
صدر صاحب نے اپنی مرضی کے ممبروں کی ہنگامی میٹنگ منعقد کی اور کھیلنے کا
 فیصلہ پاس کر دیا۔



تمام صورت حال تخیل کے ساتھ میں نے تحریر کر دی ہے۔ کھیلنے والے
 ہیں مسلمان ہیں اور روکنے والے بھی مسلمان، اب میں بالکل ایک غیر جانبدار ہونے کے
 باعث آپ کو دونوں گروپوں کے نقطہ بنگاہ سے آگاہ کرتا ہوں۔
 کھیلنے والوں کا دعوے

- ۱۔ یہاں کا ماحول گندا ہے اس لئے ہم اپنے بچوں کو مسجد کے ماحول میں لسنے کیلئے
 تھوڑی سی رغبت دلاتیں اور اس کے لئے کھیل کا ہونا ضروری ہے۔
- ۲۔ جب مسجد کا تہ خانہ کھانے میل ملاقات اور بچوں کی تعلیم کے لئے استعمال ہو سکتا ہے
 تو پھیل ٹینس کے لئے کیوں استعمال نہیں ہو سکتا؟ واضح رہے کہ یہاں پر عورت
 اور آدمی بلا امتیاز آپس میں گتیاں لگاتے ہیں،
- ۳۔ ان کا خیال ہے کہ مسجد صرف دوسری منزل پر واقع ہے جہاں نماز باجماعت ہوتی ہے
 تہ خانہ مسجد نہیں ہے لہذا اسے کھیل کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ ایسی ایشن نے اٹاوا سے ۲۲ سوسل دور کینیڈا، جی میں ایک جگہ HALIFA سے
 ایک عرب مسجد کے امام کو بلا یا جس نے کہا کہ تم مسجد کے تہ خانہ کو بطور کھیل استعمال
 کر سکتے ہو کیونکہ یہ مسجد نہیں ہے مزید اس نے ایک حدیث نقل کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے زمانہ حیات میں حبشہ سے چند آدمی آئے تھے جنہوں نے مسجد میں گنگے کے ذریعہ
 اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ جب رسول خدا کی موجودگی میں ایسا ہو سکتا ہے تو اب کیوں نہیں ہو
 سکتا؟ (ٹانگٹن امریکہ) کے ایک امام مسجد ڈاکٹر عبدالرؤف نے تحریری طور پر مسجد کے تہ خانے کو
 جیل ٹینس کے لئے استعمال میں لانے کی رائے ظاہر کی ہے۔ واضح رہے کہ کینیڈا اور
 امریکہ میں TABLE TENNIS کو ping pong کہتے ہیں۔



وَلَا تُلَاقُوا عَدُوَّكُمْ

۱۔ مسجد میں کسی بھگن بھارتیہ پہلے رغبت کرنے کے لئے جو۔

۲۔ مسجد کا، جس کا جس سہمی ہونا چاہئے، اس میں عورتوں مردوں کے آزادانہ میں وقت در نمود و دانش کی پابندی ہونی چاہئے۔

۳۔ مسجد کا تہ خانہ ہو یا خانہ بنیاد سے لے کر آسمان تک تمام جگہ مسجد ہے جس پر احترام ضروری ہے۔

۴۔ ڈاکٹر شبہ۔ رؤف کوئی مفتی نہیں ہے جو فتوے دے سکے۔

مسجد کے حالات کے ساتھ ساتھ دونوں گروپوں کے خیالات اور دلائل سے بھی آپ کو اپنی سمجھ کے مطابق بندہ نے آگاہ کر دیا ہے لہذا آپ کی خدمت عالیہ میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہمیں اس بارے میں آگاہ فرمائیں تاکہ مزید کسی قسم کا نقصان ہونے سے پیشتر ہی مسئلہ اچھے طریقے سے حل کیا جاسکے۔ ہمیں اس بارے میں فتویٰ چاہئے۔

(اس کے بعد مختصر سوالات جو تقریباً وہی ہیں جو اس سے اگلے استفتاء میں درج ہیں اس سے یہاں غل نہیں کئے جا رہے) (مرتب)

آپ اتنا ملاحظہ فرمادیں کہ شاید اکتا گئے ہوں لیکن تمام حالات کا عرض کرنا بھی ضروری تھا۔

والسلام

افتخار احمد، اٹاوہ (کینیا)



سراجہ سے تحفے کے گھر میں، شہر عابر سے ظہر میں، قرآن کریم و احادیث شریفہ

نے بڑی ہمت کی ہے۔

وہ لوگ بالکل سادہ لوح اور شریعت سے بہرہ ور ہیں جو محمد کے من سے
خیات رکھتے ہیں، پہلے پارہ میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۷۷ میں ہے و من حمم
من منہ مسجد اللہ الذی نے اور سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۰۹ پارہ سوم کی شہادت
سابعہ مسجد اللہ من امن باللہ ولیرحمہ لاحرف و قد نصرہ نے
اور اٹھارہویں پارہ سورۃ النور کی آیت نمبر ۳۶ ہے فی سبیلہ سارحہ و مدکر
مہا اسمہ الذی نے اور پارہ انتیسواں سورۃ الحج کی آیت نمبر ۱۸۱ نے فرمایا اور مسجد
للہ فلا تدعوامع اللہ احداً۔

ان چار آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مسجدوں کی تعظیم و ادب کا ذکر فرمایا ہے اور
ادب کا ذکر فرمایا ہے اور ان میں اپنے ہی ذکر کی اہمیت پر زور دیا ہے اور یہ بھی واضح فرمایا ہے
کہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں اور یونسی ان کی تفصیل احادیث پاک میں ہے
ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۴۷ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

لے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں ہم خدا سے جانے سے درنا
دیرانی میں کوشش کرے، ان کو لائق نہ تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے نہایت
روائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

لے اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنے میں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور ان کو گرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں در
اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ بددلوں میں ہوں۔

تہ ان گھروں میں جنہیں بند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے وہ ان میں نہ کہ باہر سے جھانک سکتے ہیں نہ کہ وہ
تہ وہ کہ سب سے شہابی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ ہو۔



کہ حضور سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جن چیزوں سے منع فرمایا ان میں خرید و فروخت
کی ممانعت بھی ہے اور اسی صفحہ میں وثقہ بن اسفح سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب دو مساجد کا صبا لکھو و مجانبینکم و مشرا عکھو و بیعکم و
حصولکم و برع صونکم و قائمہ حد و دکم و سل سبوفکم
یعنی اپنی مسجدوں کو دور رکھو اپنے بچوں سے اور دیوانوں سے اور خرید و فروخت سے اور
اپنے ہجگروں سے اور آواز بلند کرنے سے اور حدیں قائم کرنے اور تلواریں کھینچنے سے
اور یونہی گم شدہ چیز کے متعلق مسجد میں دریافت کرنے سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ
دریافت کرنے والے کو کہ جائے لا ادا لہا اللہ الیک فان المساجد لم تبین لہذا
یعنی اسے تعزیر تہری وہ چیز و پس نہ فرمائے کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں رواہ

اسود و ج ۲۸ ص ۲۸ ابن ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلہ درین ہی ترمذی ج ۱ ص ۲۳ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث مرفوعہ میں خرید و فروخت
وغیرہ سے ممانعت ہے اور حضرت ابو ہریرہ سے مسلم شریف ج ۱ ص ۲۱۰ میں بکثرت حدیثوں
میں ہے کہ گم شدہ چیز کو مسجد میں دریافت کرنے والے کو وہی دعا دی جائے کہ چیز نہ ملے
کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں وہ تو اسی کام کے لئے ہیں جس کے لئے بنائی
گئی ہیں اور یونہی سند امام احمد بن حنبل اور ابن ابی نعیم وغیرہ میں بکثرت حدیثیں ہیں اور بکثرت حدیثوں
میں بچے پیاز، مقوم وغیرہ بدبودار چیز کھا کر داخل ہونے سے منع فرمایا گیا ہے۔ مسلم شریف ج ۱
ص ۲۰۹ و ۲۱۰ وغیرہ کتب حدیث میں بکثرت حدیثیں ہیں۔

نوٹ: حضرت غنیہ رحمہ اللہ قدس سرہ العزیزہ یہ فتوے فصل تحریر فرمایا چاہتے تھے یہاں تک کہ وہ
کے شکل میں لکھتا ہے بعض انتہائی جمہوریت کے باعث یہ سلسلہ موقوف ہوتا آگے سائل مذکور نے
اسی سلسلہ میں بطور بددلی مؤرخہ ۱/۲۴ کہ مختصر سوال مرد و بارہ لکھا جو مورخہ ۲۹ اگست ۱۳۸۷ء کو



مذہبوں و اصول و احکام حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد نصیر اللہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے دس سال پر مبنی
 سائنس کے سربراہان اور ان کے گروہ کے تھے۔ شدید صدمہ اور تعزیت کے لئے آنے والوں کے
 جہم کے باوجود حضرت فقیر اعظم قدس سرہ العزیز نے اس اگست کو اس کا مختصر جواب تحریر فرمایا
 ہے اسے صفحہ پرچ کیا جا رہا ہے (مرتب)

الاستفتاء

یہ سوال دوبارہ مورخہ ۷۸-۷۰-۳۰ کا لکھا ہوا مختصر آیا مورخہ ۷۸-۸-۲۹ کو تو یہ جواب

لکھا گیا۔ ابوالخیر ایسے غفرلہ ۷۸-۸-۳۱

فتوے کے بارے میں ہمیں از حد ضرورت ہے اس لئے آپ وقت بکھل کر پیش
 اولین فرصت میں اپنے تعاون کے سفید فرمائیں۔ بندہ دوبارہ جن امور میں فتوے چاہئے ہے
 عرض کئے دیتا ہوں۔

۱۔ آیا مسجد کے تہ خانہ میں ٹیبل ٹینس (TABLE TENNIS) یا دیگر کسی قسم کی کھیل وغیرہ کا
 شغل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۲۔ مسجد کی تعمیر پر صدقات زکوٰۃ وغیرہ کا روپیہ استعمال ہو سکتا ہے یا نہیں؟
 ۳۔ نماز میں ایک بار لٹش دینی علم رکھنے والے ظاہری طور پر ہمیز گار (کیونکہ باطن کو تو اللہ
 تعالیٰ ہی جانتا ہے) کی موجودگی میں بغیر ڈارھی کے آدمی جماعت کر سکتا ہے یا نہیں؟
 ۴۔ عورتیں اور مرد مسجد کے تہ خانہ میں اکٹھے مل کر کھانا وغیرہ یا میٹنگ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

نہ صرف یہ بلکہ مسلمانوں کے لئے آپس میں کافی دلچسپی کا باعث
 بنے ہوئے ہیں۔ آپ کو بھی عالم ہونے کے ساتھ اس بات کی ذمہ داری
 عائد ہوتی ہے کہ آپ اپنی دینی خدمات اور علم کے ذریعہ امت محمدیہ کو راہِ راست پر
 لانے کے لئے اپنی ذمہ داری سر نبی ملایں۔

ایک جفتہ کے بعد رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ
 اپنے مس مبارک مہینہ کا خیر و کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

افتخار
 اٹا وہ کینسیڈا



آپ کے سورت چار میں، پہلے اور سچے نمبر کا ایک ہی جواب ہے کہ یہ سب
 چیزیں مسجد میں ناجائز ہیں کیونکہ مسجد میں اللہ رب العالمین کے خاص گھر ہیں جیسا کہ خود اللہ
 رب العالمین نے ارشاد فرمایا: **وَأَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا** سورہ
 احزاب، آیت ۹ (ترجمہ) اور یہ کہ مسجد ہی اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی
 نہ کرو اور کسی گھر کی قدر و منزلت گھر والے کی شان سے ہی مستفاد ہوتی ہے۔ دنیا کے کسی شہنشاہ
 یا بادشاہ یا اقتدار حاکم کے موجود ہوتے ہوئے جبکہ وہ جاگتا رہے دیکھتا سنتا ہو اس کے گھر کے

ندید اور پہنچے ایسی حرکتیں نہیں ہو سکتیں تو اللہ رب العالمین جو ہمیشہ ہمیں زندہ و سیدھے رکھے
 اس کے اپنے خاص گھروں میں ایسی حرکتیں کیونکر ہو سکتی ہیں اور یہی وضع ہے کہ گھر کا
 احترام گھر کے اوپر پہنچے گھر والے کی حد ملکیت تک ہوتا ہے۔

دیکھئے کوئی کسی کے گھر کے نیچے یا اوپر اخلاق اور قانون عمارت نہیں بنا سکتا
 تو وہ اللہ جو زمین کی بجلی تہہ تک اور آسمان کے اوپر تک کا مالک ہے، اس کے گھروں
 کا احترام بھی اس کی حد ملکیت تک لازم ہے چنانچہ فقہ حنفی کی نہایت مستند اور عمدہ کتاب
 در المختار اور اس کے نہایت معتبر حاشیہ رد المحتار ج ۱ ص ۶۱۲ میں ہے در المختار کے
 لفظ میں انہ مسجد الی عنان السماء کہ وہ آسمان کے اوپر تک مسجد ہے
 اور شامی نے فرمایا و کذا الی تحت الشری یعنی جیسے کہ آسمانوں کے اوپر تک
 مسجد ہوتی ہے پونہی زمین کی تہہ والی مناک مٹی کے نیچے تک مسجد ہوتی ہے بلکہ مسجد مسجد ہی
 بنتی ہے کہ اس کی نیچی تہہ تک اور پر تک سب مسجد ہو۔

شامی ج ۳ میں ۵۱۲ میں ہے ان شرط کو مسجد نہ ہو
 سفہ و علوہ مسجد اور بالخصوص مساجد کی تعظیم اور احترام کا حکم بھی فرمایا گیا چنانچہ
 ارشاد فرمایا فِي بُيُوتِ اِذْنِ اللّٰهِ اَنْ سُرِفَ رِيْذَكَرْفِيْهَا ثُمَّ يَسِيْرُ
 فِيْهَا بِالْفُدُوِّ وَالْاَصَالِ رِيْجَالٌ لَا تَتْمِيْرُهُمْ تِجَارَةٌ وَّ زَابِيعٌ عَنْ
 ذِكْرِ اللّٰهِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاِيْتَاءَ الزَّكٰوةَ بِحَافِظِ نَوْمٍ تَنَقَّلَ فِيْهِ
 الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ سورة النور آیت ۶-۷-۸ ترجمہ ان گھروں میں
 جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں
 ان میں صبح و شام وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرنا کوئی سودا اور خرید و فروخت نہ کرے اور
 نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں لڑ جائیں گوں

درست نہیں۔

ن گھروں سے مراد مسکین کے نزدیک مسجدیں ہی ہیں اور بلند کرنے سے مراد خفیہ و رازم ہے۔ اور احادیث طیبہ بھی بکثرت ہیں جو مساجد کی تنظیم کا حکم فرماتی ہیں تو ابو نعیمہ و دہریمہ و زکی کی طرح واضح ہوا کہ مسجد کے اندر یا بالاخلانہ یا تہ خانہ میں یہ حرکات نازیبا اور نادر ہیں نیز عورتوں اور مردوں کا کسی اجتماع میں اکٹھے کھانا یا میٹنگ کرنے میں عموماً یہ تاہم ہے کہ غیر محرم بھی شامل ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں اور زیادہ خرابی ہے۔ قرآن کریم نے تو پردے کا حکم دیا ہے تو اس کی بھی خلاف ورزی ہے لہذا شرعاً ایسے اجتماعات سے پرہیز بڑی ضروری ہے۔

سوال کا جواب بھی قرآن مجید میں واضح موجود ہے۔ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے اِنَّمَا تُصَدَّقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهِمُ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْأَبْنِ السَّيِلِ فَرِيضَتَيْنِ بَلَدٍ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۳) (ترجمہ) صدقات انہی لوگوں کے لئے ہیں جو محتاج اور زے نادار ہوں اور جو اسے وصول کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو۔ یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

یہ زکوٰۃ و صدقات کے خرچ کرنے کی جگہیں ہیں جن میں مساجد اخل نہیں ہیں نبیل اللہ سے مراد غازی وغیرہ ہیں تو واضح ہوا کہ مساجد پر ان کا استعمال جائز نہیں۔

سوال نمبر ۳ کا یہ جواب ہے کہ بغیر داڑھی کے آدمی دو قسم ہیں، ایک وہ جن کی داڑھی تری ہی نہیں یا ہیں ہی کھودے یا کترانے یا منڈانے کے بعد توبہ کر لی تو وہ امام بن سکتے ہیں ورنہ مساقم ہونڈتے ہیں یا کتر کر شرعی حد سے کم رکھتے ہیں تو اس دوسری قسم کا آدمی کسی



بارش زیادہ دینی علم رکھنے والے پر ہیزار کے جوتے ہوتے تھے۔ اہمیت نہیں رکھتے۔ قرآن
 پاک میں مقتدی کو امام کی معیت کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا: **رُكْعُوْا مَعَ لِرُكْعِيْنَ سُوْرَةِ اٰلِ**
اٰتِہ ۳۱ (پا ۵۸) رکعتیں کا اصل امام ہی ہوتا ہے حالانکہ قرآن کریم ہی میں مگر یا ایک ہے پر ہی ہوتا
 اور صدق والوں کے ایماندار ساتھی نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: **يَا قَوْمِ لَذِيْنَ مِنْكُمْ اَنْفُوا**
اِنَّہٗ دَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰلِحِيْنَ (سورۃ التوبہ آیت ۹) پہلے ۷۶۔ ترجمہ: میانِ رو
 اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھی بنو۔ اور احادیث مبارکہ میں بڑی وضاحت سے حضور پُر نور
 سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: **اجعلوا اثنتی عشر رکعہ و نہم وفدکم**
فی ما بینکم و بین اللہ عزوجل (ترجمہ) اپنے نیکوں کو اپنے امام بناؤ اس لئے
 کہ تمہارے وفد میں تمہارے اور اللہ عزوجل کے درمیان (دروہ الدار قطنی ص ۹۷) و
 البیہقی فی سندہ ج ۳ ص ۹۰ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور فقہاء کرام نے بھی اس کی
 وضاحت فرمائی ہے۔

نوٹ: بعض لوگ اس حدیث شریف سے استدلال کرتے ہیں کہ مسجد قدس
 میں جشیوں نے کھیل کیا۔ یہ قابلِ استدلال نہیں کیونکہ اولاً تو وہ کھیل کھیل ہی نہیں تھا
 بلکہ جہاد کی مشق تھی، ثانیاً شارحین حدیث نے فرمایا کہ وہ مسجد کے اندر نہیں تھا بلکہ مسجد کے

نزدیک تھا تو مجازاً مسجد فرمایا گیا چنانچہ شریعتہ المتعاشح مشکوٰۃ میں ہے ج ۲ ص ۲۹ یعنی درجہ مسجد
 کہ جائے بود متصل مسجد اور مرزاة شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے ای فی رجبۃ المسجد
 المتصلۃ بہ (ج ۱ ص ۲۶۵) یعنی وہ کھیل مسجد کے رجبہ میں تھا جو مسجد کے متصل تھا،
 اور انڈیا کے مشہور مدرسہ دیوبند کے شیخ الحدیث نے شرح بخاری فیض الباری ج ۲ ص ۵۵
 میں بڑے زور سے کہا کہ وہ کھیل مسجد سے باہر تھی اور یہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے

نقل کیا ہے، اس کے لفظ یہ ہیں و ثبت عندی عن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ



اس کی جامع مسجد زاد محلہ تو ایسی محفل حدیث سے قرآن کریم کی اہم بات
اور حدیث کے مقابلہ میں اسے لال انیس کیا سکتا بلکہ فتح الباری شروح صحیح بخاری ج ۱۱
ص ۳۳۶ اور عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۲ ص ۲۲۰ میں فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے
یعنی ایک دفعہ ہو اور پھر جواز اٹھ گیا۔ ان کے الفاظ یہ ہیں ان للعب فی المسجد
مسوح بالقرن و السنة اما القرن فقولہ تعالیٰ فی بیوتہ
منہ و مترددہ تو اس و شمس کی طرح نمایاں ہوا کہ اس حدیث سے قطعاً ان میں
و منہ تعالیٰ علم و صولہ منہ تعالیٰ عسی خیر خلقہ محمد
و علیہ و صاحبہ و سلم۔

عنہ الفقیہ ابو یوسف محمد بن اسماعیل بن عمار

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ ۲۰۷۸ھ

الاستفتاء

بخدمت جناب سید کعبہ جناب مفتی اعظم پاکستان و فقیہ اعظم حضرت مولانا نور الدین صاحب زید مجدہم

اسلام کی درجۃ الشرف و بکالت : ما بعد

عرض یہ ہے کہ ہمارے گاؤں میں مسجد سے ملحق امام مسجد صاحب کماکان متقاعد

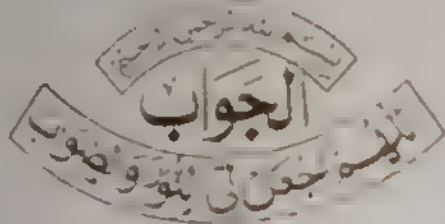
وہ مکان کو کچھ مسجد کے ساتھ ملحق کر دیا گیا، باقی ماندہ حصے پر بچپوں کے لئے سکول بنانے
کے لئے کچھ لوگوں نے تجویز پیش کی۔ زید نے کہا کہ بچپوں کو دینی تعلیم مثلاً قرآن و حدیث پڑھانے

میں رولی حرج نہیں بلکہ ضروری سبب مگر سکول کی وہ تعلیم پر منحصر ہے جو بچوں کے ہاتھ تلوار دینا باعث
فناء و مصلح ہے۔ اندریں حالات منہ بہ منہ ذیل مسائل دریافت طلب ہیں :-

۱۔ کیا بچوں کو مسجد کے کھانوں کو کھانوں میں تعلیم دینا لازم شرعاً و ثلثین جائز ہے ؟
۲۔ کیا مسجد کے مکان کا دو حصہ مسجد میں داخل نہیں کیا گیا اس میں پڑھائی ہو کر پڑھنے
کا بہت بنا جائز ہے ؟ نیز توجہ

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ضلع بھکرانہ - ۶ - رولہ



اگر تھوڑی سی بدتر حقیقت کے ساتھ کوئی حرج نہیں وہ بڑی بدتر و گھبرائی ہوئی
رہے ساتھ نہ ہوں تو احتیاء کے ساتھ جائز ہے قمر ہفتہ میں دینے سے بھی حرج نہیں
علمت اعلیٰ کی نعمت ہے اس سے بچوں کو نفع ملتا جائز ہے بہت مخرب خدق و
حیا سوز علیم سے پرہیز ضروری ہے بچوں کو کتابت سیکھنے کی تفصیل فتاویٰ سے لوری میں
بڑے داخل کے ساتھ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ مسجد کے مکان کا بجا دو حصہ مسجد کا حکیت ہو تو اس سے خرید کر یا بخشش جائز ہے
تو جائز ہے اور اگر وہ زمین وقف ہے تو وقفین کی رضائی کے تحت جائز نہیں اور

شوات دیدہ کی زمین ملو کہ زمینداران سب سے تو زمیندار اپنی رضا سے بنا سکتے ہیں۔
و ینہ نضالی اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و
علیہ و صاحبہ و بارک و سلم۔

حقوہ الفقیر البواکیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۳۰ رزی الحجۃ المبارکہ ۱۳۹۸ھ

۲۰۱۲۰۷۸

الاستفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائین و مفتیان شرع متین اندریں کہ مسجد کے شہتیر کڑی اینٹیں جو مسجد پر
صرف نہ ہو سکتے ہیں، ان کو بیچ کر دشمن اسی مسجد کی عمارت کے لئے رکھنا یا اس کی عمارت میں
صرف کوڑا جائز ہے یا نہیں؟ ہضعضا ایسی حالت میں کہ ضائع ہونے کا خوف غالب ہو بلکہ
بعض ضائع ہو چکے ہوں، لوگوں نے اپنے تصرف ذاتی میں استعمال کر لئے ہوں، ایک
فاضل فرماتے ہیں کہ یہ ناجائز ہے بلکہ ان اشیاء سے حجرہ بنایا جائے یا پانی گرم کرنے میں
صرف کریں، مسجودات و محرو۔

المستفتی: بنو شعی محمد و اسو سلم کا ضلع منٹگمری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي الْيُسْرَى

بلاشبک وشہدہ اشیاے مذکورہ کی بیع قاضی شرع و متولی کر سکتے ہیں۔ وقایہ،
 ہادیہ، فتح القدیر، بحر الرائق میں ہے والنظم من لبس حرث ل فی البدن و ر
 تعذر إعادة عینہ الی موضعہ بیع و صرف تمب لى امرہ صرف
 للبدل الی مصرف المبدل اھ وایضاً فیہ وندم نہ زافر و سین
 المتولی والحاکم فی الاحیاء و التعمیر کذا فی المنصر وندسوی
 بین القاضی والمتولی فی الحاروی التتلی وندسوی لدرعن لھ و ی
 النسویۃ فقط ایضاً۔

اور جب ضائع ہو رہی ہوں تو بیع بطریق اولیٰ جائز ہے کہ خوف ضیاع بخود
 حتیٰ کہ صاخر صرف کی بیع کو بھی جائز بنا دیتا ہے چہ جائیکہ بوجہ عدم ضمان حیت پہلے ہی
 جائز ہوا اور ہلاک ہو رہی ہوں نہ کہ صرف خوف ہلاکت ہو فی سحر و سدر میں بخاروی
 ولفظ من الدر اذ اخافت صلب عہ فی بدوہ و یسست شمنہ ایخذ حجابی



فرید پور جاگیر

۲۲ ربيع الثاني شريف ۱۳۶۰ هـ

الاستفتاء

کرم و محترم حضرت مولانا مفتی اعظم محمد نور اللہ صاحب خدائے کبیرہ کا سایہ قدس

رکھے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض خدمت اقدس میں یہ سب سے کیا فرمت ہے
علامہ دین و مفتیان شریعت میں اس مسئلہ میں کہ قربانی کی کھالیں مسجد میں صرف کی جاسکتی ہیں یا نہیں
مسجد زیر تعمیر ہو۔ ویسے مسجد کا کام تو ختم ہو سکتا ہی نہیں ہمارے گاؤں میں ایک حافظ صاحب
رواقی علی صاحب اور ایک مولوی خلیفہ صاحب نے یہ مسئلہ بتایا کہ قربانی کی کھالیں مسجد میں لگ
سکتی ہیں اس نے گاؤں سے تمام کھالیں جمع کر کے مسجد میں دے دی ہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق تفصیل
سے آگاہ کریں حضور کی عین نوازش ہوگی۔

نیز مسجد کے ملحقہ مزار شریف سے کیا قربانی کی کھالیں مزار شریف کے برہرے
پر ساتھ کے حجرے پر صرف کی جاسکتی ہیں اس کے متعلق ارشاد گرامی فرمادیں حضور کی بندہ پروردی ہوگی۔

فقط والسلام

ابن دعاؤں کا طالب حاجی انتظار محمد خاں

مؤرخہ ۱۱/۱۵



قرآن کریم سورۃ التوبہ میں ہے اٰمَنَّا بِعَرَسِ مَسْجِدٍ اللّٰهُ مِنْ اَمَنَ بِاللّٰهِ الْاٰمَنُ لِيْنِ الْاَمَنُ
 کی مسجدوں کو صرف ایسا نذر ہی آباد کرتے ہیں۔ بہر حال یہ ایمانداروں کا کام بہت اچھا ہے اور شہرہ
 خیرہ ہے۔ نیز قرآن کریم سورۃ الحج کے آخری رکوع میں ہے وَامْنُوا بِالْخَيْرِ مَعَكُمْ تَعْمُرُوا
 کہ چمے ہم کہہ تاکہ تم فلاح پاؤ قرآنی کام بھی اچھا کام اور مسجد کی امداد بھی اچھا کام ہے تو قرآنی
 چم مسجد میں جائز ہو اور البوداؤد صفحہ ۲۳ جلد ۲ کی مرفوع حدیث حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ میں ہے
 فَكُفُّوا وَخَرُّوا . تَعْمُرُوا کہ کھانو اور ذخیرہ کرو اور ثواب حاصل کرو۔ کہ قرآنی سے ثواب
 کھانو تو اس سے نبی جائز ہوا اور کسی فقہ نے اس سے منع نہیں کیا تو بہر حال لا شک و شبہ جائز ہے
 اصل اشیاء میں اہل سنت سے حضرت مجدد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور دیگر اکابر فقہاء و مشائخ نے بھی ہوا
 کا فتویٰ دیا ہے اور حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ علیہ الرحمہ والد ماجد مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ نے
 بھی ہوا کی تصدیق فرمائی ہے اور یوں ہی ملحقہ مزار شریف کا حجرہ پر خرچ کرنا بھی جائز ہے کہ وہ بھی اگر غیر
 ہے۔

واللہ اعلم بالصواب علیٰ جمیعہ والہ وسلم

عزہ الغفر الوالحی محمد نور الشدائی غفرلہ

یکم جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ



الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مشرع متین اندریں مسئلہ کہ کسی شخص نے ایک دینی درس گاہ کو تین کنال انیس مرلہ رقبہ وقف کیا، اتفاقاً اس رقبہ میں سے چودہ مرلہ رقبہ غیر متصل الاٹ ہو گیا جس کے درمیان شایع عام ہے اور اس رقبہ چودہ مرلہ پر ہماجرین قابض و باد میں جن کے بے دخل کرنے سے حرج عظیم لازم آتا ہے نیز اس رقبہ چودہ مرلہ سے مدرسہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے متولی رقبہ مدرسہ مدرسہ کے مفاد اور سہمدردی غریبوں کے لئے اس رقبہ چودہ مرلہ کو فروخت کر کے اس کے عوض اس رقم سے اسی ایکڑ زمین میں سے متصل رقبہ خرید کر محض دینی درس گاہ کے مفاد کے پیش نظر شامل کرنا چاہتا ہے۔

اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ صورتِ مسئلہ میں متولی رقبہ مذکورہ کو فروخت کر کے اس کے عوض اتنا ہی رقبہ خرید کر وقف کر دے تو جائز ہے یا نہ؟ مینواتوجروا۔

سائل: شیخ محمد صدیق ساکن بہاول نگر

نوٹ: یہ سوال مئی ۱۹۸۰ء کے واسط میں آیا ہے۔



ہاں اندریں حالات واقف کو اختیار ہے کہ اس چودہ مرلہ غیر متصل رقبہ کو فروخت



إِنْ أَقُولَ مَا يَحْسَبُ بِرَّ لِعَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مِنْ عَمَلِهِ صَلَوَةٌ. ترجمہ

”ب شک فیامت کے روز بندے کے عمل میں سے سب سے پہلے
جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہی رتبہ ہے۔“

رَاضِلُوہَ کَانتَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابَ مَوْفُوتٍ

منار

بے شک نماز مسلمانوں پر فرض ہے پنپنے سے عورت پر

کتاب الصلوة

باب الاوقات

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین، نذریں مسد کہ سختی مذہب میں نماز
عمر اول وقت یا اوسط میں پڑھنی مستحب ہے یا تنہی تاخیر والی و مستحب ہے کہ مکروہ وقت سے تنہی
پیسے کس ہو جائے کہ دوبارہ باجماعت اوکرنے کی صورت میں مکروہ وقت کا شبہ نہ ہو فقہ تنفی
کی کتب مقبولہ کے حوالہ جات سے تحریر فرمائیے۔ مینوا توجرو۔

مفت ناب : اہل ان جامع مسجد پیر اسلام حکیم حاجی غلام محمد علی حرلی لکھا تحصیل دیساں پور

ضلع ساہیوال ۵-۱۰-۷۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي الْقَوْلِ الْقَوَامَاتِ

بد شک و شبہ و سبب مذہب حنفی کی جلیل القدر کتب معتبرہ متون و شرح و
 فتاویٰ میں مذہب روشن سے بھی زیادہ روشن ہے کہ نماز عصر کی ادا کا وقت مستحب ہجرت بادل ہوں
 ہر موسم میں یہ ہے کہ سورج زرد ہونے سے پہلے پہلے یعنی جب تک کہ نظر اس پر نہ ٹھہر سکے
 نماز پوری ادا ہو جائے چنانچہ قدوری ص ۲۱، کنز الدقائق ص ۱۷، وقایہ منتہی شرح الوقایہ ص ۱۴۸
 ہدایہ ص ۸۳، مبسوط مشرقی ص ۱۴۷، بدائع صانع ص ۱۲۵، تنویر الابصار، در المختار شامی
 ص ۳۴۱، مفتی الاجر ص ۷۱، شرح الکفر زلعی ص ۸۳، علینی ص ۱۹، بحر الرائق ص ۲۴۷
 فتح القدیر ص ۱۹۹، غنائی ص ۱۹۹ میں ہے والنظم من المبسوط فاما العصر
 فاستحب تأخيرها في الصيف والشتاء عندنا بعد ان يوقد بها
 الشمس بيضاء نقية لم يدخلها تغدير لغني عصر كمنزلة لئلا يستحب
 كذا انتهى مؤخر کی جگہ گرمیوں اور سردیوں میں کہ سورج سفید اور صاف ہونے کے وقت
 میں جب کہ اس کی ٹکیہ بدلی نہ ہو ادا ہو جائے اور اس بدلنے سے مراد یہ ہے کہ سورج
 کی ٹکیہ پر نظر جم جائے اور پشیمان نہ ہو، یہی تفسیر صحیح ہے۔

فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۲، فتاویٰ قاضی خاں مطبوعہ مع المندیہ ص ۲۱
 نیتہ المنسل ص ۲۰۸، مجمع الانصر ص ۷۱، جوہرہ فیہ ص ۵۰، عینی علی الکفر ص ۱۹، بحر الرائق
 ص ۲۴۷، تبیین الحقائق ص ۸۳، عینی علی الہدایہ ج ۱ ص ۵۰۵، ہدایہ ص ۸۳،

تو یہ ابابکار و الحارثیں ۳۴۱، عراقی الفلاح ص ۱۰۸ وغیرہ میں ہے والنظر من
بمسببة ولعبرة لتغير القرص لا لتغير الضوء فستقى صدر القصر عند
وإنحر فيه العين فقد تغيرت والا لا كذا في الكافي وهو الصحيح كما
في بحار ص ۱۰۸ اور یہی حدیث مرفوع سنن ابی داؤد ص ۵۹ کا تقاضا ہے جو حضرت علی بن قلیبان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قد مناع علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدب
فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیة یعنی ہم مریضہ منورہ حضور کی
خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور عصر کی نماز مؤخر فرماتے تھے جب تک سورج سفید اور صاف
رہتا تھا بلکہ نماز عصر کا نام عصر رکھا ہی اس لئے گیا کہ مؤخر کی جاتی ہے، عربی زبان میں محسوس
مئے انچڑنا ہے چنانچہ مسطور بشری ج ۱ ص ۱۴۴، بدائع صنائع ج ۱ ص ۱۲ میں ہے وقیل
سیت العصر لا خاتما لتعصر ای توخر سنن دارقطنی ج ۱ ص ۹۵ میں حضرت ابوداؤد
وغیرہ سے اسناد روایات میں آیا ہے واللفظ له انما سیت العصر لتعصر
پھر یہ حدیث مرفوع صحیح کا فیصلہ ہے کہ نماز عصر کے بعد کوئی نفل نماز پڑھی جائے کما فی
الصحیحین البخاری و مسلم وغیرہا صراحة اور یہی سب اسفار فقہ حنفی میں
مبین ہے لہذا نماز عصر دیر سے پڑھی جائے کہ نوافل کا وقت بند نہ ہوتے کہ خود ہی
بعد از نماز سورج کے زرد ہونے کے ساتھ بند ہو جائے کما فی الاحادیث لمبارکۃ
واسفار الفقہ الحنفی۔

باقی سائلین حضرات کا استفتاء میں یہ کہنا کہ اتنا وقت بعد از نماز باقی ہو کہ دوبارہ اجماعت
ادا کی جائے مکروہ ہونے سے پہلے پہلے تو یہ شرط کتب متداولہ سے مجھے کہیں نظر نہیں آئی،
ہاں یہ نظر آیا کہ مقتدی سبوق اپنی باقیماندہ نماز کو اگر بہت وقت سے پہلے ادا کر کے چنانچہ پیش می
ج ۱ ص ۳۴۱ میں ہے ویسبغی ان لا یؤخر تاخر لا تمکون لمسود

صاحب دوسروں پر نہ کہ قدم بھی شامل ہو سکتا ہے لہذا اپنا رکعت کو بوقت
 بتی ہونا چاہئے مگر یہ بھی کسی ہوشیار شخص کا قول نہیں بلکہ متاخرین میں سے کسی صاحب کی بحث
 یعنی پانچواں ہے جو دوسرے کے جوامعت میں شامل ہونا بدشعبہ جائز ہے اور مقتدی کا خیال
 بھی بہتر ہے مگر دوبارہ جماعت دہائی قید نہیں ہونی چاہئے کہ اس کی بنا بعض اس وجہ سے
 کہ شاید زمانہ ہو جائے تو دوبارہ کر لی جائے جن کا جو شخص دوسرے ہی دوسرے
 رعیت کے دوسرے ہوں گے ہوں تو نماز جلدی پڑھنی مستحب ہے کہ فی
 حسمہ کتب معمرہ

و شہد فی شہادۃ صلی اللہ علیہ وسلم
 و صاحب و رشتہ

عذر غفیر لہ بحیر محمد نور اللہ نعیمی غفرلہ

ردی القعدۃ ۳۹۶ ۶۶۰



باب الاخوان

الاستفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قبلہ حضرت مولانا محمد نور اللہ صاحب دست بکام

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : مزاج گرامی !

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ درود شریف ہر وقت پڑھنا چاہیے لیکن نوان

سے قبل پڑھنا بدعت ہے۔ امید کہ آپ وضاحت فرمائیں گے۔ والسلام

رحمت علی ہمہ پیر غنی ضلع ساہیوال



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِيْ اِنْشَوْرِ الصَّوَابِ

کسی مولوی صاحب کا بلا لیں کچھ کہہ دینا اللہ تبارک و تعالیٰ کے کسی حکم کو بدلانیں سکتا جب کہ صاف صاف حکم ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْنِهِ** وَسَيَمُرُّ وَسَيَحْيَا بِكُمْ مَظْلُوق ہے اور عموم و اطلاق سے استدلال زمانہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے آج تک عمداً میں شائع و ذائع ہے یعنی جب ایک بات کو شرع نے محمود فرمایا تو جہاں جس وقت اور جس طرح واقع ہوگی ہمیشہ محمود رہے گی تا وقتیکہ کسی صورت خاصہ کی ممانعت خاص شرع سے نہ آجائے مثلاً مطلق ذکر الہی کی خوبی قرآن وحدیث سے ثابت ہوئی تو جب کبھی کہیں کسی طور پر خدا کی یاد کی جائے گی بہتری ہوگی۔ ہر بہتر و نورت کا ثبوت ضروری نہیں مگر پافانہ میں بیٹھ کر زبان سے یاد الہی کرنا منسوخ کہ اس خاص صورت کی برائی شرع سے ثابت۔ غرض جس مطلق کی خوبی معلوم اس کی خاص خاص صورتوں کی جدا جدا خوبی ثابت کرنا ضرور نہیں کہ آنسو وہ صورتیں اسی مطلق کی تو ہیں جس کی بھلائی ثابت ہو چکی بلکہ کسی خصوصیت کی برائی ماننا یہ محتاج دلیل ہے، مسلم الثبوت میں ہے شائع، دع حنبلہ، حنبلہ سلفا وخلفا بالعمومات من غیر تنکیر، سی میں ہے العمل۔ لمعظ، غرضی الاطاعت۔

مکرر یہ امور علامہ ابن الہمام در اس کی شرح میں ہے لعدم ب۔ سحریت کز ماضی عنہ
 عنہ یہ مصنف لہذا درود شریف ہر وقت پڑھنا چاہئے جب کسی خاص جگہ پڑھنے کی ممانعت نہ آئے
 تو مولوی صاحب اذن سے پہلے پڑھنے کی ممانعت کسی آیت یا حدیث سے لاتے تو منع ہوتا صرف



ان کے کہنے سے منع نہیں ہو سکتا لہذا اگر کوئی چاہے تو اسے منع نہیں کرنا چاہئے
 و اللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ و
 اصحابہ و بارک و سلم۔

عزیز الفقیر ابو الخیر محمد نور احمد لدینی غفرلہ
 ۱۸ شوال المکرم ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء

الاستفتاء

بخدمت مخدومی و متاعی فقیر غفر و امت برکاتہم العالیہ
 سلام سنون! دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سمحہ و علیہ الصلوٰۃ کے صدقہ جلیلہ میں
 جناب کا سایہ عاطفت بحر بل سنت پر تابدا قائم رکھے۔ آمین۔
 عالی جناب ص صلب مسئلہ یہ ہے کہ اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھنا
 (جو کہ اب اہل سنت کا شعار بن چکا ہے) از روئے شرع متین جائز ہے مستحب ہے
 سنت ہے، فرض ہے و رد لاکل شرعیہ کیا ہیں؟

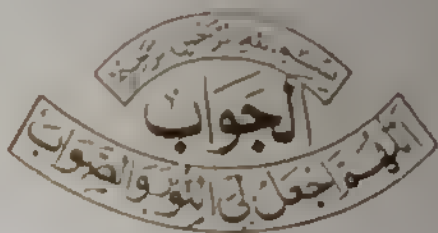
۱۴ ص ۵

۱۴ ص ۲۲

۱۴ ص ۳۳

قبل ازیں بھی ایک عرصہ حاضر خدمت کر چکا ہوں لیکن تاحال حضور کا جواب
نہیں آیا ہے، امید ہے کہ حضور اولین فرصت میں جواب سے نوازیں گے۔

فقط والسلام
حضور کا خادم ہمدرد فیض الحسن شاہ تنزیہ قادری
فیض العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر



صلوٰۃ و سلام کا پڑھنا قبل اذان بھی بلا شک و شبہہ و ریب جائز ہے کیونکہ
سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶ میں اللہ رب العالمین جل و علا کے دونوں حکم یا تَقِیْہَا الَّذِیْنَ
مَنْوَا صَلَّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا مطلق ہیں در اصول فقہ کا مسئلہ
قاعدہ ہے المطلق بجمری علی اطلاقہ و اس اطلاق میں مقتضائے ان بھی
داخل ہے اور یونہی کھڑے ہو کر اور بلند آواز سے پڑھنا بھی داخل ہے تو حکیم رب العالمین
کی تعمیل ہوئی تو ناجائز ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یہ بھی روز روشن کی طرح واضح ہے
کہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور مستحکم کریم عز
علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تعظیم کا مرتب حکم مطلق دیا ہے۔ سورۃ الاعراف کی آیت ۱۵۷ کے
آخر میں ہے مَا تَدِیْنُ اَمْشُوْا بِہِ وَ عَزَّوْا وَ تَصَرَّوْا وَ اَنْتَبَہُوا

الْشُّرَكَاءُ لِلَّذِي أَتَىٰ مَعَ الْوَسِيلَةِ فَهِيَ الْمُنْفِذَةُ سِرًّا وَنَهْوًا
 كَأَيِّتٍ ۝ مِّنْ جِبْتٍ مُّشْرَبٍ لِّلنَّاسِ وَرَسُولِهِمْ وَلَوْ كُنَّ زَوَاجِرَ سَبِيلِهِ
 فِي رِيشِ الْأَرْبَعِ مَتَعَدَّ آيَاتٍ سِرَّكَارِ دَوْلَتِ الْعَالَمِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي تَوْقِيرِ تَعْظِيمِ كِي بِسْمِيتِ الْأَمِيمِ ۝
 مَهْرِ نِيرُوزِ سَبْغِي زِيَادِ نَمَائِلِ وَغِيَا سَبْغِ الْأَسْمَاءِ كِي تَوْزِ اسْتِخْبَابِ مِثْلِ زَوْرِهِ بَحْرِ مِثْلِ
 شَكِّ وَشَبْهِ نَمِثِ.

وَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

مُتَوَدِّعُ الْفَقِيهِ أَبِي كَمِيلَةَ مُحَمَّدٍ نَوَازِلِ الْفَتَا فِي غُفْرَتِهِ

١ رَجَبُ الْمَرْجَبِ ١٣٥٦ ٤٤٠٤٦

حَوْصِلُ رَجَبِ الْفَقِيهِ
 مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا
 لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ

٤٤٠٤٦

الاستفتاء

بمختار سیدی و سندی فقیہ عظیم قبلہ شیخ الحدیث باقری راجی و علمائے فقیہ
 بصیر پر شریف و متبرکاتہ عاب
 لہم علیہم ورحمتہ شریکاتہ :-

مید یہ حضور و مدجد میں سورت کے جوابات فرما کر حوصلہ افزائی کریں گے۔
 ہرے محلہ کی مسجد میں صلوٰۃ و سلام کے بارے میں جھگڑا ہوا ہے اور دیوبندی حضرات
 یہ کہتے ہیں کہ حدیث ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان سے قبل کچھ نہیں پڑھا۔ آپ اس کے
 بارے میں ثابت دیں کہ حضرت جبریل اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام یا کوئی دعا پڑھتے تھے۔
 نہیں درود کہتے ہیں حضرت ہلال کا صلوٰۃ و سلام پڑھنا ثبوت ہو جائے تو ہم خود صلوٰۃ و
 سلام پڑھیں گے۔

عرضہ

مفت اعظم پاکستان محمد قاری امام مسجد محلہ این بلاک عارفانہ تحصیل پاکستان شریف ضلع ساہیوال

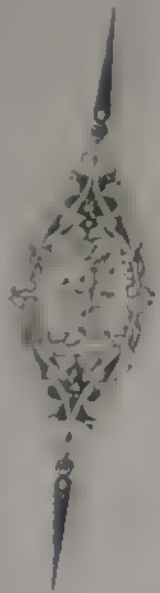


قرآن کریم کا ارشاد ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلٰى رَسُوْلِنَا سَلَامًا۔ یہ حکم مطلق ہے کوئی دیوبندی کوئی آیت یا حدیث سے تخصیص نہیں کر سکتا
 باقی رب حضرت بلال تو وہ ہمیشہ دعا قبل از اذان پڑھتے تھے۔ دیکھو ابو داؤد ج ۱ ص ۷۷،
 سنن بیہقی ج ۱ ص ۲۲۵۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حافظ حدیث حضرت ابو الفضل ابن حجر علیہ الرحمہ
 فتح بابی شریف صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۱ میں فرماتے ہیں سند حسن پھر ابو داؤد کی شریف
 منہج التوکل جو کب غیر تقلد کی شرح ہے اس کے ج ۱ ص ۲۰۴ میں بھی اس حدیث کی

شرح میں کوئی اعتراض نہیں اور یونہی اس کی شرح بدل مجھو جس ۱۰۰ میں اس کو
 کیا۔ اس حدیث شریف کے کلمات یہ ہیں عودہ و دسر دسر دسر
 اور دمن بسی لشجار فالت کاں سیمی مر طہر بیت کر
 حود مسجد فکان بلال یؤذن علیہ نفجر مد و سحر
 یجلس علی البیت ینظر الی الفجر فدر دسطی تحفان
 لتھمدانی احمدک واستعینک علی قریش ین یقیمو دسل
 قلت شمر یؤذن قالت واللہ ما علمت کان ترکہ نساء واحد
 هذه الکلمات۔

از تہجد عودہ بن زبیر سے روایت ہے بنی شجار کی ایک خاتون سے جو تھوڑی
 ہیں افراتی ہیں کہ تمھاری گھر ٹھاڑا اونچا مسجد کے آس پاس والے گھروں سے اور تھے
 حضرت بلال اس پر فجر کی اذان دیتے پس آتے سحری کے وقت پس بیٹھ جاتے ارکان
 نظر کرتے ہوئے طرف فجر کی جب دیکھتے فجر انگڑائی لیتے پھر یہ دعا کرتے اللھم اے
 احمدک واستعینک علی قریش ین یقیمو ادیت پھر نیت
 فرمایا مائی صاحبہ نے اور اللہ کی قسم نہیں جانتی میں ان کو کہ چھوڑا ہو کسی ایک رات بھی
 ان کلمات کو۔

تو اس حدیث شریف سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو کہ حضرت بلال
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دعا کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اور دعا کی سنتوں میں ان آخر
 ورد شریف پڑھنا بھی داخل سنت ہے تو رد و شریف بھی ثابت ہوا بلکہ ظاہر یہ ہے
 کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود اس دعا کو سن کر منع نہیں فرمایا اور ترک جاتے
 اور ہمیشہ نہ کہتے تو یہ حدیث ثقہ بری بنی تو مرفوع حدیث سے ثبوت ہوگا جبکہ ان حکیم



کے مطلق حکم سے بھی ثابت ہے اور یہ تو خوب ظاہر ہے کہ مطلق کا اطلاق بھی پرفہم و فہم
 ہے جیسے کہ کتب اصول فقہ سے واضح ہے تو آپ کے محلہ والے دیوبندی صاحب
 دندہ کے پتے میں تو صلوٰۃ و سلام پڑھنا شروع کر دیں ورنہ آپ تو پڑھتے ہیں کسی کلمہ شکر
 دہانے سے شک میں نہ پڑیں۔ یہ لوگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام جس طرح
 پڑھتے ہیں یہ بھی نہیں کہتے تو آپ ان کی باتوں میں نہ آئیں۔

واللہ اعلم

عنود الفقیر الراحیم محمد نور اللہ بنوری غفرلہ

۲۹ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ ۱۰۸۱۰ء م



بَابُ الْإِمَامَةِ

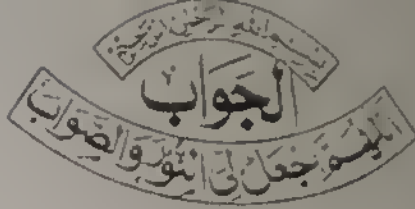
الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین و زریں سلسلہ کرام کہ یہ ایک مکتبہ
ہے، اس نے عمدہ اہم نگہ پلایا و بعد میں توبہ بھی کر لیا۔ مت کر سکتا ہے
میں؟

الاستفتی: محمد اسماعیل

قلم حاجی محمد یوسف بھٹی تحصیل دیپال پور





زید نے بڑی سخت غلطی کی کہ امام ہو کر بھنگ پی لی حالانکہ نشہ آور چیز حرام ہے
مگر چونکہ جی تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ
تَوَاتَرًا تَصُوحًا لِمَا تَوُوبُوا کے بعد امانت کرا سکتا ہے، حدیث شریف سے ثابت
ہے اَنْ تَبْتَغِيَ الذَّنْبَ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ کہ گناہ سے توبہ کرنے والا پاک
ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کا کوئی گناہ ہی نہیں اور حافظ صاحب توبہ کے ساتھ ایک ریگ
خیرات کرنے کا عمدہ بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بخشش ہو جائے۔ حدیث شریف میں ہے اَنْ
تَصَدَّقَ لِنُصْحِ غَضَبِ الرَّبِّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى وَصَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

عزیز الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۷ جمادی الآخر ۱۴۰۲ھ ۲۳۔۴۔۸۰

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو لوگ حج کرنے جاتے ہیں قرین

میں میں مسیح العقیدہ بنی امام کے پیچھے نماز ادا کرنا سخت دشوار ہوتا ہے کیونکہ جو میں جیسا کہ
میں فی زمانہ نجدیوں کی حکومت ہے بدیں و جہیز میں شریعت میں ائمہ مساجد حکومت کی دولت
مقرر کردہ امام ہیں اور وہ غالباً نجدی ہیں اور اگر کوئی شخص علیحدہ جماعت کرے تو حکومت
کی طرف سے یہ ممنوع ہے، اسے فساد کہہ کر منع کیا جاتا ہے تو ایسے حالات میں مقرر شدہ
ائمہ مساجد کی اقتدار میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور اگر ٹیپھی جلتے تو جماعت کی
فضیلت حاصل ہوگی یا نہیں؟

زید کا قول ہے کہ مجبوری کی حالت میں حکومت کے مقرر کردہ امام کے پیچھے
نماز پڑھ لینا جائز ہے اور ایسا کرنے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہو جائے گی فقہ
میں ہے وفي الدراية قال اصحابنا لا ينبغي ان يقتدى بفسق
الافى الجمعة لان في غيرها يجد اماما غير ذي رسي في نوصلي
خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجمعة لكن لا يحد
ثواب المصلي خلف تقي اور اسی میں ہے يريب ب' المستحرم
لميكفر -

زید کا قول ہے کہ اہل حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت قدس سرہ نے
جو ہندوستان کے وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے سختی سے منع فرمایا ہے تو تنزیہ و تغیر
للقوم ہے کیونکہ ان دیار میں کوئی مجبوری نہیں ہے پھر سرکار علی حضرت قدس سرہ نے حکم
شرعی کے مطابق اسی ہندو مذہب کی تکفیر کی جو ضروریات دین کے منکر ہیں جو شان نبوت و رسالت
میں توہین و گستاخی کے مرتکب ہوئے یا ایسا ارتکاب کرنے والوں کو دیدہ و دانستہ حق پر
بانتے ہیں لیکن ان کے ماسوا عوام کی تکفیر نہیں کی جاسکتی لہذا امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کا

فرماتے ہیں یہ سب میں دہائیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت میں اسی روایت کو دلیل
 بنیہ ہے ردی محمد بن ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ
 ان نصرة حنفیہ عن الاموال لا تجوز اذا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت
 کو مشفق کا فرج نہ توجہ ہے اس روایت کے یہ قول نفی نقل فرماتے و ان انکر بعض
 معتمدین مدین ضروریہ کفر بہا کقولہ ان اللہ جسم کا اجسام
 و کون صحبہ "صدیق فلا یصح الاقتداء بہ اصلاً" (در المختار)
 پھر جو قول نفی امام اہل سنت مجدد دین و ملت قدس سرہ نے اہل الاموار کے پیچھے
 نماز کی ممانعت میں نقل فرمایا اس کے متعلق فقہار کا قول ہے ردی محمد بن ابی حنیفہ
 و ابی یوسف ان النصرة خلف اهل الاهواء لا تجوز والصحيح انها
 نصح مع الكرامة خلف من لا تكفره بدعة (مراق الفلاح)

زید کا نظریہ یہ ہے کہ ہر نجدی کی تکفیر نہیں کی جاسکتی، جب تک ضروریات دین
 میں سے کسی دینی ضروری امر کا انکار نہ کرے اور نجدی حکومت کے منظور شدہ ائمہ مساجد و تقادیرات
 سے زیادہ وقف نہیں ہوتے بلکہ اگر ان کے سامنے ان کے کسی بڑے کی کوئی گستاخی کی بات
 بیان کی جائے تو وہ کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں، تو بہ تو بہ کرتے ہیں بدیں وجہ عوام نجدیوں کو مبتدع
 ہی کہا جائے گا اور بغیر دلیل کے تکفیر نہیں کی جاسکتی اور بحالت مجبوری ان کی اقتدار میں نماز
 پڑھ لینے سے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

مراقی الفروج میں ہے و اذا اصلی خلف فاسق او مبتدع یکون
 محرزاً لثواب الجماعة لكن لا ينال ثواب من یصلی خلف امام نفی

مطہادی علی المرتضیٰ میں ہے قال نبد العیسیٰ یجور الاقدالہ بلسا العیسیٰ
 ہی بر و فاجر ما لیس یکن مبتدعاً مبتدعاً یکفر ہا۔ ہاں اگر غیر نبی ہو تو
 زکی مبتدع کی اقتدار میں نادرگز برگز نہ پڑھی جائے جیسے کہ ابن دیار میں وہ بید یونہی غیر متدین
 وغیرہم میں لہذا بیان فرمایا جائے کہ زید کا قول درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو دلائل سے تردید
 کی جائے۔ بینوا لوجہ روا۔

نوٹ: یہ بھی واضح فرمائیں کہ نجدی امام کی اقتدار میں نادرگز ہونا افضل ہے یا تنہا افضل ہے؟

والسلام

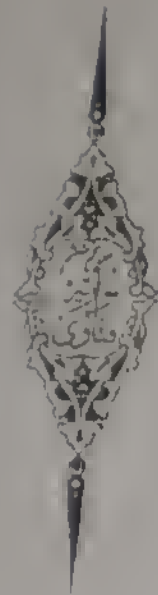
محمد کریم معلوم دارالعلوم سیوٹ شریعہ و فہم سرگودہ



زید کا یہ کہنا کہ عوام نجدیوں کو مبتدع ہی کہا جائے گا اور بغیر دلیل کے تکفیر نہیں
 کی جاسکتی الخ مجھے درست معلوم ہوتا ہے اور کسی ایسے فاسق و مبتدع امام کی اقتدار میں جس کا کفر
 ثابت نہ ہو اور جو بھی مجبوری کی حالت تو نماز درست ہے، اس کی تصدیق زید کے حوالوں کے
 علاوہ حوالہ جات ذیل سے بھی ہوتی ہے۔

فتاویٰ قاضی خان ص ۴۳ میں ہے من شرط السنہ و لجمہ

ان سیری الصلوۃ خلف کل بر و فاجر بعقادہ اور شریعہ عقائد ص ۵۰ میں ہے



و تحوز الصلوة خلف كل بر وفاجر لقوله صلى الله عليه وسلم
 صلوا خلف كل بر وفاجر ولان علماء الامة كانوا يصلون خلف
 المستند و غير الأهواء و المبتدع من غير تكبر و ما نقل عن بعض
 سلف من نمنع عن الصلوة خلف المبتدع فمحمول على الكرامة
 و لا محذور في كراهة الصلوة خلف الفاسق و المبتدع هذا اذا لم يؤد
 الفسق و المبتدع الى حد الكفر اما اذا اذى اليه فلا كلام في عدم جواز
 الصلوة خلفه -

پھر شرح العقائد ص ۱۱۶ میں اس مسئلہ کو اہل سنت کا مابہ الامتیاز قرار دیا، و فرمایا
 من المسائل التي يميز بها اهل السنة عن غيرهم اور یہ مسئلہ فتاویٰ
 قاضی خان ج ۱ ص ۹۱، خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۵۰، تنویر الابصار، و المختار شامی ج ۱ ص ۵۲۵،
 طحاوی عن الدہ ج ۱ ص ۲۳۳، فتح القدیر ج ۱ ص ۳۰۲، کفایہ ج ۱ ص ۳۰۵، البحر المحیط اور اس کی
 شرح در منقحہ اور مجمع الانہر ج ۱ ص ۱۰۸، زاد الفقیر ص ۵۵، عینی علی الکفر ص ۳۲، عینی علی البدع
 ج ۱ ص ۷۲، غرر درر ج ۱ ص ۸۵، بدائع صنائع ج ۱ ص ۱۵۷، بحر الرائق ج ۱ ص ۲۹، تہذیب
 الکمائق ج ۱ ص ۱۳۴، فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۸۴ میں ہے و النظم من الهندیہ
 ان کان شوی لا یکفر بہ صاحب تجوز الصلوة خلف مع الکراهۃ
 و لا فلا نکذا فی التبیین و الخلاصۃ و هو الصحیح فکذا فی
 لبس شع - نیز ہندیہ اور عینی علی البدایہ وغیرہ میں بکلمات متقاربہ ہے و لو صلی
 خلف مستدع و فاسق فهو محرز ثواب الجماعة لكن لا یبالی

مثلاً یہ سوال حلف نطق کذا فی الصلوة اور جو بندہ جو میں سب اکبر
 دسرا (البتة) جب وہ دوسری مرتبہ زون میں بھی پڑ جائے تو ان کا بھی وہی حکم ہے چاہے
 چنانچہ بحر الرائق ج ۱ ص ۳۴۹ میں ہے وہ سبغہ سکون محمد کرہ الحد
 بعد عنہ وجود غیر ہمد والا فلا کرہ کہ لا سحفی بقرآنہ و قدیمہ
 فرق ہے یعنی انفرادی یا اجتماعی اختیار سے کسی ایسے کی تقدیم یعنی امام بنا کر وہ ہے اور کسی ایسے
 اپنی انفرادی یا اجتماعی طاقت سے تقدیم یعنی امام بن جانے طاقت انفرادی پر اثر نداشتیں ہوتا
 اور پہلے قسم کی طرح کراہت نہیں ہوگی۔

قدوری اور اس کی شرح جوہر فیرو ج ۱ ص ۷۰ اور ہایہ فتح القدیر کاغیہ بنیادیہ
 ص ۳۳ وغیرہ میں ہے والنظم من التقدوری ویکرہ تقدیمہ لحد

الی ان قال فان تقدم هو اجابہ اس جان کا تقاضائے ظاہر متاثر کئے اعتبار
 عدم الکراہت ہے مگر غرر در ج ۱ ص ۸۶ اور غنیۃ المستمل ص ۳۵۱ میں بکلمات متقاربہ ہے
 جانا مع الکراہت اور یہ کراہت تنزیہیہ ہی ہو سکتی ہے۔

بحر الرائق ج ۱ ص ۳۴۹ اور حاشیہ درر غنیۃ ذوی الاحکام ج ۱ ص ۸۳
 میں ہے والنظم منها اقوال الکراہت تنزیہیہ کہ فی لبحر
 اور بحر میں اتنا اضافہ اور بھی فرمایا فان امکن الصلوۃ حلف غیرہم فہو
 افضل والا فلا اقتداء اولی من الانفراد اور یہ فرق بھی ہو سکتا ہے کہ تقدیر
 میں دو کراہتیں ہوں، نفس تقدیم اور صلوۃ خلفہم اور تقدیم کی صورت میں صرف صلوۃ خلفہم
 کی کراہت ہو۔

تنبیہ ۱ حدیث شریف صلوۃ خلف کن سر و فاجر بر شہ
 قابل استدلال ہے۔ فتح القدیر ج ۱ ص ۳۰۵ میں ہے بیرسوی فی حدیثہ وحس



عند المحققين وهو لصواب كبرى ص ۴۶۹ میں فرمایا وحاصله
 من مرسل وهو حجة عند عمالک وجمهور الفقهاء فيكون
 حجة وان قال ايسر في ان درجة الحسن عند المحققين
 حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادة ص ۵۳۵ میں اس حدیث
 کے متعلق فرماتے ہیں "ولما رآه اهل سنت وسنت برآه اجماع كرده و در كتيب عقائد انرا
 ذكر كرده و آنرا از معتدات سنت و جماعت داشته اند (الى ان قال) و باجماع و از حيثيت
 حدیث غنی است و از حيثيت اجماع قطعی " لہذا ہمارے مشائخ کرام نے اس سے استدلال
 فرمایا کہ اس امر اہذا

البتہ زیر کا اول سوال میں یہ کہنا کہ حرمین طہیین میں صحیح العقیدہ غنی امام کے
 پیچھے نماز کرنا الخ محل نظر ہے۔ اگر باقاعدہ محتاط ہو کر ادا کریں تو ہو سکتا ہے بجا آسانی
 سے ہر آیت بے کساجر بناہ فی الحجات المتعددة واللہ الحمد
 والمنة۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على حبيب سيدنا
 سيدنا محمد وعلى آله واصحابه وبارک وسلم۔

عزیز الفقیر ابو الخیر محمد نور اللہ انعمی غفرلہ

۸ شعبان المظفر ۱۳۹۲ھ

الاستفتاء

از کتھ کوٹ محمد رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

بخدمت اقدس اساتذہ العظام مخدوم الفقہار حضرت علامہ صاحب

السلام علیکم: بعد از ہدیہ مسنون کے معروض خدمت ہوں، خیریت ہے۔ امید ہے آپ بھی بخیریت ہوں گے۔ مندرجہ ذیل مسائل کا جواب باصواب ارسال فرما کر مکشور فرمادیں۔
۱۔ ایک امام مسجد میت کو غسل بھی دیتا ہے اور مستقل امامت بھی کرتا ہے۔ اس کا غسل دینا معاوضہ مطلوب ہوتا ہے تو اس صورت میں اس کی مستقل امامت جائز بلکہ بلا کر اہمیت ہے یا کہ ناجائز یا مکروہہ، جب عوام اس کام کو حقیر جانتے ہیں اور غسل کو بھی ادنیٰ لگا ہوں سے دیکھتے ہیں اور غسل دینا امام کے لئے ایک امامت کے لوازم میں شمار کرتے ہیں، مفصل بیان لکھیں۔

۲۔ بعض علاقوں میں مرد و عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور یہ بات ایک ضروری سمجھی جاتی ہے، غیر محرم عورت کو بھی مصافحہ کرتے ہیں تو یہ جائز ہے یا ناجائز؟
۳۔ مسجد کے باہر وضو کے لئے ٹوٹیاں، ٹینکی، نمکا وغیرہ پر زکوٰۃ کا مال لگ سکتا ہے

یا نہیں؟ فقط والسلام

بشیر احمد معرفت حاجی ولی محمد دوکاندار،

کتھ کوٹ ضلع جیکب آباد ہسٹ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 اَللّٰهُمَّ جْعَلْ لِّيْ الْتَوْبَةَ الصَّوَابَ

قرآن کریم میں ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَظُنُّوْنَ عَلٰی السَّيِّئِ يٰۤاَيُّهَا
 نَبِيُّنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لہذا اصلوۃ و سلام جس وقت اور
 جس جگہ بھی پڑھا جائے جائز ہے اور اس حکم پاک کی تعمیل ہے، اس کو بدعت کہنے یا تنقید
 کرنے والا سخت ترین فطشی پر ہے، اس پر فرض ہے کہ صدیقی دل سے توبہ کرے ورنہ امامت کے
 قابل نہیں۔ امامت کے لئے ضروری ہے کہ حضور امام الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اچھا
 عقیدہ رکھے اور ان پر صلوٰۃ و سلام جو خاص اعزاز و اکرام ہے اس کو جائز اور یا حدیث ثواب و نجات
 دارین جانے اور کسی آیت یا حدیث کے حکم خاص سے جب تک ممانعت ثابت نہ ہو مثلاً یا فانیہ
 کے وقت یا بیت الخلاء میں نہ پڑھے، ناجائز و بدعت نہ کہے۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَصَلٰی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَوَلَدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَالہٗ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکُ وَسَلَّمَ۔

عَوْدَةُ الْفَقِيرِ الْوَحِيدِ الْخَجِرِ مُحَمَّدٍ نَوْرِ الشَّامِ الْغَنِيِّ الْفَقْرُ

۲۲ رمضان المبارک ۱۴۹۶ھ

الاستفتاء

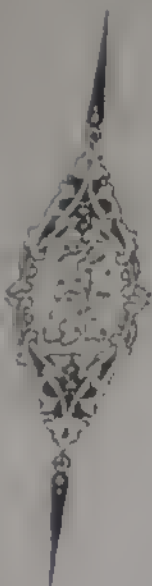
جناب محترم و محرم مولانا مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

عرض احوال یہ ہے کہ چند روز ہوئے ہمارے گاؤں میں محمد سکیل نام کا ایک مولوی بطور امیدوار امام مسجد آیا۔ جمعہ کے دن اس نے دوران تقریر اولیاء اللہ کے حیات و حکایت بھی بیان کئے، علم غیب کی باتوں کو علم غیب نہیں، بلکہ کما کما اولیاء اللہ کو علم غیب نہیں ہوتا بلکہ وہ لوگ اپنی نورانیت سے بجا پ لیا کرتے ہیں، بعد نماز جمعہ اس نے کتاب سے دیکھ کر سلام بھی پڑھا۔

ہم نے اس سے پوچھا کہ آپ نے تعلیم کہاں سے حاصل کی ہے؟ اس نے بتایا کہ مدرسہ خیر المدارس سے تعلیم حاصل کی ہے، دیگر ذرائع سے ہیں معلوم ہوا کہ وہ اس کا باپ اور اس کے رشتے دار سبکے دیوبندی ہیں۔ ہمیں اس کے صحیح بریلوی مسلک ہے میں شک ہوا لہذاراقم نے ایک سوال مولوی مذکور کو مسجد میں لکھ کر بھیجا کہ آپ علی الاعلان بتائیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی مصنف بہشتی زیور کا فر ہے یا مسلمان؟

مولوی مذکور نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا فقط یہ کہا کہ ہم کسی کلمہ گو مسلمان کو کافر نہیں کہتے اور کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہئے۔ جواب سنا کر ہم نے برسر عام اعلان کیا کہ ہم اس مولوی کو امام رکھنے میں رضامند نہیں ہیں لیکن لوگوں نے اپنی مرضی سے ہم رکھ لیا



کثرت پڑھوگوں کی ہے اور تسلیق کے لئے صاحبزادہ عبدالسلام لد عبدالصمد صاحب معرفت جنوبی جو کہ دینالہ خور و ضلع ساہیوال میں ایک گدی نشین پیر ہیں ان سے جو کہ کیا کیونکہ اس گاؤں کے چند افراد اور مولوی مذکور ان کا مرید ہے (صاحبزادہ عبدالسلام صاحب کے دیوبندی بھی بہت سے مرید ہیں) انہوں نے یعنی صاحبزادہ عبدالسلام صاحب نے کہا کہ یہ مولوی مذکور پہلے دیوبندی تھا اب ٹھیک ہے، دوسرے یہ کہ ہم کسی کلمہ گو مسلمان کو کافر نہیں کہتے۔

اب اس صورت میں دو سوال آپ کے سامنے پیش ہیں :-

۱۔ یہ کہ مولوی مذکور کے پیچھے صحیح سنی بریلوی کی نماز ہوگی یا نہیں؟ اگر مولوی صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے لیکن مولوی اشرف علی تھانوی کا معتقد ہے۔

۲۔ یہ کہ کسی پیر کی دلیل کو بطور فتوے کے شرعی مسائل میں مانا جائے یا نہیں؟

جواب جلدی فرما کر گزاری کا موقع بخشیں۔ فقط والسلام
صوفی عبد العزیز نقشبندی مجددی

معرفت

قرالدین کوہ پانہ منچٹ نزدیکی عبداللہ
کلب روڈ دہاڑی



بہن سنت و جماعت کا امام بھی سنی ہو، گول مول اہم نہیں ہو سکتا۔ پیر اگر علم فناء



اور شیخ معین العقیدہ توفیقی کے قابل ہے ورنہ نہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على سيدنا محمد

وآلہٖ وسلم۔
حقہ العقیہ ابراہیم خیر نور اللہ انیس غفرلہ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جو کہ امام مسجد ہے دوسرے اشخاص جو کہ مولوی نہیں ہیں کہ تم میرے ساتھ فداں مسئلہ پر بحث مباحثہ کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ چونکہ ہمارا ملازمت کا معاوضہ ہے لہذا ہم آپ کے حکم کلمات نہیں کر سکتے تو امام مسجد نے کہا مجھے خدا کی قسم درقرآن کی قسم اگر میں آپ کے بارے میں یا آپ کا نام لیکر کسی کو بتاؤں، بات ختم ہو گئی۔

ٹھیک دو دن کے بعد جمعہ کے روز عوام الناس کے سامنے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کر دیا اور نام لیکر کہا کہ میں افسران بالا کو اپیل کرتا ہوں کہ آپ فداں مولوی صاحبان یہاں آنے سے روک دیں کیونکہ یہاں آکر اٹیم بم گراتے ہیں اور غالباً جمعہ کے بعد یا پہلے ان کے افسروں کو ٹیلی فون پر بتا دیا جس کو ٹیلی فون کیا تھا اس نے خود بتایا ہے کہ مجھے فداں آدمی نے ٹیلی فون کیا ہے لہذا آپ شریعت کی رو سے فرمائیں ایسی جھوٹی قسمیں کھانے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ مسئلہ کی صحیح وضاحت فرما کر عند اللہ مجبور ہوں۔



المستفتیان

سیف اللہ حسن دین بقلم خود امدیاد محمد شفیع



گرمال صحیح اور تحقیق ثابت واقعی ہے کہ امام مسجد نے قسمیں اٹھا کر وعدہ کیا اور پھر لڑا دیا اس نے بوجہ کیا۔ قرآن کریم اور حدیث پاک میں ایسے وعدے کا حکم ہے لہذا ایسا شخص قلم احترام اور امامت کے لائق نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری ثنوی، غنیۃ استملی وغیرہ میں فاسق کی امامت کی تردید ہے وہ کردہ بھی تحریر ہے لہذا اس شخص کو مصلے سے دور کرنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على حبيبہ وآلہ

واصفیہ وبارک وسلم۔

حقہ الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۲۷ شوال الکریم ۱۴۰۰ھ ۸۰۹۰۸۰

الاستفتاء

فہرست قدس تہذیب و کتبستیزی و ہندی غوثی و غیاثی شفعی اعظم پاکستان محدث عربیہ



شیخ محمد حیدر و التفسیر بلال الحاج اباجان صاحب دامت برکاتہم العالیہ
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

۱۔ شرع متین علماء دین اس مسئلہ میں کیا فرماتی ہے کہ ایک مولانا صاحب نے عدت میں نکاح پڑھا دیا ہے حالانکہ اس بات کا مولانا صاحب کو پورا پورا علم تھا کہ اسی تک عدت نہیں ہوئی۔ کیا نفس نکاح ہو گیا یا نہیں؟ نیز نکاح خوان پر شرعی حکم کیا سزا جز ہے یا کہ نہیں؟

۲۔ اور مولانا صاحب نے دورانِ جماعت قرآن پاک کی ترتیب فقہ پڑھی اور مقتدیوں نے بعد از جماعت مولانا صاحب سے پوچھا کہ آپ نے سورتوں کی ترتیب تو ردی ہے تو مولانا صاحب نے جواب دیا کہ موجودہ قرآن پاک کی ترتیب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دی ہے، غلط ہے۔ کیا بقول مولانا صاحب کے غلط ہے یا کہ نہیں؟ شرع سزا جزا حکم ہے؟

براہ کرم ان دونوں مسائل کا جلدی اور مدلل بحوالہ جواب سے نوازیں تاکہ ان مسائل کی وجہ سے شہادت دور ہو جائیں۔ فقط والسلام

آپ حضور کا ادنیٰ خادم : محمد عبد الغفور نوری
 امام مسجد چک ربار میر شاہ شریف ضلع پشاور تحصیل کپتن شریف



۱۔ عدت کے اندر نکاح نہیں ہو سکتا۔ تمام کتب فقہی کا متفقہ مسئلہ ہے اور

جس نے یہ دوسرے نکاح پڑھایا اس نے بڑا فحش کیا، حرام کا مرتکب ہوا اگر حلال بنا تو یہ
 سے بھی خارج ہو گیا اس کا اپنا نکاح بھی ٹوٹ گیا، نئے سرے سے اسلام لے کر آیا
 اپنا نکاح بھی کرے، بقی سزا و جزا کا مسئلہ تو وہ حکومت کا کام ہے، اس کی سزا سزائے
 موت ہے اور جزا رکچہ بھی نہیں جزا تو نیک کام پر ہوتی ہے، بڑے کام پر سزا ہوتی ہے
 و نہ معنی صلہ و وصی نہ علیہ وسلم

۲. قرآن پاک کی ترتیب کسی کی خود ساختہ نہیں بلکہ عند اللہ ہی یہی ہے اور لوح محفوظ پر بھی
 یہی ہے، وہ خود ساختہ یہ جابل یا مذہب ہے، اس کا کتنا غلط ہے اس کا کوئی مضبوط
 حوالہ قرآن کریم میں نہ ملے گا رشاد ہے: سَخَّرْنَا لَكُمُ الْوَحْيَ وَالْكِتَابَ
 الْحَيْضُورَ پ سورہ کوثر آیت ۵۔ نیز رشاد فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لَسَاطِئُ
 سَرِيحَتِهِ وَلَا تَمْنَحْنِيهِ سَرِيحَتِهِ مَن حَكَمَ حَسْبَهُ بَارِئٌ مِّنْ دُونِهِ
 سورہ نیت ۲

نیت سے روزِ رشاد کی تصریح ثابت ہو رہی ہے کہ قرآن کریم فیروزِ تہذیب
 لغزِ ظہیر ہے، نہ غائبہ و نہ صحت سے بیان کر رہی ہیں قرآن کریم کی ترتیب صحابہ کرام نے
 صحیح و زیور سنیہ و صلوات علیہ وسلم کی ہدایت سے فرمائی ہے جو ہدایت رب العالمین
 سے ہے۔ دنیا بھر میں قرآن کریم کے کھنڈن نسخے ہر ملک میں یہی ترتیب سے میں جابل
 یعنی غلطی نہیں لکھ کر آیا بلکہ حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ پر تہمت لگاتا ہے حالانکہ ان کی
 ترتیب اتفاق ص پر مبنی ہے دیکھو تفسیر تان ۲ ص ۱۵۰ اس کے آگے نیز اتفاق آیات
 قرآن کریم کی ترتیب یہی ہے۔ من پر ساری مت کا اتفاق ہے تفسیر تان ج ۱ ص ۶۰
 در یونانی فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۰۴ ج ۵ ص ۳۲ اور قطانی ج ۲ ص ۱۰
 روئے شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۵۰ وغیرہ تہذیب کشیدہ میں ہے اور سی کے ترتیب و روایات ثابت

ہرے ہے، اس اہل لوگ کوئی بے سہی بات بانک دیتے ہیں اور لوگ شہرہ میں پڑ جاتے ہیں،
قرآن کریم کا شان لا رہی ہے۔ لہذا اثبات سے پہنچا ضروری ہے، چہ نہیں تو اب وہ تعذبات کیا
ماہیکہ دلائل سمجھنے کی لیاقت ہی نہیں۔

بہر حال یہ نہایت مدلل مختصر فتوے لکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شہادت سے پہلے
درجے ویزوں سے پناہ دے۔ قرآن کریم پر اعتبار نہ ہو تو ایمان ہی نہیں، ایسے کے پیچھے ناز
ماز ہی نہیں، تو بہ کریں اور اس کے پیچھے ناز سے کہیں یہ نام کتب فقہ میں حدیث
لکھی ہے، دلائل کا مطالبہ کرتے ہیں اور ظلم نہیں پڑھتے تو کیا سمجھیں گے؟
واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الاعظم و سلم
و صاحب و بالک وسلم۔

مفت ابو محمد نور الدین غفرلہ

۴۴ شوال الحرام ۱۴۰۸ھ

الاستفتاء

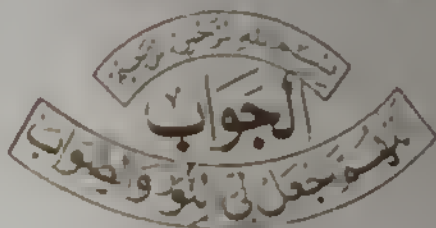
کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں
نازمین لاؤڈ سپیکر کا استعمال جب کہ وہ م کے سامنے کھڑ ہو گیا ہے اور کچر کے
سامنے کھڑ ہو کر کیا ہے جو آدمی یہ کہے کہ عدم جواز کے علماء کے فتوے کو جو نہیں سنا
اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے اس کے پیچھے امامت نہیں جوتی، مذکورہ شخص کے

ہے میں شرح شریف کیا حکم صادر فرماتی ہے تفصیل سے ذرا جواب ارقم مسٹر

سینو و سو حرد

سائل، ابوالعجاز قری مستیاز حسین نقشبندی
مدرسہ العلوم جامعہ دارالعلوم دیوبند

سرگودھا دیوبند



نہایت شرم کرنے سے قبل، م کے پاس پیکر بول رہا اور چا لو کیا جائے کہ
اہم کی دوزد تک پہنچا دے تو شرفا ج نہ ہے کیونکہ اباحت صلیہ کا یہی تعاضا ہے کہ
جس کی حرمت نہ ہو زقرآن کریم اور حدیث پاک سے ثابت نہ ہو وہ مباح ہے نہ
کن و مثل نیسینہ سے تعاضا بھول سے پاک ہے۔

دین کامل ہو چکا اب یہ دین میں پیونہ کاری کرنے والے کون ہیں، ان میں
پیش پیش مولانا ابو دود محمد صادق صاحب رضا سے عطف والے ہیں مگر آج تک انہوں نے
بھی کوئی یت یا حدیث حرمت و عدم ہوا کے لئے نہیں لکھی، اس کی تفصیل فتاویٰ نور
رسالہ مگر لکھوت میں بت من ساء، خلد حضرت۔

عدم ہوا کے قائلین آج تک کوئی دلیل پیش نہیں کر سکے و تقریباً مسلمین



مالہ علی طوڑ پر استعمال کرے تب میں صرف ہندوستان اور پاکستان کے جن حضرات ہی
بالا اہل عرب جواز پر زور دیتے ہیں۔

زہدہ حکم جہتی کہ دائرہ اسلام سے خلافت ہیں دوسرا امر یہاں ہے نہ جہز
کے قانون بھی ہوں بہ گزہ گز نہیں کہتے۔ کیا کہنے وہ فوراً تو بہرست نہ نہ انارٹ صحیح
سرکاری سے ڈرے حقدار پر غور کرے۔

وہ نہ تعالیٰ علم وصل نہ تعالیٰ علی حبیبہ راعصہ
وہ صاحبہ و سارنٹ وصل۔

فتوہ فقیہ برائے محمد نور محمد منشی غفرلہ

۲ جہاد سے ایضاً ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰

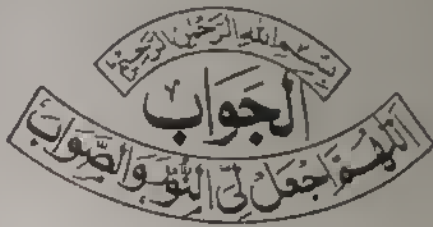
الاستفتاء

کی فرمت میں ملتے دین بس مسئلہ میں کہ فرض نماز اور وتر تریح عیدین
بعد مبارک لاؤڈ سپیکر میں جائز ہے یا نہیں بشبہ و وتر تریح در جمعہ مبارک کے
وقت پر شروعات پر لاؤڈ سپیکر استعمال کیا جاتا ہے، آیا یہ جائز ہے یا نہیں تفصیل طور پر

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما، فی الامت کو سمجھنے والے تھیں کہ یہ جس میں سند سے
مستندہ کا نام ہے نا، حضرت موصوف ہم بہت محترم علیہ رحمہ کے میموریاں ۲۰۰۰

میں نے شرع جواب سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ فقط

محتاج الدعاء، الفقیر محمد بشیر چشتی غفرلہ ۱۹۸۲ء - ۸۰۶



ناز فرض وغیرہ یوں ادا کرنی کہ امام کے پاس پہلے سے چالو سپر رکھا جائے کہ امام کی قرأت اور تکبیرات انتہائی مقتدی بہ آسانی سن سکیں جائز ہے جس کا جواز آفتاب نصف النہار اور ماہ نیم ماہ سے زیادہ نمایاں اور بفضلہ تعالیٰ ثابت کیا گیا ہے۔ فقیر نے مختلفہ سوالات کے جوابات دئے ہیں۔ رسالہ مکبر الصوت کئی مرتبہ چھپ چکا ہے اور اب وہ الگ تو نایاب ہے البتہ فتاویٰ نوریہ میں آپ دیکھ سکتے ہیں جو باسانی مل سکتا ہے۔ جلد اول میں رسالہ بالاستیعاب آگیا ہے وہی منگو الیں، اب ضخیم کتاب لکھنی اور مکمل ہوں یہ چیز ذہن نشین رہے کہ یوں استعمال نہ ہو کہ قریب مساجد کے نماز تکلیف اٹھائیں یا متصلہ مکانات کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو ورنہ قاعدہ فقہیہ الضرر میزال کے لحاظ سے قابل احترام ہوگا۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیب الانور
والہ الاطہر۔

عزیز الفقیر البواخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

الرشوال المکرم ۱۴۰۳ھ ۱۰۸۰۸۲



الاستفتاء

قبلہ و کعبہ آداب نیاز۔

جناب قبلہ اساتذہ العلماء حضرت شیخ الحدیث فقیہ عظیم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ صاحب
منعسی قادری

جناب عالی! السلام علیکم کے بعد مزاج اقدس۔

گزارش ہے کہ بندہ شعبۂ تبلیغ کا ممبر ہوں ۵۷۵۔ گزارش ہے کہ ایک مسئلہ
درپیش ہے۔ مقتدی مغرب کی نماز میں جماعت کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بقایا
اکیلا دو رکعت کس طرح پڑھے؟ ایک پڑھ کر التیات پر بیٹھے یا کہ دونوں پڑھ کر بیٹھ جائے
برائے کرم مسئلہ لکھ کر بھیج دیں۔

خادم: حاجی محمد شریف ولد رحیم بخش غوثیہ فریدیہ مکیں گل و رکشاپ
فتاویٰ نوریہ کی قیمت آپ کے ہاں کیا ہے اور مل سکتی ہے اور قسم
پڑھ سکتے ہیں۔ برائے کرم نگاہ کرم کیا کرو (آمین)



مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ تیسری رکعت ملی تو بعد از سلام امام رکعت لوں

پہلے کہ ایک رکعت بعد از نماز پڑھ کر التبیات اور پھر دوسری رکعت کے آخر میں تہنید پڑھ کر
 سلام کہے مگر ان دونوں رکعتوں میں قرأت سورہ اور فاتحہ پڑھے۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۱
 طبع جدید حقیقی نو دولت سرکعت میں لمغرب فصی رکعتین و فصل
 سفعدہ فتکون ثلاث قعدت و قرأتی کل سرکعت فانحة وسعدہ
 در پختی دوسری کتب فقہ حنفی میں ہے۔

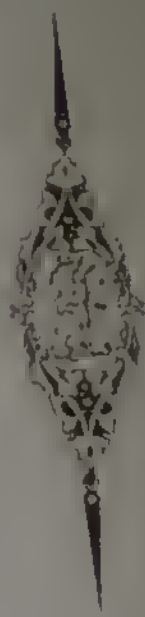
وہد علی علم وصلی اللہ علی حبیبہ والہ
 وصحالہ وبارک وسلم

مترجم الفقیر ابوالخیر محمد نور الشانی غفرلہ

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ ۶۰۸۰۸۰

فتاویٰ نوریہ مکمل مل سکتا ہے، قیمت جلد اول پچیس روپے اور جلد ثانی
 بائیس روپے اگر یہ جواب پڑھ لیں تو پھر وہ پڑھ لیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

اس وقت مناسبت کی ہی فہم تھی، پر درج ہے اس کلمہ وغیرہ کی گرائی کی وجہ سے صدقہ پیشوں کی فہم
 تیز ہو چکی ہے،



بَابُ مَا يَبْطُلُ بِهِ الصَّلَاةُ وَيُلْغَى

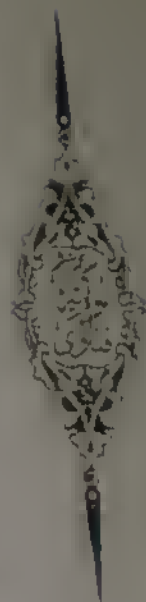
الاستفتاء

مدفون سده الحفنة في ان نسمون نوسى مسوديه
وهم هم زلف ديفان له مدرك همه صبورك دارك مسود
وكر واسم لصموده تصدونه حشره دره
سورما حورس من رب الف صبور و همك سده ربحر
دشمر شر نصر محلوهر



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي الْيُسْرَى وَالضَّيْقَاتِ

يسبقون تجور صلوات لان الفقهاء صرحوا قاطبة بان
 الامام قد سمع يستحب له ان يقول اتموا صلواتكم فانا قوم سفر
 حدود ذلك من الحديث حيث قال في الهداية لانه عليه السلام
 قال حين صلى بانه مكة وهو مسافر قال في الفتح رواه
 ابوداود وترمذي عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال
 غزوت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وشهدت معه
 الفتح فاقم بمكة ثمان عشرة ليلة لا يصلى الا ركعتين
 يقول يا اهل مكة صلوا اربعانا قوم سفر صححه الترمذي وعلوه
 يصح بان الاحتمال ان يكون خلفه من لا يعرف حاله ولا يتيسر له
 اجتماع بالامام مل ذهابه فيحكم حينئذ بفساد صلوة نفسه بناء
 على ان اقامة الامام ثم افساده بسلامة على ركعتين كما في الفتح
 والبحر والمقيم المقتدى بالمسبوق لانه في الهداية ثم البحر
 فتقدم في الباقي بالمسبوق وفي الهندية وصاروا مسافرين
 كالمسبوق لا نهم لا يقرءون في الاصح كذا في التبيين فهذا كالنص
 في المسئلة لان الامام كالمدرّك والمقيم كالمسبوق وسلامه لا يجر



عن نصوة كما انصوا على قاطبة في حال سجود صلوة
مسئلة الفساد باخذ الفتح عن غير مقتدب - فمحتص من القرعة
في ما ارى لوجهه.

اما اول فلا فيهم ذكر وافي تفاصيل مباشر لفتح
القرعة فقط فهذا يدل على الاختصاص لانهم ينصون على من لم يقرأ
في الهندية مثلاً ولو فتح على غير امامه نفسه لا بد على به التذرة
دون التعليم وايضا في ما قيل ينوي لفتح على امامه تذرة
والصحيح ان ينوي الفتح على امامه دون لقراءة - هذا في رتب غيبه
قبل ان يقرأ قدر ما تجوز به الصلوة او بعد ما فرغ ولم يتحول
الى آية اخرى واما اذا اقرأ او تحول ففتح عليه يفسد صلوة لفتح
والصحيح انها لا تفسد صلوة الفتح بكن حال ولا صلوة امام
لو اخذ منه على الصحيح هكذا في الكافي ويكره للمقتدي ان يفتح على
امامه من ساعته لجواز ان يتذكر من ساعته فيصير قارئ حلف
الامام من غير حاجة كذا في محيط السرخسي ولا ينبغي لادم
ان يلجئهم الى الفتح لان يلجئهم الى لقراءة خفيفة وبه مكروه
بل يركع ان تقرأ قدر ما تجوز به الصلوة ولا يستحق في آية
اخرى كذا في الكافي وتفسير الالقاء في تردد آية ويقف ساكت

له باخذ الكلام قرأنا كان او غيره عن غير مقتدب - كذا حقه من تحقيق بفصله وكن
على في مكبر الصوت ونظر تجد عجب - بل هو تعمي غفرله - وشوان امكره سئسه

كنه وهداية رتخ على الامم ففتح عليه من ليس في صلوة وتشر
 من يد في لندوة من شد ما الفتح لم تفسد والافتسار لان ندر
 مضاف في الفتح رفتح لسراهن كالبالغ ولو سمعه المؤمن
 من ليس في صلوة ففتح على امامه يجب ان تبطل صلوة الكل
 وزن لسقين من خارج كذا في السحر الراشق ناقلا عن الفقيه انتهى
 وايضا صرح الفقيه بانه كلام فني الهداية لانه تعليم وتعلم
 فكان من كلام الناس ثم شرط التكرار في الاصل لانه ليس من
 عمل لصلوة فيعني القليل منه ولم يشترط في الجامع الصغير
 لان الكلام نفسه قاطع وان قل وهكذا في الفتح والغنية والبحر
 وستفيد من هذا ان غير الكلام لا يدخل في الفتح خصوصا اذا ذكروا
 لتيسير لعمروض شئ اخر للامام.



واما ثانيا فلما سمعت من نص الصريح اتوا اصلوكم
 فان قوم سمنرو بصا اذا كان يصلى الى غير القبلة خطأ فاخبره رجل
 ان القصة الى هذه الجهة فتوجه اليه تجوز ففى الغنية والبحر
 رد المحتار والبهائية والنظم للامام البرهان وان علم ذلك في الصلوة
 سندر الى القبلة وبني عليه لان اهل قباء لما سمعوا يتحول القبلة
 سندر واكهيثهم في الصلوة واستحسن النبي عليه السلام
 وفي الغنية والدر والنظم للعلاء ولواعنى فسواه رجل بني
 وقرره شامى عليه الرحمة افهذه المصروض تنص على ان
 سندر على رطلان وايضا لافارق سين هذه العرشات والمسته

المسئلة واثله الموفق في الدر والبحر وحاشبه لشمس
 الهندية والنظم منها مصل اقعد عند نفسه انسان فيبحر ذاهبا
 من روم او سجود يجرب اذ الميمكة الابهة كد في انفس
 لكن في البحر والدرينبغي ان يجربه وقره لشمس في الخندق
 لوكن المقتدى عن يمين الامام فجاو ثلث وجذب لموته ونفس
 بكم كبر الثالث او قبله لا تفسد صلواته وهكدي في البحر ورجل البحر
 وفيهما الوجه جذب قبل التكبير لا يضره وفي البحر والاصح من نفسه
 صلواته وفي البحر الثالث وفي فتح القدير وروي بود ورواياه
 احمد عن ابن عمر رضي الله عنهما انه صلى الله عليه وسلم قال يمو
 الصفوف وحاذوا بين المناكب وسدوا الخس ونسوا باليدى
 اخوانكم لا تذروا فرجات للشيطان من وصل صفا وصده منه
 ومن قطع صفا قطع الله وروي البزار بسند حسن متصل
 الله عليه وسلم من سد فرجة في نصف عقر له وفي سود وذهب
 صلى الله عليه وسلم خيركم اليكم مناكب في الصلوة وذهب بعد جهر
 من يستمسك عند دخول داخل بجيبه في نصف ويقرب شحمه
 رياء بسبب انه يتحرك لا يجده من ذلك اعانة له على ذلك
 الفضيلة وإقامة لسد الفرجات المذكور في نصف والاحتياط
 في هذه كثيرة شهيرة هـ وكذا في الفرح وهكدي في الدر سحرهم

لصومهم غير عور بلهم ليس على الاطلاق ويضد الاقرار بغيره
بصومهم واستثنا عنه -

ورصد قد تدنو الفساد بانخذ فتوح غير لمقتدى به
فيه كنه في نهديته واعنيته ورد المحتار وفتاوى الزمام قاضيه
رضد في تعليمه يستعمل السسول عنه فاقول ان التعلم مطلقا ليس
مفسد بل نعم الكلام والقول به مفسد كما استدل عليه الصور
المذكورة وما في فتاوى الزمام قاضيه خان من انه لو طلب من المصل
شئ شيئا فاعلم المصل برأسه بنعمه او اراه انسانا درهما وقال
حيث شئت وما شئت به بنعمه لا تنفسد صلواته وفي البحر ولو طلب
من المصل شيئا فاعلم برأسه او قيل له اجيد هذا فاعلم برأسه
ولا تنفسد صلواته من الفتاوى الظهيرية والخلصة
وتبين ما في النهديته طلب من المصل شيئا فاشا ربيده او برأسه
نعمه ولا تنفسد صلواته فكذا في التبیین وفي العنية وشرحه
لعينه طلب منه شيئا فاعلم برأسه او عينيه او حاجبيه اي
قال نعمه ولا تنفسد صلواته لا تنفسد بدالك وكذا الواراه انسانا
درهما وقال اجيد هو فاعلم برأسه او لا لعدم عمل الكثير في
جمعه ذلك وفي ندخلة ولا بأس بان يتكلم الرجل مع المصل
قال الله تعالى فادبه السميع كنه وهو قائم يصلي في المحراب الآية
وفي حكاية لفرس للمحدث ولا بأس للمصل ان يجيب برأسه ذكره
لترشدي وفي الشعر والهدية ولدر المختار ورد المختار والقطعة



من لحرارة الشمس في لندوى لظهوره وحرارة وحرارة
 من على المصطفى عاتق في رد السلام برأسه ورسده ورسده
 ورسده صلواته وكذا في المسية فجمع لصوره بدل عتق
 ليعلم فقط اى التفهم مع لجوب ليعبر ليعبر عن منسده ليعبر
 من التعلم في التعليل التلقن والقول به كذا في مثل ليعبر
 المصحف احد وجهي الفساد هذا حيث قال في ليعبر ليعبر
 من المصحف فصار كما اذا تلقن من عبره ورسده في رد ليعبر
 الهندية والغنية والهداية والفتح وهذا "لوحه هو نصحيح
 في الهندية والغنية والبحر والشامى ونصه وصححه ليعبر في
 الكافي تبعا لتصحيح السرخسي انما اردت والقول بسلام موصوع
 المسئلة القراءة من المصحف والقراءة هو لقول ولانهم صرحوا
 بانه لو نظر الى مكتوب مستفهم لا لنفسه صلواته ففى البحر و
 الهداية والعناية والكفاية والفتح والهدية ولدر السحر و
 رد المحتار والنظم منه قوله ولو مستفهم شربه في لقول من
 انه لو مستفهم اتفسد عند محمد قال في البحر و نصحيح
 عدم اتفاق لعدم الفعل مما انما به ايدى لقول ليعبر فقط ليعبر
 صرح به في الفتح حيث قال وقولهم لانه تلقن غلط د منسده ليعبر
 وهو منتف وان الله الموفق وهو اعلم والحمد لله ولا اخر طاهر وطاهر
 تل المحبوب الاعلى .

قوله الفقيه ابو الخير محمد بن ابي القاسم غفر له

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں حضرات احناف اس مسئلہ میں کہ مستبوق اگر بھول کر امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے پھر کسی حد تک (اول رکعت سے تشہد تک) امام کے ساتھ پوری نماز میں شریک رہے اور کئے یہ وہ بقیہ نماز ادا کر لے تو کیا اس کی نماز ہوگئی یا نہیں؟
وضاحت کے ساتھ جواب سے سرفراز فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ بخیریت اور ہر ضرر سے محفوظ رکھے۔



اس کی نماز ہو جانی چاہئے کیونکہ تمام فقہاء کرام نے اس امر کی صراحت فرمائی ہے کہ مسافر واجب سلام پھیرے تو اسے یہ کہنا مستحب ہے کہ لوگو! اپنی نماز پوری کر لو کیونکہ ہم مسافر ہیں۔

ہے یا ایسا شخص جس کی رویت جماعت سے راستی ہو جسے وہ ہم کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرے گا



فقہ نے یہ مسئلہ حدیث پاک سے اخذ کیا ہے چنانچہ صاحب ہدایت کی گفت کرتے ہوئے فرمایا: اس لئے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحالت سفر مکہ وہ کبھی پرجا کر بھی ارشاد فرمایا تھا۔

شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں اس حدیث کو بروود و تردید ہی کثرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی معیت مبارکہ میں غزوہ کیا اور فتح مکہ کے موقع پر آپ کے ساتھ حضرت قرظ بن سبیدہؓ بطحارہ راتیں مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے۔ اس دوران آپ صرف دو رکعت نماز کرتے۔

فرماتے کہ اے مکہ والو تم چار رکعت نماز پڑھو جمہ تو مسافر گو ہیں اسے ترمذی نے صحیحاً نیز فقہاء کرام نے اس مسئلہ کی یہ بھی علت بیان کی ہے کہ ہر مسافر کا بعد از سیر استنوا اصلوت کحد کہنا اس احتمال کی وجہ سے ہے کہ ممکن ہے کہ وہ کچھ کوئی بیابان بھی ہو جسے نہ تو اس امام کا حال معلوم ہو اور نہ ہی امام کے دہاں سے چبے جانے سے پہلے وہ اس کی ملاقات ہو سکے پس اندری صورت وہ اس گمان کی بنا پر اپنی نماز کے ٹوٹے کا کھنگاہ کہ شاید امام مقیم تھا اور اس نے کسی عذر کے باعث دو رکعتوں پر رہ کر پھر پڑی نماز کو اسد کر لیا ہے۔ (فتح القدیر، بحر الرائق)

اور مقیم مقتدی اپنے مسافر امام کے سلم پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ نماز میں

سبق کی طرح ہے۔ (ہدایہ: بحر)

ہندیہ میں ہے "مقیم مقتدی سبق کی صرح منفرد ہو گئے مگر صحیح قول میں یک فرق ہے کہ ہر لوگ قرآن نہیں پڑھیں گے بلکہ اندازے سے قرأت کا مقدار خاموش کھڑے رہیں گے، اسی صرح تبیین میں ہے تو یہ بات مسئلہ مسئلہ میں انصاف کی طرح ہوئی

کیونکہ اس صورت میں مسافر امام (مسئلہ مذکورہ کے) مدبر کی طرح ہے (یعنی دونوں
 مابینے فارغ ہو چکے ہیں) درمقیم مقتدی مسبوق کی طرح ہیں (یعنی جیسا کہ اس صورت
 میں ہم کے سامنے صحت کے کہنے سے مقتدیوں کی نماز نہیں ٹوٹتی ایسے ہی
 مدبر کے کہنے سے بھی مسبوق کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

در امام کا سلام مسبوق کو نماز سے باہر نہیں لاتا جیسا کہ سب فقہاء
 کو مرنے سے سر پر نص فرمائی ہے لہذا واجب ہے کہ اس کی نماز جائز ہو۔
 باقی رہا اپنے مقتدی کے علاوہ کسی اور سے لہتمہ لینے کی صورت
 میں نماز کے فاسد ہو جانے کا مسئلہ تو میری رائے میں کئی وجوہ کی بنیاد پر
 یہ فتنہ و قرات کے لہتمہ کے ساتھ مختص ہے۔

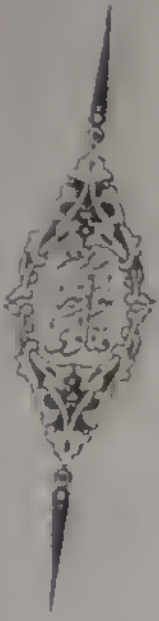
اولاً تو اس لئے کہ فقہاء کرام نے اہل حق کے مسائل کی تفصیل میں صرف قرات کا
 ذکر کیا ہے تو یہ چیز اختصا میں مذکور پر دلالت کرتی ہے کیونکہ وہ تمام ضروری جزئیات پر
 نص کرتے ہیں اہل حق کے مسائل میں صرف قرات کے ذکر کی چند مثالیں مثلاً ہندیر
 میں ہے اور اگر اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لہتمہ دے تو اس کی اپنی نماز فاسد ہو جائے گی
 مگر جب لہتمہ کے الفاظ سے قرات کی نیت کی تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر بہ نیت تعلیم
 قرا دیا تو لہتمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

نیز اس میں ہے پھر کہا گیا ہے کہ لہتمہ دینے والا اپنے امام کو لہتمہ دیتے وقت

ہے ہے مقتدی سے مدد کسی اور سے کلام اخذ کرنے کے ساتھ مختص ہے خواہ وہ کلام قرآن ہو یا غیر قرآن
 جیسا کہ میں "تکبر صحت" میں شرح کے فضل و کرم سے اس کی تحقیق کا حق ادا کر چکا ہوں جس کا مطالعہ

تلاوت کی نیت کرے لیکن صحیح یہ ہے کہ تلاوت کی نیت اپنے اہم کو لقمہ دینے کی نیت سے
 بعض فقہار نے یہ بھی کہا ہے کہ لقمہ دینے سے اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوتی جبکہ
 نماز کے لئے بقدر ضرورت قرأت نہ کر چکا ہو یا اتنی مقدار پڑھ چکا ہو لیکن وہ کسی اور آیت
 کی طرف منتقل نہ ہوا ہو بل اگر بقدر ضرورت قرأت کر چکا ہو یا کسی دوسری آیت کی طرف
 منتقل بھی ہو چکا ہو تو ایسی صورت میں اسے لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن
 صحیح یہ ہے کہ لقمہ دینے والے کی نماز کسی حال میں بھی فاسد نہیں ہوتی اور نہ ہی لقمہ دینے سے
 اہم کی نماز فاسد ہوتی ہے (کافی میں اسی طرح ہے) اور مقتدی کے لئے فوری طور پر لقمہ
 دینا مکروہ ہے لیکن ہے اہم کو اسی لمحے یاد آجائے اور وہ خود بخود تصحیح کر لے سو ایسی صورت میں
 مقتدی کا لقمہ دینا اہم کے پیچھے بلا ضرورت پڑھنے کے مترادف ہوگا (اسی طرح محیطِ مخری میں ہے)

اور اہم کے لئے بھی یہ بات نامناسب ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے کیونکہ اس طرح گویا وہ
 انہیں قرأت کرنے پر مجبور کرے گا حالانکہ قرأت خلف الایم مکروہ ہے بلکہ ایسی صورت میں اہم کو
 چاہئے کہ وہ رکوع میں چلا جائے اگر اتنی مقدار پڑھ چکا ہے جس سے نماز ہو جاتی ہے ورنہ کسی
 دوسری آیت کی طرف منتقل ہو جائے۔ کافی میں یونہی ہے اور مجبور کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اہم
 ایک آیت کو بار بار پڑھے یا چپ کر کے کھڑا ہو جائے (اسی طرح نہایت میں ہے) اہم پر شائبہ پڑا
 اور کسی ایسے شخص نے لقمہ دے دیا جو اس کا مقتدی نہیں ہے اور اسے یاد آگیا تو اگر لقمہ
 مکمل ہونے سے قبل اس نے تلاوت شروع کر دی تو نماز فاسد نہ ہوئی ورنہ ٹوٹ جائے گی
 کیونکہ اس صورت متاخرہ میں اسے یاد آنا لقمہ کی طرف منسوب ہوگا اور مراہق کا لقمہ بالغ لقمہ
 کی مانند ہے اور اگر مقتدی نے کسی ایسے شخص سے سن کر اپنے اہم کو لقمہ دیا جو کہ اس کے تقہ
 نماز میں شریک نہیں تھا تو لازم ہے کہ سب کی نماز باطل ہو جائے کیونکہ یہ نماز میں شریک
 نہ ہونے والے کی تقیر ہے۔ اسی طرح البحر الرائق میں القنیہ سے نقل کرتے ہوئے



کھائیے ہے۔

نیز فقہ اکرم نے صرحت فرمائی ہے کہ غمٹہ کلام ہے۔

برایہ میں ہے اس سے کہ یہ تعظیم و تکریم ہے لہذا لوگوں کی کلام کی
جس سے ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بسوط میں تکرار کی شرط لگائی ہے (یعنی بتلانے میں تکرار سے
کام لے۔ اگر ایک آدمہ بربت یا تو فساد نہ ہوگی) اس لئے کہ یہ عمل افعال نماز میں سے
نہیں ہے لہذا اس کا قلیل ماحصہ قابل معافی ہوگا اور جامع صغیر میں تکرار کی بھی شرط
نہیں لگائی کیونکہ کلام بذات خود قاطع نماز ہے اگر قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح
فتح غنیہ در بحر میں بھی ہے۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ غیر کلام لقمہ میں داخل نہیں ہے خصوصاً جب
ام کو کسی شے کے عارض ہونے کی وجہ سے لوگ متنبہ کرنے کے لئے سبحان اللہ کہیں۔
ثابت : ائمہ کے علاوہ کسی دوسرے سے لقمہ لینے کی صورت میں فساد نماز صرف قرأت
کے غمٹے بخش ہونے پر دوسری دلیل) نص صریح انمواصلہ کم فانا قوم سفر
کی وجہ سے جس کا پیچہ بیان ہو چکا (یعنی امام سلام پھیر کر یقین کرے تو عقیم مقدمہ یوں کی نماز میں
کوئی خلل واقع نہیں ہوگا کیونکہ امام کی اس ہدایت کا لقمہ قرأت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
تیسری دلیل) نیز جب کوئی شخص بھول کر غیر قبلہ کی طرف رخ کرے نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی آدمی
سے خبر دے کہ قبلہ تو اس طرف ہے اور وہ دھرو رخ کرے تو اس کی نماز جائز ہے پس غنیہ،
بحر رد المحتار اور بدایہ سبچہ چنانچہ امام بہان الدین رقمطراز ہیں اگر دوران نماز جہت قبلہ کا
علم ہو جائے تو قبلہ کی طرف رخ کرے اور نماز کا جو حصہ ادا کر چکا ہے اسی پہ بنا کر دہرائے
غنیہ نماز دوسری طرف منہ کر کے پوری کرے اس لئے کہ اہل قبار نے جب نماز کی حالت
میں تبدیلی قبلہ کا حکم سن تو اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم



نے اس بات کو بہت پسند فرمایا اور غصہ اور دُور تئیں ہے جبکہ عبارت مذکور میں ایک بات
 کہ اگر کوئی نابینا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی آدمی اس کا رخ درست کر دے تو وہ دوسری پہچان کے
 در ثنائی علیہ الرحمہ نے اس مسئلہ کو ثابت رکھا۔

پس یہ ساری نصوص باطل ہیں کہ لغتہ فی الواقع غصہ نہیں ہے جبکہ کرم کے

ساتھ مختص اور مقید ہے)

نیز ان جزئیات اور مسئلہ مسئلہ کے درمیان کوئی فارق نہیں ہے ورنہ

تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

ہندیہ میں ہے کوئی نماز پڑھنے والا اپنے پاس کسی ایسے آدمی کو بٹھے جہاں

بہل چوک کے وقت کوع اور سجدہ پڑھتا جائے تو یہ نماز اسے کافی ہے جب کہ اس کے بغیر سے نماز پڑھنا

ممکن نہ ہو۔ اسی طرح قنویہ میں ہے (نیز نجس اور درمیں بھی بالفاظ متعارف یہی مفہوم ہے)

اور خلاصہ میں ہے اگر مقتدی بم کے دائیں طرف ہو پس تیسرا آدمی بٹھے درود تکبیر فتاح

کر لیجے پہلے یا اس کے بعد اس مقتدی کو پیچھے اپنی طرف کھینچے تو اس کی نماز فاسد

نہیں ہوگی اور اسی طرح فتح و رد المحتار میں ہے کہ اگر تکبیر تحریر سے پہلے سے کھینچے

تو امام کے ساتھ کھڑے ہوئے شخص کی نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوگا ورنہ جہاں ہے

کہ صحیح ہے کہ اسکی نماز فاسد نہیں ہوگی یعنی نمازی کو کھینچنے والا شخص اگرچہ بھی نماز میں

نہیں ہوا مگر اس کی مداہت پر عمل کر کے پیچھے بیٹھنے والے شخص کی نماز میں کوئی حرج واقع

نہیں ہوتا، اسی طرح مدرک کا سبق کو نماز پوری کرنے کے بارے میں کہنا در سبق کا

کے پڑھ کرنا مفید نماز نہیں ہے۔

البحر الرائق میں ہے اور فتح القدیر ابوداؤد ورمم حمد کے حوالے سے عبد اللہ بن عمر کی

روایت میں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیفیں سیدھی کیا کرو، کندھے برابر رکھو



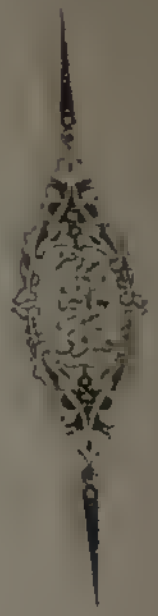
میں نہیں پڑکی کرو اور اپنے (سلمان) بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو اور شیعوں کے لئے خدا چھوڑ دو جس نے صف کو ملایا اللہ اسے ملائے اور جس نے نصف کو اور خدا سے توڑے۔

بزرگ نے ایک سند حسن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پڑ کیا اس کی مغفرت کر دی جائیگی۔
ابوداؤد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو نماز کے دوران اپنے کندھے بہت نرم رکھتے ہیں۔

ان احادیث کی رو سے اس شخص کی لپٹا معلوم ہو جاتی ہے جو صف میں اپنے ہم پلہ در آنے والے آدمی کے داخل ہونے پر یہ سمجھ کر اسی جگہ جمار ہے کہ اس کے لئے گنجائش اور وسعت پیدا کرنا کہیں ریاکاری نہ بن جائے حالانکہ صف میں گنجائش پیدا کرنے کے لئے اس کا حرکت کرنا ریاکاری نہیں بلکہ فضیلت مخصوصہ کے پانے اور صف میں خالی جگہیں پر کرنے کے مامور بہا فعل پر اس کی اعانت ہوگی۔ اس باب میں بہت زیادہ مشہور احادیث مبارکہ وارد ہیں۔ فتح القدیر اور درمختار میں بھی یونہی ہے۔

سوانِ نصوص سے یہ امر طے پا گیا کہ لغت علی الاطلاق مفید صلوٰۃ نہیں ہے نیز ان نصوص در مسئلہ مسئلہ کے مابین کوئی تفریق نہیں ہے۔

پس اگر تو کہے کہ انہوں نے غیر مقتدی سے لغت لینے کے سبب نماز فاسد ہوئی غلط بیان کی ہے انہ تعلم یعنی چونکہ اس نے سمجھ اور جان لیا ہے لہذا تعلم و تفہم صلوٰۃ ہو جیسا کہ ہادیہ غنیہ، رد المحتار اور فتاویٰ امام قاضی خان میں ہے اور اس تعلم و تفہم کا حقیق مسئلہ مسئلہ عنما کو بھی شامل ہے تو اس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ مطلقاً لغت و غیبہ صلوٰۃ نہیں ہے بلکہ کلام کے تعلم و تفہم کے ساتھ ساتھ اسے بولنا اور پڑھنا مفید



جیسا کہ نصوص مذکورہ اس پر دلالت کر رہی ہیں۔

اور یونہی فتاویٰ ایم قاضی خان میں ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے سے کچھ طلب کرے پس وہ نمازی سر سے اشارہ کر دے ہاں "یا کوئی انسان اسے درہم دکھائے اور پوچھے کہ یہ کھرا ہے؟ جو ابائیہ اپنے سر سے ہاں" کا اشارہ کر دے تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

اور بحوالہ رائق میں فتاویٰ ظہیر یہ اور خلاصہ وغیرہ سے ہے کہ اگر کوئی انسان نماز سے کچھ طلب کرے پس وہ سر سے اشارہ کر دے یا اس سے پوچھا کہ یہ کھرا ہے؟ اور وہ اپنے سر سے نہ یا ہاں کا اشارہ کر دے تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

اور ہندیہ میں ہے کہ نماز پڑھنے والے سے کسی نے کچھ مانگا پس اس نے اپنے ہاتھ یا سر سے ہاں یا نہ کا اشارہ کر دیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی تبیین الحقائق میں بھی یونہی ہے۔

منیہ اور اس کی شرح غنیہ میں ہے کسی نے نمازی سے کچھ مانگا تو اس نے اپنے سر، آنکھ یا ارد سے اثبات یا نفی کا اشارہ کر دیا تو اس سے اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اسی طرح اگر کوئی انسان اسے درہم دکھائے اور پوچھے کیا یہ کھرا ہے؟ پس وہ ہاں یا نہ کا اشارہ کر دے تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ ان ساری صورتوں میں عمل کثیر نہیں پایا گیا۔

وغیرہ میں ہے کہ کوئی آدمی نماز پڑھنے والے سے بات کر لے تو کوئی ترجیح نہیں العینی نمازی کی نماز درست رہے گی بشرطیکہ وہ بہرستور خاموشی سے نماز میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو فرشتوں نے، نہیں دکر یا علیہ السلام کی نذر کی جب کہ وہ محراب میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے "آل عمران آیت ۳۹" اور حوالہ کی کتاب احکام القرآن میں ہے کہ



نہ پڑھے رہا اگر سر سے جواب دے دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اسے راضی نہ
 ذکر کیا ہے۔

ہندیہ، درالمختار، اور ردالمحتار میں اجمالاً اور بجز الراقی میں فتاویٰ ظہیریہ اور
 خدوہ وغیرہ کے حوالے سے تفصیلاً مذکور کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے کو سلام کہے
 و رد اپنے سر یا تھک یا انگلی سے اس کے سلام کا جواب دے دے تو اس کی نماز نہیں
 وٹے گی اور سی طرح فنیہ میں بھی ہے۔

یہ ساری اشعار اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ محض تعلم و تفہیم یعنی کسی بات کو سمجھ کر
 عمل یا قیاس سے جواب دینے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوتی لہذا فسادِ صلوٰۃ کی اس تعلیل
 مذکور میں قلم سے محض تعلم نہیں بلکہ تلقین مع القول یعنی سمجھ کر اسے بولنا مراد ہے جیسا کہ مصحف
 پر سے دیکھ کر پڑھنے کی صورت میں فسادِ صلوٰۃ کی دو وجوہ میں سے ایک وجہ یہی چیز ہے کہ
 بحرہ راقی میں ہے۔

”دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ مصحف سے متلقن و متفہم ہوا ہے تو وہ ایسے ہو گیا ہے
 اپنے غیر متلقن ہوا ہو اور یونہی ردالمختار، ہندیہ، غنیہ، ہدایہ اور فتح القدیر میں بھی ہے
 اور صحیح وجہ یہی ہے جیسا کہ ہندیہ، غنیہ، بحر اور شامی میں صراحۃً مذکور ہے نیز کافی میں بھی
 شرعی کی تباہ کرتے ہوئے اسی دوسری وجہ کو صحیح کہا گیا ہے۔

میں نے تعلیل مذکور میں تعلم کے ساتھ والقول بہ کا اضافہ اس لئے کیا ہے
 کہ موضوع مسئلہ قدوة عن المصحف ہے اور قرارت قول ہی ہے نیز اس لئے بھی کہ
 فتاویٰ منصرمت کی ہے کہ نماز پڑھنے والا اگر لکھے ہوئے پر نظر کر کے سمجھ بھی لے تو اس کی نماز
 فاسد نہیں ہوتی پس بحر، ہدیہ، غنیہ، کفایہ، فتح، ہندیہ، درالمختار اور ردالمحتار میں ہے اور
 عبارت شامی کی ہے قولہ ولو مستفہما یہ کہہ کر اس قول کے بطلان کی طرف

نہ رو کیا ہے وہ جو کہا گیا ہے اگر مصحف پر نظر کر کے سمجھ لے تو ماہِ محمد کے نزدیک نماز کی ضرورت
ہو جاتی ہے۔

بجائے فرمایا اور صحیح یہ ہے کہ بالاتفاق نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ اس سے نماز کے
معنی کوئی فعل سرزد نہیں ہوا پس یہ لفظ دلائل کے سب سے ہیں کہ صرف تلقین و تفسیر نماز میں
شریک نہ ہونے والے کی ہدایت کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کو نہ مفسد نماز نہیں پہنچا
فتح اللہ میں صراحت مذکور ہے اور ان کا یہ کہنا غلط ہے کہ نماز تلقین کی وجہ سے باطل ہوتی ہے
کیونکہ مفسد ایسا تلقین ہے جو سمجھے ہوئے کو بولنے کے ساتھ ملا ہوا ہو اور ایسا تلقین یہی مستحق ہے
اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا اور بہتر جاننے والا ہے اور اول و آخر خالق
ہے پس لقب یحییٰ اسی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب بلند و بالا محبوب پروردگار ہے۔

عزہ الغفر الہامی محمد نور الشامی غفرلہ

نوٹ: اس ترجمہ کا عربی متن فتاویٰ نور یہ (قلمی نسخہ) کی پہلی جلد سے لیا گیا ہے
جس پر کوئی تاریخ و سن درج نہیں ہے، سیاق و سباق سے البتہ اندازہ ہے کہ یہ ۱۳۶۱ھ
۱۹۴۲ء کی تحریر ہے۔ اس عربی فتوے کا یہ اردو ترجمہ مولانا حافظ محمد اسد نور
مدرس دارالعلوم خٹیفہ فریدیہ بصیر پور نے کیا ہے۔

(مرتب)

باب التطوع

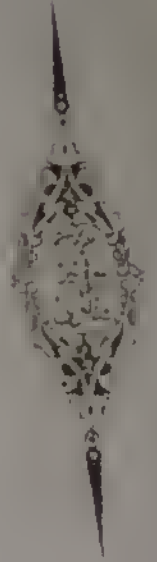
تعارف رسالہ ”قضاے سنت فجر“

مسئلہ یہ ہے کہ فجر کی نماز اگر گم رہ جائے اور زوال سے پہلے اس کی قضائی دی جائے تو فرضوں کی سنتیں بھی پڑھیں جائیں لیکن اگر صرف سنتیں رہ جائیں تو شیخین (سیدنا امام اعظم و امام ابو یوسف رضی اللہ عنہما) کے نزدیک ان کی قضا لازم نہیں ہے۔

رسالہ ہذا میں اسی مسئلے کی توضیح ہے۔ اس کے مطالعہ سے اندازہ ہوگا کہ کسی صاحب نے فجر کی سنتوں کی قضا لازم ہونے کا فتویٰ تحریر کر کے حضرت فقیہ اعظم علیہ الرحمہ کی طرف بھیجا، جس کے جواب میں آپ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ فتویٰ بھیجنے والے صاحب کا نام اور رسالہ ہذا کا سن تحریر معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ اس کے آخر میں حضرت فقیہ اعظم علیہ الرحمہ نے جو دستخط ثبت فرمائے ہیں، ان سے واضح ہے کہ یہ ”فرید پور جاگیر“ کے زمانہ قیام (۱۹۳۸ تا ۱۹۴۵ء) میں

تحریر کیا گیا۔
 یہ تحریر فتاویٰ نوریہ کے قلمی نسخے میں درج نہیں ہے۔ البتہ حضرت کے اپنے
 تہم سے تحریر کردہ اس کا سودہ بصورت رسالہ کاغذات سے ملا ہے جس پر کوئی
 عنوان درج نہیں ہے۔
 اس رسالہ کو ”قضاۃ سنت فخر“ کے عنوان سے فتاویٰ نوریہ میں شائع
 کیا جا رہا ہے۔

(مرتب)



فتاویٰ سنت فخر



الحمد لله وحده، ونصلو و سلم على من لا نبي بعده

جناب مولانا صاحب زید محمد السید عسکری رحمۃ

آپ کا فتویٰ مزاجہ بہ فیہ ہو۔ رقیق فخر مریدان العرفان جو میں تو بہ نصیحت

قبل حضور و عند حضور تو آپ کے نزدیک بھی مجھ میں ہے و بعد حضور میں اختلاف ہے۔ یہ

ہوام میں درجہ کا مذہب یہ کہ بعد حضور بھی قضا نہیں و زعمہ سورہ صافات درجہ

مع چنانچہ وقایہ شریعہ لوقایہ، درمختار، رد المحتار، کنز الدقائق، بحر الرائق، انوار، بیضی، مفتاح

و غیر میں ہے و لفظ میں کسرت و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر

و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر

نزدیک قضا بہتر اور رسم یافتہ کا قاعدہ مقرر و کسینہ، یہ مختصر غیر درجہ کے تو بہ نزد فزون

و لفظ میں ہے و کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر

و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر و زمرہ کسر

سید حبیب الرحمن قد جعل لعلہ سورہ سلو قدم بعد
 فی صمد و هو نو شمر لاسمراء صالحہ سکر عبد رول و مول
 صاحب غرض جبکہ احد الصاحبین ساتھ ہوں۔ فتاویٰ قضیہ مفتیہ میں سب سے
 دیکھتے ہیں کہ ان کا نام مع بیہ حقیقہ علیہ الرحمہ احد صاحب
 بعد بنو لہما الوفور الشراط و اسجد دلہ نصوب سببہ
 بخیر من جب ابوریس علیہ الرحمہ ہوں کہ بتلوہ من تقدیم قولہما عوفور
 محمد علیہم الرحمۃ بلکہ اگر بالفرض امام مقدم علیہ الرحمہ کا اس مسئلہ کے متعلق کوئی قول نہ ہو
 اور صاحبین علیہ الرحمہ کا آپس میں اختلاف ہو تا تب بھی امام ابوریس ہی کا قول مفتی پر ہونا لازماً
 رد المحتار، خزائن المفتین، مراجعہ، ہندیہ، بحر میں ہے ان المعنی یعنی بقول صاحب
 علی الاطلاق شمر بقول ابی یوسف شمر بقول محمد بن عیسیٰ علیہ الرحمہ
 نیز عروا متون میں قول شیخین علیہما الرحمہ پر اقتصار ہے چنانچہ قایہ، تنویر الابصار، کنز الدقائق، نور البصائر
 وغیرہ میں ہے واللفظ من النور ولم تقص سنۃ الفجر الامور ہما مع لغیر
 اور ترمذی نقل مذہب کے لئے موضوع۔

منہ النحاح علی البحر الرائق کے ج ۲ ص ۵۵ پر شاہی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس
 لمنون موضوعۃ لنقل المذہب نیز اسی کے ج ۱ ص ۲۰ پر ہے و شمس
 صاحب المتون علی شئی من جمیع لہ تو ہر مسئلہ متون کے مخالف و مذہب کے
 منہ لہ اس پر عمل و فتویٰ نہیں جائز۔ رد المحتار ج ۵ ص ۳۰۸ کتاب الکرامیۃ فصل فی
 جس بحث قولہ قال فی لفتنیہ میں ہے قال فی المعبرۃ و حصص
 مختلف لسانی المتون لموضوعۃ لنقل۔ لہذا ہاں دلالت علیہ
 و لغوی بہ بحر الرائق ج ۱ ص ۲۰ پر ہے یعنی لہذا ہاں دلالت علیہ

مناقب کہ اگر ان کے مخالف فساد سے ہیں، ہو تو تنوں کو ترجیح ہے۔ رد المحتار، رد المحتار، بحر الرمان
 وغیر میں ہے و نظمہ للزبیں علیہ الرحمۃ والعمل علی ما فی المتن بلکہ شرح منہج
 ترجیح ہے نہ السمعت وصرح بہ فی البدو المختار اور جب ان دلائل قطعیہ سے ثابت ہو کہ
 عدم القضاء ہی راجح و مفتی یہ ہے تو اس کے خلاف پر فتوے دینے کا حکم رد المحتار سے سننے والے نسبت
 القول المرجوح جہل و خرق للأجسام رد المحتار میں ہے قولہ

القول المرجوح كقول محمد مع وجود قول أبي يوسف إذا لم يصح
 ویقو وجہ اور یہاں تو قول شیخین ہے لہذا اشد جہلاً و خرقاً ہوگا۔

اب اس شمس کی طرح واضح دلالت ہو کہ فتویٰ شیخین علیہما الرحمۃ کے قول پر بیاض و رکاب
 تو ثابت ہوا کہ اس مسئلہ میں بھی ان کے قول پر فتوے سے ہے، والحمد للہ علی ذلک۔

جب اثبات مدعی سے فراغت پائی تو عنانِ سمنہ قلم بسوئے رد و فتوے اٹھائی ڈالیں
 السمع منتبہ شہید۔

آپ کا ارشاد کہ شیخین علیہما الرحمۃ کے نزدیک قضاء لازم نہیں، اس کا مفہوم مخالف
 یہ کہ ان کے نزدیک بہتر ہے اور یہی امام محمد علیہ الرحمۃ کا قول تو اختلاف کہاں رہا جس کے مؤلف
 آپ بھی تھے۔ قضاء لازم نہیں "یہ کس لفظ سے مفہوم ہے جناب من! الابیاس تو خلاف
 اولیٰ پر دلالت کرتا ہے۔ رد المحتار، بحر، غنیہ، منہج علی البحر ج ۱ ص ۳۲۲ واللفظ للشمی
 علیہ الرحمۃ فی السنحۃ و منکر کہ یوجب خلاف الاول وهو مرجع

مشائخ اس پر ہے اولیٰ و منشیٰ تعین النسخ فی اصحابہ ذالہ میکن احد القولین فی المتن لما قد ساء انما
 عن تہمک و سدی قضاء انما ثبت من المعروۃ اذا اختلف التصحیح و الفتویٰ ذالہ عمل بما اذن المؤمن اولیٰ
 کما سکر بعدہ فی شروح و التخریج فی الفتاویٰ المنصرحہ ان من انما فی المتن مقدم علی ما فی الشروح
 و ما فی الشروح مقدم علی ما فی الفتاویٰ لکن ہذا عند التصحیح من تصحیح کل من الفتاویٰ
 عند تصحیح ص ۱۰۰ نور علی عمہ



وہاں بس فی اغلب استعمل الی ان بعض من لبحران من جہد قلوبہ
 کذا یأس الی التفریح اور لازم نہیں سحاب پر وہاں ہر وقت بعد نصیب
 بوجود الآخر یہ کہتے ہیں کہ وہاں قصی صلاب سے کوششیں نہیں ہوتی
 سے ہے جس پر آپ کے دعوے کی بنیاد ہے، واپس سے کیوں نہ ثابت یہ کہ یہی ہوتا ہے
 ملاحظہ دال کہ مقولہ موفقت سے ہے۔ اما میں جلیلین کا شان والا اس سے رفع و علی ہے کہ
 شے کی نفی کر کے فرمائیں لا یأس بس کہ نفی کا وہو وہی نہیں بھڑکنا کس کا جس پر لاف بست
 فرمایا جائے۔

آپ نے رد المحتار کی پوری عبارت کیوں نقل کی کہ آپ کے اس بیج و تاب کی تیغ و
 بنیاد ہی اکھڑ جاتی رہد افسوس، علماء کا یہ شان نہیں مگر اس بشیاری سے تو کا نہیں بنتا کیا
 ہمارے ہاں رد المحتار نہیں یا ہم رد المحتار کی عبارت نکال نہیں سکتے یا سمجھنے سے قاصر ہیں؛
 مولوی صاحب احب آپ کی مقولہ عبارت کے صدر میں ہے واما بعد
 طلوع الشمس فکذلک عندہما اس کذلک کا مشار الیہ کیا ہے یہی مذکور
 الصد فلا تنقضی قب طلوع الشمس میں نہ تنقضی پس اگر نہ تنقضی کا معنی
 اس جگہ بھی یہی ہے کہ قضا لازم نہیں تو صاف صاف ثابت ہوا کہ ہو سکتی ہے بعد از غیاب مقرر
 مخالف مستحبت ثابت ہوئی حالانکہ آپ بھی مقرر ہیں کہ اس وقت قضا نہیں اور اگر نہ تنقضی
 کا معنی "قضا نہیں کی جا سکتی" کریں تو وہ مزدوم والی قید کو بارے حاق تو وہاں بھی یہ قید

پوری عبارت یہ ہے واما بعد طلوع الشمس فکذلک عندہما فل محمد حب الی بعضہ فی رد المحتار
 کما فی الدرر فیہ ہذا فی باب من التمتع ان فی قولہ احب الی دہر حسی بہ لیم بعض الزعم عندہما
 والی تنقضی فلا یأس بہ کذا فی الغیار یہ وہم من حقق الحدیث و قال ابنہ دہر فی بہ لوشی مع بعضی
 خط کشیدہ عبارت کو مولوی صاحب نے حاکر نکھا اور ان دہر کو کاٹ دیا، نظر ہر پاس دس دھوکے کے بغیر
 و بعضہ ما فیہ مادی انہ من الصدق
 محمد رفیع علی

ہیں لگا سکتے۔

نیز عوام متون میں کس مسئلہ کو ثقی واستثناء کے ایسے پیرایہ میں بیان فرمایا کہ
ماؤین کی تمام روایات ان کے آگے خام تنویر الابصار، وقایہ کفر المذائق، نور الانصاف وغیرہ
میں ہے و لفظ محض لکنز و لفظ تقض الاستیعاب اس نفی میں تمام موقوفہ
سے لفظ تقض فائتہ بدون الفرض قبل الطلوع بعد الطلوع و فائتہ
فائتہ مع الفرض عند الطلوع بعد الطلوع بعد الزوال وغیرہا، تمام ہر
داخل انا سے قضا فائتہ مع الفرض قبل الزوال کو استثناء کیا، باقی تمام صورتیں داخل رہیں
ایک ہی ملک میں منسک نہیں، ایک نفی سے منتفی اور ایک ہی التواء میں ملتوی، پس اگر
بدون الفرض کی قضا بعد الطلوع کے جواز بلکہ استحباب کے حامل ہوں تو باقی میں بھی یہی
کنا پڑے گا و لاف مثل ہے۔

لگے چلے! آپ کی منقولہ عبارت کے وسط سے یہ عبارت رہی ہوئی ہے قبل
هذا قریب من الاتفاق لان قوله احب الی دلیل علی انه لو لم یفعل
لا لوم علیہ۔ آگے آپ کی منقولہ عبارت کا دوسرا حصہ آگیا یعنی وقال لا یقضى وان
فرضی فلا یأس مہ کذا فی المخبازیہ۔

اس عبارت سے ثابت کہ یہ اختلاف اختلاف ہے مگر اتفاق کے قریب اور اگر
لا یقضى کا معنی لازم نہیں کہ جس کا مفہوم مخالفت یہ کہ قضا بہتر ہے اور یہی امام محمد علیہ السلام
کا قول تو قریب من الاتفاق نہ رہا بلکہ عین الاتفاق ہوا، اگر ذرہ بھر تدریس سے کام لیتے تو لا یأس بہ
کو شیخین علیہما الرحمۃ کے منقولہ سے نہ فرماتے کہ قضا لا یأس بہ ہو ہی نہیں سکتی، وجہ سنئے کہ
قضا لا یأس بہ ہو تو خلاف اولی ضروری ہوگی کہ لا یأس بہ اور خلاف اولی مساوی
نقد میں عام کہ قضا نائب و ثل داہ ہے اور دامو کہ وہی ہے تو قضا کیے خلاف اولی ہے



والمحمد منه في الاخيرة والاولى او غزو شامى عليه الرحمه بسر مسر وان تفرق
في ان او مضعف ہیں کہ قیل صیغۃ تمرین و تعنیف سے بیان فرمایا۔

رد المحتار کی کتاب القضاء میں تحت قولہ والفسق لا تصیر مست
وقیل نعم وبہ جزم فی الکفر جہ قولہ وبہ حرم فی الکفر حید
قال والفسق یصلح مفتیا وقیل لا فجزم بالاول ونسب لشیء الی
فانہ بصیغۃ التمرین فانہم ایضا کتاب القضاء کے فصل فی مجلس چہیں
کے اوائل میں ہے ان التعبیر یقل ینفید الضعف آگے جواب نہ شامی کے نقل کیا

و منهم من حقق الخلاف وقال الخلاف في انه لو قضى من فلاة مبنيًا أو
سنة كذا في العناية یعنی فلاة عند ہما سنے عند کسا ذکرہ فی
الکافی اسماعیل بس یہی خلاف محقق ہے کہ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ینصیب اول
قضاء سنت کا قائل ہونا سنیت ماضی کا قائل ہونا اور یحکم علیہما الرحمہ لا یقضیہم الا بعد ان یقضی
کا قائل ہونا عدم سنیت ماضی کا قائل ہونا ہے غنیۃ ماضی، بحر الرائق، رد المحتار میں فتح القدیر
سے ہے والمنقول من الغنیۃ فالذی لا یشک فیہ انہم ذ قلو تقضی
اولا معناه انہا تفعل بعد ذلک الوقت وتقع سنۃ کم شی فی دلتلو^ف
لانقع سنۃ بلکہ غنیۃ میں فتح القدیر سے اسی جزیئہ کی تصریح موجود حیت قال الاتی
انہم لما اختلفوا فی سنۃ الفجر من تفتح بعد الشمس سنۃ او بعد
مستأخروا الخلاف فی انہا تقضی اولاً۔

ملہ و فی البحر ج ۱ ص ۲۴۲ وقد یفسر هذا التصحیح عن الصیغۃ التمرین من انہما

نہ کہ وہ ہی ہوسکے کہ قصار مثل اور ہے وراہی وجہ کی طرفت کو مقرر نہ ہو

مذہب سے کہ بعضی ذلیل و خوار اور شامی غیبہ الرحمہ نے یہ
ذات محقق کو قائل سے بیان فرمایا کہ منہوس ہے نہ قیل سے کہ مخدول ہے اور اہم
توقفاً کو حسب فرہاد میں اشارہ ہے کہ آپ نے احتیاطاً قصار کا ارشاد فرمایا اور نہ حسب
ذہن سے کہ جب کے تارک کو طاعت نہیں کر سکتے و نہ سنت مؤکدہ کے تارک کو نہ سنت کر سکتے ہیں
تو ثابت ہو کہ ہر عیبہ رحمہ کے نزدیک قصار لازم نہیں اور شیخین علیہما الرحمہ کے نزدیک ہر عیبہ کی
کہ نہ مقتضی فرما کر لینی ردی۔

آپ نے جو یہ فرمایا کہ فقیر کے نزدیک بھی نہ قصار دینے سے قصار دینی بہت ہر
س کے متعلق ہی کافی کہ آپ مقلد ہیں اور مقلد کی راہی مخالف کا اعتبار نہیں۔ بحر الرائق میں ہے
محدث معتد لا یجب حقیقتہً ولا عبرہً ہر آیہ السخا لہ المذہب امامہ
آپ کی دلیل کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنت فجر کی بہت تاکید فرمائی ہے اور
حدیث معتد لا یجب حقیقتہً ولا عبرہً آئی۔ اس کا جواب اولاً یہ کہ یہ تاکید وحدہ شمس سنت فجر
کے متعلق اور جب بعد الطلوع سنت ہی نہیں تو تاکید بھی نہ رہی کہ وجود مؤکدہ بدو الن مؤکدہ غیر موجود
ثانیاً یہ کہ یہ تاکید وحدہ شمس شیخین علیہما الرحمہ جیسے زبردست ائمہ و علماء کو بھی معلوم تھیں یا نہیں نہیں
کی طرف توجہ ہی نہیں تو ضرور معلوم تھیں اور جب شیخین علیہما الرحمہ باوجود علم و اجتہاد و احتیاط
قوی ارشاد فرمائیں کہ لا تنقصی تو آپ کو اس میں کیا تامل ہے حالانکہ بحر الرائق میں ہے

سہ محدثین و مشاہیر پر ہے کی البتہ و حسب مخالف قول صاحب بحسن علی السخا و
سہ حقیقتہً منہ سے فی لکشف النکبہ دکان حدیث محققانہ و شبہ
حقیقتہً منہ سے بحسن محو ان بقال انہ لہ مدعہ ذلہ لا و نہ و حد
عم صحتہ و مؤلفہ سور علی علیہ

در بیان المعنی معنی مقدم احمد و حصص منہ ۱۰ رکن ۲۰
 سہ کاندہ لیس لفظی

آپ نے جو فرمایا کہ خین کی قضا میں بھی جواز نہ ہو، اس کو جو بار نہیں د
 جو ہے کہ وہ اصل و یہ فرض اور میں نہایت ہی تعجب ہوں کہ اگر قضا ہوتی تو جازت نہ ہوتی جو
 ضروری ارشاد ہوگا کہ قضا مثل ارادہ اور ارادہ ضروری تو قضا کیوں غیر ضروری کہ منشا منع ہوں و جازت
 بیدار قریب کے دو جواب تو وہی ہیں جو پہلی حدیثوں کے جواب ہیں در یک و دو جو یہ جو بنی
 و غیر میں ہے واللفظ لا یبرہیم علیہ شرحہ و نہ دہ و حصص منہ مقدم احمد
 بالواجبات الامور دہ شرع و شریعہ سہ و رد فی قصہ مقدم احمد
 عند فہم مع الفرض قس لزول کہ فی عقد ذلیہ مقدم احمد سہ و سہ و
 و فضاءہا اذا فانت و حدہا بوضا قول ان لیس نفسہ زائدہا من
 لزمین الاداء فی الوقت و فہمہ الفرض ما لزول بعد بص زائدہا سہ
 لہمض و انت فی ذاتی نظر فی تسعیۃ فان فانت مع مہمض دہ و مہمض زائدہا
 مہمض ففرض فی لزول سہ لہمض مع مہمض الفرض و دہ و دہ و سہ و
 لہمض دہ و الامر لدہ و سہ و سہ لہمض دہ و سہ و سہ و دہ و سہ و
 فہمض الفرض و انت مقدم احمد دہ و سہ و سہ و سہ و سہ و سہ و

اور نظروں سے کون منع کرتا ہے، میں نے وہاں کیا نہیں کہ تھا کہ اگر نہایت
 غلط ہے میں تب بھی منع نہیں کرتا ہاں یہ ضرور کہوں گا کہ کہتین فجر جو بدون الفرض فوت ہوا
 نہ کی قضا نہیں ہے۔

باقی رہا آپ کا جبروتی حکم کہ قضا سنت فجر سے منع نہ کیا جاوے ورنہ منہا بخیر
 میں داخل ہوگا، اس کی کیا دلیل، جب قضا ہو ہی نہیں سکتی تو نہ فی مفتی، منہا بخیر میں کیونکر

جس ہوگا در گرد غل ہوگا تو آپ بھی ضرور داخل ہیں کہ جمعہ فی القصر کی نفی جس طرح تیر
 کرتے ہیں ویسے ہی آپ بھی کرتے ہیں حالانکہ فضائل و تاکید جمعہ میں بھی بہت حدیثیں وارد
 میں تو یہی کہوں گا کہ فضائل و تاکید بھی اس کے متعلق نہ ہوتے تو نفی منقہ میں کوئی حرج نہیں ہے
 مولوی صاحب اصد ہا افسوس کہ آپ نے جھٹ کہہ دیا کہ مناع الخیر میں داخل ہوگا
 مگر یہ نہ سوچا کہ مناع الخیر کن کے حق میں وارد اور اس کا معنی کن لوگوں کے ساتھ مختص لفظ
 کفار کے حق میں وارد اور اس کا معنی کفار سے مختص مگر آپ اہل علم ہو کر اہل علم کے حق میں
 پڑھتے ہیں حالانکہ نافی اپنی طرف سے نافی نہیں بلکہ باتباریحین و مشائخ علیہما وعلیہم الرحمۃ
 نافی ہے تو آپ کا یہ جبروتی حکم کہاں تک پہنچا؟

اگر اس کے ورود و اختصاص میں شک ہو تو تفاسیر معالم التنزیل و لباب التوہیل
 و مفتاح الغیب و ارشاد العقل و حسینی وغیرہ کو دیکھیں اور ورود تو فی قرآنی کے سیاق سے اظہر من
 الشمس ہے نیز مفسرین کہ ام نے مناع الخیر کے دو معنی بیان فرمائے، دونوں کو اس سے تعلق نہیں ہے
 مگر آپ اہل ایمان کے متعلق پڑھ رہے ہیں۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کان ابن عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما یراہم شرار خلق اللہ وقال انہم انطلقوا الی ایات
 نزلت فی الکفار فجعلوها علی المؤمنین کیا اگر میں جو ابنا کریمہ والذین
 یعذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتاناً
 واثماً مبیناًہ تحریر کروں تو نہیں کر سکتا؛ مگر میں مناسب نہیں سمجھتا واللہ السعال العاصم
 یہ ہے آپ کی تحریر کا جواب بے نقاب جو دلائل قاہرہ و باہرہ و منطوقی، باقی جواب آپ پر
 ملوٹی، اگر یہ جواب در نظر نہ آجائے صواب سے بہرہ ورنہ ہو تو مطلع فرمائیں مگر اسی پر اکتفا نہ فرمائیں بلکہ
 ورود ہے بلکہ بیان دلائل و نقض دلائل فردا فرمائیں ہی سود ہے کہ سخن مقبول و مسموع ہو ورنہ عند العقاب
 مضموع و مرفوع۔ والسلام



وصلی اللہ تعالیٰ علی المصوب مرحوم مطلوب مصحح
فی کل ان رحمن وعلی الہ کرام و صاحب لفظ و معنی رحمہ
لہ رب العالمین۔

نور عفی عنہ، فرید پور جاگیر

الاستفتاء

اس فتوے کا مسودہ استفاء کے بغیر پرانے کاغذات میں سے ملے جس پر
مندرجہ ذیل تین سوالوں کے جوابات دئے گئے ہیں :-

- ۱۔ نفل نماز کی جماعت کا حکم؟
- ۲۔ غیر مسلموں پر قربانی کا گوشت صدقہ کرنے کا حکم؟
- ۳۔ اعتکاف میں غسل کا حکم؟

(مرتب)



ان یقیناً جائز ہے جبکہ محدورات شرعیہ سے ستر ابو: قرن کہیم کا ارشاد میں ہے
در کعومہ الشریعین و قد سین فی لخصوں و غیر غمومہ

جو ہم اہل سنت و جماعت نے اجماعاً مؤتلفہ میں فرمائی۔
 معتکف کو غیر فرض غس کے لئے معتکف یعنی اس مسجد سے نکلنا جس میں معتکف ہے
 جائز نہیں جبکہ اعتکاف واجب یا سنت ہو۔

(مسودہ یہاں تک دستیاب ہو)

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین شریعتین اندری مسئلہ کہ نوافل جب بیچہ کر چپے جائیں
 تو رکوع کرتے وقت سر نہ ادر پند لیاں جدا کرنی ضروری ہیں یا کہ نہیں؛ بعض لوگ کہتے ہیں
 اس طرح سجدہ ہو جاتا ہے لہذا منع ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

نیاز مند، مسرور احمد بقلم خود
 خطیب حدت کالونی وقاری گورنمنٹ کالج ملتان



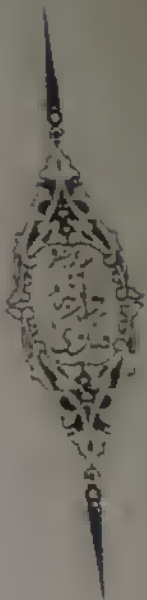
فرزند باتیسز سلمہ رب العزیز

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛ بعد از دعوات عافیت دارین آنکہ چند ایام ہوتے

پ کا گری ہو آیا جس میں بحیرت میں بجے ملتان پہنچنے کا ذکر تھا اور گھر کی خیریت بھی
 سرور ہوا اور ایک استغفار نوافل میں قعود کی صورت میں رکوع کس طرح کیا جائے اور
 کچھ خدب مصلین کا ذکر بھی تھا جو پورا یاد نہیں رہا کیونکہ وہ تقاضہ گم ہو گیا ہے جس کا مجھے
 بے حد افسوس ہے۔ اگر تقاضہ سامنے ہوتا تو انشاء اللہ خوب رو کر تامل کر مقصود اصل مسئلہ
 جو خوب منقح کر کے لکھ دیتا ہوں۔

عزیز! نفل یا سنت پڑھنے میں رکوع کی اصل صورت یہ ہے سرین اٹھا کر
 رکوع یوں کیسے کہ سر اور پیٹ ہموار ہو جیسے کہ قیام کی حالت میں رکوع میں ہوتا ہے جو جب
 کتب فقہ میں مذکور ہے کیونکہ مطلق رکوع کا ذکر ہے کہ سر اور پیٹ ہموار کرے جس میں بیٹھے والے
 کا رکوع بھی داخل ہے کیونکہ اطلاق کا یہی تقاضا ہے اور پھر فقہاء کرام نے تصریح فرمائی کہ
 بیٹھا قیام کے عوض ہے تو احکام قیام جو قیام کے علاوہ ہیں اس میں بھی جاری ہوں گے
 شامی ج ۵ ص ۴۵۵ میں در المختار کے قول شمر رأیت فی مجمع الانهر المراد
 من القيام ما هو الا عملان القاعد يفعل كذلك کے تحت فرمایا ای
 من القيام الحقيقي والحكمي فان القعود في النافلة وفي
 الفريضة وما لحق به لعذر كالقيام بلکہ نور الایضاح رکوع کے بیان میں
 مصنف علیہ الرحمہ نے اس کی شرح مراقی الفلاح میں کل مصل فرمایا یعنی یہ حکم ہر نمازی کے لیے
 جس میں قاعد نہیں داخل ہے۔

شرح المراتبی کے حاشیہ طحاوی ص ۱۶۹ نصہ (شمر کبر) کل مصل
 كعام الى ان قال (مستويا رأسه بعجنه الخ) اور در المختار میں فرمایا و بسوی



ظہر بعجنہ، ماشیشامی ج ۱ ص ۴۱۱۔ اب غزکریں روزہ روشن سے بھی یوں کہ جب
سُرخ ہو اور سرین برابر ہوں تو قاعد کے سرین رانوں سے ضرور اٹھے ہوں گے تو مسندہ بالکل
واضح ہو گیا واللہ تعالیٰ الحمد۔

تنبیہ

عجز کا معنی کتب لغت میں سرین لکھا ہے چنانچہ غیاث اللغات بہنتی الارب،
شرح منتخب اللغات میں ہے وهو الظاهر من لسان العرب وتاج العروس
والنہایۃ و مجمع البحار وغیرہا من کتب لغت و روشن
علیہ الرحمہ نے توہ جزئیہ بالکل واضح کر دیا ہے۔ ج ۱ ص ۴۱۶ میں فرمایا ولو کن یصلی
قاعد ایسنیخ ان یحاذی جہتہ قدامہ کبتیہ لیحصل لکوع
قلت لعلہ محمول علی تمام الركوع والافقد علمت حصولہ
باصل طاططۃ الرأس۔

جب ماتھا زانوؤں کے اگلے حصوں کے سامنے ہو اور سُرخ ہو اور سرین برابر ہوں
تو لامحالہ سرین رانوں سے اٹھے ہوں گے اور یہ کہنا کہ اس طرح سجدہ ہو جاتا ہے بالکل لغو ہے
اور غلط ہے کیونکہ یہ بالفعل رکوع و سجود ہے نہ کہ اشارۃ رکوع و سجود۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ علی حبیبہ و علی آلہ
و اصحابہ و بارک و سلم۔

صفوہ الفقیر الیٰ کبیر محمد نور اللہ النعمیٰ غفرلہ

جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

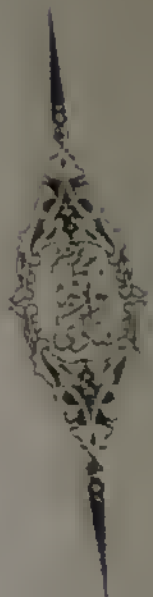


الاستفتاء

بخدمت جناب الحاج فقیہ اعظم پاکستان مدظلہ العالی بانی و مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر لدی
السلام عظیم و رحمۃ اللہ و بركاتہ: بعد ازیں عرض ہے کہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اندر یہ مسئلہ کہ نماز تسبیح کا
کیا طریقہ ہے ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ مشکوٰۃ شریف میں یوں ہے ان تصلی
اربع رکعات تفرع فی کل رکعة فاتحة الكتاب وسورة فاذا
شرعت من القراءة فی اول رکعة وانت قائم قلت سبحان الله
والحمد لله الخ خمس عشرة ثم ترکہم فتقولہا وانت ساکم
عشر ثم ترفع رأسک من الركوع فتقولہا عشر ثم تهوی
ساجد فتقولہا وانت ساجد عشر ثم ترفع رأسک من
السجود فتقولہا عشر ثم تسجد فتقولہا عشر ثم ترفع
رأسک فتقولہا عشر اذک خمس وسبعون فی کل رکعة۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ طریقہ بتایا تو آپ
میں بھی اس طرح پڑھنا چاہئے۔ میں نے کہا کہ رسالہ رکن دین و دیگر رسائل انجمن
حزب الرحمن میں ہے کہ بعد از شام ۵ بار اور قبل از رکوع ۱۰ بار باقی ہر مقام میں دس دس بار
لہذا یہ طریقہ بہتر ہے کیونکہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بعد از سجدہ سورۃ التحیت
کے پچیس صحیح نہیں تو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے عقیدہ ہونے والا تو اسی طرح پڑھے گا



زمردی صاحب نے کہا کہ جب اصل حدیث سے ثابت ہے تو یہ فقہ کی کیا ضرورت؟
اب آپ حضور اس کے متعلق با تحقیق و باحوالہ تحریر فرمائیں۔ ہمدانی ہوں۔
السائل

آپ حضور کا خادم اختیار علیہ السلام محمد زبیدی شمس نورانی رضی اللہ عنہ ۲ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ



نار تسبیح کے یہ دونوں طریقے احادیث شریفہ سے ثابت ہیں۔ پہلے طریقہ کی
حدیث تو سائل نے لکھ ہی دی ہے اور دوسرا طریقہ سنن ترمذی شریف میں ہے جو حضرت
عبداللہ بن مبارک حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید سے ثابت ہے سنن ترمذی
ج ۱ ص ۶۲ میں ہے سألت عبد الله بن المبارك عن لصو قالتي يسبح
فيها قال يكبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك
اسمك وتعالى جددك ولا اله غيرك ثم يقول خمس عشرة مرة
سبحن الله والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر ثم يعود
ويقول بسم الله الرحمن الرحيم فاتحة الكتاب وسورة ثم
يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر
ثم يركع فيقول لها عشر ثم يركع من راسه فيقول لها عشر ثم يسجد
فيقول لها عشر ثم يركع من راسه فيقول لها عشر ثم يسجد من راسه



حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم شریف کے جلد ۱ ص ۲۱۴ میں فرماتے ہیں

مدد الحسن و الله

بہر حال یہ دونوں طریقے بلاشبہ ہائز میں اور حسب تقدیر شامی لائق یہ ہے کہ کبھی

یوں پڑے کبھی یوں پڑے۔

رہنمائی صاحب کا سنا کہ پھر فقہ کی کیا ضرورت؛ یہ شخص فقہ ہے، اس کی نسبت

اس پر ہے کہ فقہ در حدیث کی مخالفت ہے، یا کہ یوں ہرگز نہیں بلکہ فقہ خاتمہ حدیث ہے

نہ سہ لعمداء فی تصدیقہم لسنۃ

و نہ معانی حد و صلی نہ معانی تنو سید محمد و علی

و صاحب دارالکتاب و سنۃ

مزا غنیۃ بہ خیر محمد و خیرات نعیمی غفرلہ

۴۲ شوال ۱۲۸۰ھ



بَابُ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدِ

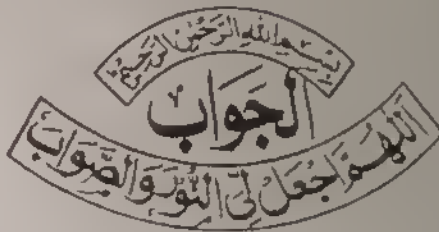
الاستفتاء

بگرمی خدمت عظیم الشان جناب حضرت علامہ الحاج صفوی محمد رفیع صاحب قلمی دست بردار عالیہ
السلام علیکم وافرہاج گرامی۔

دیگر احوال یہ ہے کہ ہمارے علاقہ تحصیل چوئیاں ضلع قصور میں مسند جمعۃ المبارک
اور عیدین کا ہے، کشیدگی اختیار کر چکا ہے، بعض علماء کرام کا یہ قول ہے کہ جمعۃ مبارک
کے دن اگر عید ہو تو صرف عید ہی کا خطبہ ہو سکتا ہے جمعۃ المبارک کا خطبہ نہیں پڑنا چاہئے
آپ ہیں! حوالہ طور پر ارشاد فرمائیں کہ احادیث کے لحاظ سے ہیں دونوں خبروں کو دیکھنا چاہئے
یا کہ نہیں۔ جمعۃ المبارک وغیرہ کا تو بہرہ جھگڑا ہی نہیں جس مقام پر جمعۃ مبارک فرض ہو

در جمعہ ولے دن بی عید ہو تو تحریر فرمادیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہماری آواز کو پسند
نہیں ہونے دیں گے۔ والسلام

خیر اندیش : غلام نبی خطیب جامع مسجد نظام پورہ تحصیل چوینا ضلع قصور
محکمہ تعلیم پٹیائی گورنمنٹ مڈل سکول نظام پورہ عبدالعزیز ایم اے ایڈ گورنمنٹ نظام پورہ
تھیں چوینا ضلع قصور محمد اکرم عبد الجبار بقلم خود
مولوی غفور احمد محمد اسحاق بقلم خود
کبریتی چوینا ڈی (سر) بیٹا گورنمنٹ مڈل سکول نظام پورہ ضلع قصور
سرار علی بقلم خود



من مسئلہ نماز کا ہے، اگر جمعہ کے دن عید آئے تو آیا جمعہ کی نماز بھی لازم ہے یا
نہیں؟ اگر نماز لازم ہے تو خطبہ بھی ہوگا۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے نماز جمعہ عید کے دن
بھی لازم ہے لہذا احکام اور بعض کو جو شبہ ہوا ہے تو وہ محض یاد رہا ہے چنانچہ
حضرت زبیر بن العوف رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
عید جمعہ کے دن آئی تو حضور نے عید پڑھا کر فرمایا کہ جو چاہے جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور جو
نہ چاہے نہ آئے روہ حمد فی مسند ج ۲ ص ۲۷۲ والطحاوی فی
مشکوٰۃ لا شمار ج ۲ ص ۳۵ و سوداؤ ج ۱ ص ۱۵۳ والنسائی ج ۱ ص ۱۵۳

راہنہ ماہجہ ص ۹۳ والیہ فی فی السیرہ ص ۳۰۰ والصلیٰ علیہ وسلم
قال صل العید ثم رخص فی الجمعة قال من شاء یصل فیصل۔

پھر اوردے حضرت ابی ہریرہ کی حدیث مرفوعہ حدیث کی جس کے آخر میں فرمایا و انت
مجمعون اور یہ بھی شکل الاثر ج ۲ ص ۵۶ میں حضرت ذکوان کی حدیث مرفوعہ کے آخر میں ہے
وانا مجمعون یعنی اور ہم جمعہ ادا کرنے والے ہیں تو اس ہم جمعہ سے مراد کیا ہے

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مدینہ منورہ ملازمین تو معلوم ہوا کہ وہ جازت دیات و اول کیلئے
تھی جو باہر سے آکر عید و جمعہ مدینہ منورہ میں ادا کرتے تھے کیونکہ عید کا دن کھانے پینے خوش
کا دن ہے تو اگر یہاں جمعہ ادا کرنے تک رہیں تو مشکل ہے اور اگر جاکر دو بار و آئیں تو یہ بھی مشکل ہے
لہذا اجازت دے دی مگر اہل مدینہ کے لئے کوئی مشکل نہیں لہذا فرمادیا مجمعون

یعنی ہم جمعہ ادا کرنے والے ہیں اور اکی وقتاً حضرت ستیدنا ذی النورین رضی اللہ عنہ نے فرمادی
چنانچہ شکل الاثر ج ۲ ص ۵۶ اور صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۵ اور موطا بہم یک ش ۵۵ اور

وطا امام محمد ص ۱۳۹ اور کتاب الام حضرت امام شافعی ج ۱ ص ۳۹ میں ہے کہ بوسید کہتے ہیں
شهدت العید مع عثمان بن عفان فجاء فصلہ صر خط
فقال ان قد اجتمع لکم فی سومکم عید۔ من حب من
اہل العالیۃ ان ینظر الصلوۃ فلینتظرہ ومن حب۔ یرجع
فلیرجع فقد اذنت۔

یعنی حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ میں عید کے دن حاضر ہو تو آپ نے گریز
پڑھائی، پھر خطبہ دیا تو فرمایا کہ آج کے دن دو عیدیں اکٹھی آگئی ہیں تو جو چاہے دیات والوں سے
کہ نماز جمعہ کا انتظار کرے تو کر لے اور جو واپس جانا چاہے تو بیٹھا جائے، میں نے جازت

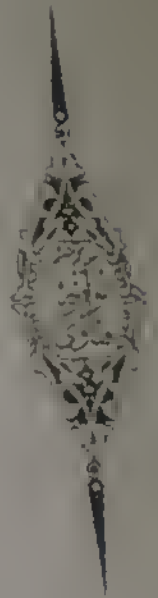
حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ یہ اجازت باہر سے آنے والوں کے لئے ہے
در شرکوں کے لئے نہیں اور یونہی طحاوی فرماتے ہیں اور ہمارے گھر بند بابت تنقیح کے
م حضرت امام محمد بھی یونہی فرماتے ہیں چنانچہ اس حدیث کے بعد ص ۴۰ میں ہے قال
محمد و جہدک احد و اسماء رخص عثمان في الجمعة لانه
لعلية لا يسمو من اهل المصر وهو قول الجحيفة
مرحمہ اللہ تعالیٰ۔

پھر ہماری کتب فقہیہ کی جامع صغیر ص ۲۰ در المختار اور طحاوی علی الدرجہ
ص ۳۵۱ در شامی علی الدرجہ ص ۷۷۳ میں ہے والنظم للشامی قال في الهداية
ناقلا عن الجامع الصغير عيدان اجتماع في يوم واحد فالاول
سنة والثاني فريضة ولا يترك واحد منهما پھر فرمایا عن علی
ن ذلك في اهل البادية ومن لا تجب عليهما الجمعة۔

پھر غیر تقلیدین کی مایہ ناز کتاب المحلی کے ج ۵ ص ۸۹ میں ہے اذا اجتمع عيد
في يوم جمعة صلى للعید ثم للجمعة ولا يبد ولا يصح اثر
بخلاف ذلك اور آخر میں کہا الجمعة فرض والعید تطوع والنظر
رأى سقط الفرض۔

یہ جملہ حضرت امام محمد علیہ الرحمہ کے ارشاد سے ہی ہے۔ بہر حال اگر جمعہ کے دن
عید نہ آئے تو جن پر پہلے جمعہ فرض ہے ان پر فرض ہی ہے اور جن پر فرض نہیں مثلاً دیہات والے
تو ان کے لئے اجازت ہے کہ عید پڑھ کر گھر چلے جائیں اور پھر جمعہ کے لئے آئیں تو آئیں اور
نہ آئیں تو اجازت ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى اللہ تعالیٰ علی حبیبہ



الاعظم والہ واصحابہ وبارک وسلم

نوٹ : یہ آپ کا استفاء شاید ماہ رمضان المبارک میں آیا جبکہ میرا نوٹ بطرحبت جگر
مولانا محمد نصر اللہ نوری علیہ الرحمہ منزل الموت میں لاہور شفا خانہ میں تھے اور میں مدینہ منورہ
میں تھا تو مجھے اب یہ لغافہ اتفاقاً ایک کتاب میں مل گیا تو جواب کچھ رہا ہوں ولسلام
عزہ الغفر الہ الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۲۰۰۹ء

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ کیا نماز جمعۃ المبارک مسجد کے
باہر ہوتی ہے جب کہ امام بھی مسجد میں نہ ہو نہ اذان نہ خطبہ اور حکم بھی ایسی ہو جہاں ہفتہ پھر جانور
لید گر بغلا طلت پیشاب وغیرہ پھیلاتے رہیں اس جگہ ہفتہ پھر نجاست فلیطہ موجود رہے
مرن جمعہ کے روز اس کو محفوظ اس اصاب کر کے دریاں وغیرہ بچھا کر جمعہ نماز ادا کر لی جائے
بچہ ارد گرد شہر میں بالکل قریب اور بھی اسی مسلک کی جامع مساجد موجود ہوں کیا نماز جمعہ
وہاں ہو جاتی ہے اگر نہیں تو پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ کیا ضروری ہے تفصیل کے ساتھ
مسلک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق جواب عنایت فرمائیں۔

سائل : محمد امین خاں دولتانہ

تحصیل بازار بہاؤ سنگر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یسی ہی ہیں جہاد کرنا جائز ضرور ہے مگر بالکل غیر مناسب ہے جب تک کہ
 ایک ملک کے میں مگر غلبہ ہے وہاں تاکیں ہے شاید کسی جانب کوئی غرض فساد
 ترنگہ اس پر ہے جس کی غرض فساد ہے بلکہ ہوں خیال آتا ہے کہ شاید کسی جہز کے تیل
 یہ تفریق و فساد ہے، نہ حد تک یہ شریعت اس کے شر سے بچے

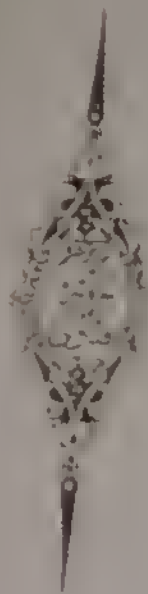
ہوں جائز کیوں لکھا ہے اس لئے کہ جمعہ کے لئے مسجد شرط نہیں اور یہ کسی
 کتاب میں کوئی ایسی شرط لکھی گئی ہے بلکہ سب سے پہلے جمعہ تو حضور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 دوسرے، فرمایا تھا وہ جنگوں میں ہی مدینہ منورہ کے قریب تھا جہاں تبرک کے لئے مسجد کی
 مسجد یادگاری بنی ہوئی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ تفریق و فساد و عداوت بہت بڑی مذہب
 جمعہ کو جمعہ کا ہی اس سے کہ سب جہزوں کو جمع کر کے ہے

شاید؟ غرض میں ہے کہ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**
 مسجد اور اسی سے توحشت ہر غم و ہر تنہا کے ایک قول میں شریعت کی حد تک
 مسجد ایک جگہ ہی ہو سکتا ہے رفتہ رفتہ دوسرے قول پر ہے کہ کسی مسجد یا مکتبہ
 جائز ہے، فتاویٰ دیگر اس میں ہے، **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**

[illegible]

و نه در علم و هنر و در هر چه که
و نه در هر چه که در دست و پا

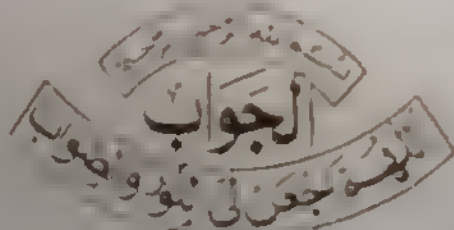
منہ نصیب ہر جزو کو از انہی غلط

[illegible]

بَابُ الْجَنَانِ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین و فاضلین کرام کہ اگر بیمار جنون میں ہو کر
 کھڑے ہونے کا حکم ہے یا درمیان میں ایک ایک کی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہونا چاہیے۔ بعض
 ائمہ میں فرق کرتے ہیں در کہتے ہیں کہ درمیان میں درشتوں کے کھڑے ہونے کی جگہ
 بغیر ان چاہیے۔ آیا ان کا یہ معمول و قول صحیح ہے۔



ناز میں مطلقاً مل کر صفوں میں کھڑے ہونے کا حکم ہے حضرت نس رضی اللہ

تے عنایت پر بخاری ج ۳ ص ۱۳۱ روای کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو سیاہ کر دو ورنہ غیب کی کھڑت ہو کہ بیشک میں قیامت میں تمہیں پہچانے دیتا ہوں۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۰)

پھر ج ۳ ص ۱۸۱ سنن نسائی ج ۳ ص ۳۰۰ بنی بن ماجہ میں حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دشمنوں کی طرح صفیں نہیں بناتے، عرض کی کہ فرشتے کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا: یہ صفوں کو پور کرتے ہیں ورنہ غیب کی کھڑت ہوتے ہیں۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۰)

کہ صف بنانا ایک عظیم الشان عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۰)

سنن نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صف بنائے اور اس میں سے ایک شخص کو ہلاک کر دے، اس کا اجر بڑھ جائے گا۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۰)

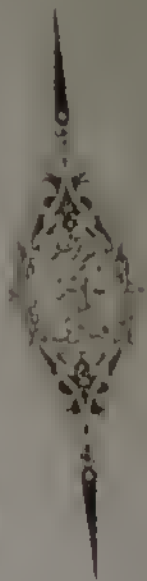
روای کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صف بنائے اور اس میں سے ایک شخص کو ہلاک کر دے، اس کا اجر بڑھ جائے گا۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۰)

سورۃ صف میں آیت: یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا

اور مٹھنا، ایہ وہی ہے جس کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ سے۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۰)

مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۰، محل آواز جنازہ میں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ صف بنائیں۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۰)

کہ مطلقاً ہمارے ہاں عورتیں ہرگز نہیں ہونگی۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۰)



تو بعض لوگوں کا دستور یہ ہے کہ وہ بے حد شریفیت سے اپنی چیزیں اور خیراتیں
 دنیا کی کس بات سے تو فرشتوں کے لئے بیکار ہیں۔ یہ تو بیکار ہیں کہ اپنے
 و اللہ تعالیٰ عطاء و عطاۃ حل شدہ ہو کر۔

منہ الغیر بہ خبر کو نہ انہ الغیر نہ

نتیجہ

الاستفتاء

مشکوٰۃ شریف میں کتاب الجنائز میں دو حدیثیں ہیں، ایک دوسری
 عن سبب فاصولہ لمدتہ، دوسری کے کسی راوی سے مروی ہے و
 موعظ لحد رہا لہ بقولہ عنہما بعد حدیثی حدیثی حدیثی
 دہائی حصہ لحد رہا لہ دہائی کے کسی راوی سے مروی ہے و
 بعد لحد رہا، بعض لوگوں نے کس حدیث سے وہ بد بخارہ کہ سن کر کیا ہے
 کیا یہ استدلال درست ہے کہ مشکوٰۃ شریف میں، یہ حدیث نہیں ہے بل
 لکرمای و نہ مدعو حدیث بعد لحد رہا لہ بقولہ عنہما بعد حدیثی حدیثی
 لحد رہا دہائی حصہ لحد رہا آپ کے خیال میں صلوٰۃ الجنائز، گروہوں کو نفی
 میل یا ریث صلیح نہیں، عا بعد جنازہ کی ہو تو تحریر فرمائیں

در سال ۱۳۰۲ هجری قمری در شهر تبریز

مکتبہ

مکتبہ

مکتبہ



مَدَدِ خُصْرُصِ نَوَسْ وَ

نَدْوَمِ نَسُو

مَدَدِ نَوَسْ

دَسْ



خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطْفِرُ مِنْهَا
وَسْوَكَمُوهَا وَصَلِّ عَلَى نَبِيِّهِمْ
سَاجِدًا مُخْلِصًا لَهُ الْحَمْدَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

کتاب الزکوٰۃ

مجلد دوم

الاستفتاء

سوال: دین کا مناسک میں یا رتابت میں کیا ہے؟
 جواب: رتابت میں ہے۔ رتابت کے لئے الیت سفیر، رتابت وغیرہ مناسک ہیں۔
 سوال: کیا ہے؟
 جواب: رتابت میں ہے۔ رتابت کے لئے الیت سفیر، رتابت وغیرہ مناسک ہیں۔

کی باقی ہے، اسی طرح مدرسین اور مدارس کے فاضلین کو اس مال سے غوا بھیجی جائے گی۔
 ہے، درمیان سے وضع فرما کر عند اللہ ماجور رہوں۔
 مستفیق: محمد حسن ازکراچی

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ ۱۶۰۴۰۸۱

الجواب

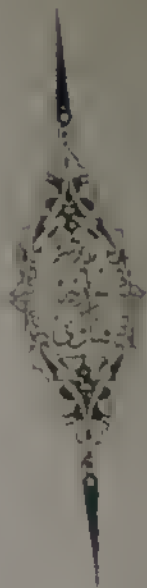
نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

انھم اھدئ الی الصواب انک انت اعلم بالصواب وانی

الیک انیب والیک المأب۔

زکوٰۃ وصول کرنے والے سفیر اگرچہ فقراء اور طلباء کی طرف سے جلتے ہیں لیکن
 انہیں فقراء وغیرہ کا وکیل نہیں بنانا چاہیے کیونکہ اس صورت میں طلباء وغیرہ کی تسلیک ضروری
 ہوتی ہے پھر بعد از تسلیک ان سے مال واپس لینا بھی ناپسندیدگی سے خالی نہیں اذریعہ کی

تسلیم شاذ و نادر کوئی ادارہ کرتا ہے گا لہذا اس پیچیدگی سے بچنے کے پیش نظر سفراء وغیرہ کو
 اس زکوٰۃ کا وکیل بنانا بہتر ہے تاکہ عدم تسلیک کی خرابی لازم نہ آئے اور اداروں کے
 منتظمین محضت سفیروں سے زکوٰۃ وصول کر کے مالداروں کی طرف سے بحیثیت وکیل
 اس مال کو مصارف حق میں خرچ کرتے رہیں اور شرعاً مالی عبادت میں نیابت جائز
 اور درست بھی ہے۔ راہ مدرسین وغیرہ کو اس مال سے بطور اجرت تنخواہ دینے کا سوال



بعض طرح فقر اور طلبہ کریہ دل دیا جاتا ہے اور ست زکوٰۃ سے دست بردار ہوتا ہے یا تو
 اور بڑھ کر یہ کہ اگر عامل مالدار ہو تو بھی اسے اس زکوٰۃ سے تنخواہ دینا جائز ہے
 کہ اس نے اپنا وقت نکال کر یہ کام کیا۔

صاحب روح المعانی زیر آیت وَ نَعَمْ مَدِينٌ عَلَيْهِ يَكْتُمُ فِيهِ وَ سَه
 حَلَّتْ لِلْفَنَىٰ مَعَ حَرَمَةِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِ لَمْ يَفْرَغْ نَفْسَهُ يَهْ
 الْعَمَلُ فِيهِ حَتَّاجٌ إِلَى الْكُفَايَةِ وَالْعَنَى لَا سَمْعَ مِنْ تَمَاولِيهِ عَمَد
 الْحَاجَةِ كَابِنِ السَّبِيلِ كَسَفِي لِيَذْأَتُهُ وَ لِيَحْتَقِنُ فِي نَدْمِ
 شَبَّاهَا بِالْأَجْرَةِ وَ شَبَّاهَا بِالصَّدَقَةِ فَلاَ يُعْتَبَرُ بِرِثْوَنِ عَمَلِهِ
 رُوحُ الْمَعَانِي ج ۱۰ ص ۱۲۱ بعینہ ہی عبارت بحر الرائق میں موجود ہے ج ۱ ص ۵۵ و فی مہ
 الْفَقَارِ بَعْدَ ذِكْرِهِ مَا مَرَّ عَنْ نَبِيِّنَا مِنْ تَعْيِينِ حُلِّ لَدَفِ
 لِلْعَامِلِ الْغَنَىٰ بِأَنَّهُ فَرَّغَ نَفْسَهُ لِنَهْدِ نَعْمٍ مَحْمُودٍ
 الْكُفَايَةِ اِثْمٌ قَالَ وَ جَهْدًا لِيَحْتَمِلَ يَقْوَىٰ مَا سَبَّ وَ فِصْ
 الْفَقَارِ اِنْ طَالِبُ تَعْلِيمٍ يَحْوُرُ لَمْ يَبْ حَذْ لِرُكُودِ زَكَرِ
 غَنِيًا اِذَا فَرَّغَ نَفْسَهُ لِفِدَاةِ لِعَمَلِهِ وَ سَتَقَدَّمَ لِكُودِهِ حَرِ
 عَنِ الْكُسْبِ وَ الْحَاجَةِ دَاعِيَةً لَوْ مَا لَمْ يَدْمُ مِنْهُ وَ يَتَكَدَّرُ رُتَبُهُ
 مَوْثُوقٌ وَ عَزَاهُ إِلَى السَّوْقَاتِ رَمَحَهُ لِيَخْلُقَ عَلَى لِحْوَ تَزْجَرُ

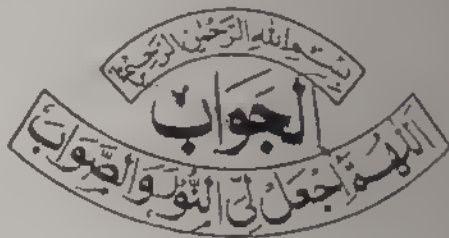
ان عبارات سے ثابت ہوا کہ مدرسین حضرت کو تعلیم و تدریس کی اجرت اور تنخواہ
 زکوٰۃ کے مال سے دینا جائز ہے اگرچہ وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں ورنہ اس کی سنت تعلیم و تدریس
 کے لئے اپنے کو وقف کر دینا سب سے زیادہ علم بالصواب و بہرہ دہی و اجر و ثواب۔

حبیب رحمہ اللہ و اشقر ابو الطاہر محمد رمضان خادِم الحدیث مدار العلوم کھنجر العرش
۱۲ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ ۱۶-۷-۸۱ بمقام پنجیس

مذہب و مکتب میں جو کچھ ہے اسے تحریر فرمایا۔ (مرتب)

حضرت مولانا صاحب مدظلہم العالی

بیکہ سہ درجہ اللہ و برکاتہ: حسب الحکم یہ مختصر یعنی قلت فرصت اور مشاغل کی وجہ سے
تحریر کیا جا رہا ہے میری صحت بھی یوں ہی ہے اس پر نظر تحقیق فرمائیں، اگر پسند آئے تو اطلاع دیں
ورنہ جو چیزیں نظر ہو تو اس سے مطلع فرمائیں۔ والسلام مع الاکرام
الفقیہ ابو الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ



زکوٰۃ وصول کرنے والے زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے کہیں ہو سکے ہیں کیونکہ فقراء
کے لئے کہیں بننے میں بڑی سزا ہے۔ دیکھئے فتاویٰ عالمگیری طبع مجددی کانپور ج ۲ ص ۳۵۲
میں ہے وہی علیٰ ہذا مسائل ابنتی بہا اہل العلم والصلحاء
میں علماء دین سے فقراء سے یا اختلاف بعضہا بعض یصیر
صالحہ دین

پھر ان سفراء و مدبرین و غیر جم کو جو لغوی غلط تو ضہ و رمیز نگاران کو زکوٰۃ کے غلط
قرار دینا تو مشکل ہے کیونکہ وہ تو حسب نفس قرآن کریم و العاصدین عیب میں و مدبرین
ادہ و دسر علمہ تنخواہ خوار عاملین علیہا میں داخل ہی نہیں تو یہ قوت سے تقریباً ب راستہ
ہر جانتے ہاں اس کی ایک اور شرعی صورت ہے وہ یہ کہ دینی مدرسے کے طلباء فی سبیل
میں داخل ہیں اور ان کے ضروریات خوراک اور رہائش و روشنی تعلیم وغیرہ خرچ کرنا
بھی طلباء پر ہی خرچ کرنا ہے اور اس کی دلیل کہ طلباء علوم دینیہ فی سبیل اللہ میں غنیمت
فی سبیل اللہ کا اطلاق ہی ہے۔

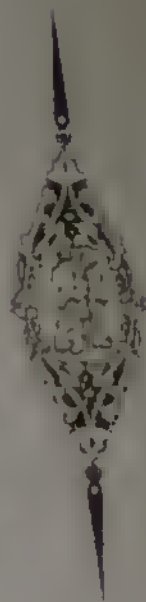
بدائع صنائع ج ۲ ص ۲۵ طبع مصر میں ہے و ما قولہ تعالیٰ سیرۃ
عبارة عن جميع القرب فیدخل فیہ کل من سعی فی طاعة الله
وسبیل الخیرات اذا کان محتاجا اور در المختار علی حاشیۃ الشامی ج ۳ ص ۱۳
میں اسے مقرر رکھا اور علامہ شامی علیہ الرحمہ نے بھی مقرر رکھا بلکہ اس کی تائید فتاویٰ ظہیریہ
اور مرغینانی سے نقل کی اور علامہ شلبی علیہ الرحمہ نے بھی تبیین الحقائق ج ۱ ص ۹۰ میں
نقل فرمایا اور طحاوی علیہ الرحمہ نے در المختار کی شرح ج ۲ ص ۲۲۵ میں نقل فرمایا و بحر حق ج ۳ ص ۲۲
میں بھی نقل فرمایا اور اس تفصیل کو پسند فرمایا اور الاکلیل علی الدارک ج ۲ ص ۲۶۰ میں بھی جواز کی تصریح
فرمائی طلباء کے لئے اور تفسیر مظہری سورہ التوبہ مطبع فاروقی ص ۲۳۹ میں ہے فاروقی
ان لا یخض فی سبیل اللہ بالحج ولا بل لغز و سبل یتروک بحکمہ
ومن سائر ابواب الخیر و من انفق ماله فی طلبہ لعلم صدق
انہ انفق فی سبیل اللہ اور تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۱۳ میں ہے و فی سبیل اللہ
لا یوجب القصر علی کل الغزۃ۔

نیز یہ قاعدہ کہ عموم الالفاظ لا یخصہ خصوص السبب اور



العشرة المعروفة بالحدود بمكة الرسول كقاعدة سلمية یہ ہے کہ الاطلاق مستلزم
 لنقص لنفاطباء یقیناً اس طلاق میں داخل ہیں اور سرحدی کا یہ اعتراض جو عمل رشامی اور
 طحاوی نے نقل کیا درعوضہ شیخی نہیں تو اس کا جواب علامہ رشامی اور منشاخسر و حنفی نے سلمیہ الاحکام
 ج ۱ ص ۱۸۹ میں دیا اور شعر من الدرر قال فی تطہیرینہ فی سبیل منہ
 قیل طبہ لعلہ و قال السرحدی قلب بعد فان لایہ سرحد
 ونیس بعد کث قوم ثم قلت واستعدہ بعد ان طب لعم لیس
 لا استفادہ لاحکام و عمل بملغ طب لعلہ سرحد من اثر مضمون
 السرحدی نہ عیب لیسویم عند صاحب نصفہ و لنفسہ بخلاف
 بعد و حیدر خصوصہ و عند قال فی لیسویم فی سرحد منہ جسم
 القرب فمدح فیہ کل من کان فی طاعة منہ و سبیل لیسویم
 و کل صاحب ثم رشامی ج ۱ ص ۱۹۱ اور الاکیل ج ۲ ص ۲۰۰ میں ہے قلب
 و رأیت فی جامع الفتاوی و بعد و فی المنسوط لا یجوز دہ
 سرکوة فی من سکت لیسویم لا فی طب لعلہ لعلہ امری بصفہ
 لحجہ لیسویم علیہ الصلوۃ و السلام یجوز دہ سرکوة لعلہ
 و کان نہ سکت و بعد رشامی میں ہے قولہ لا رطب لعلہ
 ی لیسویم ثابت ہو کہ یہ سبیل وغیرہ تنخواہ و رملہ کو جو مال بان علم کے لئے ہی ہیں
 اس زکوۃ دینا طلبا کو ہی دینا ہے۔

و منہ تدی علم باصواب و لیسویم و اسلام علی حبشہ



منہ النقیۃ الی الخیر محمد نور اللہ انعمی غفرلہ
۱۲ اشوال المکرم ۱۴۱۵ھ

ذیل کا فقرہ اجڑت مسودہ کائنات سے متبتہ ہیں یہ ستفراغ نہیں ہے
یہ فقرے فتاویٰ نور سیک کے قدسی نسخے میں نہیں ۱۲۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد و رسل علی رسولہ سکرہ

چند لوگوں اور پٹاری سے پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ سیا پانی قصبہ جوبہاڑ سے
سیرب ہو دراصل تیار ہو جلتے تو وہ چاہی شہار نہیں ہوتا۔ اس طرح یہی ہے اور گورنٹ کے
نزدیک بھی یہی ہے اس پر کہ ملک زمین کو نہری کی طرح خوش چشتی مایاں پر جوتی ہے بہتہ
گورنٹ کے حساب بٹائی میں چاہی کی طرح چوتھائی درج ہے در زمیند بھی اگر پانی مریع کا
لانا کرے تو چوتھائی وصول کر لیتا ہے۔

بہر حال خوش چشتی کا بوجہ بھی یہی چاہتا ہے کہ زمیندار کو نہری کی طرح زیادہ
حصہ ملنا چاہئے اور مزارع کا بھی اس میں نقصان نہیں کہ چاہی پانی کے بوجہ سے زیادہ ہو جائے





صَوْمُ رُوَيْيَّةَ وَحُمُرُ الرُّوَيْتِ بِفَرْعَيْهِ
يُنَادِيهِ رُوَيْيَّةَ وَحُمُرُ الرُّوَيْتِ بِفَرْعَيْهِ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُدُّهُ بِقُرْبِهِ
”جو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے تو وہ ضرور اس کے قرب سے رکھے۔“

بَابُ فَعْلِيَّةِ الْهَلَالِ

الاستفتاء

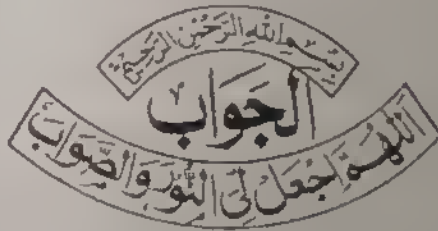
کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بڑا نہیں آباد مسلمان
برہ چاند کی تاریخ کا تعین کس طرح کریں کیونکہ یہاں اکثر دہشتہ قطعہ ابر تو درہتا ہے۔
چاند تو چاند کئی کئی ہفتے سورج بھی نظر نہیں آتا۔ خاص کر روزے در عیدین کے
موقع پر تو بہت مشکل بن جاتی ہے، بعض لوگ سودی عرب کی پیروی کرتے ہیں
بعض پاکستان و ہندوستان کی اور بعض مراکش کی۔ اس دفعہ ایک بڑی کثرت نے
مراکش کی پیروی اختیار کی کیونکہ یہ ملک یورپ کے نزدیک تر ہے مگر اس پر سوال
یہ ہو کر خبر کے درجے جو اختیار کئے گئے ہیں وہ شرع میں معتبر نہیں مثلاً مسیون

در اجبار، دی وغیرہ اور اگر حدیث شریف کے مطابق تیس پورے کے پورے
و اس کی ابتداء کا تعین کیسے ہو گا اور ہر ماہیس دن پورے نہیں کئے جاسکتے۔

غیر مقتدین سورج کے طلوع و غروب اور نمازوں کے اوقات کے تعین

کے لئے آبزرویٹری سے کام لیتے ہیں اور چاند کے بارے میں بھی اس پر بھروسہ
کرتے ہیں حالانکہ گذشتہ بار ثابت ہو گیا کہ آبزرویٹری کے مطابق چاند طلوع نہ ہوا
اس کے باوجود بعض لوگ اصرار کرتے ہیں کہ آبزرویٹری کو اپنا لیا جاتے تاکہ ہمیں
وقت سے پہلے معلوم ہو جائے کہ عید کب ہوگی اور چھٹیاں لیکر نماز عید میں مل سکیں
جیسے سعودی عرب میں پورا اسلامی کیلنڈر اسی آبزرویٹری (تجربہ گاہ برائے سیارگان) کے
مطابق تیار کیا جاتا ہے اور اس پر پورا نظام حکومت چل رہا ہے وہاں انگریزی کیلنڈر
نہیں ہوتا۔ وہاں روزہ عید اور حج وغیرہ کا بہت پہلے اعلان کر دیا جاتا ہے جس سے پبلک
بہت سکھی ہے۔ برائے مہربانی وضاحت فرمائیں۔

نوٹ : استفتاء بذالندن سے بواسطہ حضرت مولانا علامہ پیر کرم شاہ صاحب
برغلم بیہ شریف مورخہ ۸۰-۵-۲۲ کو موصول ہوا۔



لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ جَلَّ وَعَلَانِيَةُ ارشاد فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الْقَوْلِ
مِنْ حَرَجٍ سُوْرَةُ الْحُجَّاتِ ۴۸: ۱۸ وَفَرَّغْنَا مِنْكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالْأَيَّامَ وَالْأَسْوَاقَ وَالْأَسْوَاقَ

لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَمَلًا يَكُونُ فِيهِ شَرٌّ مِنْ أَنْ يَكُونَ فِيهِ نَصْرٌ» (سورة البقرة آیت ۱۸۵) لہذا جاننا کہ ہر شے میں بھی کوئی مشکل نہیں پائی جائے گی۔
 روایت یعنی دیکھنے پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جس شے میں نصرت ہو، اللہ تعالیٰ اسے
 قلیل سے (سورة البقرة آیت ۱۸۵) اور صحیح حدیث شریف میں بھی یہ فرمایا ہے کہ جو شے میں نصرت ہو۔
 وانظر السورۃ (صحاح ستہ وغیرہ)

بہر حال شرفِ روزہ اور عید کا دار و مدار دیکھنے پر ہے نہ کہ غیر مسلم یا غیر مذہب کا۔
 کوئی اعتبار نہیں۔ ہمارے علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے اور صد بار تجویزوں سے ثابت ہے
 کہ ان تجویز کا ہوں کے مقرر کردہ اوقات غلط ثابت ہوئے اور سعودی عرب میں بھی یہ ساری
 کیلنڈر سال کا ہوتا ہے مگر اس پر دار و مدار نہیں چنانچہ کئی مرتبہ مجھے جرین شریفین کی حضری
 نصیب ہوئی اور تجربہ ہوا تو دو مرتبہ نمازِ عشاء اور تراویح بھی حرم شریف کے ہمارے چھوٹے
 بعد میں عید کا اعلان ہوا کہ کسی اور ملک سے ریاض میں چاند کی طلوع اُسی در یک مرتبہ
 چاند دیکھنے کے بعد حج کا دن مقرر کر کے اعلان بھی کیا گیا مگر چند دنوں کے بعد تو یہ کہ
 حج اس دن نہیں۔

بہر حال قرآن کریم اور حدیث شریف سے صاف صاف ثابت ہے کہ روئے
 چاند دیکھنے پر ہے بکثرت صحیح حدیثوں سے بھی یہی ثابت ہے لہذا ہمارے فقہاء کرام
 نے یہی حکم لگایا ہے کہ نجومیوں اور حساب دانوں کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

رہا لندن کا معاملہ تو اس میں بھی کوئی مشکل نہیں کہ دوسرے ملکوں میں چاند
 نظر آجاتا ہے اور ممالکِ اسلامیہ میں ٹیڈیو پر اعلان کر دیا جاتا ہے تو جس ملک میں اسلامی حکومت
 کی طرف سے باقاعدہ شرعی طریقے پر وقت ہونے کا اعلان کیا جائے جیسے کہ پاکستان
 میں بھی سالہا سال سے ہو رہا ہے تو اس اعلان پر رمضان شریف کا روزہ اور عید بھی
 کر سکتے ہیں کیونکہ قولِ محقق مفتی بہ یہ ہے کہ جب رویتِ ہلال شرعی طور پر ایک جگہ

مات ہو جاتے تو دور و نزدیک کے تمام مسلمانوں پر عمل لازم ہو جاتا ہے بشرط حصر و بقا
تحت مذکورہ ضمن غالب و ریقظاً ضروری انہیں کہ ہر ایک مکلف کو اس کا علم شہادت میں
یا کہ تشریع سے بدو و سہ و واسطہ شائدین یا خبر تکفیز حاصل ہو تو لزوم و رنہ نہ ہو۔

نفاذی میکیہ ج ۱ ص ۱۰۰، شامی ج ۲ ص ۱۴۵، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۴ میں ہے

وسطاً من یسندہ و ذکر شمس زئیمۃ النحوی فی ظہر
مدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فی ظاہر الروایۃ
بحور لا یصریح بتحرری کذا فی تسحیط اور یہ جواز و وجوب پر بھی صاف
کہ تحریری سے غلبۃ الظن و غلبۃ الفتن سے وجوب واجبات ثابت ہو جایا کرتا ہے شامی نے
ذکر یہ کہ تحریری بقیۃ غلبۃ الفتن و ہی کا یقین کما تقدم اور ایسی ہی
پر شامی ج ۲ ص ۱۰۶ میں ہے ان غالب الراۃ حجة موجبة لتعلل
و نہ فی زحکم سمنانہ المیقین اور ایسی ہی ہدایہ وغیرہ مقدمات میں ہے
بنا بر یہ شامی علیہ الرحمہ نے توپوں کے فائر وغیرہ علامات بتینہ کو باعث لزوم قرار دیا۔

مختار الخالق ج ۲ ص ۲۷۰، رد المحتار ج ۲ ص ۱۲۵ میں ہے لانس علامہ
حافظ ابن عسکری غلبۃ الفتن و غلبۃ الظن حجة موجبة للعس
کہ صرح جوابہ تھی کہ فائر کنندہ وغیرہ کی عدالت بھی شرط نہیں۔ رد المحتار ج ۲ ص ۱۲۵
یہ فرود تین مستند علان المدفع فی زماننا یفید غلبۃ الفتن
و کہ کہ صریح مدفع سنا۔

مہل سنت تل حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحقیق مذکور کو برقرار رکھتے ہوئے
سہل و آسان بات ص ۲۲ میں فرماتے ہیں: "حاکم شرع کے حضور شہادتیں گزراں



نہ حکم ہند کہ کیا شخص کس دیکھتا سنتا ہے بگڑ کر کہ سہ سہ بیٹے کسی ہیں۔
 عدالت معروضہ معروضہ قائم کی جاتی ہے جیسے توپوں کے فیروزہ دھن ورنہ وغیرہ وغیرہ
 زمین عدالت ہی نہیں بلکہ سرحد انڈیان و مادی بگڑ کر کہ سہ سہ بیٹے کسی ہیں۔
 اگرچہ فاسق ہی کرے۔ فتاوے عالمگیر ج ۴ ص ۸۰ میں سب سہ سہ بیٹے کسی ہیں۔
 مقبول عدل لا کان او فاسق بلکہ انبیا رات وغیرہ اور ان کے قبور و میت پر کہیں کہ
 اعلام جس کے ارکان علمائے کرام ہیں اور حکام اسلام کہ بتوہم و انتقام کہ بعد از ثبوت شرعی
 بذریعہ ریڈیو اعلان عالم کر دیا جائے گا پہلے ہی مشہور ہو جائے گا کہ نشریات رتیرہ جازات
 ختمہ پہنچی ہو کر تے ہیں جو حکام و عوام سے نہاں نہیں رہتے۔

یہ ایسے قرآن و مقدمات ہیں جن سے عنان تو عدل نہروا کہیں مفید شہین
 بن جاتی ہے۔ شہین ج ۲ ص ۱۲۸ میں ہے۔ من حصہ صد صد صد صد صد صد
 ہاں انگریزی دور اور پاکستان کے ابتدائی ایام میں یہ حاکمیت متمدنہ تھی تو اس وقت عدم
 اعتماد کا فتوے تھا مگر اب جبکہ حکومت پاکستان کی طرف سے ثبوت شرعی پر عدل کیا جا
 ہے تو اعتبار ضروری و لازم ہو گیا اور ان دلائل میں دور و نزدیک کا کوئی فرق نہیں کہ
 لا یخفی علی اولی النہی لہذا منۃ الخالق میں فرمایا ج ۲ ص ۴۰ و مضمر و حور
 العمل بہا علی من سمعہا من کانتا باعہا لیس مصر کہ جس نے مصری
 و حوہا کہ یا یجب العزم علی من لیس مصر لیس مصر و حوہا کہ
 فبشہادۃ الشہود کہ فی رسالۃ افادۃ لیس مصر ہوتا ہے نور یہ جلد دوم
 میں ص ۱۲۹ سے ۱۳۵ تک ہے۔

رہے جبارت و رئیسین وغیرہ اور معتبر نہیں جس اسلامی ملک کے متعلق ہے اور
 یہ بات کہ وہ شرعی ثبوت کے بعد ریٹیل سے ملان کرتا ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے یا نہیں
 کہ بزرگ میری یہ چاند کے بارے میں اعتماد کرتا تو وہ قرآن کریم اور حدیث کے مخالف ہونے کے
 سبب منظور نہیں ہوں مازوں کے اوقات کے متعلق ہو سکتا ہے جبکہ کوئی مسلمان دیندار
 مذہبیت عقائد سے حساب لگائے۔ لوگوں کے اصرار سے احکام شرعیہ نہیں بدل سکتے۔
 . نہ بد و غور و حصول نہ مافی علی حسبہ را کہ موعود

یہ وصاحب و - حک و سید

موزہ انقیاد بوجہ کثیر غور و تامل لیس فی غفرانہ

۲۰ ۵ ۶۰ ۱۱ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۰



تَحِجُّ سَمِيرُوزِیْسُ لَهْ جَرَحَهْ لَهْ اَجَنَّهُ سِر
بِهْ سِر وِ بَسْزِهْ جَنَّتِ قِسْ

وَبَلَدٍ عَلَى نَاسِ حِجْرِ بُيُوتِ
مَنْ مَسَّطَاعَ نِيهِ سَنِيْدًا زَمَنًا
نَسَبًا سَوَابًا سَوَابًا سَوَابًا
رَبِّ مَسَّطَاعَ نِيهِ سَنِيْدًا

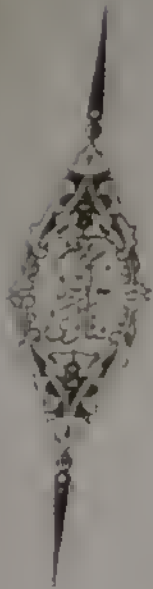
کتاب الحج

الاستفتاء

خدمت جناب قبلہ فقیر غفرلہ: کون جہاد و غیر مجبورانہ حسب نفیس حالت رکھتا ہوں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مذہب مسند کہ زید نے اپنی
اور اپنی بیوی کی درخواست حج کے لئے دی۔ بھئی و بھئی حداد نہیں آئی تھی کہ زید فوت ہو
سکاں و ذات کے چند دن بعد منظوری گئی۔

بصورت حال یہ ہے کہ زید کی بیوی جو کہ عدت میں ہے دو حج پر جا سکتی ہے
یا نہیں کیونکہ اگر عدت کا لحاظ رکھے تو بدھنگی کہ تاریخ نکاح جہانگ در حج فرض رہ جائے گا
وہ اگر حج پر جائے تو عدت کا مسئلہ درپیش ہے۔ مگر کی کے وہ بین پریشان میں کیا کریں



اے بیٹا! تجھے کتنا پرکھنا چاہئے۔ اگر تیرے پاس
 حقیقت ہے تو اس سے پہلے کہ تیرے پاس ہو جائے۔ اگر تیرے پاس
 حقیقت ہے تو اس سے پہلے کہ تیرے پاس ہو جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علیہ وسلم

و صلی اللہ علیہ وسلم

قرۃ العقیقہ ابو نعیم محمد بن عیسیٰ غفرلہ

۲۱ رجب المرجب ۱۴۱۵ھ



لَنْ يَكُ حُرٌّ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ أَخَذَ بِهَا بَطِلَتْ
فَتَنِيَّتِي مِنْهُ

”کون سے کی سنت سے جس شخص نے میری سنت کو مٹا دیا

”میرے حق پر نہیں ہے۔“



وَتَكْفُرُوا بِالْآيَاتِ مِنْهُ

وَنَكْمُرُ بِهِمْ لَبِئْسَ مَا يَكُونُونَ

کتاب النکاح

الاستفتاء

بخدمت قدس قید و مقید حضرت فقیہ شمسہ ریختہ

ابن علیہ الرحمۃ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے جد زرش ہے کہ آپ کو غلام محل خیریت سے ہے
اور وہ اپنے آقا کی خیریت کا جواب سے صوات حوں کئے کہ بارگاہ عیسیٰ میں یہ لفظ
کلمہ بہرہ وریہ لفظ یک پچیدگ کو حل ہے جو کہ آپ ص فرمیں گے کہ سے کہ
وجہ دہارے لئے باعث فخر ہے کہ آپ کی حیات ہمارے سے باعث رست و رحمت ہے
کہ ہے کہ آپ ص مسئلہ کا صحیح جواب بتا دیں قرآن کریم، عادت طیبہ و رتور
سہ جہان میں کر کے مفصل طور پر بیان فرمیں گے کہ حضور کی بڑی معجزاتی ہوں کہ آپ

مردی جان میسر ہوگا۔ جب بھی ہم برائے کے کافی حسان ہیں۔

مردی صاحب سے دو لاکھ نکاح کے تین کھے پڑھائے میٹھیں اور میدان میں یہ وہ وقت
بھی بڑھیں اور بوجب و قبول بھی کرنا اور بوجب و قبول کے بعد اس سنہ درہم ہر گز
نہ از میں پڑھا جاتا ہے درہم اور سورہ کافرون در سورہ فدا میں اور فرما
سورہ سس در قرآن یک کی مختلف آیت میں اس میں پڑھا میں اور تیسری قسم کی
نکاح کی مہر میں بہت سے آیتیں ہیں، سنی مجلس میں ایک مودی صاحب نے فرمایا
جو کہ انہوں نے کہہ دیا تھے کہ میں نے مودی صاحب نکاح خوب کو کہہ کر مودی صاحب
اپنے نکاح کو خلیفہ و مودی صاحب نے فرمایا کہ میں نے تو ان کی طرح ہر گز نکاح کیا ہے نہ ان
اور ان صاحب مہر خلیفہ نے نہ تو نکاح کی شہادت ہے، نہ ہی خلیفہ نکاح کا ان کے درجہ
میں ہر گز نہ کا بھی۔ مہر یہ جاسے تو نکاح میں بھی ہو سکتا ہے نکاح صرف یہ بت قرار
کو جس نام سے مہر بک و قبول نہ کرایا جاسے تو نکاح درست نہیں ہے وہ نکاح غرض میں
صاحب نے صحیح سے تمام مضامین پر مودی کے جواب سے رضویہ جو دو کا تولد دی و نکاح
و مختار کو بھی ہے، یہ ایک صاحب مہر کے کسی یہ کہتا ہے نہیں ہیں اور بتوں میں مہر
میت ہے، یہ صاحب کے ہر گز نہیں پڑھتا ہے، یہ پڑھتا ہے کوئی صاحب
کہ انہوں نے کہہ دی کہ صاحب کے نکاح میں ہر مودی صاحب جو بہت سے کہہ دیا
اسے تھے وہ بھی کہتے ہیں کہ صاحب نہیں ہو اس کے رخصتہ کہیں نکاح ہی بہت ہے اور صاحب
ی نہیں ہے تو انہوں نے کہہ دی کہ صاحب کے نکاح میں خلیفہ کوئی مان نکاح نہیں ہے کہ
نکاح درست ہے

بہت سے حضرات جو کہ صاحب کے نکاح میں ہر گز نہیں ہیں اس میں



نکاح کا خطبہ صرف سب سے یا سنت جو احادیث میں آیا ہے مگر حکم میں آیا گیا
 کہ اگر وہ پڑھ جائے تو کئی حدیثوں میں بغیر خطبہ کے نکاح پڑھنا بھی آیا ہے چنانچہ ابن ابی اودہ
 ج ۲ ص ۸۰ میں حدیث مرفوعہ میں ہے کہ بنی سلیم سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرماتے ہیں حضرت فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امامت بنت عبد المطلب
 فاسحی من غیرہا بیستہد کہ میں نے حضور سے امامت بنت عبد المطلب کا رشتہ
 طلب کیا تو حضور نے مجھے نکاح کر دیں بغیر خطبہ پڑھنے کے۔

عروجن المبرور شرح ابوداؤد میں ہے کہ سوال کیا گیا کہ کیا نکاح بغیر خطبہ کے جائز
 ہے تو جواب دیا کہ حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ حدیث سہل
 بن سعد الساعدی المتقدم لان الخطبة لم تذكر في شيء من
 طرفه قال الحافظ تحت حدیث سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کہ اس کے کئی اسناد میں مگر کبھی خطبہ کا ذکر نہیں تو حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ
 اس حدیث کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ نکاح کی صحت کے لئے خطبہ شرط نہیں۔

فتح الباری ج ۹ ص ۷۷ میں ہے وفيه انه لا يشترط في صحة
 العقد مقدم الخطبة اذ لم يقم في شيء من طرق هذا الحديث وقوع
 حمد ولا شهود ولا غيرهما من امر كان الخطبة کہ اس حدیث سہل کے
 فوائد میں یہ بھی ہے کہ خطبہ کا ہونا نکاح کے لئے شرط نہیں۔

نیل الاوطار شرح منقذ الاخبار میں قاضی محمد بن علی شوکانی جو غیر مقلدوں کے
 ماہر ہیں کے ج ۲ ص ۲۶۴ میں ہے بتا استحباب الخطبة للنكاح اور پھر

اس باب میں متن میں وہی حدیث ابی داؤد ذکر کی ہے جس میں ہے کہ
 فیروز الملوطار کے ج ۶ ص ۲۶۶ میں ہے کہ خدو لہر نعمت سے
 حائز بغیر خطبہ و هو قول سفار لہ دندہ سر من ہر بعد
 انہ فی ویدل علی الحواز حدیث سنن من سرہم مد
 فیكون علی هذا الخطبة فی الکاح مدود ورجعت فقہ کریم
 بھی کسی کتاب میں خطبہ کو کرکین نکاح نہیں فرمایا بلکہ اکثر تو کرکین نیک بخت و مختار و
 قطاوی ج ۲ ص ۵ اور شامی ج ۲ ص ۳۵۹ و ج ۲ ص ۳۰۰ بحر روق ج ۲ ص ۸۰
 والنظم من الدرد ویندب اعداء و تفہم محصب نیز یہ پشمر
 ج ۲ ص ۱۱۸ میں ہے ومن ذلک قول عامة لعلاء ر خطبہ سے
 ولست بواجبة ومع قول داؤد انها واجبة نیز تمہامہ ج ۲ ص ۱۰۰
 میں ہے والخطبة والنکاح لیست بشرط عند جمیع سفیاء زرد و
 فان قال باشتراط الخطبة عند العقد۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ص ۴۴ ج ۲ ص ۸ کے حاشیہ میں صحاف
 اور ج ۲ ص ۹ کے حاشیہ میں مالکیہ اور ص ۱۰ میں حنابلہ اور ج ۲ ص ۱۱ میں شافعیہ
 کو خطبہ مندوب ہے یا سنون، پہلے دو ندب کے قائل اور پچھلے دو سنت کے قائل ہیں
 بہر حال مذاہب الاربعہ اور ان کے غیر سے کسی مجتہد کا قول ندب و سنت کے غورہ نہیں
 البتہ داؤد کا قول وجوب لکھا ہے جو بلا دلیل معتبر نہیں اور وہ بھی جماع، مت کے بعد ثابت
 کہ وہ نکاح جائز ہے اور مولوی صاحب کا قول بلا دلیل بالکل غیر معتبر ہے، ایسے لوگوں
 پر لازم ہے کہ مشروع اطہر پر افتراء نہ کریں اور ناری نہ بنیں، سورہ نحل کا ارشاد مبارک
 پیش نظر رکھیں فرمایا وَلَا تَقْسُوا السَّيْفَ لِيَسْفَىٰ بُكْرَتُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

وَعَدَ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ لِكُتُوبِنَا إِتْقَانًا يَأْتِيَنَّهَا عَاقِبَةٌ
مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوهُنَّ أَمْوَاعًا مُصْنُوعًا لَمْ يَمْشِ عَلَى مِثْلِهَا
بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝۱۳۶ (۲۱۶)

وہ اللہ تعالیٰ علم و عہد سے تمہارا حکم و صلی اللہ تعالیٰ

علی حبیبہ الرحمہ و برکت و سلم۔

حقہ الفقیر ابوالکحیر محمد نور اللہ انیسوی غفرلہ

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۲۳-۳-۷۹

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں
کہ مسماۃ نور الہی دختر خان محمد قوم باچھی سکھ منچریاں تحصیل دیپال پور میں رہتی ہوں یہ
واقعہ خاص منچریاں میں ہوا ہے کہ میں سسی سلیمان قوم ملاح کے ساتھ اپنی رضا سے چلی گئی
تھی مگر اس نے میرے ساتھ دھوکا کیا، مجھے لاہور بھیجا اگر کسی اور شخص کے ہاں بیچ دیا مگر
مجھے کوئی علم نہ تھا کہ ہم نے یہاں رہنا ہے یا کسی اور جگہ چلا جانا ہے۔ مجھے یہ کہا کہ میں
صبح آؤں گا تو پھر کسی جگہ رہائش کریں گے۔

میں سسی سلیمان ملاح تو پھر واپس نہ گیا تو جن کو سلیمان مجھے بیچ گیا تھا تو انہوں نے
صبح مجھے نہ کر لیا اور کہا کہ وہ مجھے تجھ کو بیچ کر ملا گیا، اب ہم تمہارے ساتھ نکاح کرینگے
تو میں دقت پور پتہ چلا کہ میں نے مجھے فروخت کر گیا ہے تو وہ جو میرے لینے والے تھے



پاکستان شریف لے آئے۔ انہوں نے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو میں بہت کوششیں تو کر لی
اپنے کوئی دوا آدمی ہوا کہ ایک کاغذ لکھا، خدا جلنے کیا لکھا، مجھے انہوں نے بہت دھمکیاں
دی کہ نکاح پڑھ، مگر میں نے کوئی لفظ اختیار نہیں کیا، پھر انہوں نے میرے زبردستی انگوٹھے
لگوائے تو پھر تھوڑے دنوں میں میرے وارث واپس لے آئے۔ اب میرا نکاح ہوا یا نہ؛
نیز مولوی نور احمد ولد مولوی شرف الدین صاحب چک تھری دساوے ورنے بھی شہادت
دی ہے کہ سماء نور الہی کو جب واپس گھر لائے، دریافت کرنے پر اس نے یہی جواب دیا کہ
میں نے کوئی نکاح نہیں پڑھا۔ فرضی کاغذوں پر زبردستی میرے انگوٹھے ثبت کر دئے گئے
مولوی نور احمد کا بیان کہ میں خود بھی پاکستان شریف کے نکاح رجسٹراروں کے پاس گیا اور
دریافت کیا تو سب نے جواب دیا ہمارے ہاں یہ نکاح برگز نہیں ہوا اور نکاح کا کوئی کاغذ
دیگر نہ پایا لہذا براہ کرم جواب فتویٰ سے مشکور فرمائیں۔ بنیوا تو جسروا۔

السائل: بذریعہ سستی پہلوان قوم ناچھی

چک تھری دساوے وال
تحصیل پاکستان ضلع ساہیوال



اگر سوال واقعی صحیح ہے تو یقیناً نکاح نہیں ہے۔

و بسم اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم
 لہو صاحب و مالک و سلم

نہض الغیر لہو الخیر فی نور التعلیمی نغیر

۲۸ صفر مغفر ۱۳۹۰ھ

۶۰۵۶۹

الاستفتاء

حضرت مولانا مولوی محمد نور صاحب بصیر پور

لہو صلیک

کیا فرماتے ہیں بڑے فتویٰ شریعت و عدالت سے، ان جبکہ ایک عورت جس کو ۳۵ سال درندہی ہے، اس کی دوس کے خانہ مرحوم سے دو بڑیاں، ایک لڑکا ہے، اس کی لڑکی اس کے بھائی کے پاس ہو، اس کا نکاح جب ایک شخص سے کریں مگر اس کے دربار اس کے پاس موجود نہ ہوں، عورت درندہ اس کے دربار سے جازت نکاح حاصل کی، جبکہ قاضی صاحب نے مرد کو بیجاب اور زراعت کھڑے رکھا، مگر عورت کو غلام نہ ہو، کیا یہ نکاح جائز رہا یا نہ رہا۔

سفتے ایہوں، لہو صلیک، ریاض صلیک، صلیک

یہ نکاح شرفِ خانہ و دینِ زمیں بلکہ عورت کی بابت درہنہ پر فوق ہے۔ اگر
صداق منے پر اجازت دے دے تو جائز و نفہ ہو جائے گا۔ اگر نہ کرے تو بدتر جائیگا
وہ اجازت بھی وہی معتبر ہے جو دس پہلے دس درہنہ بعد از آمد اجازت نہیں دے سکتی
اور نکاح جائز نہیں ہوگا۔ اگرچہ زبان کے فی مرتبہ اجازت اجازت کہے۔

قدیمی و گیزیل، میں ہے جسو سونف معدنی و تھار
نیزہ، ص۔ شرائط نکاح میں ہے مہر صد سہرا، د کف۔ نغہ سکر
کف، ساسانی دور و مختار، ص۔ ۲۴ میں ہے حریف و نوسنگھا
فرد و نوسف لب و صین لب و بحر اطلال۔ سرد۔

و شہد فی علم و عبادت جبر محمد بن حکم و صلی

الله تعالى على حبب و له وصحة و رزق و

نوٹ: یہ جواب اس وقت ہے جب ایجاب و قبول دونوں بائے گئے ہوں ورنہ

نکاح سرے سے کچھ ہے ہی نہیں۔

الاستفتاء

بسمہ سبحانہ کعبہ سیدی و منہی غوثی و غیاثی ماثق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قبلہ الحاج بہ جان دست برکات اللہ

سیدہ علیکم درجۃ لہ و برکاتہ کے بعد عرض یہ ہے

۱۔ بے سنت و جماعت عقدہ لڑکے کا بل حدیث خاندن کی رڑکی سے نکال کر باہر
کر نہیں؛ اگر نہیں تو کس وجہ سے؟

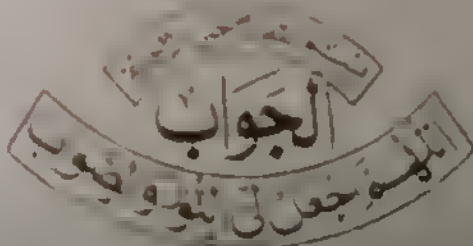
۲۔ اگر نکاح سے پہلے رڑکی کے خاندن و اول سے یہ عقدہ لیا جائے۔ بعد میں
وہ لڑکے کے مذہبی عقدہ میں کوئی دخل نہیں دینگے

صورت مسئلہ میں کیا حکم ہے؟

نیاز مند سنگت مینہ، محمد قبال غل فوری مدنی

سکیزہ ۱۰، ۱۲، وڑی ڈون کرچی ۳

۰۰۰۰



بَابُ الْمَحْرَمَاتِ

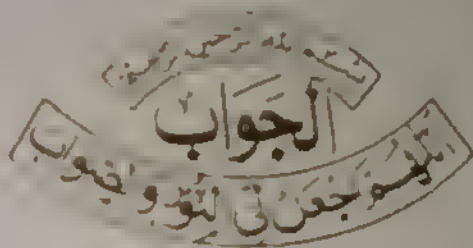
الاستفتاء

مکرمی و محترمی جناب علامہ مریہ۔۔۔ برحق محمد نور علیہ السلام حسب غیری

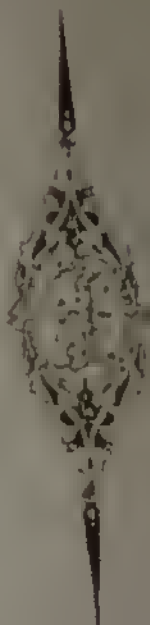
سدم سیکر کے بعد عرض ہے کہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مذہب اہل سنت و جماعت
کے باپ کا انتقال ہو گیا تو اس وقت زید کی شادی جو چکی تھی اور اس کی دو بیٹیاں
تھیں تو زید کی والدہ نے کسی دمی کے ساتھ نکاح کر لیا اور وہ دمی جس کے ساتھ
نکاح کیا ہے وہ بعیدی رشتہ ور ہے اور اس کی پہلی شادی ہوئی ہے اور اس کے
بچے بھی ہیں، اس کی پہلی بیوی بھی زندہ ہے۔ اب اب وصاحت سے یہ فرمیں کہ یہ

دعای سحر محفل در رسد میفلاح العلوم چشتیان و دنیای حاصل بر فضیلت بهادر پاکستان



فتادے رلی ج جس ۲۴ میں ہے و لفظ لہ ان کے روح اور دماغ
بجڑیں صاف فرمایا کہ حضرت ابو محرز بن جعفر نے ایک عورت کے ساتھ خود نکاح کیا وہ اپنے
زوجہ کے ساتھ اس کی بیٹی کا حال کر اور صاحب بھرنے یہ بھی کہا کہ کوئی مان نہیں فر



تحریریں شریکِ دُعا کے کا فرمان ہے وَ رَبَّائِبُكُمْ لَعَنَ فِي حُسْبُورِكُمْ مَقْرُ
 يَتَّعِيكُمْ لَعَنَ فِي حُسْبُورِكُمْ لَعَنَ فِي حُسْبُورِكُمْ لَعَنَ فِي حُسْبُورِكُمْ
 س پر حرام ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۴۲ میں ہے والثانية بنات الزوجة
 و بنات و بنات و ان سمن بشرط الدخول یعنی محرمات کی دوسری قسم بیوی
 کی بیٹیاں ہیں اور چرتیاں نواسیاں یہ سب حرام ہیں جبکہ بیوی کے ساتھ جماع کیا ہو اور بیوی
 تزویج البعد در المختار شامی ج ۲ ص ۲۸۲ میں ہے (و) - حرم بالمصاهرة (بنات
 زوجته) موصوۃ ۱ اور فقہ کی سب کتابوں میں حرام لکھا ہے اور حدیث شریف
 میں حرام کہا ہے۔

تفسیر مظہری ج ۲ ص ۶۱ میں ترمذی شریف کی حدیث میں فرمایا کہ بے شک رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمارس جل منکھ امراة فدخل فلا یجمل لہ
 نکاح استبھا اور جب قرآن کریم اور حدیث شریف میں حرام فرمایا اور فقہ کی سب کتابوں
 میں حرام لکھا ہے تو جائز کس طرح ہے۔

و لله تعالى اعلم و صلى الله على حبيبہ الاكرم
 و آله و صحبه و سلم۔

عَزَّوَالْفَقِيرُ الْوَالْخَبِيرُ مُحَمَّدٌ نَزَّ اللَّهُ الْغَنِيُّ غُفْرَانَهُ

۱۹ صفر المظفر ۱۴۰۷ھ

الاستفتاء

بخدمت جناب قبلہ بزرگوار مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

گزارش ہے کہ مجھے شریعت کے مطابق فتوے درکار ہے، برائے سہری
فرما کر فتوے دیا جائے، غریب پروری ہوگی۔

عرض ہے کہ میں نے آج سے تقریباً ۲۱ سال پیشتر اپنی لڑکی سہری سہری بی
عن مینا دختر غلام محمد کاناکاح مسٹے رشید احمد ولد محمد شریف سکس بصیر پور سے کر لیا جس
ایک لڑکی پیدا ہوئی۔

عرصہ تقریباً آٹھ ماہ ہوئے میرے داماد مسٹے رشید احمد ولد محمد شریف نے میری
دوسری چھوٹی لڑکی مسماۃ نور الہی دختر غلام محمد عمر چودہ سال کو درغور اغوار کر کے کوچی گیا
اور اغوار کے ایک ماہ بعد رشید احمد مذکور نے اپنی بیوی امینہ بی بی عرف مینا کو طلاق دیدی۔
ابھی طلاق جو رجسٹری ہو کر بصیر پور پہنچی تو چند روز بعد رشید احمد مذکور نے میری دوسری لڑکی
جس کو رشید احمد اغوار کر کے لے گیا تھا، عدالت میں بیان دلا کر کہ میں اپنی مرضی سے رشید
کے ساتھ اپنی مرضی سے آئی ہوں۔ عدالت مجسٹریٹ کراچی میں بیان ہونے کے دوسرے
دن رشید احمد نے میری لڑکی مسماۃ نور الہی سے نکاح کر لیا۔ رشید احمد مذکور نے سہری سہری بی بی
جو نور الہی کی حقیقی بہن ہے کو طلاق دل دی تھی اور بعد بھی پریشانی ہوتی تھی بیکہ عرصہ تقریباً ۱۰ ماہ سے بدھ رہی تھی
کہ رشید احمد مذکور نے دوبارہ نکاح میری چھوٹی لڑکی مسماۃ نور الہی کے کیا تھا، اس بار میں شریعت کے مطابق نکاح نہیں فرما جائے

میں حلف بیان کرتا ہوں کہ بالا حالات کے مطابق مجھ غریب پر رشید احمد نورانی کی ریوی کی ہے۔ میں نے رشید احمد ولد محمد شریف کے خدات پولیس میں پرچہ درج کروا دیا۔ رشید احمد نورانی کو پکڑ لیا تھا، رشید احمد گرفتار ہوا اور میری لڑکی مسماۃ نورانی میرے پاس اب میں نورانی کا نکاح کرنا چاہتا ہوں، کیا ایسا کر سکتا ہوں یا نہیں؟ فرمایا جاوے۔

میں حلف بیان کرتا ہوں کہ بالا تحریر پڑھ کر سمجھ کر لکھوائی ہے۔

سو فی نشان انگ کوٹھا

محترم جناب باباجی

اسلام علیکم : میں تصدیق کرتا ہوں کہ درخواست کے حالات درست ہیں۔

دستخط: محمد رفیع اردو میاں ظفر علی ۲۲-۵-۸۱



اگر سے رشید احمد نے مسماۃ آمینہ بی بی (جو نورانی کی حقیقی ہمسرہ ہے) کو طلاق دی اور عات پوری ہونے سے پہلے مسماۃ نورانی سے نکاح کر لیا تو وہ نکاح صحیح نہیں بلکہ فاسد ہو جس کا چھوڑنا واجب ہے۔ اگر رشید احمد نے جماع کر لیا تو متارکہ بالقول ضروری ہے یعنی زبان سے یہ کہے کہ میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا یا مسماۃ نورانی کے کہیں نے رشید احمد کو چھوڑ دیا۔

فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۳ میں جو لکھا ہے کہ
 بعد الدخول لا تكون الاب للقول نیز اس صفحہ میں ہے کہ
 بعد محضر صاحب و بعدہ لا لا محضر صاحب و یہی شان
 ج ۲ ص ۲۸۳ میں ہے مگر تنزیہ الابصار میں ہے، تو بعد محضر صاحب
 یہ حل بہا اولاً۔ و المختار میں ہے فی الاصلہ۔ و در شای نے سے برقرار رکھا کہ موت
 مبارک کرے تو مرد کا یہ جاننا ضروری ہے کہ متارکت ہوئی۔ عالمگیری ج ۲ ص ۵۳ و ۵۴
 غیر المتارک شرط اور اگر جماع کیا ہے تو عدت پوری کرنے کے بعد اور جبکہ نکاح
 کر سکتی ہے اور اس میں قصائے قاضی یعنی شرعی حاکم کا حکم بھی لگانا کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا ہے
 ضروری ہے کہ صافی الشامی تو مسماۃ نور الہی اس نکاح کے چھوڑنے کے بعد مابین شریعہ کے
 حکم کے اگر جماع ہوا ہے تو عدت گزار کر دوسری جبکہ نکاح کر سکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب و آلہ
 و اصحابہ و بارک و سلم۔

عزیز الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ النعمانی غفرلہ

۲۰ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ

بَابُ الْمُصَلَّةِ

الاستفتاء

بسمت جناب حضرت مولانا فخر علی ربانی، ارشد و مخیر فیہ فیہ بحیرہ

تھیں دیپال پور ضلع ساہیوال

قبلہ و کتبہ بندہ جہ ذیل کے متعلق فتوے دیکار ہے

۱۔ یہ کہ میں ولید سرور است رہیں ساکن موضع رزنی پور تھیں چوئیں ضلع تھمر نے
پہی تحقیق ہوسماۃ ارشاد، بی بی زوجہ یوسف ولید صمد ذلت رہیں موضع رزنی پور تھیں چوئیں
ضلع تھمر نے ناجائز تعلقات استوار کر رکھے ہیں

۲۔ یہ کہ میں علیم رضاں کو بارہا سمجھایا گیا لیکن وہ اپنی کروت سے باز نہیں آتا

۳۔ لا نفکہ کہ میں برہیم ولد چرنی غزلت کبرہ، رکھو عاشق ولد رحمان و حمد دین ولد محمد
ہاں موضع جھگیں رحموں تھیں دیپال پور ضلع ساہیوال نے بچہ خود دیکھ لیا

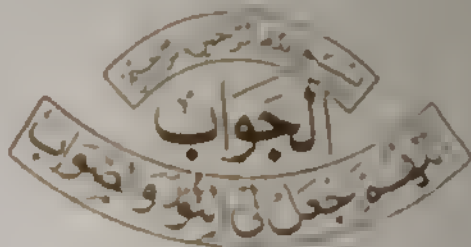
س وقت وہ اپنی بیکاری میں مصروف تھے۔

۴
 کہ سستے حیرت کو رہبر سے پاس موضع جنگ میں اپنی بہو کو گھڑا پس یہاں سے
 کے لئے یاغہ کہ شب کے وقت یہ دو عہد پیش آیا

بند دست بستہ معروض ہوں کہ اس کے لئے قانون شہر کے مطابق
فوتے جاری فرما دیا ہو۔

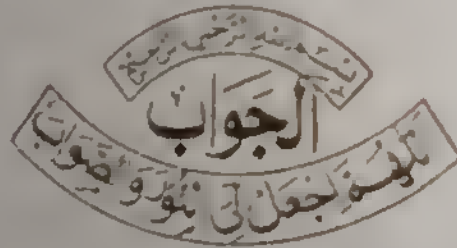
مقدمه: ۲۴ و فروردین ۹۶

خندم ، بر بزم دود چرخ قوم کبیره ساکن موضع جکیان محوئ کسند پارو صلح

[illegible]

الاستفتاء

کما فرماتے ہیں نما کر م و رخصتیاں منشا رخصت و نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 ہے کہ ایک آدمی اپنی عیال بزرگ کے موجود ہوتے ہوئے اپنی عیال سے
 نور ربہ و جس کا قرعہ بھی مرنے کو آیا اس آدمی کا بی بیوں سے نکاح و با بیگ
 با بیوں جو بیگہ در افین کو شہر کی عافیت سے کیا سزا ہونی چاہئے۔ فقہ و سید
 اسامی: مستری خان محمد دہلوی نے مستری نے مستری نے مستری نے
 دہلی دیپاں پر ۱۳۸۰ھ



سالی کے ساتھ زنا سے بڑی کٹاوت نہیں لگتا اور فحش نہیں ہوتا باں مزنیہ
 کما دت گزرنے تک بڑی سے نزدیکی نہ کرے اور جب سے حسین بھائے تو بڑی سے
 نزدیکی جوڑے در المختار اور شامی میں ہے ج ۱ ص ۲۰۸ فی نہد ص و عی ح

مرتب لا حرم اسرت شای اسی صفہ میں ہے لوری باحدی الاحسن
لا یعرب الاخری حتی تحصن الاخری حیصۃ۔

و اللہ تعالیٰ علو و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نوٹ: س کی سزا بڑی سخت ہے جو عا کیم وقت کا کام ہے یہ زمانہ ہے درمیان
سزا سنگار کرنا ہے عورت ہو یا مرد اور اگر محسن نہیں تو شو کوڑے سے سزا ہے جو عا کیم سزا کا وہ
اور عوام کا کام ہے کہ بائیکاٹ و ٹیرو سے مجبور کریں کہ دل سے توبہ کریں اور نیک بن جائیں
فتوہ الفقیر الی الخیر محمد نور الدین المیمی غفرلہ

۲۸ شوال الحرم ۱۴۱۰ھ ۲۰۸۹



بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي الْحَوَالِ

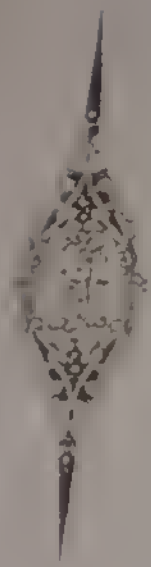
الاستفتاء

گرمی قدر و قابض صمدی صاحب

سلام علیکم بعد از ادب !

گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل صورت کے تحت شرعی فتوے کی ضرورت ہے
 مہربانی فرما کر صحیح فتوے عطا فرما کر شکور فرمائیں۔
 حالات :-

ایک عورت کو طلاق ہوئی تھی، مصدقہ عورت کی ردی شادی کا پیرا مہینہ
 ہی شادی کے سلسلہ میں اس کی بارات گئی جب نکاح کا وقت آتا تو یہ چاہتی تھی کہ ابھی

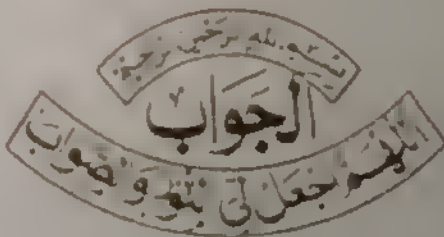


عدت کے دن گزرنے میں دیر ہے اور ۱۶ دن گزرنے کے بعد عدت پوری ہوں
اس لئے نکاح نہ ہوا۔

بڑکے والے عورت کو اپنے گھر لے گئے یعنی اپنے سسرال میں
بڑکے والوں نے وعدہ کیا کہ جب عدت پوری ہوگی ہم اپنے گاہوں میں نکاح پر مجب
گھر آکر بڑکے نے لڑکی سے اجس کو بغیر نکاح کے لایا تھا صحبت کرنی مبنی بہ مستی
ابھی کہ بھی نکاح درج نہ ہوا تھا در عدت نہ گزری تھی، اب عدت کے قیام پر اس
گزر گئے ہیں لیکن چونکہ بڑکے نے عدت کے دوران بہمستری کر دیا ہے اس س
شک پیدا ہو گیا ہے کہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہی عدت گزرنی پڑے گی۔

نہ بنی فرما کر مندرجہ بالا حالات کو مد نظر رکھ کر فتوے دیں کہ نکاح ہو سکتا ہے
یا نہ ہو نہیں یا نہی عدت گزرا دینی پڑے گی اور عدت گزر دینی پڑے گی تو متنی بولی د
کیسے بولی یعنی عورت اپنے سسرال رہ کر گزرے گی یا میکے میں جیسے کسی درم
رہ کر گزرے۔ والسلام

عاجی ملک محمد امین، قادیان آباد



عورت کے سور دن باقی تھے اس کا مطلب ہے کہ عدت کا صحیح علم نہیں
کیونکہ یہی عورت جو تہون ہو سکی مدت تعین جعین ہے۔ اس کا حساب تو تب سے

جب میں نے آقا جی کو پہچان لیا تو میری ہر طرف سے ہر جہاں تو میری ہر طرف سے

اس ٹیکے سے ہاتھ بندھ کر بیٹھو تو بہر سبب سلامت رہا نہیں پر قی
ہاں نہیں ہو جاسے وہاں صحت پر کئی نہیں، ان کی قی نہ ہو جہاں نہ ہو پتہ نہ ہو
صحت خراب سے بڑھ کر بڑھ کر رہے ہیں سبب سبب سے بڑھ کر بڑھ کر
سے رہے یہ حکم مرنے کو کہ نہیں در رفتہ کہ تھیں نہیں ڈور رہے۔

منہ ماب ہو، اصل منہ ماب ہو حبیبوں

وصف حمير بن ذر

منہ غلبہ و خیر محض و لذت حسین شہید

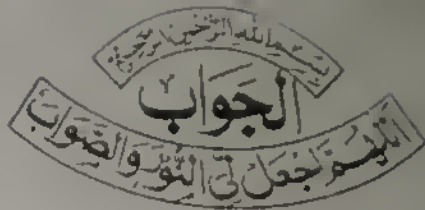
۱. مشببات مغفرت



الاستفتاء

میں کو نکاح کب سے نہ کر دے گا تو سے پہلے ہی مجھ پر ہجو
تعمیر ہو کر بہت نیکوت بڑی کو جس زمانہ کا وہ یہ نیکوت چاہے یہ نابھہ نہ ہو تو میری توجہ
میں کی کیفیت غور کرو نہ توجہ

— ۱۸۸ —



یہ نکاح حضرت امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محترم مذہب حضرت امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک صحیح ہے۔ قازے مالگیر ج ۲ ص ۷ میں ہے قال ابو حنیفۃ و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ بی جواز ان یتزوج امرأۃ حامل من الزنا ولا یطأھا حتی تنضع اور یونی بدائع صنائع ج ۲ ص ۲۶۹، تنزیہ الابصار در الختار شامی ج ۲ ص ۱۴۱ میں ہے بکہ قرآن کریم پانچویں پارے کے رکوع اول میں ہے وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا رَأَیْتُمْ ذَٰلِکُمْ تَرَاہُمْ شمس سے بھی واضح ہوا کہ یہ نکاح جائز و صحیح ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ علی رسولہ الاعظم والہو
صحیبہ و بارئ وسلم۔

حقوہ الفقیر البواکیر محمد نور اللہ الہی غفرلہ

۷ صفر النظر ۱۲۰۲ھ

۵۰۱۲ - ۸۱

الاستفتاء

کی فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان متین در این مسئلہ کہ سنیہ زید نے اپنی

سالی حقیق کو اپنی بیوی کی موجودگی میں زنا کر کے حاملہ کر دیا۔ ورنہ زانیہ نے عرصہ پہنچ
ماہ حاملہ ہونے کے بعد اس کا نکاح دوسرے آدمی سے کر دیا۔

۱۔ کیا از روئے شریعت یہ نکاح ہو جائے گا یا نہیں؟ نکاح خوان و دیوانہ نکاح
کا نکاح قائم رہے گا کہ نہیں؟

۲۔ منکوحہ زانیہ کا نکاح قائم رہے گا یا نہیں؟

۳۔ منکوحہ زانیہ کے حمل کا علم ہونے کی صورت میں طلاق دے کر اس کو فاسخ
کر دیا گیا ہے۔

۴۔ کیا زانیہ حاملہ کو طلاق کے بعد اپنے حق مہر کی وصول کرنے کی از روئے شریعت
حق دار ہے یا نہیں؟

۵۔ تاریخ نکاح ۲۱ فروری ۱۹۷۷ء، وضع حمل ۲ جولائی ۱۹۷۷ء کو ہوا اس کے خونہ نے
طلاق دے کر فاسخ کر دیا۔

اب مسئلہ حق مہر کا ہے کیا از روئے شریعت زانیہ ملحقہ حق مہر وصول کر سکتی ہے
کہ نہیں؟ یہ فتویٰ مفصل مدلل عنایت فرما کر عند اللہ راجد رہوں۔

مکمل پتہ حسب ذیل ہے:-

غلام سرور خاں ولد سردار محمد خاں قوم گجران سکھ و سوا محلہ حضرت سلطان
لوزنگ رحمۃ اللہ علیہ تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خاں

غلام سرور بقلم خود

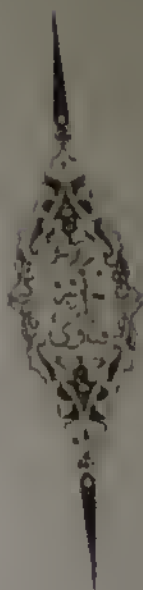
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَاب
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ اسی عورت جو کسی کے نکاح میں نہ ہو اور اس کو زنا کا قتل ہو جائے اور نہ
 بہ غم جو تنیضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کا نکاح شرعی ہو نہ ہو
 کریم میں ہے وحر۔ کہ وہ دور آئے۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۰

۲۔ وحر۔ لیس و محمد رحمہ اللہ وحر۔ لیس
 ۳۔ نکاح خون و گورہن کے نکاح میں آگے کر کے نکاح میں سے ہر نکاح کیا ہے
 اور گورہن میں ہے۔

۴۔ ہر نکاح جو نکاح جی حدیث سے قبل قائم رہے گا اور حدیث کی صورت میں محد
 ہو جائے و حسب ثمر نکاح ختم ہو جائے گا۔

۵۔ اگر وہ مذکور کے پاس کیلے مکان میں کچھ وقت کے لئے مقیم رہے کہ وہ چاہے کہ
 اگر چہ کیا ہو تو پورا حق نہ وصول کر سکتی ہے و نہ نصف۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۰
 میں ہے حسب عقد فی حدیث۔ وحر۔ لیس وحر۔ لیس
 ۶۔ وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس
 ۷۔ وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس
 ۸۔ وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس
 ۹۔ وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس
 ۱۰۔ وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس وحر۔ لیس



سیر کا شہر حقائق سے سب سے ترقی یافتہ ہے اس کا جہت سے ترقی یافتہ ہے اس کا
پایہ میں وضاحت سے بیان ہو چکا ہے

میں نے اس کے بارے میں سب سے زیادہ سچائی کے ساتھ لکھا ہے جس سے
میں نے سب سے زیادہ سچائی کے ساتھ لکھا ہے

میں نے سب سے زیادہ سچائی کے ساتھ لکھا ہے

میں نے سب سے زیادہ سچائی کے ساتھ لکھا ہے



بَابُ الرِّضَايَةِ

الاستفتاء

کیا ذراتے میں صمانے دین و غنجان شرع متین نامیں مسد کہ سب پر کی ہو یہ
میں دران میں سے ایک نے مسد و ہندو کو پناہ دودھ پر یہ بیکن حادہ کو س کو علم نہیں اور
س نے پنی دودھ چرنے دلی بیون کی دوسری سوں کے رے سے س ٹوک و شادی
کرائی کچھ مدت کے بعد دودھ چرنے دلی بیون نے ایک عورت کو س سے بکر کھانگی
دسے کہ تو نے یہ لڑکی اپنے لڑکے کے لئے کیوں نہیں دیا۔ نیکہ بہ تیرے رے
کے لئے جوڑ تھی اور لڑکی سمجھ رہی تھی، تجھے چاہئے تھا کہ س کو اپنی لوس باقی نو
س نے کہا کہ اس میں ایک وجہ تھی تو اس نے کہا وہ کیا وجہ تھی مجھے کیوں نہیں باقی
نہو اب میں اس نے کہا کہ میں نے اسے دودھ دیا سو اب ہے تو اس پر سولہ نے

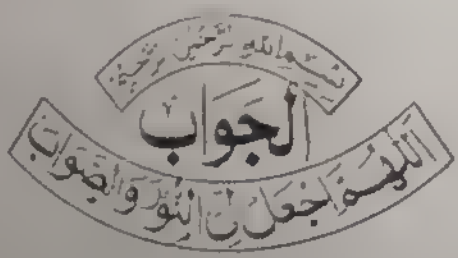
جواب دے۔ ہمیشہ فیصل کے تھے نکاح کے وقت اور مولانا مولوی زید احمد سے
 دہشت کی تھی تو اس نے کہا یہ لڑکی خیر سے لڑکے نہ تیری سو کن کے لڑکے کو اس کی بہن
 اس نے کہا کہ دودھ پلانے والی کے سوا اس کے دوسری بیوی کے لڑکے کو یہ لڑکی
 سکتی ہے۔ کچھ مدت کے بعد اس آدمی کے درمیان اور اس لڑکی کے بھائی کے درمیان
 چھپش ہو گئی تو اس لڑکی کے بھائی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اس وجہ سے
 یہ دودھ کا مسئلہ پھر ظاہر ہوا تو اس آدمی کی سالی نے کہا کہ اس لڑکی نے میری بہن
 دودھ پیا ہوا ہے۔ دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ مجھے میری ہمشیرہ نے بتایا تھا۔
 ایک اور آدمی جو اس بکر کا پتہ لایا تھا اس نے اسے پالا تھا اور شاہی
 بھی کی تھی اس نے بھی کئی آدمیوں کے سامنے کہا کہ اس لڑکی کو بکر کی بیوی نے
 دودھ پلاتے ہیں نے دیکھا ہے اور پھر مولوی صاحب کے پاس آکر لپرا لپرا
 بیان دیا یعنی دودھ پلانے کی شکل بتائی کہ جس طرح بکر کی بیوی نے دودھ پلایا تھا
 اور کہا کہ میں یہ گواہی دینے کو تیار ہوں۔ اب جبکہ معاملہ عروج پر پہنچ چکا ہے تو
 پتہ لایا کہتا ہے کہ میں گواہی دینے کو تیار نہیں ہوں۔

نوٹ : اور پتہ لایا نہ انہیں پڑھتا لہذا یہ ثقہ نہیں ہو سکتا، مخدش الحواس
 بھی معلوم ہوتا ہے در دودھ پلانے والی بھی فوت ہو گئی ہے ورنہ اس سے دریافت
 کیا جاتا، کیونکہ بکر کے منہ پر بہت احسان میں لہذا میں مجلس میں جا کر گواہی نہیں دینا
 جبکہ دوسری عورت جو بکر کی سالی ہے وہ بھی مجلس میں جا کر گواہی دینے سے انکار
 کرتی ہے وہ یہ تمام وغیرہ جو ہیں اس لڑکی کے نکاح کے وقت وہاں موجود تھے
 کسی نے یہ بہت خیانت کی تھی اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں تھا کہ دوسری
 بہن کے منہ پر لڑکی نہیں سکتی کیونکہ ہم ان پڑھ ہیں اور اب تمام بوجہ مولوی

صاحب پر ہے۔

لوگوں نے فساد رکھا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ گلاب سے پتے گرتے ہیں
تو مجلس میں لائیں اور ان سے گواہی دیجئے کہ وہ پتے گرتے ہیں جسے وہ فرمیں
صاحب یہ کہتے ہیں کہ میں نے جو بات شیر کے بارے میں بکرو کے رشتہ دوس سے
سنی تھی اگر ظاہر نہ کرتا تو محشر کے میدان میں لشکرِ ب العزت کی چہرے میں جو ب و د ہوتا
لنڈا میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ میرا کوئی قصور نہیں۔ اگر مجھے نکاح کے وقت ایک
وزہ بھر بھی علم ہوتا تو یہ نکاح ہرگز نہ کرتا۔ لوگوں کی شادی نہ ہوتی تو قریباً ہر سال نور بیگم
چلیجے بھی پیدا ہو چکے ہوں بکری کہتا ہے کہ لوگ میرے دشمن ہیں مجھے ان کی گواہی قبول نہیں۔ مگر وہی علی بن ابی
توبان لوں گا۔ مبینو اتوجروا۔

آپ کا تالعدار : نصیر احمد ولد غلام محمد سہ ۹۰
نشان انگوٹھا میر بخش بلوچ میاں دلیر ولد سونا کھن
حاجی شیر محمد کھن میاں لال قوم کھن
حضور مہربانی فرما کر اس مسئلہ کی پوری پوری تحقیق کتب فقہ کی روشنی میں بیان فرما کر
شکوہ فرمائیں، حضور کی عین نوازش ہوگی۔



دودھ پلانے کا مسئلہ بڑا نازک ہے اس میں دونیک پابندِ شریعت مرد یا

یک مرد در دعوہ میں جو پند شریعت ہوں انکی گواہی ہی قبول کی جاتی ہے سنی کہ اگر
 سنی جو پند شریعت نہیں۔ ان کی گواہی قبول نہیں اور یونہی ہزار ہا عورتیں جبکہ مردان کے
 ساتھ نہ ہوں ان کی گواہی بھی نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۴۲، تنزیل البصار والافتاء

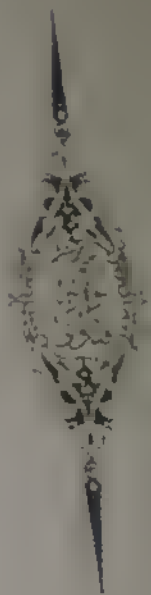
ج ۲ ص ۵۸ میں ہے و - ظعن من نهندي ولا يقبل في السر حرام لا
 تنهيه حديد، و مرجع و مرستين عدول اور یونہی تمام مغنیرات مذہب حنفیہ
 کے متون و شروح و حواشی اور فتاویٰ میں مذکور ہے لہذا اس صورت میں نکاح بحال ہے
 کوئی شک و شبہ نہ کیا جائے البتہ اگر خاوند کا دل مان جائے کہ عورت نے واقعی دودھ پیا ہے
 و تصدیق کر دے تو نکاح فاسد ہو جائے گا اور اگر تصدیق نہ کرے بلکہ دل میں ہی اچھلے کہ
 دودھ پیا ہے تو بچنا بہتر ہے جو کتب کے درجہ میں ہے مگر واجب نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری
 ج ۲ ص ۴۵ میں ہے و ان صدقنا الرجل و كذبها المرأة فسد
 النكاح اور اس سے پہلے ہے و ان كان السخبر واحدا و وقع في قلبه
 صدق فاولا ان يستنزه و ياخذ بالتقوى و جد الاخبار
 فس لعقد و بعده ولا يجب عليه ذلك۔

و لله تعالى اعلم و صلى الله تعالى على خير خلقه
 محمد و على اله و اصحابه و بارك و سلم۔

عزہ الفقیر البواکیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

الاستفتاء

جناب مولانا و مٹا محدث افتاء مولوی محمد نور اللہ صاحب دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیرت



کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین و میں مسئلہ میری والدہ
نے اپنی بہن زینب کے ساتھ رشتہ داری کر لی۔ میری والدہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ
اپنی بہن زینب کے لڑکے کے ساتھ منسوب کر دیا جو کہ میری خالہ زینب نے قبول
کر لیا تھا اور بچپن میں ہی لڑکی کو لڑکے کے نام کے ساتھ منسوب کر دیا تھا۔

علاوہ انہیں اٹھارہ سال کی بات ہے کہ میری والدہ گھر چھوڑے
کی بار پر اپنے بھائی کے گھر چلی گئی۔ میرے والد نے اپنی بیٹی کو بچہ کا دودھ پڑایا
اور اس کے بعد میری والدہ کو لینے چلا گیا۔ راستے میں میری خالہ نے اپنی بھانجی کے
مذہب میں پستان ڈال دیا۔ اس وقت پستان میں دودھ تھا یا کہ نہیں اس بات کا
میری خالہ کو علم نہیں ہے، اسی وقت میری خالہ نے اپنی بھانجی کو واپس کر دیا اور
میرا دل لے کر میری والدہ کو لینے کے لئے میرے ماموں کے گھر گیا اور میری والدہ
کو لے کر آگیا۔ میری والدہ کو کسی رشتہ دار نے پارٹی بازی کی وجہ سے کہ تم رشتہ دار کو
نہ دو ہمیں دے دو۔ میری والدہ نے رشتہ زدینے کے لئے ہمارے بنائے شروع کر دئے
ہماری برادری والوں نے رشتہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے افواہ اڑ دی کہ لڑکی کو
نہیں لینی آتی ہے۔ دودھ والی بات بالکل جھوٹی ہے۔ میں نے چھٹی پڑاتے ہی اپنی س
سے پوچھا کیا وجہ ہے؟ کیوں آپ نے اس طرح کیا تو ماں نے کہا کہ مجھے میرے بچے
بھائی نے یہ مشورہ دیا تھا۔

آپ اس مسئلہ پر فتوے لکھ کر شکور فرمائیں حضور کی عین نوازش ہوگی۔

سائل : غلام حسین ولد جلال الدین، بصیر پور

حلف بیان

زینب بی بی : عرصہ سولہ اٹھارہ سال کا ہو چکا ہے۔ مجھے کچھ علم نہیں کہ میں نے اپنی

بھانجی کے منہ میں پستان دیا تھا اور اس وقت پستان میں دودھ تھا یا نہیں تھا مجھے
کچھ علم نہیں ہے، میری بہن لوگوں کے کہنے پر مجھے رشتہ نہیں دینا چاہتی۔

○ نشان انگوٹھا زینب بی بی

حاجن غلام فاطمہ : بیان کرتی ہوں کہ میں بھی اس گھر میں تھی مجھے کچھ علم نہیں کہ میری
سوکن زینب نے اپنی بھانجی کو دودھ پستان دیا تھا اور یہ افواہ بھی اس وقت کی ہے جبکہ
میری سوکن کے پستانوں میں دودھ بالکل نہیں تھا۔ یہ بات بالکل جھوٹ ہے۔

○ نشان انگوٹھا حاجن غلام فاطمہ

حاجی غلام محمد : مجھے کوئی علم نہیں کہ میری بیوی نے اپنی بھانجی کے منہ میں پستان
دیا تھا یا نہیں۔ پستان والی افواہ ہمیں رشتہ زدینے کی علامت ہے۔ یہ ہماری برادری
والوں کی خاص شہرت ہے اور پستان والی بات بالکل جھوٹی ہے، میں نے آپ کے حکم
کے مطابق مکمل پڑتال کر لی ہے، اس لئے فتوے لگا کر شکور فرماتیں۔

غلام محمد بقلم خود

جلال الدین : میں گھر سے اپنی بیٹی کو بکری کا دودھ پلا کر اپنی بیوی کو لینے کے لئے گیا
مجھے کچھ علم نہیں ہے، پستان والی صرف کسی نے افواہ اڑائی ہے اور رشتہ میں رکاوٹ ڈالنے
کی کوشش کی ہے۔

○ نشان انگوٹھا جلال الدین

غلام حسین : میں چھٹی پھر آیا ہوں اور اپنی والدہ سے پوچھا تو میری والدہ نے کہا کہ
مجھے یہ بے بھائی نہ کہ ہے کہ یہ ہیں رشتہ نہیں دیتے اس لئے ہم بھی ان کو رشتہ نہیں
میری والدہ نے بھائی کے پیچھے لگ گئی، میرے ہاں نے حاجی صاحب سے اپنے ٹکے

کے لئے رشتہ مانگا جو کہ حاجی صاحب نے جواب دے دیا۔ سنی وجہ سے ان کو اس نے فوج
 دی۔ میری والدہ نے اپنے بھائی کے کہنے پر حاجی صاحب کو جواب دے دیا۔ آپتے پاس
 اس لئے آتے ہیں کہ آپ فتوے لگا کر شکوہ فرمائیں۔

غلام حسین بقدر خود



بچے کے منہ میں پستان دینا حرام نہیں کرتا جب تک یہ عمر نہ آئے کہ بچے کے
 پیٹ میں دو دھکیا ہے خواہ تھوڑا ہی ہو اور جب دو دھکہ غم پستان دینے والی کی
 نہ ہو تو اس افواہ کا اعتبار نہیں۔

در المختار اور شامی میں ہے و تنظم من السرف من المضم
 لحمة و لم يدر ادخل اللبن في حمة م لا لم بحر مثنى
 نے فرمایا فی القنیة مراة کانت تعطى سديها صبا
 واشتهر ذلك بينهم ثم تقول لم یکن فی مثنی لیس
 حين القتها شدي و لم یعلم الامم جهتها حار لاسنها
 ستر ورج بهذه الصبغة ثم

یہ مذہبی صورت فتنے و کس پر ہے کہ وہ لڑکی زینب کے رُکے کے سے
جائز ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَسْبِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ
وَارْثِهِ وَسَلَّمَ۔

مفتی اعظم پاکستان محمد رفیع الرحمن

۱۹ جہاد سے الوداع ۳۹۰

۱۴۰۳۰۵۹

الاستفتاء

کہ فرستے میں عمارت دین و عقیدان شرع متین اندریں سند کہ ہندو سے
زید کو یہ رخصت میں پنا دو دھ پڑا ہے۔ اب اپنی حقیقی لڑکی کا نکاح پوشیدگی میں مذہب
مذکورہ سے یہ عہد ہے، اب اس نکاح، نکاح خون و رگواہاں کے محمولوں کا کیا حکم ہے
کیا نہ کہ کوئی شرعی تعزیر بھی لازم آتی ہے؟ بینا تو خبر دا

استفتا

محکم باقر محمد شریف

زنگ ۱۹۵، تحصیل برادر لہ منہ و باری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ

شرنا وہ لڑکاس عورت کا رشتہ علی بیابان کا تو اس کی لڑکی بن ہوئی تو بن بجالی

کا نکاح ہوا۔ یہ تو مر ہے۔

زکات خزانہ درگاہوں سے آج کو تم کو کہہ سکتی ہیں بن بجالی میں وہ بھول بھی

وکنز سیدہ زہرا پر نہیں وہ اپنے نکاح کریں قرآن قرابت میں ہے حواس

میں اصولی مارو ہر دم کا حسر

و انہ تعالیٰ عود و صوم و صدق و عفو و سحر

عز و عقیقہ و نیکوئی و نور و تداوی و غفر

و رحمت و سحر و سحر و سحر

بَابُ الْوَلِيِّ

الاستفتاء

بخدمت جناب سحر مونا محو نورہ صاحبہ دست بردار مایہ

سلام علیکم : مزاج شریف !

جناب قبہ حضرت صاحبہ رقعہ مالہ حاضر ہے۔ آپ کی حدیث عالیہ

مندرجہ ذیل ہے۔ بحوالہ قرآن مجید۔ و احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اس سے
نوزیں، مشکور ہوں گا۔

سوال یہ ہے :-

ایک شخص نے اپنی رُکھی، جس کی عمر آٹھ سال ہو، اب اس شخص سے نکاح کر دیا
جسکو رُکھی مانع ہوئی اس نے عدنیہ نکاح کر دیا، مگر جب یہ نکاح حلال ہو گیا تو میرے بچپن میں نکاح

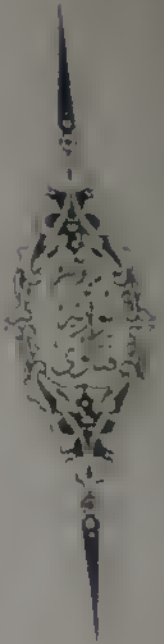


مجھے سنبھالیں۔ کیا آپ حضور سے استدعا کہ جواب قرآن مجید، حدیث شریف کی روش سے
عنایت فرمادیں کہ اس لڑکی کا نکاح ہے یا کہ نہیں ہے۔ فقط والسلام
آپ کا مخلص، سید محمد شاہ گیلانی از بستی کیہ عرف بستی پیراں
تحصیل دکاڑہ، ٹھکانہ چوپک ضلع ساہیوال ۱۹۱۰ء



شرعاً اس لڑکی کا یہ نکاح بدستور ہے اور لڑکی کے علاوہ انکار سے کوئی نقص
نہیں پیدا ہوا۔ شرعاً باپ اور دادا سے کا کیا ہوا نکاح لازم ہے یعنی نابالغہ کو اس کے ٹوٹنے کا
کوئی اختیار نہیں۔ قرآن کریم سورۃ النور میں ہے 'وَأَنكِحُوا الْأَيَّامِي' اور سورۃ الطلاق
میں ہے 'وَالْحُثْلَىٰ حَضْنَ'۔ ان دو آیتوں سے باپ کا یہ اختیار ثابت ہے اور حضرت
م المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اس وقت ہوا جبکہ صرف چھ سال کی تھیں
اور پھر انکاح کے فسخ کا حق ان کو نہیں ملا۔

یہ حدیث پاک کی ایسی مضبوط دلیل ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا لہذا اہم عظیم
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی فقہ میں یہی درج ہے۔ سب متون و شروح اور فتاویٰ سے مذہب حنفی
میں یہ آفتاب کی طرح وضاحت سے ثابت ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۹ اور ج ۱ ص ۱
و مضبوط ج ۲ ص ۱۲۲ اور ج ۲ ص ۲۱۴ اور بدائع صانع ج ۲ ص ۲۳۸ اور ج ۲ ص ۲۴۰ وغیرہ
صہ باکتب حنفیہ میں ہے و منضم من منسب من و لا من من لحد



مراتب و رتبا کے خلاف فی سبط الارض میں جو درجہ ہوتا ہے
بعد فلاحیاس لہا بعد بسو عہ پہلی آیت اور ثانی شریعت میں ہے
میں ہے اور دوسری آیت وحدیث مبسوط ص ۲۱۲ میں ہے

بہر حال ہمارے مذہب میں اس لڑکی کے عد نہ نفرت بظاہر ہوتا
ہاں اگر جوان لڑکی کا نکاح باپ دادا بلا اجازت لڑکی کو دے تو لڑکی کے نکاح میں بڑا کتبہ
اور نابالغ فسخ نہیں کر سکتی۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ علی حبیبہ رحمہ
وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

مفت محمد تقی عثمانی صاحب دارالافتاء

۲۸ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

۸۰۱-۷۸

الاستفتاء

میں محمد سائل کہ مسماۃ سداں بیگم کے تین بھائی بنی العدا کے عدو و دیرین
بھائی نہیں اور ایک نے بولائیہ خود اس کا نکاح کر دیا۔ اب اس کے دوسرے بھائی نے
بذریعہ فتوے ہذا (جو کہ درج ذیل ہے) دوسری جگہ نکاح کر دیا۔ دوسرا نکاح بڑیا نہیں
اور یہ فتوے صحیح ہے یا نہیں؟ پسینہ تو جود

فتوے مولوی عبدالعلی از چیک نور محمد انجمن تحفہ پاکستان شریعت

نقل بعینہ : بھڑ جناب قبلہ مولوی صاحب دامت اقبال

بیان مسماۃ سعداں بیگم دختر محمد تنو فی قوم اچھی ساکن پک و پکا

میں نے سنا ہے کہ میرے بھائی متے باقر لہ محمد نے کسی جگہ میرے نابینہ بھائی
کی صورت میں میرا نکاح کر دیا تھا۔ اب میں تقریباً عرصہ دس سال سے اپنی ماں کے گھر
ریاست بہاول پور سے چھوڑ کر انگریزی علاقہ میں دس سال سے اپنے بھائی احمد کے پاس
ہوں اور میں نے میری ہر طرح سے پرورش کی ہے۔ اب میں عرصہ تقریباً ایک ہفتے
بہاول پور میں اپنا نکاح اپنی مرضی سے کرنا چاہتی ہوں۔ یہاں تک کہ ابھی میں نے نہ دیکھا
ہے ورنہ ہی میں نے سنا ہے اور نہ ہی وہ نکاح رکھنا چاہتی ہوں۔ اب آپ فرمائیے کہ
میں سے جو نکاح مرضی خود ہونے کی صورت میں عرض گزار ہوں۔ میرا ولی سے عزت
بخشی نبادے۔ میرا التوجہ رہے۔

تحریر کنندہ

محمد سعید بیگم دختر خود ۳۴

میں نے سنا ہے
انکو نکاح کرنا
جو نکاح مرضی خود
میں نے سنا ہے
انکو نکاح کرنا
جو نکاح مرضی خود

الجواب

واللہ اعلم بالصواب۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الحمد للہ رب العالمین۔



یہ تو ہے فتویٰ نہیں بلکہ فقہ و افتراء و خیانت کا مجموعہ ہے :

اڈاکٹر کا اول دستخط نقل کیا اور متوسط کو ترک کیا جس میں بشرط قضا کی تصریح تھی کہ اس میں فتویٰ جعلی کی تصحیح تھی۔

ثانیاً یہ قول کہ ترکی مذکورہ کا نکاح سزا نہیں ہے صراحتہً جھوٹ و گراف متون و شرح و فتاویٰ فقہیہ کا خلاف ہے۔ مختصر القدری، کنز الدقائق، عینی، بحر الرائق، وقایہ شریعہ و قایہ، ہدایہ، فتح القدریہ، درمختارہ وغیرہ اسفار فقہ میں سب سے اہم و معتبر نسخہ و سحرور کما صغیر و اصغر و ذر و حیدر نوڈ سکر کا ہے۔

تثانیاً اس کی عبارت مسمیہ کہ 'اگر باغرض مانجاہ سے کہ نکاح سب سے پس نکاح غنہ نشا نزدیک فقہاء کے منسب ہے' فقرہ در فقرہ کہ اولاً فقہاء کا یہ بیان نکاح فرضی کے متعلق نہیں بلکہ متعلق نکاح واقعی ہے کہ اس میں مسامرہ سے معلوم ہے فقہاء ثانیاً فقہاء کا بیان مثبت اختیار منسب ہے نہ نفس منسب کہ ہو مسطور مسمیہ فی مضم

و تہ صحت عموم و خصوص حکم

فقہ و افتراء پر کثیر محقرات و زوائد لایعنی غفلت

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین امامین مسئلہ کہ ایک شخص بکری سے اس کی بیٹی
 نے رشتہ زینہ کے لئے لڑکی کا رشتہ طلب کیا۔ بکر نے اپنے بیٹے سے شادی کر لی تھی
 وہ ان رکن کا مشورہ دیا۔ باقی گھر کے سارے افراد پہلے ہی سے رشتہ دیت سے
 بڑبڑاتے رہے لیکن بکر نے اپنی ہمشیرہ کو لڑکی کا رشتہ دے دیا۔

چند منٹ کے بعد جب بکر کے تمام باب خاندان کو اس بات کو علم ہو چکا
 میں جھڑپ ہو پائی کہ ہم رشتہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں جس میں تمام عورتیں
 کوئی عروسی شریک ہیں لیکن بکر کا خاشاکس رہا۔ بکر یہ کہتا ہے کہ میں نے
 اپنی جواز سے نہیں؟ اگر نکاح ہے تو قرآن و حدیث کی رو سے تو اسے
 صحیح ہے۔

سائل: محترم منظور حسین، مگر تو قبول



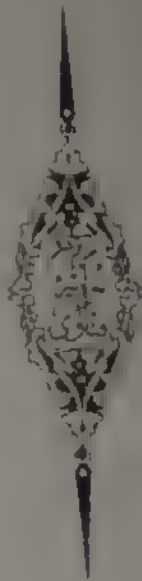
گروہ اتنی سب افراد گھر کے خاندان میں تو بکر کو عند ترک کر دینے چاہئے قرآن
 کریم کا ارشاد ہے مَرْهَمٌ سَوْرٌ وَرِیْجٌ مَّحْمُودٌ وَرِیْجٌ مَّحْمُودٌ
 میری بھی معلوم ہے کہ یوں رشتے ان کا نتیجہ اچھا نہیں۔ نبی و انبیاء کے گھر شادی
 و نکاح کا ارادہ نہ کھل جائے گا۔ مگر ان چیزوں سے گھر وں کو بچاؤ دینا ہے

ارستاد قرآن کریم ہے سو مسکھ و امسکھم نہ را تو بگوئیہ پورا نہیں کرنا چاہئے
واللہ اعلم وعلما اتم و احکم۔

عزیز الفقیر ابوالکحیر محمد نور اللہ انیسوی غفرلہ

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

۱۴۰۲۰۸۲



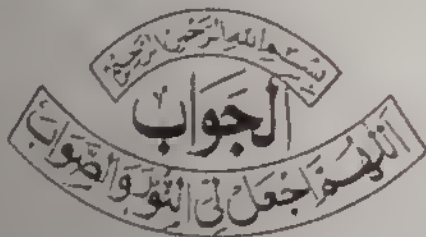
بَابُ الْكَفْوِ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سہ دختر سارنگہ فرسندہ
 باہی، علیہر زمیندار منظوری نامی ایک مصلی کے ساتھ اغوار برگئی جو کہ مختلف مقام پر ہے جتارہ
 نگر کو تحصیل لودھراں ضلع طتان کے موضع ٹٹھی میں نکاح کر لیا۔ نذیراں یک زمیندار کے
 بیٹے سے جس کے ساتھ بغیر والدین کے نکاح کیا۔ کیا جائز ہے یا ناجائز ہے چونکہ نذیراں
 بی والدین کے پاس آگئی ہے، برائے مہوڑائی کر کے کسی معتبر کتاب کے حوالے سے کو فرشتہ
 نوت منظوری مصلی تھا نہ پاکستان ضلع ساہیوال کا مجرم شکاری سبے دس لبر کو پرمعش

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے کہ مستی چوراعلیٰ حشمتی سکریٹری
تحصیل پاکستان ضلع ساہیوال نے اپنی لڑکی نابالغہ جس کی عمر تقریباً ۱۵ سال سے زائد ہو سکے
پر غنی سے اپنا کف سمجھ کر شرعی نکاح کر دیا۔ ابھی سال ہوا تھا کہ مقدم ہو کہ وہ بہری قیور
یعنی حشمتی نہیں ہیں، اس کے بابت برادری میں جھگڑے بھی ہوئے اور پنچائت جی جہاں
ثابت ہوا کہ وہ ہماری قوم نہیں ہیں تو پنچایت نے ان کو سامان جو متعاہدہ پس کر دیا۔ اب
لڑکی جوان ہے اس کی شادی ہم کرنا چاہتے ہیں تو دو لہا والے کہتے ہیں کہ ہمارا نکاح
باقی ہے۔ اب جبکہ لڑکی اور والدین اور برادری انکار کر رہے ہیں آپ سے گزارش ہے
کہ آپ فقہ حنفی کی رو سے ثابت فرمائیں کہ اس کا نکاح باقی ہے یا ختم ہو گیا ہے۔
السائل: چوراعلیٰ قیور حشمتی سکریٹری تحصیل پاکستان ضلع ساہیوال



جب ہم گفتگو سمجھ کر نکاح کر دیا اور بعد میں ثابت ہوا کہ گفتگو نہیں ہے اور سامان
وغیرہ بھی واپس کر دیا تو نکاح نہ رہا، آپ کو اختیار ہے کہ لڑکی کی شادی حسب پسند کر دیں۔

روغیہ پستی ہے۔





بَقِصُ لِحَالِ رِي مِنْ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ -

۱۔ برادر

قبول چیزوں میں شرمناک کے نزدیک سب: پسندیدہ عورت سب

الظَّلَاوُ مَرَّتَيْنِ فَيَأْمَسَاكَ بِمَعْرُوفٍ وَتَسْرِيحُ
 يَا إِحْسَانُ فَإِنْ ضَلَقَتْ فَلَا تَحْنُ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى
 تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

مترہ ۳۳۳

”عقد ۱۰ بار ہے پھر یہ تو رک میاں ہے بعد اُن کے کہ خود
 چھوڑا نہ اسے حسن کے ساتھ پھر یہ قبیح عقد ہے اُن کے کہ تو ب
 وہ عورت سے عدل نہ ہوئی یہاں تک کہ کسی وجہ سے اس کا
 نکاح کرے۔“

كتاب الطلاق

الاستفتاء

نظمی ہیکرمی غنی، ہی غدیہ حضرت مودنا نور اللہ صاحب خوری بصیر پرستی سداقیہت باو
سود ہیکرمی بعد واسے قاب گزاریش ہے کہ من مذکور کی ہمیشہ و کما کما شادی نہ ہوتی
نظمی لیکن کسی حالت میں س نے سکی صدق گھڑی دی لیکن بروری سے کٹھے مودنے ک
صورت میں دوبارہ نکاح کا وہی صدق و بندہ حسب کرتا ہے۔ ہالیان یا ہم صاحب کوثر غنی
وہ سے کیسے جازت ہے یا نہیں؟

وہ سے کیسے عبادت جی یا نہیں؟
جناب سے سدا پیش خدمت ہے، اس کا میں شرعی حکم سے سنہ نکاح
کی عبادت کس طرح ہے، شک و شبہ نہ رہے، التماس سے حاضر بن کر مسجد امین مہربانی ہوگا
نہ تاملے تب کے درجات میں ترقی فرمائے۔ مہربانی ہوگی

نوٹ: ہر دو جہے گنہی کی صورت میں مطلق دس دہائی گئی ہے

فقط دہائی

محمد امیر علی

عبد الرحمن چیسرین عشرت می

میں خان محمد

دستخط محمد علی

دستخط بھڑن رادو

نمبردار محمد اسماعیل دستخط بھڑن رادو



اگر صرف ایک صدق دہائی ہے تو نکاح ہو سکتا ہے نہ فی سب

سب

و نہ بعد فی عدم و صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام محمد و

و صاحب و برت و سب

عزیز الفقیر الہ الخیر محمد نور اللہ النعمانی غفرلہ

۵ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

الاستفتاء

کیا فرما ہے بر تمام بین و شرع تین؛ غایتان شرعیہ تین؛ علی بن ابی طالب



الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین و مفتیان عظام اندریں مسئلہ کہ سالانہ
بہنوئی آپس میں جھگڑ چکے، سالانہ اپنے بہنوئی سے کہا میں تیرے سے نیپٹ لوں گا۔
بہنوئی نے کہا کہ تو کیا کرے گا اپنی بہن کو ساتھ لے جائے گا۔ سالانہ نے کہا تو طلاق دیدے
میں لے جاؤں گا تو بہنوئی نے کہا جا تیری بہن کو میں نے طلاق دے دی طلاق طلاق
کیا اب وہ دوبارہ رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائی جاوے۔
السائل: احیدر علی، محلہ درس بصیر پور



تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور اب رجوع نہیں کر سکتے، قرآن کریم میں ہے
فَإِنْ طَلَّقْتَ فَلَا حَيْثُ لَكَ مِنْ بَعْدِ حَيْثُ نَكَحْتَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔ اب ان کے
اتفاق کی صورت یہ ہے کہ علاحدہ پڑے گا یعنی جس وقت زوج نے کہا کہ طلاق دے دی
طلاق طلاق، اس وقت کے بعد تین حیض پور سے ہو گئے تو پھر کسی اور مرد کے ساتھ بھیج نکاح
کرے اور وہ شخص باقاعدہ جماع کے بعد طلاق دے دے تو پھر تین حیض پور سے کر کے



الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شریعتین و مفتیانِ عظام اندریں مسئلہ کہ سالانہ
بہنوئی آپس میں جھگڑ چکے، سالانہ اپنے بہنوئی سے کہا میں تیرے سے نہپٹ لوں گا۔
بہنوئی نے کہا کہ تو کیا کرے گا اپنی بہن کو ساتھ لے جائے گا۔ سالانہ نے کہا تو طلاق دیدے
میں لے جاؤں گا تو بہنوئی نے کہا جاتیری بہن کو میں نے طلاق دے دی طلاق طلاق
کیا اب وہ دوبارہ رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائی جاوے۔
السائل: حمید علی، محلہ درس بصیر پور



نہیں طلاق واقع ہو گئیں اور اب رجوع نہیں کر سکتے، قرآن کریم میں ہے
فَإِنْ طَلَّقْتُمْ فَلَا تَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَعُودُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ مَا تَلَافَوْا إِلَّا أَنْ يَتَرَكَهُ الْفَرَسُ وَالْأَنْثَىٰ. اب ان کے
اتفاق کی صورت یہ ہے کہ عداوت پڑے گا یعنی جس وقت زوج نے کہا کہ طلاق دے دی
طلاق طلاق، اس وقت کے بعد نہیں جیسے پورے ہو گئے تو پھر کسی اور مرد کے ساتھ بھیج نکاح
کرے اور وہ شخص باقاعدہ جماع کے بعد طلاق دے، سے تو پھر تین جیسے پورے کر کے

دوبارہ بہن مرد کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے جیسا کہ آیہ مذکورہ سے ثابت ہے۔
متفق علیہ ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله على سيدنا محمد
واسحابہ وبارک وسلم۔

مفتی اعظم پاکستان
مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب
۱۰ رمضان مبارک ۱۴۰۱ھ

الاستفتاء

بخدمت جناب مفتی اعظم جناب مولانا حاج محمد نور صاحب انجمن اسلامیہ کراچی
جناب عالی!

میں نے والد حسین ذات چچی ساکن بھون منہ بستی شادی ہو جب نہرٹ ہو
بقدر چار سال قبل بہرہ مسماہ زیناں دختر احمد دین ذات چچی سکڑ پھیراں دیکھے تو
مذکورہ شادی سے پہلے سال اپنے خاوند کے گھر آباد رہ کر حقوق ادا کرتی رہا اب بھرب
حمل اپنے والدین کے گھر راض ہو کر چلی گئی۔ اپنے میکے گھر کی کچی کو تنہا دیا پھر سے
آج تک اپنے خاوند کے گھر نہیں آئی۔

خاوند ہر چند بذریعہ پچاپیت واپس لے نے کی کوشش کرتا رہا ہے اب
کی متذکرہ حالات کی روشنی میں حکم شرع شریف سے مطلع فرمائیں کہ یا نکاح ہو جو دے

یہ نہیں؟ کیا عورت کو غلع کا حق ہو گیا ہے؟

عرض

من دلہ حسین ذات ماجھی مکہ دھو منضبطہ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء



نکاح یقیناً موجود ہے اور عورت کی بے فرمانی سے وہ خود گنہگار ہوئی مگر نکاح میں فرق نہیں پڑا، قرآن کریم کا فرمان ہے **الزَّيْنَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ** ہاں اگر خاوند چاہے تو غلع ہو سکتا ہے مگر صرف عورت اپنے آپ نہیں کر سکتی۔ قرآن کریم نے خاوند کے ہاتھ نکاح دیا ہے ارشاد ہے **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ سَيِّدُهُ عَقْدَةُ النِّكَاحِ لِهَذَا عَمْرُوت** خود بخود کچھ نہیں کر سکتی۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولانا
محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حقیر الفقیر البواکیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۱۲ ذی القعدۃ المبارک ۱۴۰۰ھ



الاستفتا

گرامی خدمت سامی منزلت جامع مکاتبت عمیدہ عالیہ نورانیہ
 فرعیہ مجددیہ معظمہ مطابع مخم نیا زکیشان مفتی اعظم پاکستان و محدث پاکستان
 شیخ القرآن والحديث قبلہ نقیہ اعظم محمد نورانی صاحبین دامت بقیہ و مدیہ
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد عرض یہ کہ میں سور کی بہت ضرورت سے آپ
 حضور اپنا قیمتی وقت نکال کر سہاری رہنمائی فرمائیں۔

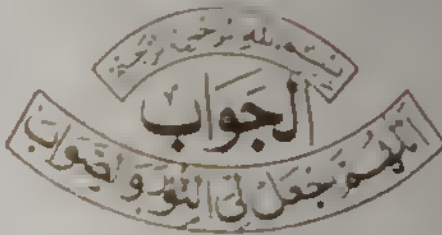
کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام ان مسئلہ میں۔

۱۔ اگر ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو چھ پرکس سے حقوق دی ہوئی ہے
 اگر یہ بیان اس کا واقعی نہ ہو تو اس عورت کا شرعاً کیا کیے۔

۲۔ قبروں پر حافظوں کو قرآن کریم پڑھنے کے واسطے بھانا، ان کی کچھ خدمت دہیہ
 پیسہ سے کرنی آیا شرعاً یہ امر اور ایسے امر کی وصیت کرنی درست ہے یا نہیں ایک
 شخص کہتا ہے کہ صاحب طریقہ محمدیہ نے اس کو بدعت سینہ کے قیام میں دھڑ
 کیا ہے اور روپیہ پیسہ لینا حرام ہے اور تانا خانہ میں ہے کہ پڑھنے والوں سے
 جو سلوک کیا جاتا ہے وہ بمنزلہ اجارہ ہے اور یہ اجارہ باطن درجہ حرام ہے۔
 یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہے یا نہیں، کتاب حریقہ محمدیہ و کتاب تانا خانہ
 ان کے تصنیف کرنے والے دیوبندی تھے یا وہابی یا سنی تھے۔

۳۔ اگر کسی شخص نے اپنے رُکے یا لڑکی کو اپنی جائید و منقولہ فرمودہ میں سے سہ کردہ

ایا بعد از اس اپنی جائیداد مہربان کو واپس شرعاً لے سکتا ہے یا نہیں؟
 آپ حضور مہربانی فرما کر ان سائل کے جوابات اپنے شاگرد شیعہ اور سید
 نور انظر سید محمد عبدالغفار شاہ کو عطا فرمادیں۔ وہ خود ہی کسی نہ کسی طرح جلد ہی بہتر
 پہنچا دیں گے اور باقی ہر طرح ہم آپ کی مخصوص دعاؤں سے بالکل خیریت ہے۔
 استغفر اللہ سید محمد عبدالرحیم شاہ مکنہ ساہوکاراؤ کی نہ خاص
 تفصیل پورے والدہ فضلہ دہلوی ۳۰۸۔



اس مسئلہ کی کئی صورتیں ہیں، خاص یہ ہے کہ وہ عورت اس کے گھر آباد ہے اور
 اس نے جھوٹا بڑا کر لیا۔ کچھ جھوٹے اقرار پر طلاق پڑ جاتی ہے۔ شامی ج ۲ ص ۵۹،
 ج ۲ ص ۵۸ میں ہے ولو فتر بالطلاق كذباً او هازلاً و دفع فضاء
 من كذب كذا اس کے گھر عورت آباد ہی ہے اور طلاقیں اس نے دو یا ایک کو
 قرار کیا ہے تو رجعت ہو گئی کیونکہ رجعت فعل کے ساتھ بھی ہو جاتی ہے شامی
 ج ۲ ص ۲۸، ۲۹ میں در المختار سے ہے ولو لعفل مع لكره
 بكن ما يوجب حرمة لمصاهره كمن ولو مہا اور اگر تین
 حقائق کا قرار کیا تو بارہ مغفطہ ہو گئی جو بلا عدلہ جائز نہیں۔

و الله تعالى عليم بالصواب

صحابہ و بارات و سلم

۲۰ و قنینہ ناجائز ہے جیسا کہ شامی وغیرہ میں بھی لکھا ہے۔ درمیتہ کھریہ درنہ سے
تاتار خانہ ہمارے ہی میں، کسی دہائی یا دویہ بندی کے نہیں۔ شامی جو دوسرے
میں ہے، القرآن بالاحمرۃ لا تستحق سورۃ السبب
ولا اللقار یعنی آگے چل کر فرمایا یسمع الفاروقی السبب و الحد و نعمی
شامی۔

پھر علامہ شامی نے اس سلسلہ میں ایک رسالہ بھی عنایت فرمایا جس کا پہلے
شعار اعلیل و بنی الغلیل فی حکم وصیۃ بائعات و التامیل۔ اس میں پڑت پڑے
فتاوے کی عبارتیں نقل فرمائیں۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ اگر کوئی غیر خود
اپنی طرف سے قرآن کریم قبر پر ختم کرے در ثواب بخش دے تو بہت چھاب
شامی ج ۵ ص ۴۷ و سورۃ قبر صدیق و صریح نہ و فشرہ
سیر نفیاء دھو حسن ما توصیہ سلف فہ معنی ہے۔
و نہ علم و صلی اللہ علی حسنہ و نہ وصیہ

و بارات و سلم

۳۰ ہیں اس صورت میں بہت دلیس نہیں کر سکتا۔ در گزشتہ پڑے تو اپنے
ڑکے یاڑکی کا مال استعمال کر سکتا ہے کیونکہ باپ کا بڑا حق ہے شامی ج ۵ ص ۴۷
میں تو زیلا بھارے ہے لو دھما نندی رحمہ محرمہ و سو
دما و مسد ما لا یرجم۔

۴۰ و اللہ تعالیٰ فی علم و صلو اللہ علی حبیبہ و نہ

حقوہ الغنیہ ابو الخیر محمد نور اللہ العسیمی غفرلہ

۲۹ جہاد، ثانیہ سلسلہ

۵۵۸

الاستفتاء

مکرمی و محترمی جناب مولانا مولوی الحاج ابو الخیر محمد نور اللہ صاحب ضعیفی ظلہ

اسذم عیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ :

عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین
۱۔ کہ ایک شخص عاقل اور بالغ پاکستانی فوج میں ملازم ہے، وہ اپنی بیوی کو طلاق
کھ کھ کر دے دیا ہے اور تین تین بار طلاق لکھ دیا ہے اور طلاق نامہ بیوی کے
گھر کھ کھ کر بھیجا ہے جس پر دو گواہ کے دستخط اور اس کے دستخط بھی موجود ہیں
کیا اس کی بیوی کو طلاق ہو گئی ہے یا نہیں ہوئی؟

۲۔ اگر وہ اپنی بیوی کو دوبارہ بسانا چاہے تو کیا کرے؟ دونوں خط جس میں طلاق کا
ذکر ہے، آپ کے حضور بھیج رہا ہوں اچھی طرح پڑھ کر اس کے متعلق شرع سے آگاہی
بخشیں۔ حال رقعہ ہذا حاضر خدمت ہے، کچھ زبانی عرض بھی کرے گا۔ فقط والسلام

دعاؤں کا طالب

ماہی انتظار محمد خاں چک نانک پور تحصیل پاکپتن شریف ضلع ساہیوال

اپکے مسئلہ دونوں خط منظور احمد کے تحریر کردہ دیکھئے میں تشریف نہیں دے سکتا
واقع ہو چکی ہیں۔ اگر یہ خط منظور احمد فوجی کے ہیں اور وہ اقرار کرتا ہے کہ میں نے ہی لکھا ہے
تو تین طلاقیں وارد ہو چکی ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۳۰۳ میں ہے بے حد و
بالکتابہ رالی ان قالو وان كانت مرسومة يقع لطلاق وینفی شہر
ج ۲ ص ۵۸۹ میں ہے اور اسی طرح فقہ کی بکثرت کتابوں میں ہے نیز فتاویٰ
عالمگیری ج ۲ ص ۶۲ اور شامی کے اسی صفحہ میں ہے کہ اکی کتاب لم یکتب
بخط ولم یملہ بنفسہ لایقع بطلاق ما لم یفر
کتاب۔

بہر حال جب اقراری ہے کہ یہ خط میرے ہیں تو طلاق واقع ہونے میں کوئی
شک نہیں اور جب تین طلاقیں واقع ہو گئیں تو قرآن کریم کی رو سے وہ عورت اس کیسے
حلال نہیں جب تک کہ باقاعدہ حلالہ نہ کیا جائے۔

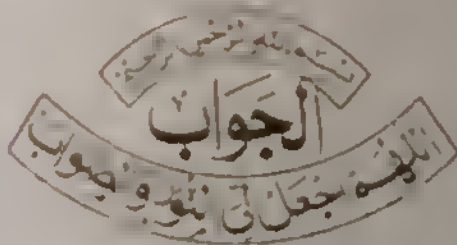
واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله على حبيبنا محمد
وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حقو الفقیر الباکیر محمد نور الدین نعیمی غفرلہ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین و علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بڑے اپنی بیوی مدخول ہوا تو تین حد قیں دے دیں ہیں تو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتے یا نہیں؟ جواب باثر ہے۔

سائل: محمد علی ولد نور محمد
بستی شفیق آباد موضع تخت مل تار
۴۰ مدرسہ ضلع بہاولپور



اس بات کے ساتھ باقاعدہ نکاح نہیں ہو سکتا قرآن کریم میں ہے
فَلَا تَحِلُّ لَكَ امْرَأَةٌ مِمَّا فَرَغْتَ مِنْ نِكَاحٍ
یہ سورۃ البقرہ، اسی شخص سے ساتھ باقاعدہ صحیح نکاح کرے اور وہ شخص اس عورت
کے ساتھ باقاعدہ و نزدیک کرے اور چھ مہر ملے اسے تو یہ بات پوری کر کے زمین پر
نکاح کر سکتی ہے کہ فی کتبہ و حدیث

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله على محمد وآله



نہا خفیہ بہ کیمونہ رات نعیم خان

۱۵ شعبہ شعبہ شعبہ

۱۱ ۲ ۱

الاستفہ

سید عظیم

کیا فرماتے ہیں صاحبزادے محترمہ قرن پاک و حدیث شریف سرورین مبارک

بیچہ درج ہے

مسند : ایک شخص نے اپنے باپ کے کو بیچ کر کڑوں کے ساتھ شریکیا کھات
کے کچھ عرصہ بعد شریکیا پر کھاتی ہے جس کا تہہ کبھی تہہ میں کیا گیا چنانچہ اس بندہ پر کڑوں
کے وندے شریکیا طلق لکھ کر جسے غامس اب محکم کے دوسرے کے ساتھ حقوق نامہ کے
کو پیش کی جس پر کڑوں کے نئے تین صدق دے دیں گورکھ کی رسمیں جو پروردگار کی نیکوئی
حق مگر شریکیا کڑوں کے گھڑا جا رہا کچھ عرصہ بعد شریکیا وندہ ویدہ مگر کسی بیوی کی پرکھیں
لڑکھ لڑکی صدق شدہ کے سہرو ماہور رہے۔

اس دوران میں لڑکی کی وندہ مگر جاتی ہے مگر میاں بیوی کا بھٹو مذہور میر
کچھ عرصہ پر لڑکی کے بھائی کی شادی پر شریکیا کا شریکیا کا شریکیا عرصہ میں اب محکم



نے پھر کوشش کی مگر ناکام رہی۔ پھر کچھ عرصہ بعد انتظار کیا گیا مگر کوئی سمجھوتا نہ ہوا۔ اس طرح سے عقدِ ثلاثہ مؤثر ہو چکی۔ بیوی اس پر قطعی طور پر حرام ہو گئی یا نہیں؟ ۱۰ سال بعد نکاح کی نمودگی بلِ محمہ کے ایک لڑکے کے ساتھ ہوئی اور اہل محلہ نے رسمِ گنی میں شرکت کی اور بوقتِ گنی طلاقِ ثلاثہ مؤثر ہو چکی تھی، کچھ عرصہ بعد پھر گنی راس نہ آئی۔

اب لڑکی کے والد نے پھر لڑکے طلاقِ دہندہ کے ساتھ لڑکی کو گاؤں سے کافی دور جہاں ان کو کوئی نہیں جانتا تھا، لڑکی مذکورہ کے ساتھ نکاح کر کے پہلے طلاقِ دہندہ لڑکے کے ساتھ روانگی کر دی۔ اب وہ لڑکی پہلے خاوند طلاقِ دہندہ کے پاس ہے۔

کیا از روئے شریعتِ محمدی یہ نکاح جائز ہے؟ اگر نہیں تو اس کا کیا ازالہ ہے؟ اہل محلہ کو اس کے متعلق بحیثیت ملتِ ابراہیمی و دینِ محمدی کیا سلوک کرنا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دیں۔ جواب جلد از جلد عطا فرمائیں۔

منظر علی شاہ براستہ نور کوٹ چک قاضیاں

ضلع سیالکوٹ ۲۵۰۸۰۸۱



جب لڑکی کو تین طلاقیں پڑ چکیں اور مؤثر بھی ہو چکیں تو وہ لڑکی مطلقہ خاوند پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی، بلا حذلۃ شرعیہ طلاقِ دہندہ پر حذلہ نہیں خواہ دوسرے



ملک میں بھی چلے جائیں۔ یہ ساری کٹائی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ قرآن مجید کے دوسرے
 پارے میں صاف حکم ہے خان طلق لا ب۔ حدیث شریف اور حدیث علیلہ و رکافی
 حدیث بخاری اور مسلم وغیرہ اس کی دلیل ہیں۔

سائل کا یہ لکھنا کہ بحوالہ قرآن پاک و حدیث شریف کے لکھنا کیوں سب بیجا
 قول فقہاء قرآن و حدیث کا حکم ہی ہے، یہ طوق کا ٹوڑ بونا کیا چیز ہے، کسی بیت حدیث
 شریف سے ثابت ہے۔ اللہ ہدایت دے، اہل ہمد و نیکات کریں تاکہ وہ عرق و درازوں
 مجبور ہو کر حرام کاری سے بچیں، اور کیا کر سکتے ہیں ان حاکم مسلمان اگر توجہ فرمائیں و شرعی
 مرادیں تو ہو سکتا ہے مگر ابھی تیاری ہی ہو رہی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلواتہ علی حبیبہ لا عظم
 والہ و اصحابہ و بارک وسلم۔

مفتوا الفقیہ الامام الحکیم محمد نور اللہ ندوی غفرلہ

۲۸ شوال مکرم ۱۴۲۷ھ ۲۸-۹-۲۰۰۷

الاستفتاء

از شاہ و بھٹو
 ۲۶۰۳۰۸۲

قبلہ و کعبہ فقیہ اعظم حضرت مولانا سید محمد نور اللہ صاحب
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد جن کو گزارش ہے کہ چارے ایک صلیب نے
 اپنی منکوحہ بیوی سے چند سال تعلقات کرنے کے بعد نہ تو آباد کیا ورنہ ہی اسے ضائع

بعد اس کی بیوی نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ اس کا خاوند حاضر نہ ہوا۔
تھری تاریخ پر اس گاؤں کے ایک وکیل صاحب نے اس کو عدالت میں جاتے
ہوئے کہا کہ آج حاضر ہو جاؤ شاید کیٹرف کا ردائی نہ ہو جائے تو اس نے کہا کہ طلاق
ہوتی ہے تو ہو جائے تو عدالت میں نہیں جاؤں گا کیٹرف کا ردائی ہو گئی اور اس کے
خاوند نے بعد منوخی کے کوئی کارردائی نہ کی۔

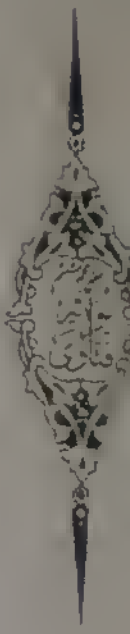
عورت نے تین ماہ گزارنے کے بعد نکاح کر لیا اور خاوند نے بھی نکاح کر لیا
جس کو تقریباً دس سال ہو چکے ہیں اور ابھی اس عورت کی بھتیجی سے شادی کر رہا ہے
جبکہ میرے سامنے اس نے اقرار کیا تھا کہ میں نے طلاق نہیں دی تھی۔ ابھی اس کی
شادی کا صرف ایک ماہ باقی ہے، اگر وہ آج طلاق دے بھی پہلی عورت کے دانے
نہیں گزر سکتے۔ ابھی اقرار کرتا ہے کہ میں نے طلاق دے دی تھی مگر مجھے یہ علم ہے کہ بالکل
بھوٹ بول رہا ہے۔ آپ براہ مہربانی بتادیں کہ وہ تیخی نکاح کی پہلی صورت کامیاب ہے
کہ نہیں؟ پھر دس سال کا عرصہ گزرنے تک اس کا مطالبہ نہ کرنا اور اپنے گھر نہ لانا میں
کوئی صورت طلاق کی ہے کہ نہیں۔ آیا میرے سامنے وہ اقرار کر دے کہ میں نے طلاق
دے دی تھی اور مجھے علم بھی ہو جائے کہ صاف جھوٹ بول رہا ہے۔ کیا میں اس کی پہلی
بیوی کی بھتیجی سے نکاح کروں یا نہ کروں؟

آپ اس بارے میں فتوے دیں۔ میں انشاء اللہ اس پر ضرور عمل کرونگا
خواہ مجھے گاؤں چھوڑنا پڑے کیونکہ میرے نکاح نہ کرنے کی صورت میں مخالفت بہت ہو جائیگی۔

فقط والسلام

آپ کا بندہ خاکسار

حافظ محمد اسلم امام مسجد چک ۲۷
شاہ مبھور ۳۷-۱



سوال کے مندرجات سے واضح ہوتا ہے کہ خداوند سے صدق دلی ہونا بھی ہے
اس نے کوئی پردہ نہ کی اور کوئی حرکت نہ کی اس کا سابقہ منگوہ کی بھتیجی کے ساتھ نکاح کو راہ
بھی واضح کرتا ہے کہ وہ عورت کو فارغ کر چکا ہے۔ باقی اس کا یہ کہنا کہ میں نے صدق نہیں
دی تھی تو آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ سچا ہے اور اس کا بھی قرآنہ صدق دے دو تھی جھوٹ
کیوں ہے۔ ایسے معاملات میں سوچنا چاہیے۔ عاقبت بے سمنان پر متبار کرنا چاہیے کہ
کر جھوٹا بنانا جائز نہیں کہ مسلمان کا معاملہ ٹھیک ہوتا ہو تو ٹھیک بنایا جائے۔

فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۵ میں ہے لا حرج مرد عی نصراح
واجب اور فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۲ میں ہے سر کم طغیب ذل من ذل
نہ عم ات کان کا ذبا لا یصدق فی نقصہ پ کا یہ کہنا کہ مجھے ہے کہ جھوٹ
بول رہا ہے، غلط ہے، علم کہتے ہی یقینی بات کو تو یقین کیسے ہو۔ ہاں یہ حقیقت کہتے ہیں
کہ بوقت نکاح اس سے حلف لیں کہ طلاق دے چکا تھا۔ اگر سچا ہے تو یہ کہہ دینی
گناہ نہیں کہ نکاح کر دیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله على محمد وآله وسلم

والہ واصحابہ وبارک وسلم

فتوہ الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ ندوی غفرلہ

۲۰۲۲

نوٹ : درج ذیل فتوے کا استفادہ فتاویٰ نوریہ دہلوی ج ۳ میں موجود ہے لیکن جواب اس
 میں اب یہ فتوے مولانا محمد حسن محبت حضور نوری نے طبعی طور پر شتہا عنایت کیا ہے جو کہ
 اس وقت اس نے صبح کرایا تھا، اس فتوے کو مولانا موصوف کے شکریے کے ساتھ
 شامل کیا جا رہا ہے۔ (مرتب)

الاستفتاء

کیا فہستے میں عملائے شرعیاتین مذہبی صورت کے ساتھ دس سالہ نابالغہ کا
 جسے کوئی مقصد شعور نہیں مٹی ہوئی کو حلال و حرام دیکھا ہے یا نہیں؟
 اس میں مولانا محمد ضعیف عاجز
 پیک ۲۴/۵ تصنیف مولانا محمد عمری



شرعیات میں مذکور حدائق نہیں ملتا اور اگر غلط حدائق ہوں یا لکھے ہوئے غلط
 پر لکھ گھڑا گواہ تو اس کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں کہ وہ کیا حدائق کا اس ہی نہیں تو اس کے
 تیری بیوی کی رہتی ہے در غلط حدائق کا شکاک پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ آخری حق مکتبہ فقہ

روزِ تعلق نہ رکھیں۔

وَلَمَّا تَعَالَىٰ عَمَّ وُجْهِ سُنْدُسِ حَسْبُ

صاحب و باریک و سلم۔

مقامِ انصاف پر چیر کر لیا نہ نہیں غریب

۳۰ ۱۰

الاستفہ

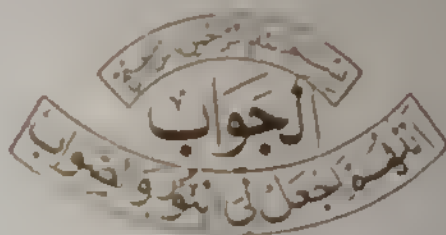
کیا فرماتے ہیں علمائے دین بشرع متین کہ سندنیاں کس سے محکم ہیں اور حلال
قورمہ کی سکنہ نہ ہو تحصیل پاکستان نے بنی زوجہ سہ و ذریعہ بی بی بی اختہ و حسن قورمہ کی
سکنہ نہ ہو کو ذریعہ زمین ۱۱ چک نور محمد بن صدق بذریعہ تین خوشی۔ بعد از اس میں
پر زمین کو نسل مذکور نے صدق نور محمد قرار دے دی درگز نے بعد از تقریباً ۱۰۰۰۰۰
پنجابیت نے زمرہ زمرہ و پر غور کیا در مسعود ذریعہ بی بی اختہ و حسن کا کچھ حسیہ محمد
محمد علی قورمہ حادی سکنہ سیٹھاں و چک کے ساتھ کوثر ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹ کے بغیر
اسی وقت سید محمد سے صدق حاصل کر لی گئی در سی مجلس میں بغیر کسی وقفہ کے پہنچا
سے محمد طفیل ولد چرخہ دین سے نکاح کر دیا لیکن پسے خاندان نے نکان ہونے کے ڈر
ابھی تک اپنی بیوی سے رجوع نہیں کیا در مسعود بھی اپنے مرنے والے محمد نور محمد
وغیرہ کے گھر موجود ہے۔

تین عقد قے موثر ہونے کے بعد آیا بغیر حلالہ یہ نکاح جائز ہے کیونکہ سب کو
 کے ہر دوسرے وزیر اب بی بی کا نکاح کئے جانے بعد وہ تنہائی نہیں دی گئی جو کہ شریع میں مذکور
 حکم صادر فرمایا جادو سے ۔

سائنس محمد طفیل لد چراغ دین قوم دہلوی

سکندر تحصیل پاپتن ضلع ساہیوال

تقریر ۸۲ ۸ ۶



نہے پھر تین نے ٹھیک کیا۔ وہ عورت جو صدر عدل نہیں ہوتی، لوگ یہ غلط
 کرتے ہیں، یہ باب کے عیوب سے ہے کہ یہ نہیں کہ اسل موثر قرار دے تو موثر ہے در
 نہیں، خانہ نے عقد تین عدو سے ای تو فوراً موثر ہو گئی۔

نہایت کے ساتھ مل ہیں کسی صورت کے برہان سے پہنچتے، اسی طرح
 حد کے سے مذوری سے کہ ۱۰۰۰ خاندان نکاح کے بعد کم از کم ایک ضرور بہتری کے
 چھ صدق سے، اس کی عورت کو سے تو پہ خاندان کے ساتھ نکاح ہو گا کہ فی حد

سہمہ فی سہاری عمر و کتب لغت لاجبی

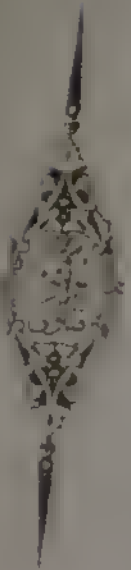


والله تعالى اعلم وصلى الله على حبيب رعه
وبارک وسلم.

معه افقیر و یوم تیر ذی القعدة

۱۶ شوال ۱۲۸۵

۵۰۶ ۸۲



حَبُّ الدِّينِ لِلَّهِ حَنِيفِيَّةٌ سَمِيحَةٌ

بخاری

”حق پر ایمان دین کی حقیقت کو سب سے زیادہ پسند ہے“

خطر و ابا حیات

وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

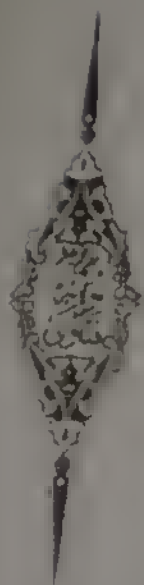
۱۰۰

اور جو کچھ تمہیں رسول (ﷺ) کا حکم ہو اسے لے لو اور جو کچھ تم سے منع فرمائے اس سے باز رہو

الاستفتاء

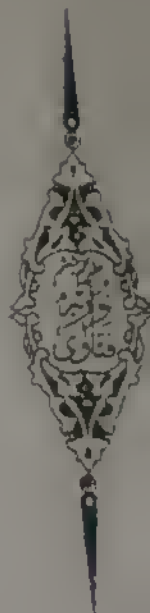
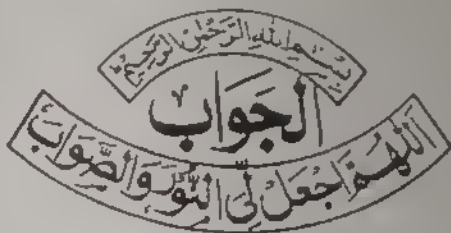
بعض فقہاء عظیم پاکستان مفتی البرکات خاں صاحب دست بردار
شیخ محمد رفیع دہلوی راجہ محمد رفیع فریدیہ بصیر و شریف ضلع بہاول
پنجاب، پاکستان

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ائمہ کرام یہ مسئلہ کہ میرے
کریم کی محافل ذکر و سماع جہاں قیادت کا ہم پاک نعت غوثی و تقاریر ہوں، اور میرے
مستعمل نہ کیا جائے اور نماز کی پابندی اور وقت کا پورا پورا خیال رکھا جائے نعتیں و غزلیں سنیں
مصطفیٰ اور محبت مشائخ میں پڑھی جائیں، محفل خالصہ روحانی ہو، یا کاری و نوکری سے کس
جتناب کیا جائے، سامعین پر درد سوز و گداز اور عشق وستی کا جذبہ جاری ہو اور بعض مصلحین
و مجدد و حال ہر جگہ، بعض دور سے ہوں اور غور و فکر سے حق و ہوا دریا رسول اللہ کی توجیہ
فہم ہوں، بعض سامعین بیوشی میں گر پڑیں یا رقص کر رہے ہوں بعض کی تھیں کل ہی ہو
بے خودی اور بے قراری کے عالم میں بعض واجدین رقص کرتے اور کبھی تالیاں بجاتے ہوں
یا شرعاً باطل مذہب مذہب اہلسنت و جماعت ہوا فن مشائخ قادر پرست پرستہ
سہروردیہ یہ جائز ہے یا ناجائز، محال ہے یا حرام، ثواب ہے یا عذاب، یہ یہ وجد و حال
شرعاً جائز ہے یا نہیں، ایسی محفل میں شرکت کرنا کیسا ہے دروہدین پر اعتراض کرنا کیسا ہے



دلائل شرعیہ سے وضاحت فرما کر خدا اللہ ماجرہوں۔ والسلام مع الاکرام
السائل: مولوی محمد نواز احمد امجد شاہ راجہ جنگ تحصیل ضلع قندھار
نوٹ: واجدین کی مندرجہ بالا حرکات قابل مواخذہ ہیں یا نہیں؟
بقلم خود محمد نواز احمد

۲۰۲۰ء ۱۴۴۱ھ
۲۸ جمادی الثانیہ



ایسی محافل قدسیہ غنیمت ہیں، اگر صورت سوال صحیح ہے تو بڑی نعمت ہے
بانی بے خودی میں اگر کسی کا قص یا تائلیاں بجا نا تو اس کا جواب ہے کہ عہد ہوش میں نہ ہو کہ یاد کر کے
گرفت تو عقل پر ہے اس میں سائل کو کیا چیز قابل اعتراض اور ناجائز
نظر آتی ہے، وہابیوں کی چوں کو کچھ نہ کہیں وہ لوگ تو مجبوراً ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں
قرآن حکیم میں ہے وَافْعَلُوا الْخَيْرَ (سورۃ الحج کا آخری رکوع) مگر یہ باقاعدہ تنقید
کے ساتھ تحقیق کریں کہ واقعی کسی ریاکاری اور نمود سے مجلس پاک ہو تو پاک پر کیا اعتراض
واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب
وہ و صاحبہ و بارک وسلم۔

عزیز الغفیر ابوالخیر محمد نور اللہ انعمی غفرلہ

درج ذیل فتوے فتاویٰ نوریہ کے قائلین کے لیے اس کتاب میں جمع ہیں۔
 حضرت نعیم اعظم قدس سرہ العزیز کی ذاتی لائبریری کی کتاب البحر الرائق جو فقہ حنفی کے ابتدائی
 خالی صفحات پر حضرت علیہ الرحمہ کے اپنے قلم سے بصوت مسودہ موجود ہے جسے برہنہ صفت
 یہاں نقل کر رہے ہیں۔

ترتیب

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مرسسہ میں کہ ریشم پہنے جانے
 کی سختی میں تعویذ رکھنا یا ریشمی کپڑے پر تعویذ لکھ کر یا سونے چاندی کے پترے پر کندو کر کے
 مرد اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا صاحبزید۔



مرد کو ریشم پہننا اور سونا چاندی استعمال کرنا شرعاً ممنوع و حرام ہے جس کی سخت
 احادیث مبارکہ بکثرت و صاحتہ دال ہیں جن کا استقصار ناممکن، اختصاراً چند سے ازال
 تحریر ہیں :

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا میں رشیم وہی پہناتا ہے جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں
رواہ اسخاری و مسلم والنسائی عن عمرو ابنہ وابن مسعود عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما والنظم من الصحیحین انما یلبس الحریر
فی الدیاس لا یتخلق لہم فی الآخرۃ۔

امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم راوی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے داجنہ ہاتھ مبارک میں رشیم اور باتیں میں سونے کو لے کر ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ دونوں
میری امت کے مردوں پر حرام ہیں ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خذ حربرا فجعلہ فی یسینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال
ان ہذین حرام علی ذکوراستی رواہ ابو داؤد وابن ماجہ الا انہ ذکر بدل
الیسین الشمال والشمال بدل الیسین ونحوہ ایضا النسائی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی اور نسائی راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۵ ج ۲ ص ۸۶۷

۱۵ ج ۲ ص ۱۹۰

۱۵ ج ۲ ص ۲۹۶

۱۵ ج ۲ ص ۲۶۳

۱۵ ج ۲ ص ۲۰۶

۱۵ ج ۲ ص ۲۰۵

۱۵ ج ۲ ص ۲۸۷

۱۵ ج ۱ ص ۲۰۵

۱۵ ج ۲ ص ۲۹۳



غیر مسلم فرماتے ہیں عدم لباس الحریر والذهب علی ذکورہ من وجہ ذلک
 احیاء کیا گیا ریشمی لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر نہ ہو گا کیونکہ یہ تو تورات
 والنظم عن الترمذی وزاد فی الباب عن عمرو بن عوف وعن عوف بن عمرو
 وام حانق والنس وحذیفہ وعبد اللہ بن عمرو وعمر بن حصیر
 وعبد اللہ بن الزبیر وجابر وابی ریحانہ وبن عمرو وابو ہریرہ
 حدیث حسن صحیح۔

اہم بخاری حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سونا، چاندی، ریشم، دیباچہ یہ کافروں کے لئے دنیا ہیں
 اور تمہارے لئے آخرت میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الذهب والفضة والحرير والديباچه لهم في الدنيا ولكم
 في الآخرة۔

اہم الامم سراج الامم حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب مذہب یہ ہے
 قدوری، کنز الدقائق، وقایہ، تنویر الابصار وغیرہ اسفار فقہ میں مصرح و سطح الامام
 القدوری ولا يجوز الاكل والشرب والادخال والتطيق من هذه النصوص
 للرجال والنساء اجازہ نہیں کھانا اور پینا اور تیل لگانا اور خوشبو لگانا سونے اور چاندی کے
 برتنوں میں مردوں اور عورتوں کے لئے

ہدایہ تکملہ البحر در المختار میں ہے والنظم من سدرہ اسبہ ذلک

من الاستعمال (اور جو استعمال ہم مثل اس کے ہیں)

شامی، عنایہ، نتائج الافکار میں ہے والنظم من الآخر والبحر
هو استعمال بائی وجہ کن والحلال للنساء من الذهب والفضة هو
الحلی فقط وذا ثابت فی موضعہ اور عرام استعمال ہے جس طرح بھی ہو اور عورتوں
کے لئے سونے چاندی سے صرف زیور ہی حلال ہے بلکہ اس پر تم اہل اسلام کا اتفاق و اجماع
ہے، نووی غلبہ الرحمہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں فحصل مبادی کرناہ ان الاجسام
مستعمل علی تحريم استعمال اناء الذهب و اناء الفضة فی الاکل والشرب
والطهارة والاکل بعلقة من احدهما والتجسس بجمرة منهما والبول
فی الاناء منهما وجميع وجوه الاستعمال ومنها المدکحلة والمیل (الی ان قال)
ویستوی فی التحريم الرجل والمرأة بلا خلاف وانما خرق بین
الرجل والمرأة فی التحلی الخ

قدوری، کنز، وقایہ، ہدایہ، تنویر الابصار، والمختار میں ہے والنظم
من التنویر وشرحه یحرم لبس الحریر ولو بحائل بینہ و بین
سبده علی المذهب الصحیح (الی ان قال) الرجل لا المرأة (یعنی حرام ہے)
پہننا ریشم کا اگرچہ بدن اور اس کے درمیان حائل ہو مرد پر نہ عورت پر، پس اگر ریشمی کپڑے
مثلاً دستار قمیص، کوٹ، واسکٹ پر تعویذ لکھ کر پہنے اگرچہ بدن کو نہ لگے، حرام ہے اور اگر
چھوٹے سے ٹکڑے پر لکھ کر بازو یا گردن میں باندھ لگاتے تب بھی ممنوع ہے کہ یہ اگرچہ

پہنا نہیں مگر اس کا مشابہ ضرور ہے اور اگر جیب وغیرہ میں رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔
 پہننا ہے اور نہ اس کے مشابہ اور ایسے ہی لٹکی کپڑے یا ڈورے میں تعویذ باندھ کر
 یا بی کر بازو یا گلے میں باندھنا، لٹکانا ممنوع ہے کہ یہ مشابہ لباس ہے اور اگر جیب میں
 رکھے تو کوئی حرج نہیں۔

تنزیہ البصار میں ہے والکیس الذی یعلق عن لکبہ و یعلق عن لکبہ و یعلق عن لکبہ
 لکایا جاتا ہے۔ شامی میں ہے ای یعلق لرحل معزلاً عن لکبہ و یعلق عن لکبہ
 ولا الذی یعلق فی البیت واحتذ بہ عن لکبہ و یعلق عن لکبہ و یعلق عن لکبہ
 وجہ ان التعلیق یشبہ اللبس محرم لذاتہ لکبہ و یعلق عن لکبہ و یعلق عن لکبہ
 باب المحرمات ملحقۃ بالیقین رملی و لکبہ و یعلق عن لکبہ و یعلق عن لکبہ
 المعلق نحو کیس التمام المسماة بالحماکی و یعلق عن لکبہ و یعلق عن لکبہ
 کیس الدراہم اذا کان یضعہ فی جیبہ مثلاً سدوس عبق و فی لکبہ
 ولا تکرہ الصلوۃ علی سجادۃ من الابریسم لان سحرہ ہونیس
 اما الانتفاع بسائر الوجوہ فلیس سحرہ کما فی صوۃ جوہر و فرد
 القہستانی وغیرہ الخ (یعنی وہ مکروہ ہے جسے لٹکاتا ہے مگر اپنے ساتھ نہ وہ رکھا جاتا ہے
 اور نہ وہ لٹکایا جاتا ہے کمرے میں اور قید تعلیق سے وہ حکم کراہت سے نکل گیا جسے معنی
 نہیں کیا جاتا بلکہ جیب میں رکھا جائے یا دستار کے پیچ میں مثلاً اور ظاہر کراہت کی وجہ یہ
 لٹکانا پہننے کے مشابہ ہے لہذا عرام ہو کہ قواعد شرعیہ سے معلوم ہے کہ باب ثمرات میں کتبہ
 حکم یقین رکھتا ہے، یہ رملی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے اور ظاہر یہ کہ مراد اس کیس معنی مکروہ سے

وہ کہہ رہے جس میں تعویذ وغیرہ جوتے ہیں جسے جامی کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ گردن
 لٹکایا جاتا ہے اور کسبہ دراہم یعنی ٹھوس مکروہ نہیں جب کہ اسے جیب وغیرہ میں رکھتا ہو
 اور لٹکانا نہ ہو اور وہ مفتے میں ہے کہ ریشمی جامناز پر نماز مکروہ نہیں کیونکہ حرام ریشم پہننا
 ہی ہے اور باقی تمام طریقوں سے برتنا جائز ہے جیسا کہ جواہر کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے
 اور قسانی وغیرہ نے اس حکم کو برقرار رکھا واما التثبث بستر خیم الزبیر و عبدالرحمن
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی جوار لبس الحریر عند الضرورة فلیس بجمع لاحتمال
 الخصوصية بل خصوصية (ثابتہ) فصرح الشامی بانہ خص علیہ السلام
 الزبیر و عبدالرحمن بل لبس الحریر لحکمة فی جسدهما کما فی
 التبيين ونقل عن الزیلعی قبلہ بل اقول یجب ان یکون خصوصية
 لانه واقعة حال ولا عموم لها کما نص علیہ فی کتب الاصول والغنیۃ
 والفتح



اور اگر عملے کے پلوؤں یا کوٹ وغیرہ کے شانوں پر مثلاً ریشمی کپڑا جس کا عرض
 چار انگل سے زائد نہ ہو، لگالے تو یہ لگانا شرعاً جائز ہے کہ یہ تابع ہے اصل نہیں، شامی میں ہے
 فجمع ذلك لا بأس به اذا كان عرض اربع اصابع وان زاد على طولها
 اس پر تعویذ ہو یا اب لکھے تو کوئی حرج نہیں ہاں بول و براز کے وقت اتارنا ضروری ہے اور جمع



مذکورہ عورتوں کے لئے جائز ہے کہ ان کو رشیم پہنیں جس سے درد دور ہو سکے۔
 تختی پترا مذکورہ مرد کو اپنے بازو یا گلے یا جیب وغیرہ میں رکھنا حلال نہیں کہ یہ استعمال ہرگز
 ہے اور مرد پر یہ حرام ہے اور دراجم و نامیر یا سیم و زر کی ڈلی یا زیور بخش یا غیر منہ احتیاط
 اپنے پاس رکھ سکتا ہے کہ یہ استعمال نہیں بلکہ مقصود حفاظت ہے جو بوقت تختی و پترا حرکت
 اس میں مقصود اپنے پاس رکھنا اور استعمال کرنا ہے، یہ تحریم مومنا و عورت غیب و آیات فقہ
 مذکورہ سے صراحتہ ثابت ہے اور کیس التماس من الحریر کا جزئیہ حشامی سے شرکاء
 اس کا توبہ و مفید ہے کہ سیم و زر و صریقین و تحریر علی لرجال میں مساوی ہیں
 اس جزئیہ میں بھی مساوی ہی ہوں گے۔

شامی میں ہے قد استوی کل من لذهب و لفض و حریر
 فی الحرمة فتخص العلم و الکفا من الحریر ترخیص لهما من غیرہ
 ایضا بدلالة المساواة اور یہاں جیب وغیرہ میں رکھنا بھی منوع بحکم اول کہ ہاں
 صرف پہننا حرام تھا باقی ہر طرح استعمال جائز اور یہاں برقم کا استعمال منوع کما مر
 کلاهما منصوصین فی ما قبل ہاں اگر عورتیں پہرے بہ نیت زیور نہیں اور اس میں
 تعویذ رکھیں یا کندہ کرائیں تو کوئی حرج نہیں کہ زیور ان کے لئے حلال ہے ہاں جیب وغیرہ
 میں حرام کہ یہ استعمال سیم و زر بدون طریق زیور ہے اور یہ ان پر بھی حرام کما سمعت
 نیز شامی میں ہے و قوله للرجل و المرأة قال فی الخاتمة
 والنساء فی ما سوى الحل من الاكل والشرب والادھان من الذهب و

بہاؤن کا کہنا کہ اس تعویذ کی تاثیر ریشم یا چاندی سونے پر موقوف ہے تو یہ
 مجوز ستارہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
 نہ لیسوی جمع شفاء کھڑی ما حرم علیکم رواہ البخاری نیز تعویذ مشابہہ
 کہ دوزخ عند الضرورة استعمال کئے جلتے ہیں اور سنداری بالمحرم ابہم عنہ اللہ
 تعالیٰ عنہ کے نزدیک برگزہ برگزہ جاز نہیں جس کے شاہد عدل لصوص کتب مذہب میں
 بحر الرائق و در المختار و غیر ہما میں ہے والنظم من البحر ولا یخفی ان
 استدوی بالمحرم لا یجوز فی ظاہر المذہب و کذا فی کراہیۃ الشامی
 عن سر المنتقی بحر الرائق میں ہے یعمل بما صح من المذہب بحر الرائق و
 شامی میں ہے یحل الافتاء بل یجب بقول الامام وان لم نعلم من این
 ذل فتاویٰ امام فقیہ النفس قاضی خان، بحر الرائق، عالمگیری، سراجیہ، در المختار و غیر ہا میں ہے
 مدعی بقول الامام علی لاطلاق نیز ان اشیاء کی حرمت متیقن اور قول عال غیر متیقن بلکہ
 اس تعویذ کے علاوہ کوئی دوسرا تعویذ یا علاج و حلیہ غیر محرم مظنون اور قاعدہ مقررہ شرع مطہر ہے
 کہ الیقین لا یرتفع بالشک صرح بہ فی الہندیہ والغنیۃ وغیرہا
 بحر الرائق و شامی میں ہے النظم لہ لان المرجع فیہ الاطباء
 و قویہم لیس بحجۃ حتی لو تعین الحرام مدفعا للہلال یحل



وللمیة والخمر عند الضرورة اور چکر اور مورس اس میں اور
 وہی حکم رکے کے پہنانے کا ہے۔ قدوری، کنز الدقائق، تفریح، اور مختار، عیسہ،
 سفارۃ میں موجود والنظم من الدر ومنہ وکرہ ناس صبی دھب و
 حریر افان ما حرم لبسہ وشریہ حریم الباسہ وشریہ شتی میں ہے زک
 النص حرم الذهب والحریر علی ذکرہ لہم سلفہ سورج وحریر ولاح
 علی من البسہ لانا امرنا بحفظہم ذکرہ لہم سلفہ سورج ولاح
 والحریر ولبس الفضة فی الحرمة فتنبہ۔ وشدہ ویرمولہ عیو وعبہ
 اتوا حکم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حررہ الفقیہ محمد نور الشافعی القادری النعمانی نورہ التبرید وقرۃ العیون
 ۳ ربیع الاول شریف ۱۲۸۵ھ

إِنَّ الَّذِينَ يُسِرُّوْنَ يُشَادُّونَ الَّذِينَ حَدَّثُوا
سِرَّهُمْ فَسَدُّوْا رِجَالَهُمْ

ایہ تک یہ دین سن ہے اور پھر بھی دین میں کس قدر سے
ہم کہ دین میں پر غائب آجئے، میں سے میں نہ بڑی فقیر

متفوقا

رَبِّحْنَاهُمْ لَمْ يَضِلُّوا وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ
مُخَافَةٌ

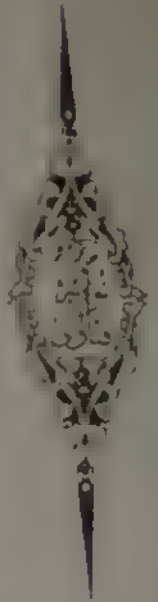
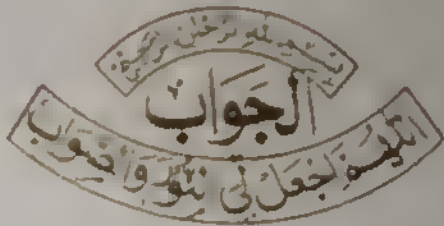
”بول نہ صل نہ جبر کہ بر سر میں رہتے نہ
نپاک چیزیں کر کہتے ہیں“

کراہیے کس طرح پاک ہوں لہذا اسے عار ہے۔ مختصر جواب ہے نوازیں۔ آپ جنموں ہرمانی ہوگی
الہی! بسید محمد عبدالغفار شاہ

مستعلم در معلوم تحفہ فریدیہ بصیر لوریہ

خطیب موضع ساہو کا ضلع دہاڑی

۲۵۰۳۰۸۲



یوں پاک نہیں ہوگا بلکہ پاک کرنے کی یہ صورت ہے کہ پاک شیریں دھڑوں میں
اور پیا جیسے کردہ وراوہ سے ہو جائیں تو پاک ہو جائیں، مقوڑا سا بہنا بھی کافی ہے اور یک
صورت یہ ہے کہ نڈر دھڑوں کو یک پرناے میں پٹا جائے جبکہ پاک شیرہ بھی پرناے میں
پٹا جائے یوں کہ پاک شیرہ بہنے کی صورت میں پلید شیرہ یوں پٹا جائے کہ پلید کا عارہ
پاک بستے ہوئے شیرہ کے اندر پڑے تو جمع شدہ سب شیرہ پاک ہو جائے گا کچھ بھی ضائع نہ ہوگا
مگر یہ احتیاط ہے کہ بستے ہوئے پاک شیرہ میں سب پڑے، ایک قطرہ بھی الگ نہ پڑے
ورنہ سب پلید ہو جائے گا، شامی، فتاویٰ رضویہ وغیرہ۔

واللہ تعالیٰ اعوذ بصلی اللہ علی حبیبہ راعظہ



محضر فقیر: ایضاً: تہ النبی غفرلہ

۲۸ جوابات۔ دست ۲

۳۰۳۰۹۶

الاستفتاء

بنظر شریف کات حضرت فقیر اعظم محمد بن ابی دار حمزہ دہلوی یہ یہ میر پور
درخواست بردہ حرالت فتوہ

جناب عالی۔ مورد بذکر گزشتہ حسین بن ہے:

۱۔ یہ کہ سائل کا ملکیتی پیل برزخ ۸۰۸۰ کو قبضے سے مرگیا اور اس کو وقت پر ذبح
نہ کیا جاسکا بلکہ حرام ہو گیا۔

۲۔ یہ کہ بعد ازاں سائل نے اس حرام میل کا خود چمڑا کر فروخت کر دیا۔

۳۔ یہ کہ بعد ازاں اسے عبد رشید دس چیرمین موضع دیار منے نامہ دہشتین میں
کر دیا کہ ان کے ساتھ دہلاور لہین دین شتر کر کے قلعہ تعلیم رومی جائے کو کھڑے
خلاف حکم شریعت حرام میل کا چمڑا بنا رہا ہے۔

۴۔ یہ کہ ان حالات میں سائل درگھر کے دیگر افراد کو سخت کوفت کا منہ ہے مذہب
درخواست استہ عار کرتا ہوں کہ اس کے لئے احکام شریعت کیا ہے اور بے سائل کو

کیا کرنا چاہئے؟ نوازش ہوگی۔

المرقوم ۸۱-۸۰-۷۹

عرصے

ہندوی محمد دین ولد حبیل ذات موجی ساکن محض دیار تحصیل دیپالپور
محمد دین ولد حبیل
عالم علی ولد دلی محمد گواہ
منصب علی ولد ظہر خاں گواہ
جمال ولد سلطان گواہ



مردہ بیل کا چام اتارنا جائز ہے اور کچالیوں ہی فروخت کرنا جائز نہیں رنگ کے
فروخت کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک
مردہ بکری کے پاس سے گزے تو فرمایا کہ اس کے مالک نے اس چام کھا تھا نفع کیوں نہیں اٹھایا
بخاری شریف ج ۲ ص ۸۳۰ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریضاً میتہ فقال هلا استحقتم بالهيا
قالوا انهم میتة قال اسما حرم الکلمہ اور اس مضمون کی بکثرت صحیح حدیثیں
صحاح ستہ وغیرہ میں ہیں۔

صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاعدہ بیان فرمایا کہ مردار کا گوشت یا پوست کھانا حرام
ہے چام سے نفع اٹھانا حرام نہیں لہذا فقہاء کرام نے یہی فرمایا کہ کچا چام نہ کھنے سے پاک ہو جاتا

نوٹ درج ذیل فتوے کا استفادہ دستیاب نہیں ہو سکا۔

ترتیب



عزیزی مولانا منظور احمد صاحب ربانی نوری سلمہ ربہ تعالیٰ

وعلیکم السلام درجہ دوم و برکاتہ :

ماہ رمضان المبارک میں آپ کا خط آیا سگر اور بھی کافی ڈاک کا کام تھا لہذا جواب جلدی نہ دے سکا۔ یہ مسئلہ فقہ حنفی کی بہت کتابوں میں ہیں کوئی کتاب مفرد خرید لو۔
۱۔ صبح طلوع ہونے کے بعد نفل مکروہ اور ناجائز ہیں صرف فجر کی سنتیں پڑھ سکتا ہے،
تذریع البصار والمنتار شامی کے ج ۱ ص ۳۲۹ میں ہے (و کذا) الحکم
من کراہۃ نفل (الی ان قال) (بعد طلوع فجر سوئی ستہ
اور ج ۱ ص ۳۲۸ شامی میں ہے (والکراہۃ هنا تحريمية ايضا
کما صرح فی الحلیۃ۔

۲۔ چھتر بکرا ذنبہ قربانی کے لئے سال بھر کی عمر کا ہوا البتہ صرف ذنبہ کا شش ماہہ بچہ
بڑا موٹا تازہ جو سال بھر والوں میں مل جاتے جائز ہے، باقی بکرا چھتر سال کے ہی ہو
شامی ج ۵ ص ۲۸۱ میں ہے (قولہ من الضان) هو مالہ الیۃ منع
قیدہ لانت لا سجوز الجذع من المعز وغیرہ بلاخر



کما حقہ السبب لعلیٰ یحکم دار سال سے کہ ہر سبب اور کسے کہ
بکرہ وغیرہ بلا خلاف سال سے کم عمر جائز نہیں اور یہ بھی درجہ کسی کتاب سے
حلال جانور ذبیحہ کا پھینچو جائز و حلال ہے، در کچھ سے ناجائز ہیں مگر جو کچھ یہ
چنانچہ تنویر الابصار در المختار شامی ج ۵ ص ۱۵۴ و ۱۵۵ میں ہے عبارت عویہ
ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ذبیحہ جانور کے سات حصے ناجائز اور مکروہ عمومی ہیں
اور باقی جائز ہیں، ان سات میں کپورے میں اور کچھ پھر نہیں مگر پھینچو جائز ہے
اور دلیل میں حدیث شریفہ اور آیت قرآن کریم بھی ہے۔

بہر حال یہ مسائل بڑے ہی واضح ہیں، باقی چک والوں کو جاننا یہ کوئی چیز
نہیں، وہ بیچارے تو بہت سے مسائل نہیں جانتے، بے علم کو پیار و محبت سے
سمجھایا کریں، ربانی عالم کا یہی طیرہ ہوتا ہے والتعصیف المتدعی
النوریتہ وغیرہا۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کتاب میں عطا فرمائے اور مطالعہ اور مفہوم تک
پہنچنے کی توفیق بخشے اور اپنے پاک گھر کا حج اور دریا پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی
زیارت ایمان و اخلاص اور قبول خاص سے عطا فرمائے۔ میرے لئے بھی دعا کرتے رہیں
ہوائی جہاز سے حاضری کی درخواستیں دی ہوئی ہیں، اشوال الحرم کے اخیر میں ہی
انشاء اللہ تعالیٰ روانگی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ دین مبین کی صحیح خدمت اور محبت خاصہ عطا فرمائے
اور استقامت والا بنائے۔ والسلام

دعا گو: حقوہ الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ تعالیٰ غفر لہ بانی و مہتمم راہ حق و فیہ رہا بصیرت و فیہ رہا
اشوال الحرم ۷۰ ۷۱ ۷۲

نوٹ: جب ملے انیس تو یہ ترے ساتھ لائیں کہ فتاویٰ میں نقل ہو جائے۔ اسد غفر



الاستفہ

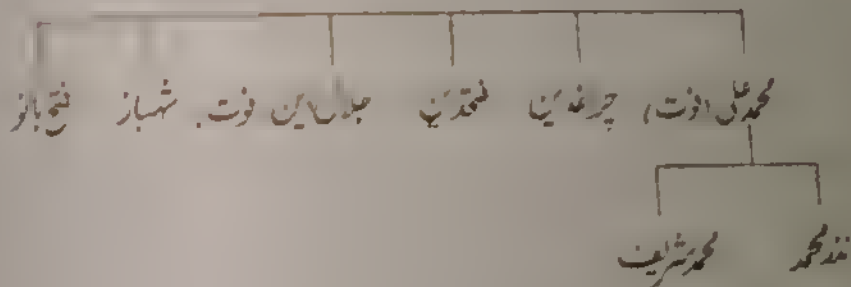
۷۸۶

قبلہ و محترم جناب مولانا ابو یوسف صاحب

السلام علیکم : مزاج شریف :

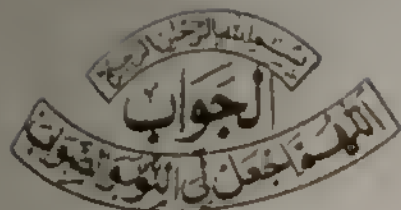
حاجل رقبہ ہذا کا وراثت کا جھگڑا ہے، آپ کرم فرماتے ہوئے کسی حد درجہ کا حصہ تحریر فرمادیں، بے حد نوازش ہوگی۔

سُرجا



جناب عالی :

ان میں سے جلال دین فوت ہو گیا ہے جس کی وراثت باقی ہے آپ نے اسے
 حصے بنا کر بھیج دیں، بے حد مسرت ہوگی۔



سائل نے زبانی بیان کیا کہ سوجا کہ ایک ہی تپو ہی سے تپا ہو گیا ہے اور ٹپک ہے
 جوں دین کے، رت صرف تین بھائی ہیں اور ایک بہن فوج بنو مسہرست سے ہے،
 دودھ دینے جانیں کے اور بہن کا ہے ہسکا

مبیل دین مسئلہ و تحقیق رسالت

چہرہ دین فتح دین بجائی، شہساز فتح نورنبین

$$\frac{1}{2} \quad \frac{1}{3} \quad \frac{1}{4} \quad \frac{1}{5}$$

۱۔ محض جہیلے فہرے، عوام، محروم، سہ توں کی اولاد کو کچھ نہیں ملے گا۔ دوسرا حکم

والحمد لله رب العالمين

وینہ عم و صلینہ علی حسونہ و صحبہ و سید

حد و مقصود بخیر محمد نده منبرین غفر له بید

از تعمیر لورپشت دکور

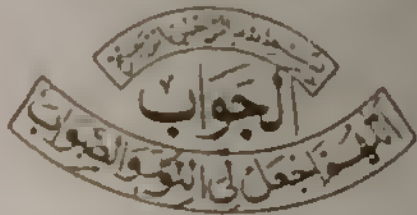
و حیدر علی



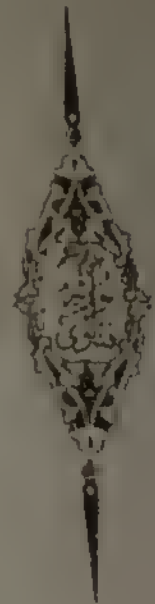
درج ذیل مسئلہ حضرت فقیر اعظم علیہ الرحمہ کی پرانی دہاسری کے ایک درج میں
 مرتبہ ۴ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ / ۱۶ فروری ۱۹۱۷ء کی تاریخ سب پر بصورت سرور
 تحریر ہے۔ یہ مستفاد فتاویٰ زوریہ کے نقلی نسخہ میں درج نہیں ہے اور تب

الاستفتاء

اشجار عظیمہ جو عموماً قبرستانوں میں ہوا کرتے ہیں جو بعد از وقف اراضی میں ہوں اور
 کوئی خاص گلنے والے معلوم نہ ہو تو ایسے درختوں کو مدارس اہل سنت و الجماعت مستحق کہہ سکتے ہیں۔

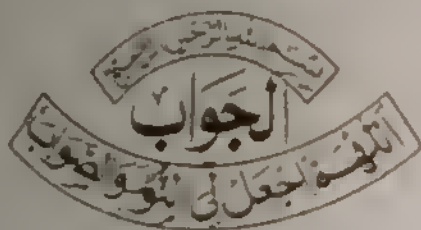


حسب عمر و حالت مثلاً پنج سہ ماہ سنہ ۱۳۵۱ھ میں درخت وقف بطرس کا حکم دے میں
 فتاویٰ قاضی خان ص ۲۴، فتح القدیر ج ۵ ص ۲۴۵، بحر الرائق ج ۵ ص ۲۵۴ میں سب و لحد
 من مکتبہ احمد و سکون فی الحکمہ کاتب و خف کہہ تے
 واضح ہوتا ہے کہ تحقیق وقف اور نکاح کلمہ وقف سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص وقف مقبرہ
 کے حکم میں بھی نہیں بلکہ بقید ادرعام وقف کے کہیں ہے و حسب القواعد الوقف مقبرہ
 تو قاضی حسب مواہدیر مصارف خیر و وقف میں سے جہاں چاہے گا کہ ہے کہ مقبرہ کو قبر میں
 و فتاویٰ عالمگیری کے ج ۵ ص ۳۵ میں وقعات حرامیہ سے ہے الحکم فی بدعت و لغوی
 دے بدعتی ہے نہ حیات



الاستفتاء

کی فرمت میں غنائے دین و شریعتین میں اس قدر تفریق نہیں ہے جو بعض فقہاء
 ہرگز کہہ چکے کہ صریحاً یا بھی کو چک سے نکالنا ہے۔ تمام مسلمانوں نے کلمہ لے کر
 محمد رسول اللہ پڑھ کر مجلس کو درخواست کیا اور صریحاً یا بھی کو جواب دے دیا کہ تم میرے
 بھائی جاؤ، کچھ دنوں کے بعد صریحاً یا بھی نے مذکورہ دھیموں سے مدنی ہنگاموں درختوں
 سے معافی دے دی۔ کیا کلمہ طیبہ پڑھنے سے کوئی کفار و مانع ہو سکتا ہے یا کہ
 نہیں؟ سو و سو جرو۔



صدق دل سے کلمہ شریف پڑھنا گناہوں کو جبکہ کفر کو بھی مٹا دیتا ہے تو
 صرف کلمہ شریف پڑھنے پر کفارہ کس طرح قائم ہو جائے گا کہ کلمہ شریف قسم کی نیت سے
 یسے اور پھر اس قسم کا خدشہ کرے تو اس صورت میں خدشہ درزی کے سبب کلمہ
 پڑھے گا اور اگر قسم کی نیت نہیں تھی بلکہ مجلس میں صریحاً یا بھی کو نکلنے کا فیصلہ ہو گیا ہو
 مجلس برخاست ہونے کے وقت تو یہ مسلمان ثوب کے لئے کلمہ شریف پڑھ کر گئے
 تو پھر کفارہ نہیں پڑ سکا کہ مسلمان ثوب کے لئے ہمیشہ کلمہ شریف پڑھا ہی کرتے ہیں
 جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا نام مسلمان ہمیشہ لیا کرتے ہیں مگر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ کر
 نہیں بنتا بلکہ جب قسم کا ارادہ ہو اور کوئی قسم کا حرف یا اسم یا کلمہ یا کلمہ ہو تو قسم مقاب

دریہ سول بھی صحیح نہیں ہے، اس کی دوسری سطر کا کوئی واضح معنی نہیں۔ یہاں نہیں ہو کر
یہ لفظ کس طرح در کس وقت بولے گئے در کس نے بولے؟ لہذا خوب غور کر لیتے
مسلمانوں نے صواباً بھی کے نکالنے پر قسم اٹھانے کے لئے کلمہ شریف پڑھا ہے تو کفارہ پڑھا
کہ جب صواباً بھی کو نہیں نکالا تو قسم ٹوٹ گئی در صرف ثواب کے لئے کلمہ شریف پڑھنے پر
بزرگوار کفارہ نہیں پڑتا، کفارہ تو گناہ پر پڑتا ہے اور قسم توڑنا بھی گناہ ہے مگر کار خیر اور
ثواب پر کفارہ نہیں پڑتا۔

فتوے انگیرہ ۲ ص ۱۸۲ میں ہے ولو قال لا اله الا الله
واعتصم بحبل من راب سبع سمع اور شائی ۱۱ ص ۱۰
میں ہے لا اله الا الله فعن كذا نسب بين راب سبع قرآن
کریم پڑھا میں ہے وَلَٰكِنْ يُؤْخَذُكُمْ مِمَّا كَسَبْتُمْ فَلَوْ كُنتُمْ
كٰفِرِيْنَ ۖ لَآ يَكُنْ يُؤْخَذُكُمْ مِمَّا كَسَبْتُمْ لَآ يَسَآءُ
و الله تعالى نعم وصلى الله على حبس وان
و صاحب و مالک و سم۔

عقدہ الغفران بالبحیرۃ نور الشیعی غفرلہ

الاستفتاء

از مولانا محمد
رشید احمد

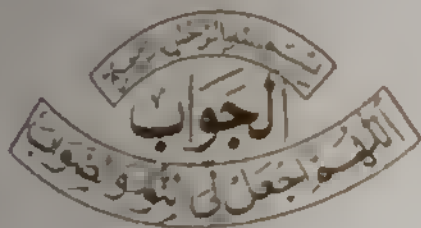
جناب مولانا مولوی نور اللہ صاحب دم عنہم



گزارش ہے کہ اگر مرزوق یا بائیں لڑکا گھسنے یا جیسے دودھ دینے سے
نفس پکڑے تو کیا دودھ نوش کرے یا نہ کرے یا بقی رکھیں یا نہ رکھیں یا نہ
برائے مہربانی بعد حوالہ اور تحقیقات سے اس کے بعد بھی جواب کہہ دیں یا نہیں
دیجائے عام کو۔

احقر محمد خضر بخت مسلم خود زانو زانو

۸ شون ۱۳۵۵ھ



اولاً تحقیق کرنا ضروری ہے کہ یہ فعل شنیع شارب و دین سے شرمناک ہو
ثابت ہے یہ نہیں عموماً عوام محض شبہ یا نیم رویت ہی سے کہہ دیا کرتے ہیں اور خبر احد
پر ہی مقدم ہو جایا کرتے ہیں اور جب یہ فعل شنیع حق ثبوت ثابت ہو جائے تو حکم یہ
کہ حیوان مفعول بہ اس فعل بند کی وجہ سے حرام نہیں ہوتا۔ اس کے منفع بدستور ہی
رہتے ہیں کہ صحت منافع کا ثبوت قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہے ارشاد ہوتا ہے
سُئِلَ عَنْكُمْ تَبَتُّ فِي نَصْلِهِمْ وَأَنَّ كُفْرَهُمْ مَّا دُمَ سَيَرُهُمْ وَهُمْ يَكْفُرُونَ
تحت تک حرمت منافع نص صریح مخصوص یا ناسخ سے ثابت نہ ہوا قل اگر نہ نہیں ہو سکتے
تو منفع عدل بلا شک و شبہ حلال و جائز استعمال میں درود حدیث حضرت ابن عباس

رہی نہ عنہما جو سنن الی وادراہین ماجہ میں ہے جس میں فاقتلوہ و افسلوا البہیدہ
وارد ہے۔

اولاً ترمذی علیہ الرحمہ نے اس سے کچھلی حدیث کو ہذا اصم من
الحدیب فذونہ و لعنہ ص ہذا عند اہل العلم الخ فرمایا ہے اور
ابوداؤد نے بھی اس کی تضعیف کی ہے تو اس سے علت ثابۃ بالقرآن کی تخصیص یا نسخ
نہیں ہو سکتی۔

ثانیاً اقتصو بہیم سے تحریم بہیمہ بمعنا نہایت ہی بعید ہے کہ الا یحول
علی وادی لیھی البتہ ہمارے ائمہ کرام اور فقہاء عظام کے نزدیک اس کا فسخ تحریم نہ
نہ واجب اور وہ بھی صرف اس لئے کہ اگر اس کو فسخ نہ کیا جائے تو جب تک لوگ اس جائزہ کو
دیکھیں گے اس عیب کو بیان کر سینگے، اس میں فاعل کو بار بار شرمندگی اٹھانی پڑے گی، فسخ
کرنے سے غفریب بند ہو جائے گی، بدایہ، یعنی علی الکفر، بحر الرائق وغیرہ میں ہے، والنظم
من اسحر و لندی یروی مہا نذیب و سحر فمد لك لقطم
لتحدث بہ و لیس بواجب اور احراق و ابہ غیر ماکول ہو تو ہے ورنہ کھایا جائے
فتح القدیر، کفایہ، یعنی علی الکفر، بحر الرائق وغیرہ میں ہے والنظم من الاول و
دست وھی ممد لا توکل ضمن "فی" و "فان" و ان کا ممد تو کل



۱۲۷ ص ۵۵

۱۲۸ ص ۵۵

۱۲۹ ص ۵۵

۱۳۰ ص ۵۵

۱۳۱ ص ۵۵



کلمہ و صحن عند ابی حنیفہ عیب الریحہ۔ و ذلک و آخر تیرہ زکریا و کرب
کیا جائے گا۔ یہ ہے فعل شیع کے ذریعہ اس کے صرح و لغز و رفقہ و عقد
علمہ لرحمۃ و الرصون ہدم عندی میں لعدہ۔

واللہ تعالیٰ علو و عہدہ و روحہ و صلی اللہ تعالیٰ
عہ حبیبنا و آلہ و صحبہ و بیہ و حربہ و جمعہ۔

عزیز و عزیز : یہ تیرہ زکریا و کرب

۱۔ شران مکرر و سنت

الاستفتاء

بجانب اقدس سناذ علماء ربانی و راجعہ و خفیہ و یہ ہے

بابت جاری فرماتے فتاویٰ

قبلہ و کتبہ : حسب ذیل معروض یہ کہ فتاویٰ جاری فرماتے کے لئے عرض کرتا ہوں :

- ۱۔ یہ کہ سائل موضع ح۔ د۔ و تحصیل پکتن ضلع ساہیوڑ کا رہنما ہے۔
- ۲۔ یہ کہ مورخہ ۲۰۔ ۸۰۔ ۲۳۔ ۲۰۔ ۸۰۔ ۲۴ کو سائل کے حقیقی بھائی سے ہیں لیکن وہ سبیل ہو کہ
زبان سے گونگا ہے، وہ شب کے وقت کہ دیکھتا ہے کہ سے میر حریزب س کی
کچھ بھینس سے بدکاری کا مرتکب ہو۔

۴۔ یہ سب بھائی گرونگا مذکور نے اشارے سے مجھے اطلاع دی۔

۴۔ یہ کہ بعد ازاں سائل کے حقیقی چچا نے اس سے دریافت کیا تو اس نے منہ انکار کر دیا اور کہا کہ گونگا مذکور محض بھوٹ بولتا ہے۔

۵۔ یہ کہ زان بعد کے میر حنزہ چاہ سے بھاگ کر اپنی والدہ کے پاس آیا اور اس نے یہ سب کہا کہ یہ مجھ پر ناجائز تہمت لگائی جا رہی ہے، میں اس میں سب گناہ ہوں۔

لہذا دست بستہ معروض ہوں کہ مندرجہ امور کی نسبت فتوے جاری فرما کر شکر فرمایا جاوے، وائرشس ہوگی۔

المرقوم مؤرخہ ۲۳ ماہ فروری ۱۳۹۰ھ

خادمہ: محمد امجد علی سمیع ذلت و ثواب کیا ساکن موضع و تحصیل پاکپتن ضلع ماہیو



بھینس چوبیسہ میں ہے کیونکہ شرفا و گو دھڑکی میں ہے۔

۶۔ ص ۵۵ و عرف در پیر یک چوبیسہ دو بھی گونگا ہے، گونگا کی شہ، ذہا زنیس

فتوے، میگری ج ۳ ص ۵۰۹ میں ہے لا سحر و سحر، لا شہ، لا عہد شا

کہ فی سد حرة و در امتنا میں ہے و ان د عدم دم، لا احد من مطفا

بازونی اور شامی ج ۵ ص ۵۲۵ میں ہے و سئل عن المسو حاد

بالجاء لعقہاء۔



ہم ہو گیا ہے ماس کا حال پڑھنا دست بڑھیں جس کو یہ نسبت ہو کہ ہر بار
نہیں از ما و کرم شری حکم سے نطفہ فرماید

نوٹ : میں نے ماہنامہ سماء آستانہ دہلی جانی کراہت ہی تسلیم کیا۔۔۔ فرم جانی
۱۵۵۷ھ میں حضرت الحاج مولانا ابوالکلام صاحب اہل سنت باب بتفاریح و تہذیب
پسے لکھ لکھی اسی شخص کا سینہ میں سے لکھ لکھی کہ چوتھے میں تو یہ محبت میں کر
ملا ہے گود مروت سے کہ پاپ بنتے پاپوں جانتے کہ پاپوں پاپوں سے کہ پاپوں
ماس نہیں کر سکتا۔ از ما و کرم شری حکم سے نطفہ فرماید

خیر البشر اب باقی غلام چاہے نہ ہو۔۔۔ یہاں
تیسرا پاپوں سے نطفہ فرماید



محل زنا غیر ثابت نسب۔ نفع لیکن میں تو یہ تسلیم کر رہا ہوں۔۔۔
دیکھو یہ پانچویں صفحہ ۲۹۰ فتاویٰ عالمگیری صفحہ ۲۹۰ درختارہ لغت صفحہ ۲۹۰ جلد ۲ میں ہے۔
وعدہ من الدیج کاح حلی من۔۔۔ حاصل من عدوہ فی روز سیر سکے۔
چراغی ہی سے نکاح ہو تو قربت بھی کر سکتا ہے وہ قربت و بوسہ نکاح و غیرہ کی قربت
تو نہیں عمل کر سکتا کہ فی الدیج و غیرہ و نہ تعلیق عدوہ میں بھلا تو نہ دیکھو و نہ تعلیق

عزہ العزیز الیٰ خیر محمد نور الشامی عفرلہ

۱۲ صفر المظفر ۱۳۶۶ھ



مکتوب

پند ایام گزیرے کراچی سے حضرت مولانا قاری رضا المصطفیٰ صاحب اعظمی
خطیب نیومن مسجد کراچی کا گرامی نامہ آیا کہ بہارِ شریعت مطبوعہ لاہور میں کافی اغلاط ہیں اور
وہ اپنے اہتمام سے طبع کرنا چاہتے ہیں اور میرے متعلق لکھا کہ سنا ہے کہ بعض مقامات
پر اعتراضات کئے ہیں تو وہ کیا ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ توحید کی حد تک مندرجہ ہوں
کسی کو کسی مسئلہ پر اعتراض کا موقع نہ مل سکے تو جواباً معروض کہ توحید کی حد تک
دل بات تو میں کیا عرض کروں کہ صحت کا اہتمام تو نہایت مبارک ہے مگر توحید فی الہیات
مندوش ہے کیونکہ عالیجناب حضرت قبلہ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے در المختار اور رد المحتار
پر بڑا اعتماد فرمایا ہے اور در المختار کے اوائل میں مؤلف علیہ الرحمہ نے خود فرمایا دیبا
لہ لعصبہ لکتاب غیر کتابہ اور رد المختار ج ۱ ص ۲۶، ۲۵ میں اس کی
تشیہ میں فرمایا ہذا اعتدار من رحمہ اللہ بحالی ای ن ہند



من پر مائیت تائی پر غیرت کتابچے قول سو فی السلا
 لعلہ ہند نس شہی و لا فیکرہ الاغتسال، لمریر لا یریم
 و لیتطیب و نس لیتخبط و یحجم و یستر لیس بالعباد
 و یسبوا و یردیک من ہوسو یزیر و مسبحا و رد
 قال فی مسد ثم ج ص ۷۷ فی دنس لاعتسان مسبح
 سکون لیتطیب لہ عن حسن و صف و د من حسن و صف
 بلائک و رد و ل س م فی ۷۶ ص ۵۵۔

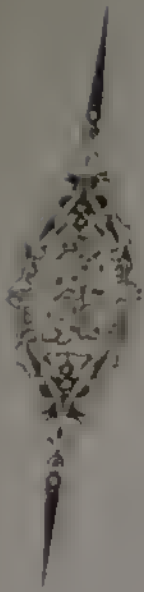
در مختار کے قول و کتب بعد تصویر نصیر کی شرح میں مذکور
 کتاب سرکہ تصویر و ہومحلف لہ لہا مذکورہ فرمایا
 قول و فتوحاء فی حدیث نہجاری فی باب لہا لہا مریہ
 و یصہرہ سبطاً من ظہر و قد قال لعی فی شرح ۷۶ مریہ
 و لمردہ یضیف دحد لہا و قد یضطر و یمن لہا
 و قد ذکر لہا لہا لہا و لہا و لہا و لہا و لہا و لہا
 و قد لہا لہا و لہا و لہا و لہا و لہا و لہا و لہا
 فی سعة لہا ص ۵۵ و لہا لہا لہا لہا
 من لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا
 و قد و قد و لہا و لہا و لہا و لہا و لہا و لہا
 لہا لہا و لہا و لہا و لہا و لہا و لہا و لہا

۷۷۔ بھڑکے کشتی بہشت کی قرنی کا پوز بجا لہا و مختار مذکور سب جائیداد مختار میں بھڑ
 کی عمر نہیں دے لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا لہا

نصرت، ہوا مال الہ منہ، فید بہ لاسہ لا سحر من نذر
و عنہ سبلا خلاف کسافی السسورہ کہ پانی محمد و آل ہر جہ
میں ۱۶۴ میں اور شرح رونایہ ج ۲ ص ۳۰۰ میں ہے۔

عرفت تنہا پڑھی اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی تو قدر تھا پڑھنے نہ دانت و نہ دانت سے
جے جب کہ، فذبات، رہے نہ ہو، نہ ہو کہ شادستہ و کسومہ، نہ ہو کہ جنت
جے میں عام ناز و دل کی جماعت، تر بھی شامل ہے و کج کردار جو بڑے جگہ نشانی و معرفت
شار کیا در محمدی نے شریک کر دی، ہاں مجھے بہ مستحق کسی ایک حد کو بھی دیکھنے کا حال
نہیں بجا کر میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں، بے جی آپ کے ذرا کچھ جواب بڑی نیرت
ہی یہ حدستی کی بنا پر نہ کر رہا ہوں و بعد حد کرم سے منہ و سر سے کبر

عزہ غفرہ برائے محمد و آلہ و سلمہ





فہرست آیات مبارکہ

نمبر	آیت مبارکہ	نمبر
۱	فَمِنْ حَافِظٍ مِّنْهُ نُورٌ قَدِ افْتَرَقَ	۱۲
۲	قَالَ رَبُّكَ ذُنُوبُكَ سَبَّحْتَ لَكَ	۱۳
۳	أَجِبْتُ دَعْوَهُ لَمَّا تَرَدَّدَتْ	۱۴
۴	مَا رَزَقْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا	۱۵
۵	فَرِيحٌ فِي أَحْزَانٍ قَرِيبٍ فِي شَعِيرٍ	۱۶
۶	وَلَقَدْ مَكَرَ لَكُمْ لَقِينُكُمْ فَفَضَلْنَا	۱۷
۷	عَنْكَ عَصَا	۱۸
۸	وَمَا كَانَ لَكُمْ بِطَرْفِ عَيْنٍ عَلَى عَصَا رَبِّكُمْ	۱۹
۹	أَخْبِي مِنْ زُجَيْهِ مِنْ نَسَبٍ	۲۰
۱۰	عَلَيْكُمْ دَعَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ شَيْءٌ إِلَّا	۲۱
۱۱	زَيْدٌ مِنْ زَيْدٍ	۲۲
۱۲	وَمَا كَانَ عَلَى عَصَا	۲۳



در آفرینش و بیست و یکم

محرقة حره ليعقروا منه

[illegible]

تصنيف مؤلف
مؤلف ۸۹

مرسوم ۸۹

1990

14. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

سید یوسف دیرے کے مندرجہ ذیل

سفر ۹۰

سید محمد حسن احمد فرزند شریف

۴۲

86

سورة التوبة

مَعْدَبِ مُفِينِ

کتاب فیض الیقین

سید بنیاد و سید بنیاد و سید بنیاد

... ..

معه دوا...
معه دوا...

سینہ و حنف علیہ السلام

۹۹

حضر بغيره من حضره

... ..

زهد لا محقق - زهد - ۹۹

سفر
الحرمین

مسند

سعد بن

عبد بن

سعد بن

سعد بن

سعد بن

سعد بن

سعد بن

سعد بن

سعد بن

سعد بن

وَأَدْنَىٰ لَدُنَّ طَلْحَةَ لَدُنَّ

لَدُنَّ تَفَّالٍ بِالسَّامِوَةِ خَدِيعَةُ

صَحْبًا خَلُوْدُهُمْ سَدَلُهُمْ

وَمَا لَيْسَ قَسْفُوَانَا وَبِهِمْ لَيْسَ رُضْنًا

بَدُوْنَا رَنَّهُ

وَلَوْ سَاغَرُوا قُضِقَتْ لَهُمْ يَكْ مِنْ ت

نُفْتُ رَنَّهُ

صَهْرِيَّةَ مَا فِي نَطْوِيهِمْ وَوَحْدُهُ

وَبِهْمُ قَدَّ يَمُورُ مِنْ حَيْدِي

نَهْمُ تَرْدُوَالِ تَحْرَجُوْهُمَا مِنْ شَيْخِي عَمَد

يَهْمُ

سُرَيْدُوْنَا تَحْرَجُوْنَا لَدُنَّ رَدَّ نَهْمُ رَنَّهُ

لُخْفِيْسُ لَيْدِيْسُ صَمُوْدُوْهُمَا نَحْوِي

مَنْ نَحْرُوْنَا رَنَّهُ

مَنْ عَرَضَ عَنَّا قَوْلَ تَحْمِيْسُ نَوْمُ يَدْعُوْرِي

حَوِيْسُ رَدَّيْهِ وَنَهْمُ نَوْمُ يَفِيْدِي حَيْدِي

وَقَالَ لَيْدِيْسُ فِي نَهْمُ حَرْبِي حَيْدِي دُشُوْرِي

لُخْفِيْسُ عَنَّا نَوْمُ رَدَّيْ



نمبر	آیت مبارکہ	نام سورۃ	صفحہ
۲۵	إِنَّا نَسْخَرُهُمْ فِي عَذَابٍ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ.	الزحرف ۲۵	۱۱۱
۲۶	لَا يَمُرُّ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْتَثُونَ.	" ۲۵	۱۱۱
۲۷	وَمَا ظَنُّهُمْ بِهِ كَانُوا مِنَ الظَّالِمِينَ.	" ۲۵	۱۱۱
۲۸	وَسَادُّ يَسِيرِكَ لِيَقْضِيَ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ		
۲۹	يَنْكُرُ مَا كُنْتُمْ.	" ۲۵	۱۱۱
۳۰	وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يَقْضِيهِمْ	فاطر ۳۰	۱۱۱
۳۱	وَهُمْ يَصْطَرِحُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا		
۳۲	نَعْمَلْ صَالِحًا.	" ۲۵	۱۱۱
۳۳	فَادْعُوا مَا دَعَا الْكَافِرِينَ الْآفِي ضَلِيلٍ.	المؤمن ۳۳	۱۱۳
۳۴	إِن عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا.	فرقان ۳۴	۱۱۳
۳۵	سَرَّ عَلَيْنَا آجِزٌ عَنَّا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ نَجْوٍ	ابراهيم ۳۵	۱۱۳
۳۶	وَلَا تَقِفْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ الْاُتِي	الاسراء ۳۶	۱۲۳
۳۷	رَنَ بَعْضَ الظَّنِّ إِشْمٌ.	الحجرات ۳۷	۱۲۳
۳۸	مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ		
۳۹	نَقَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّارَ	النساء ۳۹	۱۲۹
۴۰	وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ رُسُلُ اللَّهِ مِنْكُمْ هُمْ		
۴۱	لِيُصَدِّقُوا اللَّهَ	الحديد ۴۱	۱۲۹
۴۲	لَا تَحْزَنُوا لِمَا تَلَوْنَهَا وَمَا تَلَقَّوْنَهَا الْمَلَكُ	الانباء ۴۲	۱۳۱



وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ.

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ

الْحَقْنَا الْآيَةَ

وَأَدْخَلْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَوْمَ مَوَسَّى

سُوءَ الْعَذَابِ الْآيَةَ

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي. وَأَدْخُلِي جَنَّتِي.

فَلَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ

فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ

كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الذُّبُرِ

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

لَا تَحِبُّوا مَنَ بَنُوْا مِنْ يَدِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

لَهُنَّ حُلٌّ لَّهُمْ وَلَا تَحْمِلُونَهُنَّ

مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى

مَا فِي صُحُفِ مُوسَى

يَتْلُوا صُحُفًا مُّصَفَّرَةً

جَاعِلُ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي جَبِيحٍ

السر ٢٢

نصف ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

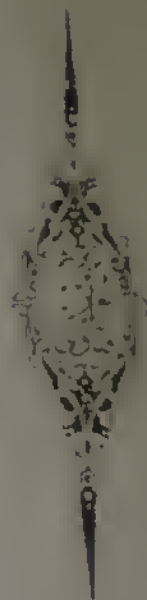
سر ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

سر ٢٢

آيات مباركة	نمبر سورة	صفحة
وَمَرْشِدٍ مَّظْمُونٍ	١٦٢	بنو اسرائيل
وَسَمِيتُ بِرَبِّ مَرٍّ	١٤٠	النار
مَنْ كُنِيَ اسْمُهُ فَيَدْرُ	١٤٠	البقرة
يَعْنِيَنَّ لَهُ عَنْ بَصَرِهِ وَرُسُلَهُ يَا نَفِيْسَ	١٤٠	الحديد
سَاتَتْ لَدَيْهِمْ مَوَاسِيَهُمْ أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى	١٤٠	١٤٠
أَنْ سَمِعَ لِلْحَوَارِيِّينَ الْم	١٤٠	الصف
فَالْيَمِينِ امْتَوِيهِ وَتَذَرُوهُ وَتَصْرُوهُ	١٤٠	الاعراف
وَبَدَّهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ	١٤٠	البقرة
وَمَا مَسَّتْ اِدْرَمِيَّتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى	١٤٠	الانفال
صَعُرَ اِنَّهُ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ	١٨٣	النساء
سَمِعَ سَيِّئٍ مِنْ أَنْبَاءِ الْا	١٨٣	لقان
صَرِيَتْ تَحِيَّةُ لِدَلَّةِ اَبْنَمَا نَقِفُوا الْم	١٩٣	بقية الاعراف
كَلِمًا وَفُتُوَانًا لِلْحَرْبِ اُطْفَاَهَا اللَّهُ الْاِيَةِ	١٩٥	سائدة
فَرِحَ عَدُوُّهُ عَدْنَا	١٩٥	بنو اسرائيل
أَنْ نَضْرِبَ سَهْلًا اَدَى وَاِنْ بَقَايَا لَوْ كُمْ يُولُوْكُمْ الْم	١٩٦	الاعراف
وَأَنَّهُ زَعَمُونَ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ	١٩٦	"
أَوْ اِنْ تَصِيرُوا وَتَقْتُلُوا لَا يَفْرَكُكُمْ كَيْدُكُمْ شَيْئًا	١٩٦	الاعراف
وَصَلُّوا سَلَامَةً وَرُسُلَهُ وَلَا تَسْأَلُوْهُ الْم	١٩٦	الانفال



بسم الله الرحمن الرحيم

حَتَّىٰ إِذَا أَفْلَحَ لَكُمْ وَيَتَرَعَّمُ فِي رُكُوعِهِمْ وَمَقْصِدُهُمْ

٩٥

وَيُنَالُكَ الْآيَاتُ مُدَاوِلَةً لِّكَ

٩٦

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ

٩٧

وَنَقَرْنَاهَا فِي قُلُوبِهِمْ وَتُسْتَوْدَعُ بِكُرْزٍ وَحِيلًا

٩٨

وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهُ

٩٩

وَمَنْ يَطْغِرْ لِّلَّهِ وَرَسُولِهِ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ

١٠٠

سُجَّجَتْ بِذَرِّهِمْ يَصْطَرِّفُونَ فِيهَا

١٠١

الْحَمْدُ

١٠٢

رَبِّ آيَاتٍ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ

١٠٣

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو

١٠٤

عَلَيْهِمُ الْآيَاتِ الْخُرُوجِ

١٠٥

وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ الْخُرُوجِ

١٠٦

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَلَهُ ذَرْعُ الْقُدْرَةِ

١٠٧

الْعَظِيمِ

١٠٨

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ

١٠٩

آيَاتِكَ الْخُرُوجِ

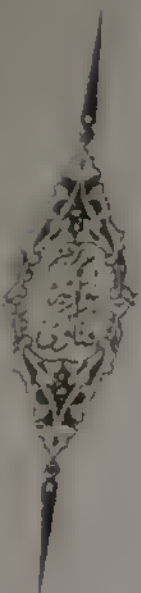
١١٠

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ

١١١

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

١١٢



۲۱۶

۱۰۰ سَمِيعٌ غَنِيٌّ
۱۰۱ مَا تَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۵

تَبَارِكَ رَبُّكَ رَبُّ
۱۰۲ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۵

۱۰۳ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ
۱۰۴ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۵

۱۰۵ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ
۱۰۶ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۶

۱۰۷ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ
۱۰۸ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۶

۱۰۹ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ
۱۱۰ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۶

۱۱۱ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ
۱۱۲ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۶

۱۱۳ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ
۱۱۴ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۶

۱۱۵ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ
۱۱۶ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۶

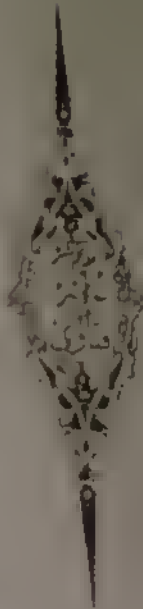
۱۱۷ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ
۱۱۸ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۶

۱۱۹ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ
۱۲۰ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ

۲۱۶

۱۲۱ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ
۱۲۲ وَتَرَىٰ لَكَ تَكُنْتَ بِرَحْمَتِنَا كَمَا تَرَ



هَدَيْتَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

حد ۱۳۳

هَدَيْتَا لَكَ دِينًا نَقَضْتَ عَلَيْهِ

حد ۱۳۳

عَمَلُ الْمُتَّقِينَ تَلْعَنُ ذُنُوبُهُمْ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

حد ۱۳۳

لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَفَهَاءٌ مُرْتَابًا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فَعْلٌ مَن يَهْدِي اللَّهُ فَوْقَ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

وَلَا يَهْدِي اللَّهُ فَوْقَ سَفَهَاءٍ مُرْتَابًا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فَعْلٌ مَن يَهْدِي اللَّهُ فَوْقَ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

وَلَا يَضِلُّ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

حد ۱۳۳

وَلَا يَضِلُّ

وَلَا يَضِلُّ

۲۶. فَتَنَّاكَ مِنْ تَتْمِيمِ مَا كَانَ مُقْتَضًى
وَأَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

۲۳۲ ر. خ. م. ۱

۲۷. وَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ رُسُومًا فِيهِ
يُخَوِّضُونَ فِي الْأَمْثَالِ الْغَضِيبَةِ
يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ

۲۳۲ ر. خ. م. ۱

۲۸. وَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ رُسُومًا فِيهِ
يُخَوِّضُونَ فِي الْأَمْثَالِ الْغَضِيبَةِ
يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ

۲۳۲ ر. خ. م. ۱

۲۹. وَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ رُسُومًا فِيهِ
يُخَوِّضُونَ فِي الْأَمْثَالِ الْغَضِيبَةِ
يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ

۲۳۵ ر. خ. م. ۱

۳۰. وَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ رُسُومًا فِيهِ
يُخَوِّضُونَ فِي الْأَمْثَالِ الْغَضِيبَةِ
يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ

۲۳۵ ر. خ. م. ۱

۳۱. وَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ رُسُومًا فِيهِ
يُخَوِّضُونَ فِي الْأَمْثَالِ الْغَضِيبَةِ
يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ

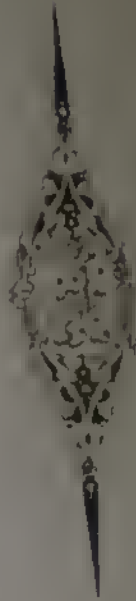
۲۳۹ ر. خ. م. ۱

۳۲. وَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ رُسُومًا فِيهِ
يُخَوِّضُونَ فِي الْأَمْثَالِ الْغَضِيبَةِ
يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ

۲۴۰ ر. خ. م. ۱

۳۳. وَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ رُسُومًا فِيهِ
يُخَوِّضُونَ فِي الْأَمْثَالِ الْغَضِيبَةِ
يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ
وَيُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ الْوَحْيَ فِيهِ

۲۴۰ ر. خ. م. ۱



۱۵۰ فَمَنْ ظَنَّمَهُ مِنْ كَذِبٍ عَلَى نَفْسِهِ يَكْفُرْ
 ۱۶۰ وَنَبِيُّنَا جَاءَ بِالصُّدُوقِ وَصَدَقَ بِهِ وَرَبُّهُ
 هُمُ الْمُتَّقُونَ

۱۷۰ يَكُونُ لِلْعَلِيِّينَ مَدِينَةٌ
 ۱۸۰ نَقَدَقَهُ مِنْ كُنَى حَبِيبٍ

۱۹۰ تَبَّ لَيْسَ أَمْرًا لَنَا نَقْدَقُ مَوْسِرَ بَدَى نَهْ
 ۲۰۰ وَنَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ
 ۲۱۰ تَبَّ لَيْسَ مَوْسِرَ نَقْدَقُ صَوْنُ نَقْدَقُ
 ۲۲۰ صَوْنُ نَقْدَقُ وَنَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ

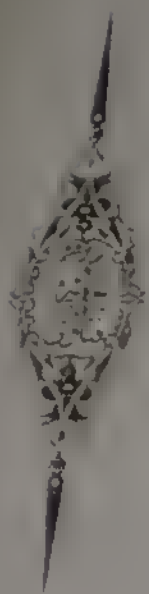
۲۳۰ تَبَّ لَيْسَ مَوْسِرَ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ
 ۲۴۰ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ

۲۵۰ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ
 ۲۶۰ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ

۲۷۰ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ
 ۲۸۰ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ

۲۹۰ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ
 ۳۰۰ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ

۳۱۰ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ نَقْدَقُ



١٢٨ قُلْ إِنَّمَا مَعَدُّ وَعْدٍ مُّؤْتَدٍ لِلَّهِ يَوْمَ تَشَاءُ

٢٨١

٢٩ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ فَخُذُوا حِذْرًا

٢٨٢

١٥٠ قُلْ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ شَيْءٌ مِّنْ لَّدِي

٢٨٣

١٥١ قُلْ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ شَيْءٌ مِّنْ لَّدِي

٢٨٤

١٥٢ قُلْ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ شَيْءٌ مِّنْ لَّدِي

٢٨٥

١٥٣ قُلْ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ شَيْءٌ مِّنْ لَّدِي

٢٨٦

١٥٤ قُلْ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ شَيْءٌ مِّنْ لَّدِي

٢٨٧

١٥٥ قُلْ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ شَيْءٌ مِّنْ لَّدِي

٢٨٨

١٥٦ قُلْ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ شَيْءٌ مِّنْ لَّدِي

٢٨٩

١٥٧ قُلْ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ شَيْءٌ مِّنْ لَّدِي

٢٩٠

١٥٨ قُلْ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ شَيْءٌ مِّنْ لَّدِي



وَمِنْهُمْ مَنْ دَنَىٰ ذُنُوبُهُ مَنَافِقًا وَهُوَ مُغْتَابٌ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ ۖ هُمْ يَسْمَعُونَ الْكُفْرَ

۲۲۰

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

۲۲۱

وَمِنْهُمْ مَنْ يَخُصِمُ مَا رَزَقَهُ اللَّهُ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ

۲۲۲

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

۲۲۳

۲۲۴

وَمِنْهُمْ مَنْ يَخُصِمُ مَا رَزَقَهُ اللَّهُ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ

۲۲۵

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

۲۲۶

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

۲۲۷

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

۲۲۸

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

۲۲۹

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

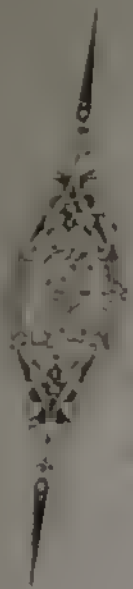
۲۳۰

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

۲۳۱

وَيُخَوِّفُونَ نَفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

۲۳۲



[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنْ آيَاتِنَا مَنُكَّرٌ لَا تُفْقِدُونَ

الحمد لله

لَا تُفْقِدُونَ لِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابًا

محفوظ

وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا الَّذِينَ يَخْتَصِمُونَ

۱۸۹

وَمَا يَكُونُ رِثَةً إِلَّا

۱۹۰

وَقَعَتْ لِكُلِّ أَصْحَابٍ مَّا يَخْتَصِمُونَ

۱۹۱

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

۱۹۲

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

۱۹۳

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

۱۹۴

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

۱۹۵

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ كِتَابٌ مُّحْكَمٌ



فی حصی

حصی فی حصی سور

حصی سور

فی حصی سور

و حصی سور فی حصی سور

حصی سور فی حصی سور

حصی سور فی حصی سور

حصی سور فی حصی سور

حصی سور فی حصی سور

حصی سور

حصی سور فی حصی سور

حصی سور

حصی سور فی حصی سور

حصی سور فی حصی سور

حصی سور فی حصی سور

حصی سور

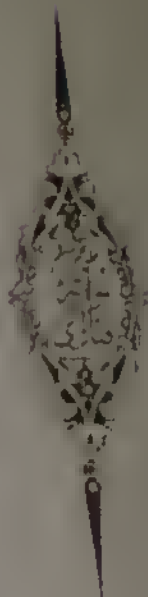
حصی سور فی حصی سور

حصی سور فی حصی سور

حصی سور



- ۱۳۰ ۷۷ دل به هر سه که صدق و سید
- ۱۳۰ ۷۸ دل به هر سه که سید و سید اندی مات
- ۱۳۰ ۷۹ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۰ ۸۰ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۰ ۸۱ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۸۲ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۸۳ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۸۴ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۸۵ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۸۶ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۸۷ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۸۸ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۸۹ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۹۰ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۹۱ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۹۲ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۹۳ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۹۴ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۹۵ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۹۶ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۹۷ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۹۸ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۹۹ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید
- ۱۳۱ ۱۰۰ دل به هر سه که مؤمن صدق و سید



فی ندب

۴۵

۴۶

بسم ملا فدا بند مشه و مدد دعا در آید
 و سبب است از من طاهر یعنی در سر
 حبه جان مر جعه بند معانی از حسد بود
 بدی

۴۷

۴۸

اول بهانه و حساس از بر من کلهای مسعر
 و سبب است از انجمن من عی بر می بند شیفه حصر
 و سبب است از امر نه انبب می فرست
 و سبب است سمعه ندی سبب و بصره ندی
 و سبب است حنث قدسی

۴۹

و سبب است در صفت و عیب و سبب است
 بر حله
 و سبب است در حدیث و در صفت و در صفت
 و سبب است در حدیث و در صفت و در صفت
 و سبب است در حدیث و در صفت و در صفت
 و سبب است در حدیث و در صفت و در صفت

۵۰

و سبب است در حدیث و در صفت و در صفت
 و سبب است در حدیث و در صفت و در صفت
 و سبب است در حدیث و در صفت و در صفت
 و سبب است در حدیث و در صفت و در صفت

۵۱



۴۰ در عمر، دم نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۱ و سیدہ ہند و حر۔ اعراضہ زحیو۔

۴۲ در حق نوشتن و ذکر سیدیں بعد از عصر

۴۳ و نذر بخت

۴۴ در سر عید نو صدق و عفو و بعد از حد

۴۵ و کس نہ

۴۶ در ریحہ از ال یحکہ "نہ" در علو شدہ کد

۴۷ حو۔ در۔ صر:

۴۸ در حق و حد و بعد از صبح و بعد از عصر

۴۹ حد و صر

۵۰ "نہ" سیدہ حو و حد و صر

۵۱ صلی اللہ علیہ وسلم و صر

۵۲ "نہ" سیدہ حو و حد و صر

۵۳ "نہ" سیدہ حو و حد و صر

۵۴ "نہ" سیدہ حو و حد و صر

۵۵ "نہ" سیدہ حو و حد و صر

۵۶ "نہ" سیدہ حو و حد و صر

۵۷ "نہ" سیدہ حو و حد و صر

۵۸ "نہ" سیدہ حو و حد و صر



.. ربي صلى الله عليه وسلم كان يبكي في

٢٨٣

فدح

.. ن من رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فخارة

٢٨٣

في حبس التت فبال فيها.

٢٨٩

.. رشت بر في التمام.

.. ثم غس (على) رجلي الى الكعبين ثم قال انما

حب ان اريكم ظهور رسول الله صلى الله عليه

٢٢١

وسلم.

٢٢٨ ٢٢٩

.. ان لا احسن المسجد الحائض ولا اجنب.

٢٢٨

.. حسوا مساجدكم صنيانكم ومجانيينكم.

٢٢٨

.. ان تطهر ونظف (المساجد)

.. امر اعمس المسلمين ان يبنيوا المساجد وان

٢٢٩

لا يتخذوا في مدينة مسجدين.

٢٢٩

.. لا اذاها الله اليك فان المساجد لم تبني لهذا.

٤٢ .. عليه السلام نهى عن تناسد الاشعار في

٢٢٩

المساجد والديع والشراف.

٥٠ .. من معمر رجلا يشهد ضالة في المسجد فليقل

٢٢٩

لا مردها لله عليه وسلم المساجد لم تبني لهذا.

٢٢٩

٥٠ .. وجدت نماينت المساجد لما بنيت له.

۷۵ من اكل من هذه الشجرة الحسب فلا نغرمها في مسجدنا.

۷۶ اجعلوا اثمكم خیارکم فانهم وقد كرموا بينکم وبين الله عز وجل.

۷۷ فكلوا وادخروا واتجروا.

۷۸ كان رضى الله عليه وسلم يؤخر العصر مما دامت الشمس بيضاء نقية.

۷۹ لا صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس.

۸۰ ان بلال (ي يدعو قبل الاذان) اللهم اف احسنو

استعينك على قریش ان يقيموا دينك.

۸۱ التائب من الذنب كمن لا ذنب له.

۸۲ ان الصدقة لتطفئ غضب الرب.

۸۳ صلوا خلف كل بيرو فاجر.

۸۴ والله ما امت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم بيد امرأة قط.

۸۵ ايما امرئ قال لاختيه يا كافر فقط يا ايها كافر

۸۶ فاقام صلى الله عليه وسلم اسبكتة ثمان عشرة

ليلة لا يصلى الا ركعتين ويقول يا اهرمك

صلوا اربعافانا قوم سفر.

۸۶ | انکسار و انعکاس صوتی در مایعات

۴۰۴

پیشتر 3، 4، 5، 6

۹۹ فہرست وحدوں میں شہنشاہ و سدر

4.6

والأحمر

۴۹ من وصل صفا و وصل من وصل صفا

٢٠٤

مؤيد

24

۹. من سہ شرحہ فی نصف عقرب

٢٠٤

۵ خبیر میگوید که ساق ناصیه

۱۰ اکبر بن شمس رومی بنده خرم و سیر خواهر حسن

منه. واليه يرجعون

۲۲

نکذ۔ جعلیہ عن مؤمنین۔

۵۰۔ دل اس روی دوتا بالکری صی تہ عہ للافان

ضمیر ہی متعلقہ و آخر و تر مقام و صفات

اور ۵۵ حصوں سے مرکبات لمبے الہی

۴۴۴

حرف هـ

۵۴۰ سفر، فی کل رکعة و فتح الکتاب و سورہ واد اسم غنم

من سقراءه فی در رکعه و انت فاشم فلیت

22

سبحانہ

۱۵. سکرتمہ رسول محمد الشہ، محمد اکرم

بقول خمس عشرة مرة سبحان الله.

۴۴۰

۹۶ صلى العبد شه رحض في جمعته من ماء
ان يصلي فليصل (مرفوعا من رواية رسل
ارفعه)

۴۴۱

۹۷ واما جمعون مرفوعا من رواية طبري

۴۴۲

۹۸ واما جمعون دكون

۴۴۳

۹۹ حال لروى نهدت بعد من عثمان بن عفان
فحاء فصلي ثم انصرف فقال ان قد اقمتم لكم
في مكة هذا عذر

۴۴۴

۱۰۰ فمواصفوكم وراصفوا في مكة حلف
ظهي

۴۵۰

۱۰۱ انصفون كما نصف لثمة عند ربك

۴۵۰

۱۰۲ راصو صفوكم وافرؤا لبيها وحادوا لربك

۴۵۰

۱۰۳ قام ابن عباس عن ابي روفع عنه سمعت

۴۵۲

۱۰۴ اللهم عبدك وابن عبدك محمد بن عبد الله بعد صلاة الفجر

۴۵۲

۱۰۵ قال الراوي ابراهيم بن يوسف عن ابي عبد الله

۴۵۲

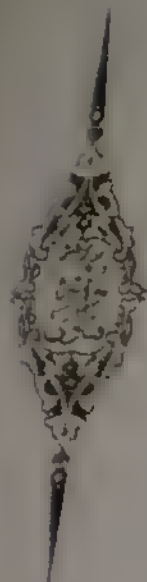
۱۰۶ صوموا لرؤيتي وافضروا لرويتي

۴۵۵

۱۰۷ قال الراوي انا كحي من غير ان يستهد

۴۹۲

۱۰۸ اياما رحل مكة امرة فدخل بها فلا يحل له ان يركب



استنها.

۵۰۰ ۱۰۹ انت (عليه اسلام) تزويج عاشت بر صلي بنده عيب
و هي صغرة بنت ستة سنين.

۵۳۲ ۱۱۰ حتى يبدو ق عييلها.

۵۳۲ ۱۱۱ انما ينس تحرير في الدنيا من اخلاق له حرف
لاخرة.

۵۸۰ ۱۱۲ حد تحرير فجعل في يمينه و خذدها و جعل
في شماله ثم قال ان هذين حرامتان دكور متي.

۵۸۰ ۱۱۳ حرم لباس تحرير و الذهب على دكور متي و
حل لانا لهم.

۵۸۰ ۱۱۴ الذهب واقصة و تحرير و الدبا حرم لهم في
نذبا وكم في لخرة.

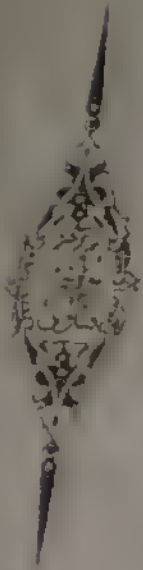
۵۸۰ ۵ فان من مسعود ان نته سمع من سقاء كوني
حرم عسكم.

۵۵۶ ۶ حص عنه سواد سرج و عمد سرجين بلس
تحرير عتك في حسد هرا.

۵۹۳ ۷ امر بنة ستة في النما حرم اكلها.

۵۹۶ ۸ كره رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاة الذكر
و زنترو بعد و بعد و اسرار و اسرار

نمبر شمار	الحق یستجابکم	صفحه
	والدم -	
۵۹۰	فصلوه و فسلوا بهم	
۶۰۲	فلاح دعیه	
۶۰۴	عن سعاد من موفود	
۶۰۶	مظهورها سعاد من موفود	



ماخذ و مراجع

فتاویٰ نوریہ جلد ۵

فتنہ آن کریم

کتب حدیث و شروح حدیث و مشکل الحدیث —

مؤلف: امام مالک مع مطابع کراچی ابو عبد اللہ مالک بن انس دمشقی ۱۷۹ھ

مستند: امام احمد دار صادر بیروت ۱۲۵۷ھ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل ۲۴۱ھ

صحیح بخاری مع مطابع ۱۳۵۷ھ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ

صحیح مسلم مع مطابع ۱۳۴۳ھ مسلم بن حجاج قشیری ۲۶۱ھ

سنن بوداؤد مجیدی کانپور ۱۳۴۶ھ ابوداؤد سلیمان بن شعث سجستانی ۲۷۵ھ

سنن ترمذی مجیدی کانپور ۱۳۴۶ھ ابوعبید اللہ محمد بن عیسیٰ ترمذی ۲۷۹ھ

سنن نسائی مجتبائی ۱۳۵۷ھ ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب خراسانی ۲۸۳ھ

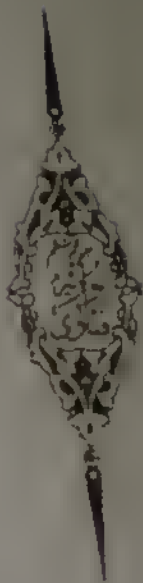
سنن دارقطنی فاروقی دہلی ۱۳۵۷ھ ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی ۳۰۵ھ

مستدرک علی الصحیحین دائرۃ المعارف ۱۳۳۷ھ ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم ۴۰۱ھ

دین مذہبی حیدرآباد دائرۃ المعارف ابوعبد اللہ محمد بن احمد ذہبی ۴۳۰ھ

صیۃ دومیار السعادة مفسر ۱۳۵۷ھ ابوالعزیز احمد بن عبد اللہ اصفہانی ۴۳۳ھ

سنن کبریٰ دائرۃ المعارف ۱۳۴۳ھ ابوبکر ابن حبیب بن یوسف ۴۵۴ھ



مكتبة امين احصاها
ابو عبد الله محمد بن عبد الله خطيب بغداد سنة ١٣٧٠

جميع الزوائد بشرت سنة ٩٦٤ لزاله ابن قتيب بن يونس بن عيسى

۱۳۵۲

نفي القدير

سراج المنیر مبینہ مسرت شاہ شیخ علی بن محمد غزالی مشہور

منزعمال دائرة المعارف ۱۳۱۲ تا ۱۳۱۳

کتاب تاری کرانی، بمبئی ۱۲۷۵ شمس ۱۲۷۵ محمد بن یوسف کرانی ۱۲۷۵

فتح باری عقلمانی بهیمن عمره
الفضل شهاب الدین محمد بن علی

عقده قاری معنی دار الصباغة عامر مصر ۱۳۰۵ هـ

رشاد ساری قطونی بلاق مشرقیہ عبدہ محمد بن محمد قطونی

شعاع ملقا عشق نول کشر لکھنؤ شہید شیخ عبدالحق میثا دعویٰ شہر

نهایه خیریه حضرت امام مجتهدین مبارک بن محمد جزدی بن شیرازی

مجموع بیجا کشوری ۳۲۰ محوطا ہرین مانی فتنی ہندی ۱۶۰

کتاب تفسیر و اصول تفسیر

معالم التنزيل تكملة كبرى من عصره ابو محمد حسين بن مسعود دفر الغوث السامري

کشاف کبری امیریه عشره بر قاسم محمود بن عمر غفر له

مفتاح الغیب بهیض ۳۵ و ایضا ص ۱۰۰ ارشاد خردین محمد بن شهرزاد

غرائب القرآن ونبأہ کبری امیر مفسر رحمۃ اللہ علیہ

لای التاویل خازن تحریک کبری مصر شریف

ابن کثیر علیه السلام رحمه الله

جلالین مجیدی دبی - ملائی دہلی عبداللہ بن محمد بن احمد علی شافعی، جلال الدین

عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی شافعی ۹۱۱ھ

جامع البیان طبع مع الجناہین معین الدین محمد بن علی بن محمد بن شافعی صفوری ۹۱۱ھ

احمد منصور مہر مصر ۹۱۲ھ علامہ جمال الدین سیوطی ۹۱۱ھ

امام سبب العیہ حسینی حیدری بیہبی ۹۱۲ھ حسین بن علی کا شفی بروری ۹۱۲ھ

رشاد عقل جدا آ جلد ۳ حنفیہ مصر، جلد ۴ ۸۰۴ عامر شرفیہ مصر ابوالحسن محمد بن محمد بن ابی ۹۱۲ھ

الغفرات ۹۱۲ھ عیسیٰ لبانی مکی مصر میمان بن عمر عجلی شافعی ۹۱۲ھ

مفتی فاروقی دبی قاضی محمد شامی الشریانی ۹۱۲ھ

فتح سرزمین محمدی مامور ۹۱۲ھ شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ دہلوی ۹۱۲ھ

صادی زہریہ مصر ۹۱۲ھ شیخ حمد بن محمد صادی مکی ۹۱۲ھ

فتح القدر مصطفیٰ لبانی اکبری مصر ۹۱۲ھ امام غلامیہ محمد بن علی شوکانی ۹۱۲ھ

خزان معرفت ابن منت برقی پریس مرد آباد سید محمد علی بن ابی ۹۱۲ھ

دعوت ازہریہ مصر ۹۱۲ھ علامہ جمال الدین سیوطی ۹۱۲ھ

کتاب فقہ

فتاویٰ خانہ اول کمثر کمثر ۹۱۲ھ حسن بن منصور اور جندی قاضی خان ۹۱۲ھ

باب شرکت عمید ملتان ۹۱۲ھ برہان الدین علی بن ابوبکر بنیانی ۹۱۲ھ

فتح قدیم میمنہ مصر ۹۱۲ھ کمال الدین محمد بن عبدالمعید بن ہمام ۹۱۲ھ

جامع الغفران کبری میر ۹۱۲ھ محمد بن مسریل بن قاضی سادہ ۹۱۲ھ

غنیۃ مستطی مجتبیٰ دہلی ۹۱۲ھ شیخ برہیم بن محمد بی ۹۱۲ھ

محررق در کتب لغویہ مصر ۹۱۲ھ ابن دین بن برہیم بن نجیر مصری ۹۱۲ھ

عالمگیری مجیدی کاپیبر ۲۵۰ منقح - انبار بزرگی و تیر و شمشیر
 ده انبار ششانی در سعادت منقح شده - در این محلی نشسته
 ردالمحتار سید محمد بن محمد بن شمس
 عزیز الفناوی (فناوی دیوبند) در شاعت کرمی نشسته - عزیز محمد بن یحیی
 شهابی شریعت رفاه عامه پر پس لهو مری ندم محمد توفیق
 شیر طریقت حافظ محمد کهری

فناوی افریقیه اقلی حضرت شاه احمد شادان بی بی

کتاب اصول فقه

المنقب (حسامی) سعیدی محمد بن محمد بن محمد بن شمس
 فایه التفتیح نوکثر کفر ۹۰۰ عبد العزیز بن محمد بن شمس
 المنار سعید پنج یک کرمی نشسته - ابوبکر کات عبد بن محمد بن شمس
 نور الانوار شیخ محمد قاسم بن محمد بن شمس
 سراج المنار (ابن ملک) در لب عامه منقح شده - موری محمد بن ملک بن شمس
 ابن عینی دار الطباعة منقح شده - ابن عبد الرحمن بن برکات بن عینی شمس
 افاضة الانوار دار الکتب العربیه منقح شده - سعد الدین ابو حفص بن شمس
 نسمة الاسرار عبد الله بن عابد بن شمس
 تنقیح الاصول قصه خوانی پشاور در شاعت غیبیه بن مکتوب بن ج شمس
 التوضیح فی علل غوامض التفتیح قصه خوانی پشاور در شاعت
 التلویح الی کشف حقائق التفتیح سعد بن مسعود تفتازانی شمس



مسمیة نول كثره كهنه ۹۰۳ هـ مؤلف التبر بن اظلم الدين بهاري هـ
فوائح الموت . . . بحر العمود عبد الله بن محمد بن قاسم . بن مهدي هـ
كتب عقائد -

فقه اكبر دار الكتب بخرم ۲۲ هـ به خرم بن ثابت هـ
شرح لقاري . . . نزل قاري حنفی هـ
عقائد مرجع الدين . بخرم ۵۹ هـ بخرم بن محمد هـ
شرح العقائد . . . بن محمد بن محمد بن محمد هـ
عقائد نور خيريه مصر ۲۲ هـ عبد الله بن محمد بن محمد هـ
مطلع النظر . . . شمس الدين بن محمد بن محمد هـ
مواقف در سواد مصر ۲۲ هـ قاضي محمد بن محمد بن محمد هـ
شرح مواقف . . . سيد مير شريف بن محمد بن محمد هـ
مشتبه بغيره . . . عبد الحليم بن محمد بن محمد هـ
مساره في علم الحكماء بمؤيد تجريد مصر ۲۲ هـ عبد الله بن محمد بن محمد هـ
كتاب الروح . درة معاني ۲۲ هـ شمس الدين بن محمد بن محمد هـ
بذر . . . فقه كافي در پارس . بخرم ۲۲ هـ عبد الله بن محمد هـ
شرح الصمد . . . ميسر لبيبي مصر
بشرى كتيب . . .

مذكورة موتي . . . مجتبى كافي ۳۳ هـ قاضي ثار الله باني هـ
تكميل بيان . . . دبی ۳۲ هـ شيخ عبد الله بن محمد بن محمد هـ



خالص التمسك
الذلة للمكيه
من المل
رد الرفضه

مقياس نفدت مولانا محمد حميد

كتب اسما رجال وسيرت وتاريخ

تذيب تذيب . ذرة معاني . عيون محمد بن محمد
شفا تفرغ بمحقق مصنفه . مصنفه بيان كبرى . قاضي محمد بن محمد
سير باطن غامبي . عثمان بن سعد . شهاب بن محمد بن محمد بن محمد
كفاح بن محمد . ذرة معاني . عيون محمد بن محمد
مسك كفا . ذرة معاني . عيون محمد بن محمد

و . ذرة معاني بن محمد بن محمد

مربوب مدني . ذرة معاني . عيون محمد بن محمد
شرح موبت مزرقاني . ذرة معاني . عيون محمد بن محمد
ذرة معاني . ذرة معاني . عيون محمد بن محمد
مربوب مدني . ذرة معاني . عيون محمد بن محمد

فروع محمدية . ذرة معاني . عيون محمد بن محمد
شعر محمد . ذرة معاني . عيون محمد بن محمد

طبقات كبرى ابن سعد . ذرة معاني . عيون محمد بن محمد



تاریخ یا فی (مرآة الزمان) دائرة المعارف ابو عبد الله بن محمد یاقوتی
تاریخ الخلفاء محمدی ابو الفتح محمد بن سیوطی

کتاب تصوف
وقت غروب مصطفی بابی کبکی مشرقی ابو طالب محمد بن علی عارفی
کشف المحجوب گزیده پیرس، ابو دعلی بن عثمان جویری
فتح غیب زول کثره کرسی نشین حضرت غوث اعظم تید بر محمد باقر جدی فی رضی الله عنه واهل
شرح محقق شیخ عبد کتی محدث دہلوی

سیرت مولی ابو محمد بن محمد غزالی شافعی
حیدر احمد مصطفی بابی کبکی مشرقی ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی
عورت معارف شهاب الدین ابو الفتح عمر بن محمد سردی
فوتات مکیه در کتب عربیه مصر ابو عبد الله محمد بن علی بن عربی
یوقیت و کجور عباس بن عبد السلام مصر سیدی عبد الوهاب شعری

فتاوی حدیثیه المدینه قاهره مصر احمد بن شهاب الدین بن حجر عسقلانی
مکتوبات زول کثره کفری مشرقی شیخ حمد مرزندی مجدد ثانی
میرزا مصر سیدی عبد عزیز ابدانی

بر تصنیف جامع کتاب مافظ حمد بن مبارک سلجوقی
مفوظات تونس پیر پیمان تواجیه محمد سیمان تونسوی بن محمد زکریا
نهار نور شاه عماد صفا خان بریلوی

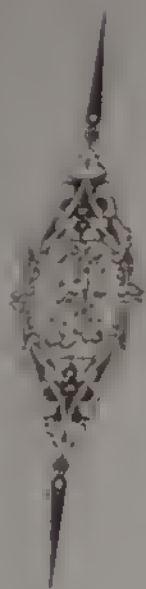
مفسر حرفه بریم قاسمی برکاتی کرچی فاضل بریلوی



فهرست مأخذ هجدهم

کتاب تفسیر و اصول تفسیر

جامع البیان ابن جریر طبری کبری^{۳۳۰} تفسیر طبری جعفر بن سنان^{۳۳۱}
 الکام قرآن بهاص^{۳۳۲} بهیة نصر^{۳۳۳} بکرمه بن علی رازی بهیة نصر^{۳۳۴}
 معالم تنزیل تجاریه کبری^{۳۳۵} ابو محمد حسین بن سعید فرغانوی^{۳۳۶}
 مغای غیب کبیر بهیة نصر^{۳۳۷} فخر الدین محمد بن عمر رازی^{۳۳۸}
 مجمع حکامه قرآن^{۳۳۹} راکتب نصر^{۳۴۰} در سنده محمد بن حماد بن سنان^{۳۴۱}
 تنزیل زکوة کفوت^{۳۴۲} و سمیة بن عثمان بن عیسی^{۳۴۳}
 غریب قرآن فی شاپوری کبری میرزا خجسته حسن بن محمد فی شاپوری^{۳۴۴}
 باب التادل تجاریه کبری^{۳۴۵} حسن بن محمد بنده وی حوئی فاران^{۳۴۶}
 البحر المحیط انصر کدشتیه راضی ابو عبد الله محمد بن یوسف ندکی^{۳۴۷} دتین^{۳۴۸}
 بن شیر عیسی بابی کبیری^{۳۴۹} ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر^{۳۵۰}
 تفسیر جابین مجیدی جمال الدین محمد بن احمد محلی^{۳۵۱}
 جدول الدین غفر الرحمن بن ابو بکر سیوطی^{۳۵۲}
 المواهب العلیه سینی سیدی محمد بن^{۳۵۳} حسین بن علی کاظمی^{۳۵۴} بزمی^{۳۵۵}
 السراج المنیر شریانی دار المعرفه بیروت محمد بن احمد خلیفه بنی شافعی^{۳۵۶}
 ارشاد مقص حینیة عالم شرقیه مصر ابو سعید محمد بن محمد عمادی^{۳۵۷} خنفری^{۳۵۸}



عزیز القاسمی شہاب علی البیضاوی دارصادر بیروت شہاب الدین احمد
بن محمد خفاجی حنفی، مصر ۶۹۰ھ

تفسیر احمدیہ علمی دہلی ۳۲۹ھ شیخ احمد بن ابوسعید ملاحیون جوزیوی ۱۱۳۰ھ
روح البیان در سعادۃ مصر ۳۳۰ھ شیخ اسماعیل حقی بن شیخ مصطفیٰ برہنوی ۱۱۳۴ھ
افروحات الاسیمک عیسیٰ البابی کبکی مصر ۳۳۰ھ سلیمان بن عمرو بن شافعی ۱۲۰۴ھ
مظہری فاروقی دہلی تفسیر شافعی پانی پتی ۱۲۲۵ھ

تفسیر صادی زہریہ مصر ۳۳۵ھ شیخ محمد بن محمد صادی مالکی ۱۲۴۱ھ
فتح القدیر مصطفیٰ البابی کبکی مصر ۳۵۰ھ امام افہامیہ محمد بن علی ثرکانی ۱۲۵۰ھ
روح معانی طبعة منیریہ بیروت ابو الثناء سید محمود بن عبد اللہ آلوسی بغدادی ۱۲۴۰ھ
کلیں علی المدرک کلیں علاج مصر ۳۳۳ھ شیخ دہلال محمد عبد الحق ماہر ہندی کبکی
تکمیل کتاب ۱۲۹۶ھ

فتح البیان رحمۃ اللہ علیہ الشیخ قاہرہ مصر ۱۹۶۵ھ محمد بن علی عسکری حسن خان قزوینی بھوبالی ۱۳۰۶ھ
الاتقان ازہریہ مصر ۳۳۳ھ علامہ عبد اللہ بن سید علی ۹۱۱ھ

کتب حدیث

نورایم مالک صحیح ابن کراچی ابو عبد اللہ مالک بن انس مصری ۱۴۵ھ
موطا امام محمد . مصر ۳۶۱ھ ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی ۱۸۱ھ
کتاب رسم الکلیات ازہریہ مصر ۳۸۱ھ ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی ۲۰۴ھ
مصنف بن ابی شیبہ قتال برقیہ طائف ۳۸۱ھ ابو عبد اللہ محمد بن ابی شیبہ ۲۲۵ھ
مسند امام احمد در حدیث ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن حنبل ۲۴۱ھ
صحیح بخاری صحیح مطبوع دہلی ۳۵۵ھ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ

عین

محمد بن مسلم
 سنن ابن ماجه
 كتاب الطهارة
 باب من اغتسل في يومين
 من غير ان يمسح برأسه
 في كل واحد منهما
 في كل واحد منهما
 في كل واحد منهما

سنن ابی داود مجیدی کثیر است
جامع ترمذی مجیدی کثیر است
سنن نسائی معتبائی دبی است
مشکوٰۃ آثار درة معارف است
سنن کبری سبکی ۴۲۷
و کچھ اور بھی ہیں جن کی بہت حد تک

کتب شریعہ حدیث

۱۰۱۵
 ۱۰۱۶
 ۱۰۱۷
 ۱۰۱۸
 ۱۰۱۹
 ۱۰۲۰
 ۱۰۲۱
 ۱۰۲۲
 ۱۰۲۳
 ۱۰۲۴
 ۱۰۲۵
 ۱۰۲۶
 ۱۰۲۷
 ۱۰۲۸
 ۱۰۲۹
 ۱۰۳۰
 ۱۰۳۱
 ۱۰۳۲
 ۱۰۳۳
 ۱۰۳۴
 ۱۰۳۵
 ۱۰۳۶
 ۱۰۳۷
 ۱۰۳۸
 ۱۰۳۹
 ۱۰۴۰
 ۱۰۴۱
 ۱۰۴۲
 ۱۰۴۳
 ۱۰۴۴
 ۱۰۴۵
 ۱۰۴۶
 ۱۰۴۷
 ۱۰۴۸
 ۱۰۴۹
 ۱۰۵۰
 ۱۰۵۱
 ۱۰۵۲
 ۱۰۵۳
 ۱۰۵۴
 ۱۰۵۵
 ۱۰۵۶
 ۱۰۵۷
 ۱۰۵۸
 ۱۰۵۹
 ۱۰۶۰
 ۱۰۶۱
 ۱۰۶۲
 ۱۰۶۳
 ۱۰۶۴
 ۱۰۶۵
 ۱۰۶۶
 ۱۰۶۷
 ۱۰۶۸
 ۱۰۶۹
 ۱۰۷۰
 ۱۰۷۱
 ۱۰۷۲
 ۱۰۷۳
 ۱۰۷۴
 ۱۰۷۵
 ۱۰۷۶
 ۱۰۷۷
 ۱۰۷۸
 ۱۰۷۹
 ۱۰۸۰
 ۱۰۸۱
 ۱۰۸۲
 ۱۰۸۳
 ۱۰۸۴
 ۱۰۸۵
 ۱۰۸۶
 ۱۰۸۷
 ۱۰۸۸
 ۱۰۸۹
 ۱۰۹۰
 ۱۰۹۱
 ۱۰۹۲
 ۱۰۹۳
 ۱۰۹۴
 ۱۰۹۵
 ۱۰۹۶
 ۱۰۹۷
 ۱۰۹۸
 ۱۰۹۹
 ۱۱۰۰
 ۱۱۰۱
 ۱۱۰۲
 ۱۱۰۳
 ۱۱۰۴
 ۱۱۰۵
 ۱۱۰۶
 ۱۱۰۷
 ۱۱۰۸
 ۱۱۰۹
 ۱۱۱۰
 ۱۱۱۱
 ۱۱۱۲
 ۱۱۱۳
 ۱۱۱۴
 ۱۱۱۵
 ۱۱۱۶
 ۱۱۱۷
 ۱۱۱۸
 ۱۱۱۹
 ۱۱۲۰
 ۱۱۲۱
 ۱۱۲۲
 ۱۱۲۳
 ۱۱۲۴
 ۱۱۲۵
 ۱۱۲۶
 ۱۱۲۷
 ۱۱۲۸
 ۱۱۲۹
 ۱۱۳۰
 ۱۱۳۱
 ۱۱۳۲
 ۱۱۳۳
 ۱۱۳۴
 ۱۱۳۵
 ۱۱۳۶
 ۱۱۳۷
 ۱۱۳۸
 ۱۱۳۹
 ۱۱۴۰
 ۱۱۴۱
 ۱۱۴۲
 ۱۱۴۳
 ۱۱۴۴
 ۱۱۴۵
 ۱۱۴۶
 ۱۱۴۷
 ۱۱۴۸
 ۱۱۴۹
 ۱۱۵۰
 ۱۱۵۱
 ۱۱۵۲
 ۱۱۵۳
 ۱۱۵۴
 ۱۱۵۵
 ۱۱۵۶
 ۱۱۵۷
 ۱۱۵۸
 ۱۱۵۹
 ۱۱۶۰
 ۱۱۶۱
 ۱۱۶۲
 ۱۱۶۳
 ۱۱۶۴
 ۱۱۶۵
 ۱۱۶۶
 ۱۱۶۷
 ۱۱۶۸
 ۱۱۶۹
 ۱۱۷۰
 ۱۱۷۱
 ۱۱۷۲
 ۱۱۷۳
 ۱۱۷۴
 ۱۱۷۵
 ۱۱۷۶
 ۱۱۷۷
 ۱۱۷۸
 ۱۱۷۹
 ۱۱۸۰
 ۱۱۸۱
 ۱۱۸۲
 ۱۱۸۳
 ۱۱۸۴
 ۱۱۸۵
 ۱۱۸۶
 ۱۱۸۷
 ۱۱۸۸
 ۱۱۸۹
 ۱۱۹۰
 ۱۱۹۱
 ۱۱۹۲
 ۱۱۹۳
 ۱۱۹۴
 ۱۱۹۵
 ۱۱۹۶
 ۱۱۹۷
 ۱۱۹۸
 ۱۱۹۹
 ۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹

عنوان المبدؤ در کتب عربیه بمرت محمد شرف بن نصر قزوینی

ذیل جمود قاسمیان ۳۰۰ میں احمد سہارنپوری اہمیتوی

کتاب لغات و مشکل الحدیث

کتاب لغات و مشکل الحدیث ۳۰۰ میں احمد سہارنپوری اہمیتوی

ندیہ خیرہ مصر ۳۰۰ ابو السعد مبارک بن محمد جزئی، ابن اثیر ۳۰۰

صراح احمدی کانپور ۳۰۰ ابو الفضل محمد بن عمر جمال قرشی تصنیف ۳۰۰

سان عرب بیروت ۳۰۰ ابو خضر جلال الدین محمد بن حکیم مصری ۳۰۰

منشی العرب سدیہ ہوت ۳۰۰ شیخ عبدالحق بن عبد السلام صفوری شافعی تقریباً ۳۰۰

مجمع بجاہ کسوری ۳۰۰ محمد طابین علی فتنی ہندی ۳۰۰

منتخب لغات مجیدی کانپور ۳۰۰ عبد الرشید بن مصطفیٰ جونپوری ہندی ۳۰۰

لغہ عربیہ و مصادر بیروت ۳۰۰ محبت الدین محمد بن محمد سید قرنی بیدی شافعی ۳۰۰

فیروز لغات فیروز سنزل ہوت ۳۰۰ مولوی فیروز الدین ۳۰۰

کتاب فقہ

جامع صغیر مولوی ۳۰۰ ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی ۳۰۰

قدوری سرحدین ۳۰۰ ابو کسین احمد بن محمد قدوری بغدادی ۳۰۰

جوہر و تیز محمد بک آسٹریٹہ ابو بکر بن علی حداد عبادی شافعی مبنی ۳۰۰

مبسوط السعدہ مصر ۳۰۰ محمد بن محمد بن ابوسلیم شافعی ۳۰۰

فخامہ فتاویٰ یکسیرت میٹھوہ ابو طابین احمد بن عبد الرشید بخاری ۳۰۰

فتاویٰ سرحدیہ نو کسیرت لکھنؤ ۳۰۰ سراج الدین علی بن عثمان اوشی فرغانی

تصنیف ۳۰۰

بر صغیر جزیہ مصر ۳۰۰ ابو عبد اللہ محمد بن عبد السلام صفوری شافعی ۳۰۰

بایع طعن کبری میرزا حسن ۲۰
فتاویٰ بنده کبری میرزا حسن ۲۱
زاد فقیر جید برنی دبی ۲۵
در حکام در سده ۲۹
مکمل خیر محمد بن فرمود ۳۵

غیر محکم
فنیة فودی حکام
مقتی بحر در عبادة عامر مصر ۳۲
مجمع بنسده محمد بن سید بن شیخ زاده ۳۵
در منتقے عدو لدین محمد بن علی حاکمی ۳۵
زوریندر میس لبانی کجی ۳۵
حسن بن عدو لدین شریانی ۳۵

مرقی خدیج
محمدی علی مرقی
سید محمد علی ۳۳

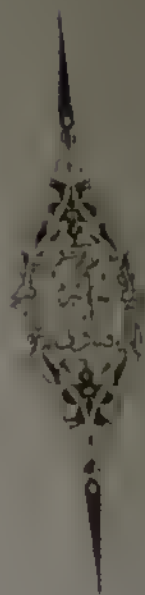
توزیر جواد حمدی دبی دار السعاده ۳۲
در مختار فتاویٰ محمد بن علی حاکمی ۳۸
رد المحتار سید محمد امین ابن عابدین شامی ۳۵

فتاویٰ خیریه رقی دار السعاده ۳۵
خیریه بن محمد علی ۳۸

فتاویٰ بنده کبری میرزا حسن ۳۲
مقام امین برهانپوری وغیر ۳۹
موقوفه ریه ریه میمنه مصر ۳۵
علامه ابن عابدین شامی ۳۵

فتاویٰ رضویة مولانا شاکر احمد رضا خاں بریلوی ۳۲
کجبة مؤتمنه فی تیه مستحقة

حرر ثبات سید



بها شریعت
فتاوی نوریه
اداره نشر
مکبر صوت

کتاب فقه مذاهب مختلفه

کتاب رم کلیات مذهب مشهور
مغنی اسفیه مدینه منوره
شک کبیر
قلع الفکر
کشاف قناع
رحمة ربی
میزان شعرین
کتاب الفقه علی المذاهب
محمی بن حمزہ
نیل الاوار

متفرقات

توت اعتراف
احیاء العلوم
القائد
شرح العقائد

تحریر: محمد علی مصطفیٰ ۱۲۳۵ھ علامہ ابن ہمام ۱۲۸۶ھ

محمد امین نامیر بادشاہ

تیسرے تحریر

مستزاد مشرت ذل کثر لکھنؤ ۱۲۹۰ھ علامہ شریف نظام الدین بہاری ۱۳۱۱ھ

شرح مستزاد عبد علی محمد بن نظام الدین سہالوی ۱۲۲۵ھ

تلاشین شامی دار السعاده مصر ۱۳۲۵ھ علامہ ابن عابدین شامی ۱۲۵۲ھ





پس زندگی کو کتاب نامک مانے کے یہ ۱۰۰ تہ فرقیہ، امت نہ مل جیو

میں نے

[illegible][illegible][illegible]

۱- در صورتی که در یک سال دو بار در یک منطقه
 ۲- در صورتی که در یک سال دو بار در یک منطقه
 ۳- در صورتی که در یک سال دو بار در یک منطقه
 ۴- در صورتی که در یک سال دو بار در یک منطقه



نادر الزماں فتاویٰ نوریہ جلد ہفتم

۱۹۹۰

جامع الفضل کتاب ستغاب

۱۹۹۰

غیب و راسخ

۱۹۹۰

فتاویٰ نوریہ جلد ہفتم

۱۹۹۰

آغا زکاء صاحبزادہ مولانا محمد ناصر

۱۹۹۴

جامع الفضل کتاب ستغاب

۱۹۹۰

وہ سہاگین ریشہ و بیدی کے مہر مہر
جن کا جہان علم میں آد فہم سب سے
حاضر ہوں ان کی خدمت عالی شان میں
جس کو کہیں فتاویٰ نوریہ ہر دین
آغا زکاء حضرت پر غرض سے کیا
درختہ کار بہت محبت سے
وہ جانشین مفتی و عظم ذواتہ
بس کے محرم حضرت تابش پائیں
یہ کاوش جس میں گنبد بنہ غور
جس سے جہان بگشت و گشت
وہ جانشین مفتی و عظم ذواتہ
بس کے محرم حضرت تابش پائیں
یہ کاوش جس میں گنبد بنہ غور
جس سے جہان بگشت و گشت

سہاگین ریشہ و بیدی کے مہر مہر

کوئی دھڑکتا نہ ہو نہ بگشت و گشت

مہر مہر و بیدی کے مہر مہر

نوریکز داکی ۳۱۰

۱۹۹۰

جمالی فہرست کتب و ابواب

فتاویٰ نوریہ

کتاب

کتاب الفرائض

کتاب النکاح

کتاب الطلاق

کتاب الميراث

کتاب الزکوة

کتاب الحج

کتاب الصوم

کتاب الجنائز

کتاب التيمم

کتاب البیوع

کتاب القرض

کتاب المضاربات

کتاب القمار

کتاب الرهن

کتاب الحاکم

کتاب الوصای

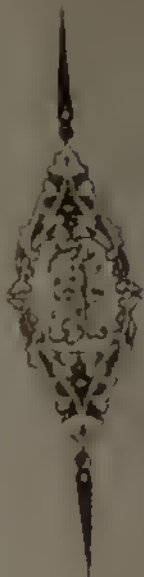
کتاب المظاہر

کتاب التعلیل

کتاب التلخیص

کتاب التلخیص

کتاب التلخیص



تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف

تأليف



بسم الله الرحمن الرحيم
وبسبب

وبسبب سائر السبب

فصل في

قوله

وبسبب سبب

قوله

وبسبب سبب

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

فصل في

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله

قوله



سفر محبت

بصیر بور شریف سے بغداد معلی تک

[illegible]

حضرت صاحب قیام نے "سفر محبت" میں محبوبانِ بارگاہ الہی کا تذکرہ نہایت احسن اچھوتے اور مسطر انداز میں کیا ہے۔۔۔۔۔ بیسی پورٹ ٹیف سے بغداد، حلیٰ اور پھر واپسی تک کی مکمل روداد کتاب کا حصہ ہے گویا قاری اس مطالعہ کے بعد ہر سفر بن جاوے گا۔۔۔۔۔ کتاب میں تو کوئی بات حوالہ کے بغیر ہے اور نہ ہی شعبہ تحقیق کی قطع بخشی ہے بلکہ حضرت محمد صاحب نے محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہر مبارک کے محبوب ذکر کو بڑی بہت کے ساتھ قرین تلمیح پہنچی لے کر کامیاب کوشش ہے۔۔۔۔۔ "سفر محبت" میں کراچی سے عثمان اردوان عراق مقدس ثریف، حضرات سلمان فارسی، حضرت حدیث بن میمان، حضرت سیدنا امام اعظم، حضرت سری سقطی، حضرت جنید بدائی، حضرت امام موسیٰ کاظم، حضرت امام تقی محمد الجواد، امام ابو یوسف، حضرت معروف کرشی، جیت الاسلام، امام غزالی، شیخ ابوبکر رضانہ، حضرت مشرح الحنفی، شیخ ابوبکر شبلی اور حضرت بہلول دانا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت متعدد زمروں کے تذکار ان کے مزارات کی حاضری پر اپنی مکمل واردات قلبی بیان کی ہے۔۔۔۔۔

(بغداد، حلیٰ) کے علاوہ وہ نصف اشرف اور کربلا معلّٰی میں اہل بیت اطہار کے آستانوں کی حاضری اور تاریخی مقامات کا تفصیلی تذکرہ بھی کتاب میں شامل ہے)۔۔۔۔۔

راقم فیہ الفست میں "مغفبت" اور دو غنائوں میں ایک بہت عمدہ اور شاندار اضافہ ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ برادر
مستحجبہ صاحبہ کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

شفا ۲۰۰ صفحات جلد مضبوط مس ورق خوب صورت قیمت ۲۰۰ روپے

شہادت ۱ فقہ اعظم جلی کیشنبہ بصیر اور ضلع اوکاڑا

2 نصیب القزاقان پہلی کشتی میں پہنچ کر وہاں پہنچے اور 3 شیعہ برادرزادہ و ہمارا اہل ہونے

(تجربہ ۵۴)۔ ملک محبوب الرسول قیام رکنی ماہنامہ نئے حجاز ۱۱: بہرہ اکتوبر ۲۰۰۲ء

بحر رقیق ۱۲ سایہ زلیخا کتب مستندہ سے ہے

و نظم من فرغ و انت امر من له شروح صاحب البصائر
موبد که فی معرضه عن انصر بکدی فی تفسیرها بعد از التمام و مختصر
و شروح و ترجمه و غیره امر بکنت بعد از آن.

باقی ۲ مولوی صاحب کا فتویٰ کہ نقصانے سنت سے بہت نکات نیا کر
 آوردہ بعض فوجی و مسائل شرعیہ سے بہت بخیری کی دلیل ہے کہ حرام جمع میں لائیتیں و
 من جماعت نہ جمع نکاح یا مک یا حدہ لمرؤن شکل میں بہت کہ جمع جس مقام نہایت
 متعجب ہے۔ وہ متوفیہ پر بندت نہیں کہ اس کا نکاح ثانی قصور ہی نہیں تو اختیار کس چیز کا کہ اس
 بد فاح کیا جائے۔ اور نہ بارہ کو خدمت نہیں پڑتی بلکہ خدمت عورت کا حکم ہے۔ یہ پر مشورہ و صحت

موسم القیامہ سنہ ۱۲۵۰ ہجری شمس صوفی ۱۲۲۰ میں سے ہے۔

حرمت و روح - حب (انگوں میں) زعفران سے روح کہند ہیں
 یہ کتاب مذہب میں محرم روح حب و عصب ہے -
 و شہادت علیہ السلام جن محمد و احمد و صلی اللہ
 علیہم و آلہم و سلمہ و بارک و سلمہ -

عزیز الغفیر! الجبر قد نزل الشدای نفسی غمره

الاستفتاء

کیا فطرتاً پیرِ سلمانِ دینِ نبیؐ اس سلسلہ کے زیدؑ کنواری لڑکی کو

ہے اس کی مشک ٹوٹا وغیرہ جائز ہے، اس سے ہائے نماز پر پڑھ سکتے ہیں بقا سے
 مانگیری جو اس ۳ اکل اہاب دہند باغۃ حقیقۃ اللہ و حکمۃ اللہ
 والتامیس واللقاء فی الربیع فعد طہر وجارت اصلیہ صیب
 والوضوء من الاجلد الادمی والنختہ سر اور یونی تزییر بھار اور مختار
 فتاویٰ شامی جو اس ۱۸۸-۱۸۹ میں دی ہے۔ شامی میں بھی فرمایا وہ صلیب و ظہریہ
 و باطنیہ لا یتعلق الاحادیث الصحیحۃ پھر فرمایا لیکن اذا کان عند
 حیوان میت ما کول اللحم لا یجوز اکلہ و ہر لصحیحہ تم در
 یونی فتنہ کی سب کتابوں میں ہے، بیل بکری کا کوئی فرق نہیں تو تارنا بھی ہوا تو اس پر معنی
 تشیع یا بائیکاٹ کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے اس سے توبہ کی جلتے اور میں جوں کیا جاتے
 ہاں کچے چام کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں تھا واپس کر کے رنگ کر کے فروخت کریں
 یا خود جوتی وغیرہ کسی کام میں لائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علی حبیبہ و
 آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حقہ الفقیر الی الخیر محمد زواللہ النبی بنفوزہ

سوال المکرم سنہ ۱۴۱۰ھ